https://ataunnabi.blogspot.in

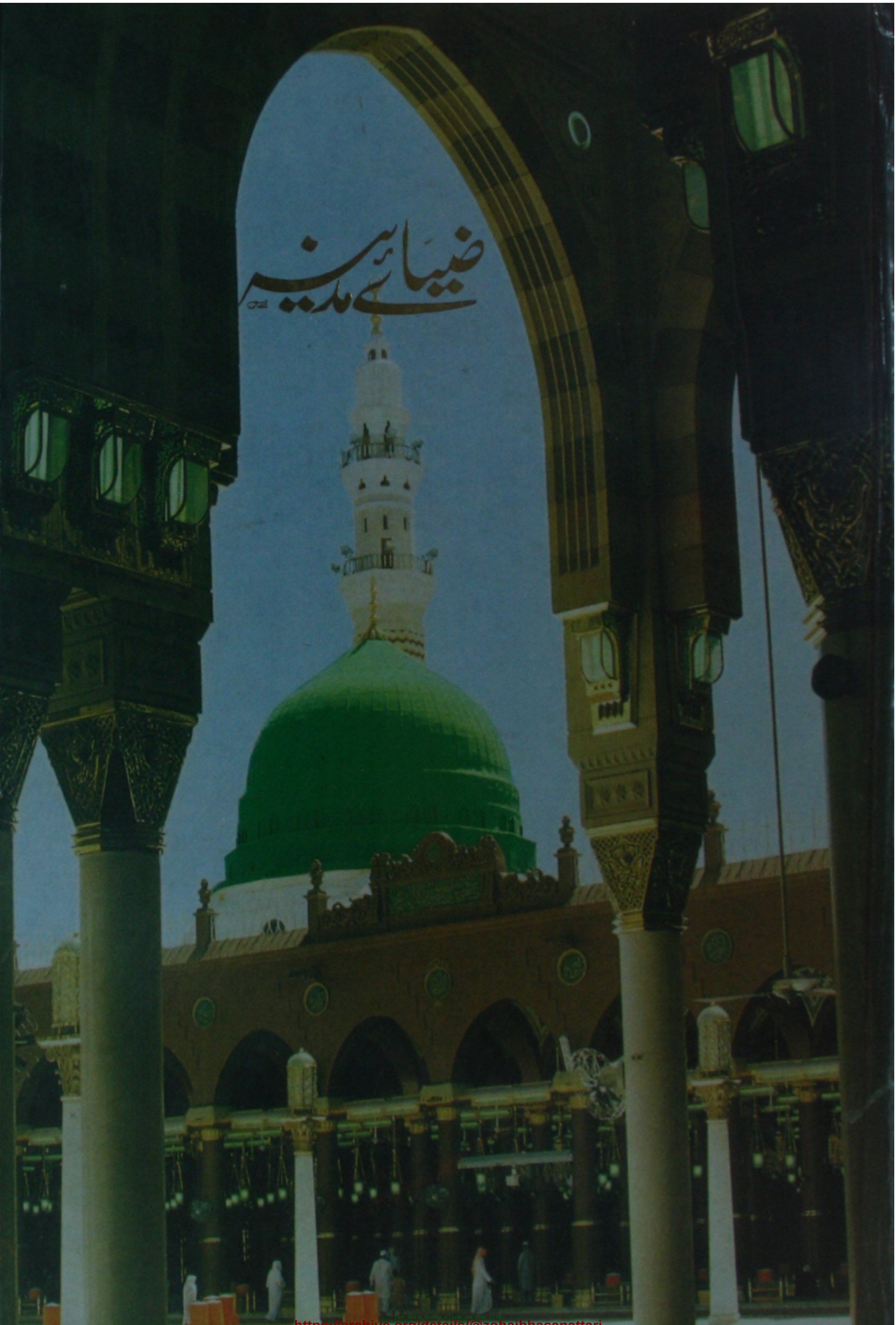

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائیل میں فری
حاصل کرنے کے لیئے
ٹیلیگرام چینل لنک

https://t.me/tehqiqat

آرکاریو لنک

https://archive.org/details
/@zohaibhasanattari

بلوگسپوٹ لنک

https://ataunnabi.blogspot
.com/?m=1

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت بریلوی کے جلیل القدر خلیفہ حضرت شیخ ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ کے احوال و آثار پر جامع کتاب

ضیائے مدینہ

مرتب
حافظ محمد طاہر

رضا دار الاشاعت
لاہور
پاکستان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: فیضانِ مدینہ

(احوال و آثار مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ)

مرتب: حافظ قاری محمد طاہر رضا

معاون: علامہ محمد [illegible]

محرک: حضرت الشیخ مولانا فضل الرحمن مدنی دامت برکاتہم

صفحات: 512

سن اشاعت: اکتوبر ۱۹۹۸ء رجب ۱۴۱۹ھ

ناشر: رضادار الاشاعت مسجد رضا

محبوب روڈ، چاہ میراں لاہور

ملنے کا پتہ

○ مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

○ مکتبہ اشرفیہ مہدی حسن شیخوپورہ

○ شبیر برادرز اردو بازار لاہور

○ رضادار الاشاعت "مسجد رضا" محبوب روڈ لاہور پاکستان کوڈ 54900

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

انتسابِ محبت

اشرف الاولیا حضرت سید علی حسین صاحب الاشرفی الجیلانی کچھوچھوی

شیخ العلما الشیخ العلامہ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی

شیخ الفقہا حضرت امام عبد المصطفےٰ محمد احمد رضا خان القادری البریلوی

امیرِ ملت حضرت الحاج الحافظ القاری سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری

رحمہم اللہ تعالیٰ

کے نام

جن سے صاحبِ سوانح شیخ العرب والعجم حضرت مولانا الحاج الحافظ الشیخ

ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی روحانی نسبتوں

سے باریاب ہیں: ؎

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

حافظ محمد طاہر رضا:

لاہور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حمدِ باری تعالیٰ

اَلْحَمْدُ لِلْمُتَوَحِّدِ
بِجَلَالِهِ الْمُتَفَرِّدِ
وَصَلٰوتُهٗ دَوْمًا عَلٰی
خَیْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٍ

(حضرت رضا بریلوی)

اس خُدائے یکتا کی حمد و ثنا
جو اپنے جلال میں یکتا و یگانہ ہے

تمام مخلوق میں سب سے اعلیٰ انسان محمد ﷺ پر خدا
کی رحمت ہمیشہ ہمیش نازل ہوتی رہے!

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آئینہ جمالِ ضیائے مدینہ:

تنویر	تحریر	صفحہ
انتسابِ جمیل		۳
حمد باری تعالیٰ		۴
فضائل مدینہ منورہ	حضرت الحاج ابوالفضل محمد نصر اللہ صاحب نوری بصیر پوری شریف رحمۃ اللہ علیہ	۹
نشانِ منزل	حافظ طاہر رضا لاہور	۱۹
عشق و محبت کی تربیت گاہ	علامہ الحاج محمد ابراہیم خوشتر صدیقی مدظلہ (مارشش) افریقہ	۲۳
ضیاء ملت کی دو اہم باتیں	علامہ الحاج بدر القادری مدظلہ (ہالینڈ)	۴۲
عظیم روحانی پیشوا۔	الحاج پیر بہاء الدین سہروردی ہاشمی، مریدکے	۴۹
آخر میری درخواست نے	الحاج محمد مقبول احمد قادری ضیائی مدظلہ لاہور	
شرفِ باریابی پالیا!		۵۷
شمع محمدی کے پروانوں کا مرکز	الحاج صوفی نواب الدین چشتی گولڑوی (لاہور)	۶۰
مینارۂ نور	علامہ محمد عبدالستار خاں نیازی مدظلہ (میانوالی)	۶۷
دل کا سرور	علامہ الحاج مفتی جمیل احمد نعیمی مدظلہ (کراچی)	۷۱
نعمت عظمیٰ	الحاج صوفی محمد محبوب الٰہی رضوی مدظلہ (چونیاں)	۷۵
ایک عارف باللہ	الحاج خواجہ رضی حیدر مدظلہ (کراچی)	۷۸
ایک متواضع شخصیت	علامہ الحاج محمد منشا تابش قصوری مدظلہ (مریدکے)	۸۲
نعمتِ غیر مترقبہ	علامہ الحاج مفتی اظہر نعیمی مدظلہ (کراچی)	۹۷

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تحریر	تحریر	صفحہ
مرکزِ عشاق	شیخ المشائخ العلامہ الحاج میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ شریف	۱۰۱
پیکرِ اخلاقِ کریمانہ	العلامہ الحاج خواجہ ابوالخیر محمد عبداللہ جان نقشبندی مجددی مدظلہ (بہاولپور)	۱۰۲
میلاد : روحانی غذا	علامہ الحاج فیض احمد اویسی مدظلہ (بہاولپور)	۱۰۵
اسمِ اعظم	مولانا الحاج محمد منظور احمد فیضی مدظلہ (احمد پور شرقیہ)	۱۰۷
شہبازِ حقیقت	علامہ الحاج محمد عبداللہ اشرفی قادری (قصور)	۱۱۰
مالکِ ثانی	الحاج بشیر حسین ناظم مدظلہ (اسلام آباد)	۱۱۳
میزبانِ مہمانِ رسول ﷺ	علامہ الحاج شیخ الحدیث مفتی غلام علی اشرفی قادری (اکاڑہ)	۱۲۱
قطبِ بلد النبی ﷺ	مولانا استاد علی پشتی لاہور	۱۲۴
فقیہِ اعظم کے قریبین	پیر محمد علی نوری مدظلہ (احمد پور شرقیہ)	۱۲۷
آفتابِ علم و حکمت	علامہ الحاج سید ابوالحق شاہ مدظلہ (لاہور ریلوے)	۱۲۹
پیکرِ شفقت و محبت	العلامہ الحاج مفتی غلام سرور قادری مدظلہ (لاہور)	۱۳۴
سیدی مدنی حضرت علامہ الحاج مفتی غلام سرور قادری مدظلہ	الحاج مفتی غلام سرور قادری مدظلہ (لاہور)	۱۳۸
علم و روحانیت کے مرقع	سید ارشاد عارف شاہ صاحب لاہور	۱۴۱
جذبہ صادق	الحاج بلال الدین قادری مدظلہ (کنڈیارو)	۱۴۵
سچے عاشقِ رسول ﷺ	مولانا الحاج محمد صادق قادری (لاہور)	۱۴۷
شگفتہ مزاج	علامہ الحاج کوکب نورانی صاحب مدظلہ کراچی	۱۵۱
بوئے یار می آید	الحاج مفتی منظور احمد قادری مدظلہ (دتا گنج بدایوں)	۱۵۴
بڑے لوگ بڑی باتیں	علامہ نور احمد قادری مدظلہ (اسلام آباد)	۱۵۵
انکی باتیں یاد رہیں گی	الحاج مرزا شکور بیگ حیدرآبادی (حیدرآباد دکن)	۱۶۱
ضیاء المشائخ	الحاج الحافظ شجاع الدین قادری ضیائی (بھمات)	۱۷۰

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تنویر	تحریر	صفحہ
دیدہ ور	الحاج نواب مشتاق خان علیہ الرحمۃ (لاہور)	۱۷۷
فضلِ ربِ قدیر	الحاج صوفی محمد خوشحال میاں قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ (مظفر گڑھ)	۱۸۴
دو پیشگوئیاں	الحاج سکندر لکھنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ (کراچی)	۱۸۵
جمالِ حقیقت	علامہ قمر نیازی صاحب (پنوانہ) سیالکوٹ	۱۹۱
پیکرِ سنت	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ لاہور	۱۹۳
ضیائے دین	علامہ الحاج محمد علی نقشبندی علیہ الرحمۃ لاہور	۱۹۵
پیرِ کامل	مولانا الحاج محمد الیاس قادری ضیائی (کراچی)	۲۰۱
قطبِ مدینہ	علامہ الحاج قاری مصلح الدین قادری علیہ الرحمۃ (کراچی)	۲۰۹
ضیائے مدینہ	علامہ الحاج لطیف احمد چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ (کاموکے)	۲۱۵
عقیدت کا رشتہ	صاحبِ تفسیر ضیاء القرآن الحاج پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ (بھیرہ شریف)	۲۱۹
تذکارِ جمیلہ	الحاج ملک شیر محمد اعوان رحمۃ اللہ تعالیٰ، کالا باغ	۲۲۲
عیدی بل گئی	علامہ الحاج محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ، کراچی	۲۲۶
غائبانہ عقیدت	الحاج مفتی خلیل احمد اشرفی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ، لاہور	۲۲۸
عظیم مقدر	علامہ الحاج سید محمد زبیر احمد شاہ (عجال) علیہ الرحمۃ	۲۲۹
ولیِ کامل	پیر طریقت الحاج پیر محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ (گولڑہ شریف)	۲۳۲
منبعِ فیض و برکات	علامہ الحاج غلام رسول گوہر نقشبندی چمنی علیہ الرحمۃ (قصور)	۲۳۳
مرکزِ عشاق	پیر طریقت الحاج صوفی محمد فاروق حمانی چشتی علیہ الرحمۃ (کراچی)	۲۳۵
انوار ہی انوار	علامہ الحاج کوثر نیازی صاحب مرحوم (سرگودھا)	۲۳۹
ضیاء المشائخ	مولانا غلام نبی جانباز (لاہور)	۲۴۱

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تحریر	تحریر	صفحہ
خلافت عظمیٰ	علامہ الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب رضوی غفرلہٗ گوجرانوالہ	۲۵۳
مفتی اعظم ہند سے عقیدت	الحاج میاں زبیر احمد قادری ضیائی زید مجدہٗ (لاہور)	
سچے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم	علامہ مظفر اقبال مصطفوی مدظلہٗ (لاہور)	
پرلیف سماں	پروفیسر شاہ فرید الحق (کراچی)	
سیرتِ قطبِ مدینہ	محترم خلیل احمد رانا (جہانیاں منڈی)	۲۵۵
اساتذہ کرام		۲۵۷
شیوخ طریقت		۳۰۵
ملا شیخ یوسف النبہانی رحمۃ اللہ علیہ	علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری (لاہور)	۳۲۶
اقوالِ ضیاء		۳۲۸
خلفاء کرام	محترم جناب خلیل احمد رانا (جہانیاں منڈی)	۳۲۹
سفرِ آخرت	محترم جناب خلیل احمد رانا (جہانیاں منڈی)	۳۴۲
اشتہار جیلانی شریف		
وفات تاریخ و سال		
مناقب		۳۴۸
دستار و ریحت		۳۵۲
شجرہ طریقت		۳۸۳
تاریخی خطاب		۳۹۹
علامہ حکیم سیالکوٹی		۴۰۱
ذیلے صحافت		۴۱۳
پاک و ہند حجاز میں مشائخ کرام		۴۱۵
واقعات میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم		۴۴۱
دعائے خاص		۴۶۲
سلام بہ بارگاہ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم		۵۰۹
		۵۱۱

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فضائلِ مدینہ منورہ

قرآنِ کریم پارہ ساتواں سورہ الانعام کی ایک آیہ کریمہ ہے:

وَاِذَا جاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاٰيٰتِنا فَقُلْ سَلامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهالَةٍ ثُمَّ تابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ارشادِ خداوندی ہے کہ اے پیارے محبوب! ہماری آیتوں کے ساتھ ایمان لانے والے جب آپ کے پاس حاضر ہوں تو آپ انہیں فرما دیجئے: سلامٌ علیکم۔

یہ حکم کتنے عرصے کے لیے ہے۔ یہاں سالوں، مہینوں کی تخصیص نہیں جس طرح باقی قرآن پاک قیامت تک کے لیے ہے۔ یہ آیت بھی قیامت تک کے لیے ہے۔

پہلی کتابیں مخصوص وقت کے لیے ہوتی تھیں۔ جب ان کا وقت پورا ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نیا رسول مبعوث فرماتا اس پر جدید کتاب یا احکام نازل فرماتا۔ پیارے محبوب جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور قرآن کریم رب العالمین کی آخری کتاب ہے۔ قیامت تک اس کے احکام نافذ ہیں۔

یہاں آپ لوگوں کے ذہن میں یہ اشکال پیدا ہو سکتا ہے کہ حاضری آپ کے مزار پُرانوار پر ہے براہ راست آپ کے پاس نہیں اور جاءوکَ سے ظاہر ہے کہ آپ کی ظاہری حیات میں آپ کے پاس آئیں تو جواب یہ ہے کہ روضۂ اقدس پر حاضری سرکارِ ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضری ہے۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ مصنف ابنِ عساکر میں حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ "یعنی میرے وصال کے بعد جس نے میری قبر کی زیارت کی تو گویا اس نے میری ظاہری حیات میں میری زیارت کی۔"

سلام علیکم میں ایک یہ احتمال ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ سلام ہو تو یہ بڑی دولت ہے کہ ایسا نذرانہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوتا ہے۔ آپ اسے سلام سے نوازتے ہیں اور دوسرا احتمال جو تفسیر کبیر، قرطبی، البحر المحیط، مظہری، روح المعانی جمل، صاوی وغیرہم میں مذکور ہے، کہ یہ سلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع فرمایا کہ میرا تجھ کے ساتھ ایمان لانے والے قرآن کریم کے ماننے والے صدق دل سے کلمہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھنے والے جب آپ کے پاس حاضر ہوں تو انہیں میری طرف سے سلام کہیں۔ حاضر ہونے والے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں اور سلام لے جانے والے فرشتوں کے ذریعہ سے۔ سبحان اللہ! وہ یہ ہے کہ اس دنیا میں حاضر ہو کر حقیقت خداوند قدوس کے پاس حاضر ہوتا ہے۔

خدا خدا کا ہے وہ جس اور جو کی خاطر مقر
میں اپنی طرف سے یہ بات نہیں کہہ رہا بلکہ خود اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ ورسولہ

"اور جو اپنے گھر سے ہجرت کرتے ہوئے نکلا اللہ اور اس کے رسول کی طرف۔"

اللہ تعالیٰ مکان و زمان سے پاک ہے لوگ اپنے گھروں سے جب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے آ رہے تھے اسکو ہجرت الی اللہ شمار کیا گیا۔ معلوم ہوا کہ رحمۃ للعالمین کی بارگاہ جہاں پناہ میں حاضر ہونا رب العالمین کے پاس حاضر ہونا ہے۔ اس لیے جو یہاں حاضر ہوتا ہے اسے خداوند قدوس کا سلام ملتا ہے۔ حاضر ہونے والوں کے لیے صرف سلام ہی نہیں بلکہ کملی والے سرکار علیہ سے ایک مژدۂ جانفزا بھی ملتا ہے کہ حاضر ہونے والوں کو بعد از سلام فرماتے ہیں: کتب ربکم علی نفسہ الرحمۃ "اے زائرو! تمہارے رب نے کرم فرما کر اپنے آپ پر رحمت کو فرض

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کر لیا یہ سبحان اللہ! کتنا کرم ہے رب کریم کا کہ وہ غنی عن العالمین ہے اس پر ہماری طرح سے فرائض نہیں ہیں محض اپنے کرم اور اپنے فضلِ خاص سے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایمان و ایقان سے حاضرین کے لیے اپنے اوپر رحمت کو فرض کر لیا۔ یہاں عقیدت و محبت سے آنے والوں کے لئے رحمت و برکات ہیں۔ تھوڑے کام پر بہت زیادہ ثواب عطا ہوتا ہے۔

بعض لوگ حساب لگانا شروع کر دیتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک نیکی کے بدلے لاکھ نیکی کا ثواب اور یہاں ایک کے بدلے ہزار یا پچاس ہزار۔ بات دراصل یہ ہے کہ اس مبارک شہر کا کمال اپنے آپ نہیں، بلکہ پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سکونت کے سبب ہے۔ تو جب آپ پہلے پہل تشریف لائے اس مبارک شہر کو یہ کمال حاصل ہوا۔ اس میں ایک نیکی کے عوض ہزار نیکی کا ثواب ہونے لگا۔ جب کچھ دیر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سکونت کو ہوئی تو اس خطہ مبارکہ کو مزید کمال عنایت ہوا کہ ایک نیکی کا صلہ پچاس ہزار نیکیاں ہو گئیں پھر رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا دریائے رحمت جوش میں آیا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اللہ اللہ! پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اللہ تعالیٰ تو اپنے ولیوں غوثوں اور قطبوں کی دعا قبول فرماتا ہے اور اس سے بڑھ کر نبیوں اور رسولوں کی دعا قبول فرماتا ہے۔ تو بھلا رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا وہ کیوں نہ قبول فرماتا۔ جبکہ ہر صاحب کمال ہر صاحب رتبہ کو جو کمال و رتبہ ملا سب آپ کے فیض ہے کمالِ ظاہری، کمالِ باطنی، کوئی خزانہ، کوئی علم جس کسی کو ملا آپ کے وسیلہ جلیلہ اور آپ کے ہاتھ سے ملا۔ حدیث پاک میں ہے: انما انا قاسم واللہ یعطی "میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے" آپ کیا تقسیم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کیا دیتا ہے بیان نہ کرنا تعمیم پر دلالت کرتا ہے کہ جس کسی کو جو ملا اللہ تعالیٰ کی عطا اور اسکے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم سے ملا۔

تو آپ کی دعا ضرور مستجاب ہے۔ یہی نہیں آپکی تو خواہش کے مطابق رب العالمین کام فرماتا ہے"

میں خود نہیں کہہ رہا بلکہ مشکوٰۃ شریف میں یہ حدیث موجود ہے کہ تمام ایمانداروں کی ماں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ان ربک یسارع فی ہواک

بے شک آپکا رب آپکی خواہش بہت جلدی پوری فرماتا ہے۔

یہاں قریب ہی مسجد قبلتین ہے۔ آپ میں سے بہت سے حضرات نے اس کی زیارت کی ہے اور ابھی بھی زیارت کر سکتے ہیں۔ قریب ہی ہے پہلے قبلہ بیت المقدس تھا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں کہ کعبہ مستقل قبلہ بنے۔ مسجد قبلتین میں نماز پڑھا رہے ہیں۔ بار بار آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ میری خواہش پوری فرمانے والا ہے۔ تبدیلی قبلہ کا اشتیاق غالب ہو گیا ہے۔ لہٰذا اب اللہ تعالیٰ تبدیل فرما دے گا۔ چنانچہ اسی نماز میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ "قد نری تقلب وجہک فی السماء" ہم آپ کے چہرے کو آسمان کی طرف بار بار اٹھتے دیکھتے ہیں۔

اللہ اللہ! دنیا میں کیسے کیسے حسین و جمیل چہرے ہیں، بہت خوبصورت و خوبرو ہوتے ہیں مگر انہیں دیکھنے والے اس میں ہوتے ہیں جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کا یہ عالم ہے کہ خود رب العالمین آپ کے چہرے کو دیکھتا ہے اور بار بار دیکھتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ" اے پیارے نبی ہم آپ کو اتنا دیں گے اتنا دیں گے کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے ذمہ باقی نہیں رہے گی مگر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک چیز ہے جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگتا رہتا ہوں اور وہ ہے قیامت کے دن میری امت کی مغفرت"۔ جو کچھ دیتا ہے آپ کرتے ہوئے بھی دیتا ہے آپ نمازوں میں چلتے پھرتے ہیں۔

ہاں تو فرمایا "فلنولینک قبلۃ" ہم آپ کو ایک قبلہ کی طرف متوجہ کریں گے۔ عربی زبان جاننے والے جانتے ہیں۔ "قبلۃ" نکرہ ہے نیز صفت ہے۔ اب یہ نیر معین کیسی ہوگا۔ فرمایا "ترضاہا" جسے آپ پسند فرماتے ہیں۔ وہی ہم آپ کے لئے قبلہ بنا دیں گے۔

اب چونکہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ آپ کا پسندیدہ قبلہ کعبہ ہے لہٰذا اسی وقت حکم دیا:

"فول وجہک شطر المسجد الحرام" آپ اپنے چہرے کو مسجد حرام کی طرف پھیر لیں!"

چنانچہ آپ نماز کے دوران ہی کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہو گئے۔ دل میں خواہش پہلے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آئی ہے۔ زبان پر دُعا بعد میں آتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش کو جلدی پورا فرماتا ہے تو آپ کی دُعا کیوں کر رد ہو سکتی ہے۔ تمام مسلمانوں کو یقین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا منظور و مقبول ہے۔

میں بیان کر رہا تھا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم شریف میں ہے کہ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی: "اللّٰھم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من البرکۃ" اے اللہ! مدینہ منورہ میں دوگنی برکت دے۔ اس سے جو تو نے مکہ مکرمہ میں برکت رکھی ہے۔"

مکہ مکرمہ کی برکت کیا ہے ایک نیکی کے بدلے لاکھ نیکی کا ثواب ملتا ہے۔ آپ ایک نماز پڑھیں لاکھ نماز کا ثواب پائیں گے۔ ایک روزہ کے بدلے لاکھ روزوں کا، ایک ریال کے بدلے لاکھ ریالوں کا ثواب پائیں گے۔ یہاں مدینہ منورہ میں پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا برکت سے آپ ایک نیکی کے بدلے دو لاکھ نیکیاں، ایک نماز کے بدلے دو لاکھ نمازیں، ایک روزہ کے عوض دو لاکھ روزے ایک ریال کے صدقہ میں دو لاکھ ریال خرچ کرنے کا ثواب پائیں گے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے۔"

میں عرض کر رہا تھا کہ مدینہ منورہ کے کمالات جو بھی ہیں، وہ صاحبِ کمالات پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب ہی ہیں، ورنہ آپ کی تشریف آوری سے قبل یہ جگہ وبا میں مشہور تھی۔ وبا کی وجہ سے اس کا نام "یثرب" یعنی پریشانی تھا جب آپ تشریف لائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بخار آگیا۔ لب اوقات تکلیف کے باعث وطن یاد آتا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیماری کی وجہ سے انہیں پوچھنے گئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ کی محبت میں شعر پڑھ رہے تھے رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی:

"اللّٰھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ او اشد حبا" یا اللہ! — مدینہ ہمارا محبوب بنا دے جیسے مکہ ہمارا محبوب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ مدینہ منورہ کو محبوب بنا دے اگرچہ حَبِّبْ اِلیٰ کہتے تو صرف ان کی اپنی بات ہوتی: "حَبِّبْ الینا" فرما کر اپنی پیاری امت کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ اب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جو مسلمان مدینہ منورہ سے محبت کرے گا وہ جنت کے عوام میں داخل ہونے کی وجہ بنے گا
جو بہت بڑی بشارت ہے۔ ساتھ ہی پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا بھی فرما دی کہ یا اللہ
اس جگہ کی وبا جحفہ منتقل فرما دے یہ تو پہلے بیان ہو چکا ہے کہ آپ کی دعا مقبول و منظور ہے۔ چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت مدینہ سے جحفہ کو جا رہی ہے۔ سرکار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو یہ خواب سنایا اور اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ مدینہ شریف
کی وبا جحفہ منتقل ہو گئی۔ جحفہ میں یہودی آباد تھے اب وہی وبا والی جگہ (یثرب) پیارے حبیب صلی اللہ
علیہ وسلم کی دعا سے دار الشفاء بن گئی۔ اور اس طرح دور ہو گئی کہ اب اسے "یثرب" کہنا بھی ناجائز ہو گیا۔
پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ ھی طابۃ"

جو مدینہ کا نام یثرب سے بدلے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرے۔ یہ طابہ ہے یہ
طابہ ہے۔ اب اس کی مٹی بھی شفا بن گئی۔

حدیث پاک میں ہے:

غبار المدینۃ شفاء من الجذام "مدینہ کی گرد و غبار جذام والوں کے
لیے شفا ہے۔ دوسری حدیث فرمان ہے:

"والذی نفسی بیدہ ان تربتھا لو تنبا شفاء من الجذام" قسم ہے اس کی جس کے
قبضہ میں میری جان ہے۔ بے شک مدینہ کی مٹی ضرور جذام والے سے شک وہ جذام
سے شفا ہے"

یوں تو ہر چیز خداوند قدوس کی تسبیح و تقدیس کرتی ہے۔ کافر انسان جنوں کے سوا
ہر چیز ایسا غذا ہے۔ مگر مدینہ منورہ کی مٹی کی کیا شان ہے جس کے ایمان کی خود حضور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہادت دیں۔ مدینہ منورہ تو اس قدر ایمان والا ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے اس کا نام ہی ایمان رکھ دیا۔ قرآن کریم میں صحابہ کرام انصار علیہم الرضوان کی تعریف میں فرمایا:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

"الذین تبوأ الدار والایمان" وہ لوگ جنہوں نے دار اور ایمان میں جگہ دی: انصار مدینہ شریف میں رہتے تھے۔ انصار نے مہاجرین کو مدینہ منورہ میں ٹھہرایا اور اللہ تعالیٰ نے دار کو ہے۔ دار اور ایمان میں ٹھہرایا۔ معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ کا نام اللہ تعالیٰ نے ایمان رکھا۔ "الم تکن ارض اللہ واسعۃ" میں سرزمین طیبہ کا نام "ارض اللہ" رکھا گیا۔ مدینہ منورہ کی زمین۔ اللہ، اللہ!

حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے اور ایک قبر کھودی جارہی تھی تو ایک شخص نے جھانکا اور کہا بُری جگہ ہے یہ مومن کے لیٹنے کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بُری بات کہی تو نے" اس نے عرض کیا، یارسول اللہ! میں نے اس کا ارادہ نہیں کیا۔ میں تو اللہ کے راستہ جہاد کا ارادہ کیا ہے۔ یعنی اگر جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جاتا تو اس کے لیے اس موت سے بہتر تھا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کی مثل نہیں۔ "ما علی الارض بقعۃ ہی احب الی ان یکون بہا منہا" آپ نے اس کلام مبارک کو تین مرتبہ ارشاد فرمایا: اس کا ترجمہ یہ ہے کہ زمین پر کوئی ٹکڑا ایسا نہیں جہاں میری قبر کا ہونا مجھے اس مدینہ منورہ سے زیادہ محبوب ہو" یعنی یہ بقعہ ہے جسے مدینہ کہا جاتا ہے، اپنی قبر کے لیے تمام روئے زمین سے زیادہ محبوب جانتا ہوں۔"

مدینہ منورہ کی یہ زمین تو خداوند قدوس کو بھی بہت پیاری ہے۔ صحیح مستدرک شریف میں ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ہجرت فرمائی تو آپ نے یہ دعا فرمائی:

"اللھم انک اخرجتنی من احب البقاع الی فاسکنی فی احب البقاع الیک"

اے اللہ بے شک میں تیرے حکم سے اپنے محبوب ترین (مکہ مکرمہ) سے نکلا ہوں۔ تو مجھے اس بقعہ میں سکونت دے جو تجھے سب سے زیادہ پیارا ہو۔"

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ پیارا مدینہ اللہ تعالیٰ کو تمام روئے زمین کے شہروں سے زیادہ پیارا ہے۔ ؎

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

خاکِ طیبہ از دو عالم بہتر است
خوشتر آں شہرے کہ دروے دلبر است

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے مکہ مکرمہ زیادہ پیارا تھا جب اللہ تعالیٰ کی مدینہ شریف سے محبت کو دیکھا تو آپ کو بھی مدینہ منورہ زیادہ محبوب ہوگیا اب تو اگر مکہ مکرمہ میں درد مسعود ہوتا ہے تو مسند امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق آپ دعا فرماتے ہیں :-

"اللھم لا تجعل منایانا بمکۃ" اے اللہ! ہماری موتیں مکہ مکرمہ نہ آئیں ۔

میں نے ابتدا میں جو آیۃ کریمہ پڑھی ہے اس میں حاضرین کے لیے تین امور کا ذکر ہے ایک سلام علیکم پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ یا اللہ رب العالمین کی طرف سے سلام۔

دوسری وہ خوشخبری جو کتب کریم کی متعدد آیات میں مذکور ہے جس کی تشریح کر چکا ہوں۔

تیسری خوشخبری زائرین کرام کے لیے ظاہر ہوئی ہے وانزل علی شکم سرور عالم ثم تاب من بعدہ واصلاح فانہ غفور رحیم یعنی بے شک تم سے جس نے نادانی میں کوئی برا کام کیا پھر اس کے بعد اس نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کی۔ تو بے شک وہ اللہ غفور رحیم ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری سے گناہ معاف ہوتے ہیں توبہ کی مقبولیت کی بشارت سنائی جا رہی ہے۔

(حرم پاک میں کی گئی ایک تقریر)

بشکریہ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور شمارہ مئی ۱۹۸۱ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قصیدہ نعتیہ امام اعظم سیدنا رضی اللہ عنہ کے

کے پہلے پانچ اشعار

یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا اَرْجُوْ رِضَاکَ وَ اُحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

اے سرداروں کے سردار میں خاص آپ ہی کا قصد کر کے حاضر ہوا ہوں۔ آپکی خوشنودی کا طالب اور آپ کی حمایت کا امیدوار

وَاللّٰہِ یَا خَیْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّنِیْ قَلْبًا مَشُوْقًا لَا یَرُوْمُ سِوَاکَ

اے بہترین مخلوق! خدا کی قسم میرا قلب آپ ہی کا شیفتہ ہے اور آپکے سوا کسی کا ارادہ نہیں رکھتا

وَبِحَقِّ جَاہِکَ اَنَّنِیْ بِکَ مُغْرَمٌ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اَنَّنِیْ اَہْوَاکَ

آپکی عزت کی قسم میں آپ کا شریفتہ ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں آپ ہی سے پیار کرتا ہوں

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاکَ مَا خُلِقَ امْرُءٌ کَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاکَ

آپ وہ ہیں کہ اگر نہ ہوتے تو کوئی شخص نہ پیدا کیا جاتا بلکہ اگر آپ نہ ہوتے تو کل کائنات ہی نہ ہوتی

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُوْرِکَ الْبَدْرُ اکْتَسٰی وَالشَّمْسُ مُشْرِقَۃٌ بِنُوْرِ بَہَاکَ

آپ وہ ہیں کہ آپ کے نور سے چاند نے نور حاصل کیا اور سورج روشن ہے آپ ہی کے جمال سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اَلصُّبْحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِهٖ
صبح ظاہر ہوئی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیشانی سے

وَاللَّیْلُ دَجٰی مِنْ وَّفْرَتِهٖ
اور رات روشن ہوئی آپ کی زلفوں سے

فَاقَ الرُّسْلَا فَضْلًا وَّعُلَا
پیش دستی لے گئے پیغمبروں سے بزرگی و بلندگی میں

اَهْدَی السُّبُلَا لِدَلَالَتِهٖ
سیدھے ہو گئے رستے آپ کے دکھانے سے

كَنْزُ الْكَرَمِ مَوْلَى النِّعَمِ
آپ خزانہ بخشش اور صاحب نعمت کے ہیں

هَادِی الْاُمَمِ لِشَرِيْعَتِهٖ
ہدایت دکھانے والے اُمت کے اپنی شریعت کیلئے

اَزْكَى النَّسَبِ اَعْلَى الْحَسَبِ
بہت پاکیزہ نسب والے بلند خاندانوں والے

كُلُّ الْعَرَبِ فِیْ خِدْمَتِهٖ
تمام عرب (جہاں) آپ کی خدمت میں ہیں

سَعَتِ الشَّجَرُ نَطَقَ الْحَجَرُ
دوڑے آئے درخت، کلام کیا پتھروں نے

شَقَّ الْقَمَرُ بِاِشَارَتِهٖ
پھٹ گیا چاند ساتھ اشارہ ان کے

جِبْرِيْلُ اَتٰی لَيْلَةَ كَسْرِهٖ
جبریل علیہ السلام آئے رات میرے توڑنے

وَالْاَرْبَعُ دَعٰی لِحَضْرَتِهٖ
اور پروردگار نے بلایا ان کو اپنے ملنے

نَالَ الشَّرَفَا وَاللّٰهُ عَطٰی
پہنچے بزرگیوں کو اور اللہ نے عطا کیے

عَمَّا سَلَفَا مِنْ اُمَّتِهٖ
وہ کہ جو ہوئے امت کے

فَمُحَمَّدُنَا هُوَ سَيِّدُنَا
پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ سردار ہمارے ہیں

فَالْعِزُّ لَنَا لِاِجَابَتِهٖ
پس عزت ہے ہمارے لیے اُن کی مقبولیت سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نشان منزل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ و علیٰ آلک و اصحابک یا حبیب اللہ

○

چودھویں صدی ہجری میں عالم اسلام کی محبوب ترین علمی و روحانی شخصیت کی حیثیت سے بین الاسلامی سطح پر جس کی پہچان ہوئی وہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ خاص' عاشق حبیب کبریا' راس العلماء والاتقیاء حضرت الشیخ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات ہے' جنہوں نے اپنی قابل رشک زندگی کا مقصد وحید جنت البقیع کی خاک اقدس میں سمانا بنایا' اور پھر اس میں اعلیٰ نمبوں پر کامیابی سے سرفراز ہوئے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ کی حیات مقدسہ پر بھرپور انداز میں کام کیا جائے تاکہ آپ کی پاکیزہ زندگی کے تمام گوشے واشگاف ہوں' میرا جہاں بھی جانا ہوا' احباء و رفقاء نے نسبت خاص ہونے کے باعث آپ کے احوال و آثار بڑی دلچسپی سے دریافت کرنے کے ساتھ ساتھ حسرت بھرے دل سے یہی آرزو کرتے پایا! کاش آپ پر کوئی مستند کتاب ہو جو ہماری زندگی میں عشق مصطفیٰ ﷺ کے چراغ روشن کرے۔

گو "قطب مدینہ" کے نام سے راقم السطور کی مرتب کردہ مختصر سی کتاب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نے دو بار طباعت سے آراستہ ہو کر خراج محبت حاصل کیا' نیز ایک ضخیم ترین کتاب "انوار قطب مدینہ" مکرم جناب خلیل احمد رانا زیدہ مجدہ کی مرتبہ چھپ کر اہل عقیدت و الفت کے ذوق کا سامان مہیا کر چکی ہے مگر عدم دستیابی کے باعث "ضیائے مدینہ" نے طباعت کا لباس پہنا' پیش نظر کتاب کا بنیادی ماخذ "انوار قطب مدینہ" ہے' جس سے بھرپور استفادہ کیا گیا۔

تاہم راقم' حضرت مولانا علامہ الحاج محمد منشا تابش قصوری مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور' خطیب جامع مسجد نظامیہ مدینہ کے "کا بے حد ممنون ہے جنہوں نے "ضیائے مدینہ" کے لئے جدید ترین مضامین اہل علم و قلم سے حاصل کر کے اس کتاب کے وزن و وقار میں خوب اضافہ کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ "انوار قطب مدینہ" کی ترتیب و تصحیح بھی موصوف ہی کی مرہون منت تھی مگر "تلک الایام نداولھا بین الناس' کے تحت انتساب زمانہ سے محترم خلیل احمد رانا کو مرتب' ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ جب مقدر کا لکھا اور ایک ہو تو واقعات کو علامہ قصوری صاحب آڑے نہیں آنے دیتے" یہ باتیں عارفان راز سے "خفا" پوشیدہ نہیں تاہم یہاں بطور جملہ معترضہ جملہ قرطاس ہو گئیں۔

ناچیز ان کے شکریہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہے کہ اگر محترم المقام حضرت الحاج محمد متھل امیر خیالی قادری دامت برکاتہم کی شفقت و سرپرستی نہ ہوتی تو اس نعمت عظمیٰ سے شاد کام ہونے کا کبھی تصور بھی پیدا نہ ہوتا' جنہوں نے اپنی حیات مستعار کو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مشن کو بین الاقوامی سطح پر متعارف کرانے کے لئے وقف کر رکھا ہے' جو رضا اکیڈمی لاہور کے بانی' رضا دار الاشاعت کے ناظم' جامع مسجد رضا کے امام و

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

خطیب' مدرسہ ضیاء السلام کے مہتمم' رضا لائبریری کے لائبریرین اور رضا ڈسپنسری کے چیئرمین ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت الشیخ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ و مرید خاص ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ اہل سنت و جماعت پر ہمیشہ قائم رکھے۔

آخر میں قارئین کرام سے التماس ہے' میری یہ کاوش حرف آخر نہیں' میں چاہتا ہوں ضیاء الملت علیہ الرحمتہ پر بہت کچھ لکھا اور شائع کیا جائے۔ اس سلسلہ میں اہل علم و قلم سے گزارش ہے حضرت والا شان پر اپنے رشحات مبارکہ سے نوازیئے' ان شاء اللہ العزیز ضیائے مدینہ جلد ثانی بھی شائع کی جائے گی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت ضیائے مدینہ علیہ الرحمہ کا صدقہ اس ترتیب کو قبولیت کا شرف مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین

بجاہ طہ ویس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم

فقط غلام غلامان احمد رضا

حافظ محمد طاہر رضا

لاہور

۲۸/۲/۹۸

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

منظوم ترجمہ درود تاج شریف

صد صلوٰۃ و سلام اور درود و نعم ہوں محمد پہ ہے قادرِ ذو الکرم
تاج والے ہیں، معراج والے ہیں وہ، اُن کا مرکب براق، اُن کا رحمت علم
اُن سے خالق بلا، اُن سے غائب دبا، وہ علاج مرض، وہ دوائے الم
اسم مکتوب، مرفوع، مشفوع ہے، لوحِ پرنور، پُرنقش نازِ قلم
جسمِ اقدس معطر، مطہر، منور سبھا، مہرِ صبحِ ازل یا چراغِ حرم
وہی شمس الضحیٰ، وہ ہی بدرالدجیٰ، وہ ہی صدرالعلیٰ ابرِ جود و کرم
وہی نورالہدیٰ، وہ ہی کہف الورٰی، وہ جمیل الشیم، وہ شفیع الامم

اُن کا عاصم خدا، ان کے خادم ملک، اُن کا مرکب براق، اُن کا اسرا سفر
منزلِ اعلیٰ ترین سدرۃ المنتہیٰ، قاب قوسین ہے قرب سے بہرہ ور

شرحِ تحسین مطلوب و مقصود جاں، قلبِ مشتاق انوارِ عرش بریں
سید المرسلین، خاتم الانبیاء، شافعِ مذنبین، رافعِ اسفلین
رحمتِ عالمیں، راحتِ عاشقیں، زینتِ متقیں، بہجتِ عارفیں
رہبرِ سالکیں، ہادیٔ مومنیں، خضرِ راہِ یقیں، مقتدائے اولیں، آخرین
غمگسارِ یتیماں، محبِ غریباں، حبیبِ فقیراں، پہ لاکھوں سلام
سیدِ انس و جاں، صاحبِ دو کماں، سرورِ دو جہاں، دو جہاں کے امام
ابنِ عبداللہ، جدِ حسنین ابوالقاسم اور نورِ حق بالیقیں!
میں حبیبِ خدا، ساری امت فدا، ان کے حسن و جمالِ جہاں تاب پر
ہاں کہو سب سلام و صلوٰۃ و درود اُن پہ اور اُن کی آل اور اصحاب پر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فی نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم

رشحاتِ فکر حضرت خواجہ حافظ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

آں جملہ رسل ہادی برحق کہ گزشتند
آج تک جتنے سچے رسول گذرے ہیں
بر فضل تو اے ختم رسل دادہ گواہی
اے ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سب نے آپ کی بزرگی کی گواہی دی
تو باعث تکوین معاشی ومعادی!
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، دنیا وآخرت کی تکوین کا باعث آپ ہیں
اے عبدالہ ہست مسلم بہ تو شاہی
اے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے، کونین کی شاہی آپکو بخشی گئی
عالم بہو اداریت از ہوش برفتہ
آپ کی محبت کے باعث سارا جہاں مدہوش ہے
آہو شدہ دریم وبصحرا شدہ ماہی
ہرن دریا میں چھلانگیں لگا رہا ہے، اور مچھلیاں صحرا میں بھاگ رہی ہیں
ز آفاق پریدی و ز افلاک گزشتی
آپ نے آفاق سے پرواز کی اور آسمانوں سے بھی آگے گذر گئے
درجاتک فی السدرۃ غیر المتناہی
آپکے درجات مقام سدرہ سے بھی آگے نکل گئے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

امید بکرمت کہ مکارم سیم تُست

یہ حضور کے کرم کا امیدوار ہوں اور کرم فقط آپ کی پسندیدہ عادت ہے

من کیستم و چیست معاصی و تباہی

میں نوازشوں کے سامنے میری کیا حقیقت ہے میرے گناہوں کی کیا حیثیت ہے

آلیس نیم از فضل تو اے رُوح خُداوند

اے رحمت الٰہی! میں تیرے فضل و کرم سے مایوس نہیں ہوں

نظرے کہ باید ز قمر رنج سیاہی

چاند میں جو تھوڑا سا کالا دھبا ہے وہ دور کر دے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نعت

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

فیض ہے یا شہِ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

ترے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

چور حاکم سے چھپا کرتے ہیں یا اس کے خلاف
ترے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

دل عبث خوف سے پتا سا اڑا جاتا ہے
پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

خوار و بیمار خطا وار گنہ گار ہوں میں
رافع و نافع و شافع لقب آقا تیرا

تو جو چاہے تو ابھی میل مرے دل کے دھلیں
کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

موت سنتا ہوں ستم تلخ ہے زہرابۂ ناب
کون لادے مجھے تلووں کا غالہ تیرا

تیرے صدقہ مجھے ایک بوند مصیبت ہے تری
جس دن اچھوں کو ملے جام چھلکتا تیرا

حرم و طیبہ و بغداد جدھر کیجے نگاہ
جوت پڑتی ہے تری نور ہے چھنتا تیرا

تری سرکار میں لاتا ہے رضا اسکو شفیع
جو ترا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نعت

کون کہتا ہے کہ زینت خُلد کی اچھی نہیں
لیکن اے دل فرقتِ کوئے نبی اچھی نہیں

رحم کی سرکار میں پرسش ہے ایسوں کی بہت
اے دل اچھا ہے اگر حالت مری اچھی نہیں

تیرہ دل کو جلوۂ ماہِ عرب درکار ہے
چودھویں کے چاند تیری چاندنی اچھی نہیں

کچھ خبر ہے میں بُرا ہوں کیسے اچھے کا بُرا
مجھ بُرے پر زاہد طعنہ زنی اچھی نہیں

اس گلی سے دُور رہ کر کیا مریں ہم کیا جئیں
آہ ایسی موت ایسی زندگی اچھی نہیں

اُن کے دَر کی جبکہ اچھی سروری اچھی نہیں
شکر کیا حالت اگر بیمار کی اچھی نہیں

سایۂ دیوارِ جاناں میں ہو بستر خاک پر
آرزوئے تاجِ و تختِ خسروی اچھی نہیں

بارِ عصیاں کی تری سے ہوا ہوں جال بلب
جرم کو اچھا کیے حالت مری اچھی نہیں

ذرۂ طیبہ کی ظلمت کے مقابل مہر کی
گفتگو بڑھتی ہے دن کو آب مئے اچھی نہیں

موسمِ گل کیوں نہ کہلائے جنابِ من یزداں
بیکسوں پر مہرباں ہے رحمتِ عالم نہیں

بندۂ سرکار ہو پھر خدا کی بندگی
روسیہ ہوں منہ اچھا اے رضا اچھی نہیں

خارِ دشتِ طیبہ جب سے گئے دل میں مرے
صبحِ محشر چونک اے دل جلوۂ محبوب دیکھ

عارضِ گل کی بہارِ عارضی اچھی نہیں
نُور کا ٹکڑا ہے پیارے کا نبی اچھی نہیں

اُن کے در پر موت آجائے تو جی جائیں حسنؔ
اُن کے در سے دُور رہ کر زندگی اچھی نہیں

مولانا حسن رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نعت

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

مُبارک ہے عندلیبو تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ

بناشہ نشیں خسروِ دوجہاں کا
بیاں کیا ہو عزّ و وقارِ مدینہ

مری خاک یارب نہ برباد جائے
پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ

رگِ گُل کی جب نازکی دیکھتا ہوں
مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ

پلک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

جدھر دیکھئے باغِ جنت کھلا ہے
نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ

رہیں ان کے جلوے بسیں اُنکے جلوے
مرا دِل بنے یادگارِ مدینہ

حرم ہے اُسے ساحتِ ہر دو عالم
جو دِل ہو چکا ہے شکارِ مدینہ

دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا
ہمیں اِک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ

بنا آسمان منزلِ ابنِ مریم
گئے لامکاں تا جدارِ مدینہ

مرادِ دلِ بلبلِ بے نوا ہے
خُدایا دکھا دے بہارِ مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسنؔ افتخارِ مدینہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نعت

سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر
کس تمنا پر جئیں یارب اسیرانِ قفس

سرگزشتِ غم کہوں کس سے ترے ہجر میں
بے تقاضائے بیاں کو چین کب آتا مگر

بخشوانا جو نہ ہوتا حاصلِ کارِ نجات
کون کہتا ہے دلِ بے مدعا ہے خوب چیز

خُلد کیا نفسِ سرکش جاں ستاں ہے ہیچ ہے
گر یہی جانوں میں ہمراہی ملے جاتی رہوں

ایسے جلنے پر کروں میں رشک صد فردوس کو
حشر میں ایک ایک کانٹے سے چبھا دیں

سوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر
کس کے در پر جاؤں تیرا آستانہ چھوڑ کر

یاد آتے ہیں جو تیرے جانِ عالم قرب کے
کیا کہے بیمارِ غم قربِ مسیحا چھوڑ کر

کیا مزے کیوں جاؤں جنت کو مدینہ چھوڑ کر
کیا کہے بیمارِ غم قربِ مسیحا چھوڑ کر

کیا مزے کیوں جاؤں جنت کو مدینہ چھوڑ کر
آفریں ہے عشق تجھ پر ان کا صدقہ چھوڑ کر

مرکے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسنؔ
جی کے مرتے ہیں جو جاتے ہیں مدینہ چھوڑ کر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نعت

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جوشِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی!
ان کے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

مثلِ پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے بھی جلو دیکھو

اوّلین خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیتِ نبی کا بھی تجلّا دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاکِ درِ والا دیکھو

جمعۂ مکہ تھا عیدِ اہلِ عبادت کے لیے
پھر تو آؤ یہاں عید دوشنبہ دیکھو

خوب مسعیٰ میں بامید صفا دوڑے لے!
رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

غور سے سُن تو رضا کعبے سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں فرنگیوں کا ایک شخص نے مخبری کی، سوفا کمپنی کی طرف سے کانی گرفتار ہوئے۔ سوفا پر مقدمات قائم ہوئے۔ سوفا سنا پیلکی کارروائی کے بعد پھانسی کا حکم ہوا سوفا کانی یہ حکم سنتے ہی مسکرائے، اور جب انکو پھانسی دینے کے لیے لیا گیا تو سوفا کانی نہایت خندہ پیشانی سے اپنے گلے میں رسہ ڈالتے ہوئے تختہ دار کی طرف چلے گئے۔

کوئی گل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دینِ حسن رہ جائے گا

ہم صفیرو باغ میں ہے کوئی دم کا چہچہا
بلبلیں اڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا

شمع محفل چل سے اک نہ رہے گا کاں نہ جائے گا
نام شاہ دیں ہے یہ تابندہ نشاں رہ جائے گا

جو پڑے گا صاحبِ ادراک سکتہ اور تحیر
تک سے ملک اس کا تن بے دل رہ جائے گا

سب فنا ہو جائیں گے کانی ولیکن حشر تک
نعت حضرت کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی الملفوظ حصہ دوم میں اس غزل کی طرف اشارہ کیا ہے۔ (کانی)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کروں تا کُجا انتظارِ مدینہ

مُعطّر مُعطّر دیارِ مدینہ • منوّر منوّر جوارِ مدینہ
دو عالم نہ کیوں ہوں نثارِ مدینہ • ہیں محبوبِ ربّ تا جدارِ مدینہ
فضائے ریاضِ جناں دیکھتا ہوں • نظر میں ہیں باغ و بہارِ مدینہ
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر • فدائی نبی چار یارِ مدینہ
دکھا دو مجھے اپنا شہرِ مبارک • میرے تاجور، شہریارِ مدینہ
مجھے سبزِ گنبد کا دیدار بخشیں • میں دیکھوں جمالِ دیارِ مدینہ
کبھی ہو طوافِ حرم مجھ کو حاصل • کبھی دیکھوں جا کر مزارِ مدینہ
پہنچ جاؤں یارب وہاں جیتے جی میں • کروں تا کُجا انتظارِ مدینہ

رضاؔ و ضیاؔ کا ہے یہ فیضِ تابشؔ
کہ تو بھی ہے مدحت نگارِ مدینہ

مولانا محمد منشا تابشؔ قصوری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کروں تا کُجا انتظارِ مدینہ

مُعطّر مُعطّر دیارِ مدینہ • منوّر منوّر جوارِ مدینہ
دو عالم نہ کیوں ہوں نثارِ مدینہ • ہیں محبوبِ ربّ تا جدارِ مدینہ
فضائے ریاضِ جناں دیکھتا ہوں • نظر میں ہیں باغ و بہارِ مدینہ
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر • فدائی نبی چار یارِ مدینہ
دکھا دو مجھے اپنا شہرِ مبارک • میرے تاجور، شہریارِ مدینہ
مجھے سبزِ گنبد کا دیدار بخشیں • میں دیکھوں جمالِ دیارِ مدینہ
کبھی ہو طوافِ حرم مجھ کو حاصل • کبھی دیکھوں جا کر مزارِ مدینہ
پہنچ جاؤں یارب وہاں جیتے جی میں • کروں تا کُجا انتظارِ مدینہ

رضاؔ و ضیاؔ کا ہے یہ فیضِ تابشؔ
کہ تو بھی ہے مدحت نگارِ مدینہ

مولانا محمد منشا تابشؔ قصوری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

استغاثہ

میری بربادبستی کو بسادو یارسول اللہ
کنارے پر میری کشتی لگادو یارسول اللہ

پریشاں حال ہوں بہرِ نگاہِ لطف ہو جائے
شکوہ و غمِ عظم کو مٹادو یارسول اللہ

یہ نظریں آپ کے دیدار کی طالب ہیں مدت سے
رخِ پرنور سے پردہ اٹھادو یارسول اللہ

مری قسمت پر جو طائے مری قسمت سنور جائے
مرے ٹوٹے ہوئے دل کو ملادو یارسول اللہ

رحیم کیساں تم ہو حکیم درماندہ ہوں
طبیبِ مرضِ عصیاں ہو دوا دو یارسول اللہ

مرا مسکن مدینہ ہو مرا مدفن مدینہ ہو
مرا سینہ مدینہ ہی بنادو یارسول اللہ

یہی ہے آرزوئے زندگی تابش قصوری کی
دمِ آخر رخِ زیبا دکھادو یارسول اللہ

محمد نشاط تابش قصوری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عشق و محبت کی تربیت گاہ

سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے مشہور شیخ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی مدنی کے وصال پر ملال پر ہندو پاک کے مذہبی حلقہ میں ہنوز صف غم بچھی ہوئی ہے۔ حضرت موصوف کی سیرت سے متعلق یہ چند سطور ہدیہ ناظرین ہیں۔

حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری موضع کلاسوالا ضلع سیالکوٹ پنجاب متحدہ ہندوستان ۱۸۷۹ء / ۱۲۹۷ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کا سال ولادت "یا غفور" (۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء) سے برآمد ہوتا ہے۔ آپ کے والد کا نام عبدالعظیم تھا۔ جد امجد سنی صحیح العقیدہ قادری بزرگ تھے۔ اس گھرانے کے جد اعلیٰ کا نام قطب الدین قادری تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک پہنچتا ہے۔ اس لئے آپ کا خاندان رحمانی صدیقی کہلاتا ہے۔ آپ کا عہد طفلی تیرھویں صدی ہجری کا اختتام تھا۔ آپ کی ذات الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کا مظہر تھی۔ جب کبھی لوگوں کے استفسار پر اپنے والد کا نام بادل نخواستہ لیتے تو فرما دیتے کہ میرے والد بدعقیدہ تھے اور بظاہر والد کی بدعقیدگی ان کے ترک وطن اور بغداد و مدینہ کی ہجرت کا سبب بنی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

چودھویں صدی کا ہندوستان برطانوی ہندوستان تھا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں خانقاہوں' مدارس اور مساجد کے بعد ہندوستان میں تعلیم و تربیت اور صحت و خدمت کے نام پر مشنری ادارے' شفاخانے اور کالج جگہ جگہ قائم کئے جا رہے تھے۔ اسلامی فکر و نظر کو مسیحی سانچوں میں ڈھالا جا رہا تھا اور چودھویں صدی کا ہندوستان برطانوی اقتدار کے سایہ میں پروان چڑھ رہا تھا۔ دین و مذہب کے نام پر وہابی' نیچری' مرزائی جیسے فتنے انگریز کی پشت پناہی کر رہے تھے۔ ٹھیک اسی زمانے میں علمائے عاملین اپنے مواعظ حسنہ اور پرجوش تبلیغ سے جہاد باللسان فرما رہے تھے۔ انھیں مجتہد مسئلت علماء میں حضرت مولانا عبدالقادر بھیروی علیہ الرحمۃ بھی تھے جو بیگم شاہی مسجد لاہور میں احیاء حق و ابطال باطل کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔ صاحب ہدیہ مولانا زین الدین احمد نے درس نظامیہ کا آغاز اسی بیگم شاہی مسجد لاہور میں کیا اور حضرت بھیروی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ یہ مولانا کے علم و آگہی کی پہلی منزل تھی اور درس نظامیہ کا شاندار آغاز تھا۔ مگر وہ ابھی مزید طلب تھا اور فکر و نظر تشنہ و بے قرار ذوق و شوق جلد منزل ہوئے۔ آپ نے پہلی منزل (پیلی بھیت) کی پھر لی۔ آپ کا مذہب قال اللہ قال رسول (ﷺ) کی منزل تک لے گیا۔ دورہ حدیث شریف کے شب و روز میسر آئے تھے۔ حدیث فہمی آفاق' محدث سورتی کی خدمت میں آپ نے حدیث کی تکمیل کی۔ یہاں آپ کا قیام دو سال رہا۔

کتب کی کرامت نے اپنا رنگ دکھایا۔ فکر و نظر کو شعور کا کمال میسر آیا۔ اب ضرورت تھی فیضان نظر کی۔ قدرت نے دستگیری کی۔ دل کی راہ بن گئی۔ ہر جمعرات کو مولانا پیلی بھیتی سے بریلی شریف حاضر ہوتے اور دن بھر صاحب فکر و

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نظر اس صدی کے مجدد مولانا شاہ احمد رضا خان کی خدمت میں رہتے۔ نماز جمعہ انہی کی اقتداء میں ادا کرتے۔ یہ تھی ایک صاحب فیضان کی بارگاہ میں مولانا کی حاضری دل و نظر کی تربیت کے یادگار ایام' اور حضرت دستگیر غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت نے دستگیری فرمائی۔ آپ نے ۱۹۰۰ء / ۱۳۱۸ھ میں ہمیشہ کے لئے پنجاب کو چھوڑ دیا اور عشق و محبت کی آخری تربیت گاہ فیضان و عرفان کی دلکش منزل بغداد مقدس روانہ ہو گئے۔ حضرت مولانا جوار غوث الاعظم میں پہنچ کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ "ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما"۔ آپ کا مقدر بنا۔ آپ بغداد شریف میں نو سال ۶ ماہ مقیم رہے۔ آپ کے یہ ماہ و سال جذب و مستی میں گزرے۔ استغراق کا اس حد تک غلبہ رہا کہ جنون کے آثار پیدا ہو گئے۔ ایں ہمہ آپ سکر و محو کی منزلوں میں جان جاناں کے حضور محو جانانی رہے۔ تا آنکہ مرید نے مراد کی راہ پالی اور خود آگاہ خود آگاہ ہو گیا۔

انہی مبارک ایام میں ایک عارف کامل حضرت سید حسین الحسنی الکردی نے آپ کے حال پر کرم فرمایا۔ آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور آپ کو جذب و مستی کے عالم سے نکال کر عرفان کی منزل تک پہنچا دیا۔ حضرت کردی آپ کو اپنے ساتھ بستی چرچہ قلعہ کردستان لے آئے۔ یہاں آپ نے سید حسین کی خدمت میں ڈیڑھ سال قیام کیا۔ جذبہ عشق رسول ﷺ بیدار تھا اور وصال محبوب آپ کا مقدر۔ آپ نے روضہ رسول ﷺ پر حاضری کا ارادہ ظاہر کیا۔ حضرت حسین الحسنی الکردی نے سامان سفر تیار کیا اور اپنی دعاؤں اور نصیحتوں کے ساتھ اس عاشق رسول ﷺ کو مدینہ الرسول ﷺ کے لئے رخصت کیا۔ اس طرح آپ کا جذبہ در جان سے جان جاناں اور منزل سے حال منزل تک لے آیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آپ بغداد سے براستہ دمشق بذریعہ ریل ۱۹۱۵ء / ۱۳۳۳ھ میں مدینہ طیبہ پہنچ کر مقیم ہو گئے۔ بارگاہ رسالت ﷺ میں اہل دل اور ان کی رفاقت میسر آئی۔ انھی ایام میں آپ نے حافظ الحدیث سید احمد شمس المدنی سے بیضاوی شریف پڑھی۔ خود ارشاد فرمایا کہ حرمین میں' میں جس بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوتا وہ آپ کے کمال سادگی سے متاثر ہوتے آپ کو سلاسل طریقت و فضیلت میں خلافت و اجازت سے نوازتے۔ یہ تھا آپ کا دور استغناء جو شرط قابلیت و اہلیت کے بالکل مطابق تھا۔ حضرت سید عبدالرحمٰن سراج کی مفتی اعظم حنفیہ سے بھی آپ کو اجازت حاصل تھی۔ حضرت علی حسین اشرفی میاں جیلانی کچھوچھوی نے بھی آپ کو خلافت و اجازت سے مدینۃ الرسول ﷺ میں نوازا تھا۔

آپ جس عہد میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے وہ حکومت ترکیہ کا عہد تھا ہر طرف برکت کے آثار ظاہر تھے [illegible] اسلام بنے سمجھی جاتی تھیں۔ بعد از اذان صلوٰۃ و سلام کی صدائیں بلند ہوتیں۔ علم و عمل رسول عربی تاجدار کی محبت میں مست و سرشار نظر آتے۔ اہل شہر اور علم ﷺ کے گنبد مزار پر سبز غلاف چڑھایا جاتا اور اس غلاف کی تیاری میں مدینہ کی سادات شاہزادیوں کی خدمات حاصل کی جاتیں اور ان کو اس خدمت کا نذرانہ ترک حکومت کی جانب سے پیش کیا جاتا۔ اس طرح سادات اکرام کی گزر اوقات کے لئے روزینہ فراہم کیا جاتا۔ حضرت مولانا موصوف مدینۃ الرسول ﷺ کے ان شب و روز کو بڑی حسرت سے یاد فرماتے اور آبدیدہ ہوتے۔ یہ زمان برکت نشان ۱۹۱۴ء / ۱۳۳۲ھ تک رہا تا آنکہ نجدیوں نے خروج کیا اور سعودیوں کی حکومت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۱۹۲۵ء میں بر سر اقتدار آئی اور عہد ماضی کا یہ آفتاب اپنے نصف النہار پر پہنچ کر غروب ہو گیا۔

یہ مسلم ہے کہ جو فنا فی الرسول ہوتا ہے وہ فنا فی الشیخ بھی ہوتا ہے۔ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد اپنے شیخ کامل امام احمد رضا کے ہاتھ ۱۳۳۴ھ میں اپنے زمانہ قیام پیلی بھیتی میں بک چکے تھے۔ ہاں بیعت اصلاحی کی تکمیل ابھی باقی تھی۔ مولانا نے ایک خواب دیکھا۔ قلب صافی نے یہ تعبیر دی کہ امام البریلوی کی زندگی کا یہ آخری سال ہے۔ اللہ اللہ جس ذات ولی صفات نے ۱۳۲۷ھ سے ۱۳۳۹ھ تک مدینہ طیبہ سے سوائے حج کے باہر نکلنا گوارہ نہ تھا۔ اب اس نے اپنے شیخ کامل کی آخری ملاقات کے لئے بریلی شریف کے سفر وسیلہ ظفر کا قصد کر لیا۔ یہاں ۱۹۲۰ء / ۱۳۳۹ھ میں پہنچ کر اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان کی بارگاہ میں ۲۲ روز حاضر رہے۔ بیعت و خلافت سے نوازے گئے۔ وہاں آپ کو شریعت و طریقت کا اک ساحل بیکراں نظر آیا۔ حضرت امام البریلوی کے شب و روز بھی دیکھے۔ عبادت ریاضت' تصنیف و تالیف کے محیر العقول مناظر بھی نظر آئے۔ احمد رضا کے پیکر میں اک کرامت مجسم اور استقامت مسلم تھا جو از عجم تا عرب اپنے فیضان کے دریا بہا رہا تھا۔

حج کے ایام قریب تھے۔ حضرت مرشد بریلوی نے اپنے مدنی خلیفہ کو دعاؤں کے ساتھ حجاز مقدس واپسی کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ابھی یہ مدینہ کا مسافر حج کے بعد مدینہ پہنچا تھا کہ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ میں بریلی شریف سے ٹیلی گرام آیا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی وصال فرما گئے۔

حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی نے وصال کی امید لئے اپنی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پوری زندگی مدینہ کی مجاورت میں گزار دی اور دوری گوارہ نہ کی۔ مریدین خلفاء' احباب و اعزہ عرب و عجم میں تشریف آوری کی دعوت دیتے۔ اور آپ یہ فرماتے کہ میرا آخری وقت ہے۔ میں مدینہ سے باہر جانا نہیں چاہتا کہیں موت نہ آ جائے۔ آپ کا مدینہ منورہ میں ۱۳۲۷ھ سے ۱۳۹۱ھ تک تادم واپسی ۶۴ سال تک قیام رہا۔

سادگی آپ کا شعار تھا۔ آپ کی صورت خدا یاد اور سیرت 'سیرت رسول ﷺ کا مظہر تھی۔ سنت رسول ﷺ کی اتباع میں بچوں بھی پالیں۔ اس کے دودھ سے مہمانان رسول ﷺ کی ضیافت فرماتے۔ حجاج و زائرین کا تھکنا آپ کا گھر تھا۔ آپ کی ذات قادری رضوی جامع تھی۔ آپ کا دولت کدہ قادری خانقاہ تھا۔ آپ خود شیخ طریقت قادری تھے۔ عرب و عجم میں آپ کے مریدین اور خلفاء کی تعداد ہزاروں ہے۔ آپ کا اصل مقصد جب رسول ﷺ کی دو نسبتوں جمیل نعت رسول ﷺ تھا۔ آپ کی ہر مجلس محفل نعت ہوتی اور ہر محفل یاد خدا اور ذکر رسول ﷺ سے آباد ہوتی۔ آپ کی بارگاہ میں عرب و عجم کے ہر علاقے کے لوگ آتے۔ مجلس نعت میں شریک ہوتے۔ ہندی' ترکی' شامی' مصری' ایرانی' سوڈانی' کردی سب اپنی اپنی زبان میں نعت رسول ﷺ پڑھتے۔ تو ایسا معلوم ہوتا کہ سارا عالم نعت خواں ہے اور آپ کی جب رسول ﷺ کی دنیائے جمیل صرف نعت سے آباد ہے۔ آپ سب سے دو زانو نعت سنتے' اشکبار ہوتے' مرحبا مرحبا فرماتے۔ سبحان اللہ صلی علیٰ کی گونج میں روتے۔ اپنے شیخ کامل امام البریلوی کے مجموعہ نعت حدائق بخشش سے خصوصاً "۱۰/ ۱۰ نعت شریف سنتے۔ "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" کی گونج میں آپ کا قادری دولت کدہ حدائق بخشش

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

معلوم ہوتا۔ اٹھتے بیٹھتے اسی کے اشعار آپ کی زبان پر اور اپنی خلوت و جلوت بارگاہ رسول ﷺ میں حاضری' احباب کی ملاقات اور خلوص و محبت کے اظہار کے وقت اپنے شیخ کامل امام احمد رضا خان قادری کے اشعار سے کام لیتے۔ مختصر یہ کہ آپ کی خلوت و جلوت کا آغاز و انجام نعت رسول ﷺ پر ہوتا۔ اختتام پر عام لنگر تقسیم ہوتا۔ مہمانان رسول ﷺ آپ کے مہمان ہوتے۔ صبح کا ناشتہ ہو یا دوپہر کا کھانا ہر آنے والے کو اصرارا" شریک فرماتے۔ رات کی مجلس میں نعت کا عالم ہی کچھ اور ہوتا۔ پھر صلوۃ و سلام اور دعا کے بعد تقسیم لنگر دربار عالی کا بڑا دلنواز منظر تھا جو روزانہ دیکھنے میں آتا۔ کیف و سرور کی مجلس میں شرکت کرنے والے "ایک بار دیکھا ہے دوسری بار دیکھنے کی ہوس" دلوں میں لے کر رخصت ہوتے۔

آپ مصنف نہیں تھے مگر مصنفین آپ کے حضور اپنا تصنیفی مواد حاصل کرتے۔ آپ کی خدمت میں اہل قلم آتے اور مست حال ہو کر جاتے اور دونوں بقدر ظرف اپنا اپنا حصہ پاتے۔ عام و خاص آپ کو سیدی کہہ کر یاد کرتے۔ علمائے مدینہ آپ کا بڑا احترام کرتے۔ آپ سے ملنے وہ خود آتے اور آپ کو شیخ العلماء کہہ کر مخاطب کرتے۔ حضرت مبلغ اسلام مولانا شاہ محمد عبدالعلیم صدیقی مدنی سے رشتہ مودت و اخوت تادم واپسیں تک رہا۔ حضرت صدیقی کے ایام علالت و رحلت میں آپ ان کے پاس ہی رہے اور اپنے فرزند گرامی مولانا فضل الرحمٰن قادری مدنی کو ان کی خدمت کے لئے مامور فرمایا۔ مولانا علی حسین البکری المدنی آپ کے محب' مخلص اور قدر داں تھے۔

آپ کی صحبت میں غرباء فقراء کو دیکھ کر سلف صالحین کی یاد تازہ ہوتی۔ تواضع اور انکسار تو آپ کا مزاج تھا۔ آپ کی خدمت میں جو بھی آتا حسب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مراتب اس کی پذیرائی فرماتے۔ آپ کا دروازہ اور دسترخوان عام ہوتا۔

مریدین مخلص کی اصلاح ہر وقت پیش نظر ہوتی۔ نماز پنج گانہ کی تاکید فرماتے۔ طہارت قلب و نظر کی تلقین کرتے۔ عقائد و اعمال کی تصحیح پر زور دیتے۔ مخلص علماء اہل محبت کی قدر کرتے۔ افتراق و انتشار سے ہمیشہ الگ رہنے کی تاکید فرماتے۔ ہر شخص کو اس کے فرائض کی انجام دہی کی ہدایت کرتے۔ صبر و شکر کے کلمات ہمیشہ آپ کی زبان پر ہوتے۔ آپ مدینہ الرسول ﷺ میں حضرت حسان کے نقش قدم پر سلام و ہمدردی کی راہ پر گامزن اور حضرت جامی کا سرور، مست و بیخود اور شیخ اہل سلام احمد رضا خان بریلوی کے مسلک کی یادگار تھے۔ طریقت کا یہ خاندان آپ پر ختم ہوا۔ آپ مذہب حق اہل السنت والجماعت کے اعلم العلماء شیخ الاسلام تھے۔ آپ نے اپنے سفر میں متعدد زندگی بسر فرمائی۔ عبادت و ریاضت، سکر و بیخودی کی منزلوں سے گزر کر ۱۲ سال کی عمر میں پہلا نکاح کیا۔ پھر کمال ایمان، عرفان کی ریاضت کے بعد دوسرا نکاح ۱۹۰۷ء میں کیا۔ آپ کی ازدواجی زندگی میں آپ کے چار صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہیں۔ آپ ہی کی بڑی صاحبزادی اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی کی شریک حیات ہیں۔ مذکور الصدر بزرگوں کے علاوہ دوسرے بزرگوں سے بھی آپ کے تعلقات دیرینہ تھے۔ حضرت مرشد علی پوری، پیر سید جماعت علی شاہ کا تو مدینہ منورہ میں قیام ہی آپ کے ہاں ہوتا۔ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان نوری بریلوی کی قدم بوسی اور دست بوسی میں سبقت فرماتے۔ اس بار حج کا ارادہ صرف اس لئے فرمایا کہ مرشد زادے حضرت مفتی اعظم ہند کے زیر سایہ عرفات میں قیام اور دعاؤں میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شمولیت میسر آئے۔ مدینہ میں حضرت موصوف کے پاس ایک شخص مرید ہونے آیا تو آپ نے اس کو تنبیہہ فرمائی اور کہا کہ شہنشاہ کی موجودگی میں مجھ سے طالب ہو رہا ہے۔ پھر وہیں اپنے مرشد زادے سے اس کو بیعت کرایا۔ حضرت حافظ ملت حافظ عبدالعزیز محدث مبارکپوری' مفتی اعظم پاکستان مولانا ابوالبرکات محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد' حضرت مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن' حضرت مولانا عبدالغفور ہزاروی قدس سرہ العزیز اور علامہ سعید احمد کاظمی وغیرہم و علماء اہل سنت و مشائخ طریقت آپ کی خدمت میں ضرور آتے اور آپ سب کی پذیرائی فرماتے۔ آپ کا آستانہ ہر دور میں ایک بین الاقوامی پلیٹ فارم رہا جہاں عرب و عجم کے علماء عوام ایک دوسرے سے ملتے۔ قومی و ملی مسائل پر تبادلہ خیالات کرتے اور دین و ملت کے پیغام کو لے کر آپ کی دعاؤں کے ساتھ لوگ اپنے اپنے علاقہ میں نئے جوش' نئی امنگوں کے ساتھ درس و تدریس' وعظ و تلقین اور تصنیف و تالیف کے کاموں میں مشغول ہو جاتے۔ یہ تھا حضرت شیخ مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی کا عالمی فیضان اور یہ تھے مدینہ الرسول ﷺ میں ایک عاشق رسول ﷺ کے ایمان آفرین صبح و شام۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ضیاءُ الملت کی دو اہم باتیں

قطب مدینہ حضرت علامہ مولانا الشاہ ضیاء الدین المدنی رحمۃ اللہ علیہ "مدینہ منورہ" میں برصغیر کے خوش عقیدہ سنی مسلمانوں کے مرجع عقیدت تھے ۱۹۷۹ء میں ہالینڈ سے علاج کے سلسلے پہلی بار جب مجھے دیار پاک حرمین کی زیارت کا شرف نصیب ہوا اس سفر میں حضرت والا کی محفل میں شرکت و حاضری کا موقع ملا۔ [illegible] حضرت ضیاء الملت رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے ساتھ ہی دل میں ان کی عقیدت و محبت' ان کے قلبی اللہ اور خلقی للہ ہونے کا یقین [illegible] ۔۔۔۔ ہر دیکھنے سے یہی اللہ والے نظر آتے تھے [illegible] خبر اللہ والوں سے یہی [illegible]

[illegible]

کبر سن ہونے کے باوجود ان کی آنکھیں کسی غیبی نور سے منور تھیں جس کی باسانی محسوس کیا جا سکتا تھا۔ رخسار اور پیشانی پر روحانیت کے جلوے جگمگ جگمگ کرتے تھے ۔۔۔۔ اہل مدینہ کی سخاوت اور مہمان نوازی ضرب المثل ہے' ہم نے اس کے نمونے انہی کے دسترخوان پر دیکھے۔ ہر شام جب ڈھلتی اہل عقیدت و محبت مقیم و مسافر آپ کی ڈیوڑھی پر پہنچ جاتے۔ قدیم طرز کا نیچا سا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دروازہ جو ہمیشہ جھک کر رہنے والوں کا مسکن تھا۔ باب مجیدی کی گلی کے اندر ہر سائل اور حاجت مند کے لئے کھلا رہتا تھا۔ اسی نیچی ڈیوڑھی سے گزر کر داہنے ہاتھ کے حجرے میں امام احمد رضا فاضل بریلوی قدمت اسرارھم کا وہ روحانی و عرفانی لخت جگر ستر سال سے زیادہ حضور سیدنا ابد قرار محمد رسول اللہ ﷺ کی پاک ڈیوڑھی کی دربانی کا فریضہ سرانجام دیتا رہا۔

دربار رسول ﷺ کی حاجت روائی

مجھے حضرت مولانا سید جلال الدین القادری حیدر آبادی نے حضرت ضیاء الملۃ علیہ الرحمۃ کا ایک اہم واقعہ موصوف کے شہزادے اور جانشین حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی قبلہ کے حوالے سے بتایا کہ ابتدائی دور میں حضرت ضیاء الملت نے نہایت عسرت اور تنگدستی کا وقت گزارا اور سرکار دو عالم ﷺ کی محبت کے امتحان میں کامیاب و کامران ہوئے۔ ان دنوں آپ یک و تنہا تھے۔ اور زیادہ تر وقت مسجد نبوی ﷺ شریف میں گزارتے تھے۔ لوگوں کو درس دیتے تھے مگر کسی سے کچھ لیتے نہیں تھے۔ انہی دنوں حکومت نے مسجد شریف کے مدرسین کی تنخواہوں کا انتظام کیا۔ حکومت کے اہل کاروں نے تمام مدرسین کی فہرست تیار کی اور ان کے متعلق کاغذی کاروائیاں مکمل کیں، مگر آپ نے اس سلسلہ میں کوئی کوشش نہیں کی، بلکہ اگر کسی مخلص نے آپ کی طرف سے تنخواہ کی کوشش کرنی بھی چاہی تو آپ نے سختی سے منع کر دیا اور اپنی اسی تنگدستی کے ساتھ حضور آقا و مولا ﷺ پر تکیہ کئے رہے۔

آپ کے قریبی احباب میں سے ایک بے تکلف دوست جو بذات خود

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

متمول اور خوشحال تھے۔ ان سے یہ حالات دیکھے نہ گئے۔ انہوں نے بضد ہو کر آپ کو اس بات پر مجبور کیا کہ اپنے لئے گھر کی ضرورت کے سامان مہیا کریں اور اپنی طرف سے ایک رقم آپ کو دی۔ آپ نے پوچھا میرے پاس اس قرض کی ادائیگی کا بظاہر کوئی ذریعہ نہیں۔ انہوں نے فرمایا ہو تو دے دیجئے گا نہ ہو تو میری طرف سے کوئی مطالبہ نہیں ----بہرحال اس طرح ان سے ملے ہوئے پیسوں سے آپ نے کچھ سامان خریدا۔ مگر جو سرے دن سارا سامان چوری ہو گیا۔ دوست کو معلوم ہوا تو انہوں نے دوبارہ پیسے دے کر سامان خریدا' دوبارہ پھر چوری ہو گئی اور سارا سامان چلا گیا۔ اسی طرح تین بار چوری کا واقعہ ہونے پر حضرت ضیاء الملۃ رحمۃ اللہ علیہ اس حادثہ سے دلبرداشتہ ہو گئے اور اس سے قطع تعلق فرمالیا۔ اور کہا "آج سے آپ نہ مجھے جانیں اور نہ میں آپ سے۔ خدا کرے آپ کے مجھ قرض کے بوجھ سے نجات ملے۔ جب اللہ کو منظور نہیں ہے کہ یہ سب ہو تو آپ زبردستی میری مدد کرنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں۔ بس اب آج سے میری آپ کی دوستی ختم"

حضرت ضیاء الملۃ یہ کہہ کر گھر آئے اور ہر حسب سابق تنگدستی اور فاقہ کشی کے ساتھ وقت گزارنے لگے۔ ایک روز کی بات ہے ایک باوقار شخص نے آپ کے دروازے پر دستک دی' دروازہ کھلا' سلام ہوا۔ آپ نے ہوا سلام کے بعد پوچھا کیا تمہیں روٹی پکانے کا ڈھنگ ہے۔ آپ نے کہا جی ہاں! نووارد شخصیت کے ہاتھ میں آٹے کی بھری ہوئی بوری اور گھی کا برتن تھا' آپ کو دیا اور فرمایا دو آدمیوں کے لئے روٹیاں تیار کرو' اور میرا انتظار کرو۔ ضیاء الملۃ رحمۃ اللہ علیہ نے روٹیاں تیار کر لیں اور تادیر انتظار کرتے رہے۔ مگر وہ نووارد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شخصیت پھر دوبارہ نہیں آئی۔ اسی اثناء میں غور کرتے کرتے حضرت ضیاء الملۃ کو اپنے اس دوست کا خیال آیا۔ آپ اس کے پاس گئے' سارا ماجرا سنایا اور اسے اپنے گھر لائے اور دیر بعد دونوں نے کھانا کھایا۔ آٹے کی بوری کو جب خالی کر کے آٹا ڈبوں میں منتقل کرنے لگے تو اس کے اندر سے ایک وزنی پوٹلی برآمد ہوئی جس میں دینار و درہم تھے۔

حضور سید عالم ﷺ کے اس مقرب دربان تک رزق اور دولت لے کر تشریف لانے والے وہ بزرگ کون تھے؟ یہ اس خانوادہ ضیائی کا راز ہے۔ دیکھئے حضور سرور عالم ﷺ قاسم نعم پر تکیہ کرنے والا کیسے نوازا جاتا ہے۔ امام اہل سنت کی زبان میں

تیری چوکھٹ پہ پلے غیر کی ٹھوکر میں نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے ٹکڑا تیرا

خصوصی دعا

حضرت ضیاء الملۃ علیہ الرحمۃ کی روحانی' ولایت اور عظمت کے واقعات مدینہ طیبہ کے ساکنین اور ان کے دربار میں حاضری دینے والے اہل فضل و کمال نے بیان فرمائے ہیں جو ان کے فنا فی اللہ اور فنا فی الرسول ﷺ ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ مجھ بے بضاعت کا یہ نصیبہ کہاں کہ ان بلندیوں تک رسائی پاتا اور کسی ایسے واقعہ کا ذکر کرتا۔ مگر "یار کے یاروں سے یاری" کی کشش کہیے یا خود حضرت ضیاء الملۃ علیہ الرحمۃ کی توجہ کہ مجھے بھی ان کی ولایت و کرامت کی یہ ایک دو قیمتی باتیں ان کے کسی محرم راز سے سن کر بیان کرنے کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شرف ملا۔

راوی مذکور نے ہی بیان فرمایا کہ حضرت ضیاء الملۃ علیہ الرحمۃ کے خلف الرشید حضرت علامہ شاہ فضل الرحمٰن المدنی دام اللہ انوارہ' ریاض تشریف لائے اور چند روز میرے گھر پر قیام فرمایا۔ اس دوران مجھے حضرت سے کئی نجی سوالات کا موقع نصیب ہوا اور حضرت کی کرم نوازی کہ انہوں نے بھی مجھے جواب باصواب سے نوازا۔ سید صاحب نے کہا مجھے یہ بات بزرگوں سے ملی تھی کہ ہر صاحب باطن اہل اللہ کی دعا اور محبت کا کچھ خاص طریقہ ہوتا ہے۔ میں نے حضرت سے عرض کیا اور سوال نجی دامت برکاتہم کی خدمت میں ضیاء الملۃ علیہ الرحمۃ کی بابت بھی سوال رکھا کہ حضرت صاحب کا مخصوص انداز دعا کیا تھا۔ اس پر حضرت المدنی قبلہ نے فرمایا۔

حضور والد گرامی اکرم علیہ الرحمہ جب کسی مسئلہ میں خصوصی ادعا کے طلبگار ہوتے تو اپنے ہاتھ سے بار بار اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیرتے اور یہ شعر پڑھتے

مدد کر یا خدا وقت کرم ہے
تجھے روح ورضا کی قسم ہے (حضور)

مجھے نہیں معلوم کہ خانوادہ حضور ضیاء الملۃ علیہ الرحمۃ کی ان باتوں کو سنکر قرطاس پر لا کر میں نے کوئی جرم کیا ہے۔ میں حضوری سیدی و سندی علامہ شاہ فضل الرحمٰن المدنی قبلہ خلف الرشید ضیاء الملۃ علیہ الرحمۃ کے الطاف کریمانہ اور اکرام خسروانہ سے امیدوار ہوں کہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے آپ کے' آپ کے والد گرامی کے اہل عقیدت و محبت کی تشفی کا خیال کر کے میں نے یہ باتیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

لکھ دی ہیں۔ حضور والا مجھ تشنہ کرم کو ضرور معاف فرمادیں گے۔

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

پوسٹ بکس ۹۲

اپنے عظیم اور کریم والد ماجد کے کریم سپوت حضرت علامہ شاہ فضل الرحمٰن المدنی مدظلہ العالی آج بھی مدینہ طیبہ میں برصغیر ہند و پاک اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے لاکھوں اہل عقیدت کی آنکھوں کے تارے ہیں۔ ان پر کیسا خصوصی کرم ہے' آقا و مولا ﷺ کا کہ پورے "مدینہ طیبہ" میں حضور انور ﷺ کے نام پاک "محمد" (ﷺ) کے اعدلو کا پوسٹ بکس نمبر "۹۲" حضرت کے نام ہے۔ اس سے ہم اہل عقیدت و ارادت یہ سمجھتے ہیں کہ آپ مدینہ طیبہ میں حضور ﷺ کے نمائندے' سفیر اور ان کے حضور ہمارا وسیلہ ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا
بول بالے میری سرکاروں کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تاریخ ولادت

چمکا فلک فضل پہ اک تازہ نور
لال دل پانے لگے قلبی سرور
اے عقیدت کیش! تم کو مژدہ ہو
تاریخ میلاد ضیاء ہے "یا غفور"
۱۲۹۷ھ

تاریخ رحلت

قطب [illegible] ملک [illegible] صدی
شیخ [illegible] [illegible] الدنیٰ
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] (۱۳۴۰)
جہاں [illegible] [illegible] [illegible] کر
ہادی [illegible] [illegible] رہبری

مولانا خوشتر القادری قبلہ کے معتقد ملدوں کو فقیر بدر القادری نے اشعار کے خاکے میں لانے کی سعی کی۔

فقط بدر القادری

۲۷ صفر ۱۳۱۸ھ / ۲۷/۶/۹۷ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عظیم روحانی پیشوا

پہلی مرتبہ کمسنی کے عالم میں مجھے اپنے والد ماجد الحاج پیر ظفر حسین ہاشمی سہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں حج و زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ میری عمر تقریباً" اس وقت چار سال ہو گی' میرے نانا جان پیر احمد علی شاہ اور محترمہ نانی صاحبہ بھی ہمراہ تھے' ہمارے خاندان کا یہ مختصر سا قافلہ پہلی بار اس نعمت عظمیٰ سے باریاب ہو رہا تھا' مکہ مکرمہ میں معلم محمد اکبر مرحوم میرٹھ (بھارت) سے ہجرت کر کے دیار حرمین شریفین میں معلمی کے فرائض انجام دے رہے تھے' چنانچہ والد ماجد مرحوم نے انہیں اپنا معلم منتخب کیا' اس وقت ان کا بیٹا عمر اکبر تقریباً" ۱۶' ۱۷ سال کا تھا' اور مستورات کو طواف وغیرہ وہی کراتا'

حج سے فراغت کے بعد جب ہم مدینہ منورہ کے لئے تیار ہوئے تو معلم محمد اکبر سے دریافت کیا کہ مدینہ پاک میں کسی اہم شخصیت کا پتہ دیں جن سے معاونت حاصل کر سکیں! مرحوم نے حضرت مولانا الحاج ضیاء الدین احمد قادری کا پتہ دیا' جب ہم بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں باریاب ہونے کے بعد مولانا کے ایڈریس پر ان کے ہاں پہنچے تو آپ مسجد نبوی شریف میں بعد نماز عصر درس حدیث میں مصروف تھے' والد ماجد علیہ الرحمتہ نے موقع پا کر ملاقات کی تو آپ نے ہمیں اپنے مکان میں قیام کی پیش کش فرمائی' وہ یوں کہ آپ نے فرمایا' مدینہ طیبہ میں مکان کرایہ پر ہے یا کوئی اور انتظام ہے؟ والد ماجد نے کہا' کرایہ پر لیا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے' آپ نے فرمایا شاہ صاحب! آپ رسول کریم ﷺ کے مہمان ہیں اور مہمانوں سے کرایہ نہیں لیا جاتا لہٰذا آپ میرے مکان میں جو باب السلام کے بالکل متصل ہے وہاں فی سبیل اللہ قیام فرمائیں' اور رخصتی کے وقت آپ فی سبیل اللہ نذرانہ وغیرہ دے دیں' تاکہ مدینہ طیبہ کے رہنے والوں کی آپ اعانت کا ثواب حاصل کریں۔ اس طرح طرفین کو ثواب کی نعمت میسر ہو گی' اسی زمانے میں حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہمارے تعلق کا آغاز ہوا' اور پھر قربت کی منزلیں اتنی بڑھیں کہ آج تک .بفضلہ اللہ تعالیٰ گہرے ماحول جاری ہے'

اس کے بعد بھی والد ماجد نے دو بار حج و زیارت کی سعادت پائی اور ہر دفعہ ہی سے مکہ مکرمہ میں معلم عمر اکبر کے ہاں اور مدینہ منورہ میں مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ کے مکان پر فروکش ہوتے رہے

راقم السطور بعمر ۱۰ سال حج و زیارت کے لئے ہمراہ گیا' میرا بھی مستقل ٹھکانہ حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کا مکان ہوا جو باب عمر اور باب المجیدی کے سامنے تھا حضرت مولانا سے یہ میری پہلی ملاقات تھی کیونکہ پہلی مرتبہ تو کمسنی کے باعث کوئی بات بھی نہ کر سکا تھا مگر یہ پہلی ملاقات بڑی مختصر سی تھی کیونکہ صرف چار روز قیام رہا اور میرا وقت زیادہ تر مسجد نبوی شریف میں گزرتا' تاہم رات کو میرا بستر حضرت مولانا اپنے بستر کے ساتھ ہی لگوا دیا کرتے تھے

۱۹۷۰ء میں دوسری بار حج و زیارت کا سفر نصیب ہوا' اس مرتبہ میری اہلیہ بھی رفیقہ سفر حج تھیں۔ بذریعہ بحری جہاز ماہ رمضان المبارک سے پہلے جانا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہوا' عمرہ کی ادائیگی کے بعد مدینہ طیبہ گئے اور ماہ رمضان المبارک کی مقدس ساعتیں وہیں پر شروع ہوئیں۔

اس سال قمرالملت حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ' نبیرہ امیر ملت حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری علیہما الرحمتہ بھی میرے ساتھ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمتہ کے کاشانہ اقدس میں قیام پذیر تھے' تین ماہ تک ہمیں آپ کے ہاں فیوض و برکات کے حصول کا موقع میسر آیا۔

روزانہ بعد نماز عشاء محفل نعت و میلاد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء منعقد ہوتی جو کافی رات تک جاری رہتی' نعت خوانی' اردو' پنجابی' عربی' فارسی اور دیگر زبانوں میں نعتیں پیش کرتے' حضرت جھوم جھوم جاتے' آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امڈ آتا' آپ سچے عاشق رسول ﷺ تھے' نماز پنج گانہ کی ہر آنے والے کو تاکید فرماتے' درود شریف ہمیشہ ورد زبان رہتا' مجھے دلائل الخیرات شریف کی اجازت مرحمت فرمائی اور تاکید کی کہ ناغہ نہ ہونے پائے' الحمد للہ تعالیٰ تاحال بلاناغہ تلاوت کی سعادت نصیب ہے۔

حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمتہ فرمایا کرتے' میں کلاس والا ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوا' ابتدائی تعلیم جامع مسجد کلاس والا سے شروع کی' پھر جامعہ نعمانیہ نزد ٹکسالی دروازہ میں حضرت مولانا غلام قادر بھیروی رحمتہ اللہ سے علوم و فنون اسلامیہ پڑھتا رہا' عربی و فارسی پر عبور حاصل کیا' علوم حدیث کے لئے لاہور سے پیلی بھیت حضرت مولانا وصی احمد صاحب محدث عصر کی خدمت میں زانوئے تلمذ تہ کیا' پھر استاذ گرامی کی معیت میں اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ الرحمتہ کے ہاں بریلی شریف حاضری دی اور ان کے دست حق پرست

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پر بیعت کا شرف پایا' سلسلہ قادریہ برکاتیہ کی خلافت و اجازت کی سند سے نوازے گئے۔

بائیس سال کی عمر میں حضور سید غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے تو عرصہ دس سال تک وہی بسیرا کیا۔ یہاں کے فیوض و برکات کو خوب سمیٹا' پھر عشق مدینہ طیبہ کی بے تابی نے بغداد سے براستہ دمشق (شام) بارگاہ رحمت للعالمین ﷺ میں پہنچا دیا'

حضرت مولانا ضیاالدین احمد مدنی علیہ الرحمتہ کا معمول تھا کہ صبح کی نماز کے بعد جائے نماز پر بیٹھ جاتے' ان کے پوتے جائے کی تھرماس بھر کر پاس رکھ دیتے' آپ ہر آنے والے کا [illegible] کے کلمات سے خیر مقدم کرتے اور اسی جائے سے سارا دن نوازتے رہتے'

اشراق کے بعد حضرت [illegible] حسین شاہ علی پوری علیہ الرحمتہ حاضر ہوتے تو بیٹھک لگ جاتا' اور اس دوران جو بھی کوئی صاحب آتے بیٹھ میں شریک کر لیتے' اسی [illegible] کے دوران [illegible] اور [illegible] نماز ظہر تو محفل نعت و میلاد [illegible] تمام شرکاء محفل خوب سج دھج کر کھانا کھانے [illegible] سے لقمہ اٹھاتے' ہر آنے والے سے ایسے شفقت فرماتے کہ وہ محسوس کرتا حضرت کو مجھ سے ہی زیادہ محبت ہے' عموماً مجھے دوپہر کے وقت آپ کچھ اشعار لکھاتے' بطور تبرک ایک دو ملاحظہ ہوں۔

یا رسول اللہ ﷺ چہ باشد چوں سگ اصحاب کہف
داخل جنت شوم در زمرہ احباب تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

او رود جنت' ومن در جہنم' کے رواست
او سگ اصحاب کہف و من سگ اصحاب تو

○

ز شرع مصطفیٰ دارم نصیب دیں بعون اللہ
بہ دل تصدیق بوبکر و عمر دارم بحمد اللہ
نثار حضرت عثمان نمایم جان خود' للہ
علی را دوست میدارم حسن را با حسین' باللہ
بہ زین العابدین' باقر' بہ جعفر شاہ شیئا للہ

○

من از روز اول در عشق او سرمست و حیرانم
شد از نور محمد شعلہ در مصباح ایمانم
برائے آں غلام اہل بیت و شاہ جیلانم
بموسیٰ و رضا سوگند تقی راہم نقی دانم
غلام عسکرم باجاں عیاں مہدی بسم اللہ

لاہور سے میرے ایک رفیق سفر تھے' ٹیکسی لے کر ان کے ساتھ خیبر شریف کی زیارت کے لئے گئے۔ شام کو قدرے دیر سے آئے تو حضرت نے دریافت کیا' کہاں رہے' عرض کیا' کچھ احباب خیبر شریف جا رہے تھے۔ ان کے ہمراہ مسجد شمس میں نوافل ادا کر کے آئے ہیں۔

آپ فرمانے لگے جانا ہی تھا تو ابوا شریف جاتے جہاں حضور سید عالم ﷺ کی والدہ ماجدہ کا مزار شریف ہے' چنانچہ دوسرے ہی روز ابوا شریف حاضری دی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مزار اقدس پر چادریں چڑھائیں' پھولوں کے ٹوکرے ساتھ تھے۔ مزار شریف پر پھول ڈالے۔ ختم شریف پڑھا' ایصال ثواب کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے اجازت لی اور واپس مدینہ طیبہ آئے۔

آپ ۱۹۱۴ء میں مدینہ منورہ پہنچے تھے' اس وقت ترکوں کی حکومت تھی۔ ہر طرف برکت کے آثار تھے' اسلامی تقریبات بڑے اہتمام سے منعقد ہوتی تھیں' بعد از اذان صلوٰۃ و سلام [illegible] ہر سرکار دو عالم ﷺ کے مزار اقدس پر خلاف [illegible] کل تھیں' حضرت امام کو یاد کر کے حسرت و یاس سے [illegible]

[illegible] کرایا اور صحابہ و اہل بیت کرام اور [illegible] کے [illegible] گئے [illegible] کیے [illegible] لیے [illegible] گھر کے دروازے [illegible] رہی' ایک روز [illegible] بشارت دی اور کہا خیلہ الدین تم نے گھبرا' حضور [illegible] مسجد نبوی ﷺ میں آ جاؤ اور درود و سلام پڑھ سکتے ہی وہ [illegible] گئی۔

آپ نے حسب ارشاد وضو فرمایا اور مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو کر دربار رسالت مآب میں سلام پیش کیا' اور پھر روزانہ حاضری دے کے سلام عرض کرتے مگر آپ کی طرف کو [illegible]

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نکلنا قطعاً" گوارا نہ تھا' اس لئے سوائے حج کے کبھی آپ باہر نہیں گئے مبادا کہ مدینہ طیبہ کے وصال سے محروم نہ رہ جاؤں' چنانچہ آپ کی خواہش کے مطابق مدینہ طیبہ جنت البقیع میں ہی ہمیشہ و ہمیشہ رہنا مقدر ٹھہرا۔

۱۹۷۲ء کے بعد ۱۹۷۳' ۱۹۹۴ء میں بھی حج و زیارت سے شاد کام ہوتا رہا اور مسلسل حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمتہ کی خدمت میں حاضری رہی' علاوہ ازیں ہر ماہ رمضان المبارک میں عمرہ شریف کی سعادت سے بہرہ مند ہوتا رہا اور آپ کی صحبت سے خوب فیض یاب ہوا۔

۱۹۸۰ء کو ماہ رمضان المبارک میں حاضری ہوئی۔ آپ بہت کمزور ہو چکے تھے' میری آواز سے آپ نے پہچان لیا' تمام اہل و عیال کی خیریت دریافت فرمائی' حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی مدظلہ پاس ہی تشریف رکھتے تھے' میں نے اپنے لئے دعا طلب کی تو فرمانے لگے' دلائل الخیرات شریف تو پڑھتے ہو اس کے ساتھ حزب الاعظم کا وظیفہ بھی جاری کر لو! یہ میری آپ سے آخری ملاقات تھی۔ ۱۹۸۱ء کو آپ ۱۰۴ سال کی عمر شریف میں بروز جمعتہ المبارک دار فانی سے کوچ کر کے آپ کی روح' خالق حقیقی کے حضور پیش ہو گئی' (انا للہ و انا الیہ راجعون)

حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی علیہ الرحمتہ نے فون پر اطلاع دی کہ حضرت داغ مفارقت دے گئے ہیں' یہاں آپ کی روح پرفتوح کے ثواب کے لئے جامع مسجد ظفریہ مردکے میں تقریب چہلم کا بڑے عمدہ طریقہ سے اہتمام کیا گیا' حضرت پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب علی پوری علیہ الرحمتہ کی صدارت تھی' مولانا شاہ احمد نورانی [illegible] محفل تھے' ہزاروں کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اجتماع ہوا' جہاں تک ممکن تھا لنگر تقسیم کیا گیا' بہرحال آپ بہت بڑے روحانی پیشوا تھے' حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی مدظلہ نے اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کے معمول میلاد مصطفیٰ ﷺ کو باقاعدہ جاری رکھا ہوا ہے' ہاں وہ مبارک جگہ جہاں حضرت نے تمام عمر محفل میلاد قائم کئے رکھی اب مسجد نبوی شریف کا حصہ بن چکی ہے' دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے مدارج میں ترقی فرمائے اور ہمیں اپنی رحمتوں سے نوازے (آمین)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میری درخواست نے شرفِ باریابی پالیا

اللہ تعالیٰ کا بے حد و عد شکر کہ جس نے اپنے محبوب کریم علیہ التحیہ والتسلیم کے وسیلہ جلیلہ سے فقیر کو ۱۹۷۲ء میں پہلی مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری کا شرف بخشا' یہ میری زندگی کا سب سے پہلا مبارک سفر تھا جو بحری جہاز سے طے ہوا' میری اہلیہ بھی رفیقہ سفر حج تھی'

عشق و محبت سے دل کچھ اس طرح لبریز تھا کہ اس کی کیفیت الفاظ میں بیان نہیں کی جا سکتی' بار بار یہ تصور ابھرتا! حج کعبہ' اور پھر رحمتہ للعالمین ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کیا واقعی ہم اس سعادت سے نوازے جا رہے ہیں؟

ہاں ہاں! ہم بعافیت سمندر کی لہروں سے ساحل جدہ پر اترے اور خدا کا شکر ادا کیا کہ ہم سرزمین مقدس کے ذروں کو چوم رہے ہیں' جدہ مقدسہ سے مکہ مکرمہ والہانہ انداز میں پہنچے' خدا کا گھر دیکھا' طواف کعبہ سے شاد کام ہوئے' مقام ابراہیم پر سجدہ ریز ہونے کا شرف پایا' صفا و مروہ پر عالم وجد میں سعی نصیب ہوئی اور پھر اعزا و رفقاء کی ہمراہی میں حج کے فرائض عظمیٰ سے فارغ ہوئے' ہمارے لئے ابھی چالیس دن حجاز مقدس میں قیام کے لئے محفوظ تھے'

جس مہربان کی وساطت سے حج کعبہ کی نعمت سے سرفراز ہوئے اسی کے ذریعہ حضور پرنور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری میسر ہوئی' اور یہ چالیس دن مدینہ منورہ کے لئے خاص ہوئے'

مدینہ منورہ میں حضور سید عالم ﷺ کے علاوہ ہماری کسی سے کوئی شناسائی نہیں تھی' ہاں آپ ﷺ کی کرم نوازی سے میرے قدیم رفیق و محسن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جناب محمد عارف قادری لاہوری مدینہ طیبہ میں مقیم تھے' انہیں تلاش کیا۔

ایک دن میں نے اپنے دوست سے قادری سلسلہ میں بیعت کی سعادت حاصل کرنے کا ذکر کیا اور کہا کہ کوئی ایسی ہستی میسر آئے جو مسلک رضا کی پابند ہو' وہ کہنے لگے "یہ کون سی بڑی بات ہے۔ آپ ریاض الجنہ میں جالیوں کے قریب بیٹھتے ہیں' وہیں سے اس سلسلہ میں ایک درخواست حضور پرنور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا کریں"۔

چنانچہ میں نے بعد سلام حضور ﷺ کی خدمت میں تحریری درخواست جالی مبارک سے روضہ مقدسہ کے اندر ڈال دی' اس وقت قریب بیٹھنے کی ممانعت نہیں تھی۔

جب میں درخواست گزار کر چلا تو مجھے بڑی کامرانی محسوس ہوئی اور دل پکار رہا تھا کہ کام بن گیا۔ خوشی خوشی سلام عرض کر کے باقی اہل محفل میں آ کر بیٹھ گیا کہ محترم جناب محمد عارف ضیائی صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ موصوف کے ساتھ ایک بزرگ تشریف فرما تھے۔ ان سے تعارف ہوا تو معلوم ہوا کہ ان بزرگ ہستی کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا "یہ ہیں حاجی مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رئیس اعظم (ملایشیا) جو ہر سال یہاں کی حاضری میسر ہے۔

محترم جناب محمد عارف ضیائی صاحب کہنے لگے ہم قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی خلیفہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کے ہاں محفل میلاد النبی ﷺ کے فیوض و برکات حاصل کرنے جا رہے ہیں' بس یہ سنتے ہی دل نے کہا "تمہاری درخواست نے باریابی کا شرف پالیا"۔ وہیں پر میں نے بیعت کی سعادت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حاصل کرنے کا اظہار کر دیا' جناب قادری صاحب نے کھجوریں خریدیں اور پھر قادری صاحب نے ہم دونوں (میاں بیوی) کو حضرت مجاہد ملت کی وساطت سے قطب مدینہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اس طرح ہمیں پہلے حج اور مدینہ طیبہ میں پہلی حاضری سے ہی روحانی زندگی کے لئے مرشد کامل نصیب ہوا'

دل کی مرادیں بر آئی اور یوں سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کی نسبت سے شاد کام ہوا' یومیہ محفل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد حضرت قطب مدینہ کا معمول تھا' تیس محافل میں ہمیں بھی شمولیت کی نعمت نصیب ہوئی' دس محرم الحرام کا سالانہ ختم بھی آپ ہی کے آستانہ پر حاصل ہوا جو میری زندگی کی عظیم یادگار ہے۔ آخر کار ہماری واپسی کی تاریخ آ پہنچی' حضور ﷺ سے ظاہری رخصت کی اجازت طلب کی گئی۔ بعد ہٗ آپ کی خصوصی اور مقبول دعاؤں کے طفیل بار بار حج و عمرہ اور زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل ہو رہی ہے' اور کرم ہی کرم ہے۔

ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے
ان کے کرم کی بات نہ پوچھو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شمع رسالت کے پروانوں کا مرکز

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

"وہ بوڑھا مومن بہت ہی خوش نصیب ہے جس نے

طویل عمر پائی اور عمل نیک کیے"۔

تو اس ہستی کے کیا کہنے جس نے عمر پائی اور عمل بھی۔ ساری زندگی باعمل اور عشق رسول کریم ﷺ میں گزری۔ بھی مرد اس سے قطب الاقطاب حضرت خواجہ محمد امین صاحب کی ذات گرامی اور ملک مرقد ہیں' جن کے عشق رسول کریم ﷺ کا چرچا تمام عمر رہا اور جن کا دل و جان سے کعبہ حقیقی کے سامنے اپنی بقیہ تمام عمر گزار دینے اور مرنے کا ارمان تھا اور اس کی تمنا لیے ہوئے اس نسبت سے نہ رہ سکے اور آپ کی روح مبارک ہوئی اور آپ کا جسد مبارک مدینہ منورہ میں البقیع میں نبی کریم ﷺ کے پاس دفن ہوئے اور آپ کو جنت البقیع میں ملک قبر کے لیے جگہ بھی حضرت خواجہ اور رضی اللہ عنہ کے قدموں میں دو تین میٹر کے فاصلے پر ملی۔

آپ کا جنازہ بڑی دھوم دھام سے اٹھا۔ تمام راستے میں ذکر الٰہی بلند آواز سے ہوتا رہا۔ آپ کے جنازہ میں اہل مدینہ کے علاوہ مکہ معظمہ' ترکی' شامی' عراقی' پاکستانی' ہندوستانی' ملایا' جاوا' سماٹرا' مصر اور بخارا سب نے شرکت کی اور دعائے مغفرت میں شامل ہوئے۔

آپ کے ہاں ہر روز محفل نعت کا انعقاد ہوتا۔ محافل میلاد النبی ﷺ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

باقاعدگی سے ہوتیں۔ ذہنی مجالس بھی ہوتیں جن میں علماء کرام شریک ہوتے اور روحانی مجالس بھی ہوتیں جن میں مشائخ عظام شرکت فرماتے۔ دنیا بھر کے علماء و مشائخ خصوصاً" پاک و ہند کے اکابر و اصاغر آپ کی بارگاہ عالیہ حاضری کو باعث صد افتخار سمجھتے۔

جیسا کہ انوار قطب مدینہ ص ۴۷۵ کے ۲۳ ستمبر ۱۹۷۶ء کے خط سے ظاہر ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ کا بے پایاں کرم و احسان ہے کہ عین القریٰ مدینہ منورہ میں عاجز کا فقیر خانہ شمع محمدی ﷺ کے پروانوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ چار دانگ عالم سے اور خصوصاً" ہندوستان اور پاکستان کے مشائخ و علماء اہل سنت جب کبھی مدینہ منورہ حاضر دربار سید المرسلین ﷺ ہوئے' فقیر کے ہاں محافل نعت میں ضرور تشریف لاتے۔ میرے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مجدد ماۃ حاضرو رحمتہ اللہ علیہ کی اس عاجز پر غائت درجہ عنایت و توجہ روحی ہے کہ آج تک ذکر سید المرسلین شہنشاہ کون و مکاں سردار انبیا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مجتبیٰ ﷺ برابر فقیر خانے پر جاری ہے۔ اولیاء اللہ جو ان کے چمن کے پھول ہیں۔ ان پھولوں کی بہار ریاض جنت مدینہ منورہ میں دیکھنے کے قابل ہے۔ اور الحمد اللہ فقیر کو ان کی خدمت کا بہت اچھا موقع ملتا ہے۔

مدینے کی سی شادابی نہیں گلزار رضواں میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہزاروں جنتیں آ کر بجی ہیں کوئے جاناں میں

جو بزرگان دین یہاں آئے ان میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ نقشبندی محدث علی پوری علیہ الرحمۃ خاص طور پر قابل ذکر ہیں کہ وہ ۲۲ حج متواتر فقیر خانے پر جلوہ فرماتے رہے۔ آگے فرماتے ہیں کہ

"حسب دستور سابق امسال بھی فقیر کے زیر اہتمام محبوب رحمانی نے ایک عظیم الشان جشن عید میلاد النبی ﷺ منعقد کروایا' جس کی نظیر کم ملتی ہے' راقم الحروف کو بھی سن [illegible] اور [illegible] میں جب حاضری دربار رسول اللہ ﷺ کا موقع [illegible] حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب مہاجر مدنی کی [illegible] سن پچپن میں مورث اعظم حضرت مولانا محمد [illegible] ذی الحجہ کی [illegible] ہوئیں کہ تو کے لیے [illegible] بھی [illegible] تھے [illegible] مورث اعظم [illegible] صاحب کو ضرور ملاتو [illegible] صاحب نے فرمایا کہ ان کو [illegible] صاحب کے گھر [illegible] اور آپ کو اسم باسمی پلایا۔ آپ نے بکری کے دودھ سے پلائے ہوا کر نوازا۔ دوسری بار سن ۱۳۷۲ھ میں بیس جون بروز بدھ حاضر ہو کر شرف قدم بوسی حاصل کیا۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک پچاسی برس ہو چکی تھی اس کے باوجود صحت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اچھی تھی۔ حسب معمول بکری کے دودھ کی چائے سے نوازا اور بہت سے پند و نصائح اور علمی و روحانی گفتگو سے محظوظ کیا۔ اور آپ نے حضرت سید پیر مہر علی شاہ قدس سرہ گولڑہ شریف کی بہت تعریف فرمائی اور فرمایا کہ میں اکثر آپ کے درس تصوف میں حاضر ہوتا رہا ہوں۔ آپ کامل صوفی اور عالم باعمل تھے۔ ایسے انسان دنیا میں بہت کم ملتے ہیں۔ آپ نے پیر و مرشد حضور قبلہ سید غلام محی الدین المعروف بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی بہت تعریف فرمائی اور فرمایا وہ جبھی مدینہ منورہ آتے تین چار بار مجھے ملنے آتے۔ دوران گفتگو فرمایا کہ فرمان مصطفیٰ ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ داڑھی رکھنا سنت رسول ﷺ ہی نہیں بلکہ درجہ واجب رکھتی ہے کیونکہ ایک دفعہ وفد یہود آپ کی خدمت اقدس میں سفارت کے کاغذات لے کر حاضر خدمت ہوا۔ ان کی لیس بڑھی ہوئی تھیں اور داڑھی چھوٹی۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف سے دو دفعہ منہ پھیر لیا۔ تیسری دفعہ فرمایا۔ تم لوگوں نے یہ شکل کیسی بنا رکھی ہے۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ یہ ہمارے رب یعنی بادشاہ کا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیر کر فرمایا مجھے تو میرے رب نے ایسی داڑھی رکھنے کو کہا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ داڑھی رکھنا اللہ عزوجل کا حکم ہے۔

آپ نے کنز الایمان تفسیر صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف فرمائی۔ میں نے عرض کیا حضور بندہ ناچیز بھی اسی سے تلاوت کرتا ہے اور وہ اب بھی میرے پاس موجود ہے۔ اگر حکم ہو تو حاضر خدمت کر دوں۔ فرمایا ضرور اور ملتے رہنے کو کہا۔ اگلے روز حرم نبوی میں جناب نورانی صاحب سے ملاقات ہو گئی جو کئی سال سے حج و زیارت کے لئے آتے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اس سے اگلے روز بائیس جون بروز جمعہ صبح سویرے جنت البقیع کی زیارت کے بعد حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب کی خدمت عالیہ میں پھر حاضر ہوا اور کنز الایمان کا نسخہ پیش کیا جسے وصول کر کے بہت خوش ہوئے۔ آپ نے چائے سے نوازا اور فرمایا کہ یہاں بہت سے مستحق لوگ صدقات و خیرات سے محروم رہ جاتے ہیں اور غیر مستحق غنی ہو رہے ہیں جن کا پیشہ ہی مانگنا ہے۔ چنانچہ بندہ نے وہ بیس ریال جو صدقہ کے لئے رکھے ہوئے تھے آپ کی خدمت میں پیش کئے اور عرض کیا کہ یہ کس مستحق کو آپ اپنے دست مبارک سے دے دیں جو قبول کر لیا گیا۔

اس سے اگلے روز [illegible] بروز ہفتہ صبح سویرے پھر حاضر ہوا۔ وہاں حضرت خواجہ [illegible] سے [illegible] کی ملاقات ہوئی جو پاکستان سے [illegible] پر ہر سال [illegible] سے ہو کر آیا کرتے ہیں۔ [illegible] نے ہر دو حضرات سے [illegible] کا [illegible] سے عرض کیا کہ [illegible] کو دعاؤں میں یاد رکھنا [illegible] کرتے رہیں۔ [illegible] بندہ کی اس سال کی [illegible] ہوئی۔ واپسی پر [illegible] کی خدمت کتاب "[illegible]" پیش کی گئی [illegible] فرمایا کہ [illegible] ترمذی مرحوم" پیش کی۔ چند منٹ [illegible] فرما کر [illegible] اور اپنے پاس رکھ لی۔

۱۹۷۴ء کو جب مدینہ منورہ حاضری کا موقع ملا تو ۷ اپریل بروز منگل کو حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب قدس سرہ کی دست بوسی کا موقع ملا۔ آپ کی خدمت میں پانچ ریال پیش کئے۔ حسب دستور چائے سے نوازا گیا۔ اس وقت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

وہاں حضرت نورانی صاحب بھی موجود تھے اور حافظ محمد شفیع اوکاڑوی۔ بندہ جب عارف والا میں اعظم کاٹن فیکٹری میں ملازم تھا تو حافظ صاحب کے پیچھے جمعہ پڑھا کرتا تھا۔ حافظ صاحب لوکاڑہ سے آتے اور جمعہ یہاں پڑھاتے اور وہاں منٹگمری سے مولوی لطف اللہ دیوبندی بھی لکڑ منڈی میں جمعہ پڑھایا کرتا۔ حافظ صاحب نے اسے مناظرے کی دعوت دی مگر وہ مقابل نہ آسکا۔ چنانچہ وہاں سے وہابیت کا جنازہ نکل گیا۔ چونکہ مولوی لطف اللہ اپنے آپ کو سنی ظاہر کرتا تھا مگر تھا بد عقیدہ۔ جس کی اسے یہ سزا ملی کہ مناظرہ کے چند دن بعد لاری میں سفر کر رہا تھا کہ لاری میں آگ لگ گئی اور تمام مسافر اور مولوی صاحب سب جل کر ہلاک ہو گئے۔

جب یہ واقعہ حافظ صاحب نے اپنی زبانی خواجہ صاحب کو سنایا تو بہت خوش ہوئے۔ بعد میں تمام احباب سے دعا کرائی اور حاجی محمد محبوب الٰہی کے لئے بھی دعا کرائی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اولاد نرینہ سے بھی نوازے کیونکہ ابھی تک سوائے لڑکیوں کے اولاد نرینہ نہیں ہوئی۔

۲۱ اپریل ۱۹۷۴ء بروز جمعرات: بندہ ناچیز کی خواجہ صاحب سے آخری ملاقات تھی۔ اس روز حسب معمول صبح پانچ بجے اٹھ کر غسل کیا اور نوافل مسجد نبوی (ﷺ) میں پڑھے اور فجر کی نماز اور بعدہ سلام حسب معمول اپنے مرشد حضرت سید پیر غلام محی الدین المعروف بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پڑھا۔ بعدہ جنت البقیع حاضری دی اور مسجد نبوی (ﷺ) میں نماز اشراق کے بعد پھر ہدیہ سلام بارگاہ نبوی (ﷺ) پیش کیا اور حضرت خواجہ ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کے در اقدس پر حاضر ہوئے۔ ان کے ہاں چائے کے ساتھ نوازا گیا۔ آپ نے سب کو ٹیپ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ریکارڈ پر مولود شریف اور سلام سنایا اور بہت سے قصائد بھی۔ اور آپ کی بہت دعاؤں سے دل کی ڈھارس بندھی اور الوداعی رخصت چاہی۔ اللہ تعالیٰ ان حاضریوں کو شرف قبولیت بخشے اور روز قیامت بھی یہ حاضریاں رنگ لائیں۔

آمین بجاہ النبی الامی الامین و آلہ و صحبہ

https://ataunnabi.blogspot.in

میناۂ نور

ضیاء الملت والدین حضرت ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ کم از کم پون صدی کے طویل عرصہ تک حرمین شریفین میں دنیا بھر سے آنے والے حجاج کرام اور زائرین عظام کے لیے مرکزِ رشد و ہدایت اور مینار نور بن کر ایمان و عرفان کی ضیا پاشیاں اور علم و فراست کی جگمگاہٹ بکھیر رہے ہیں اُن کا آستانہ عالیہ عشقِ رسالت مآب اور محبت خلفاء راشدین، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، شہداء، صالحین اور نسبتِ اولیائے امت کا پاور ہاؤس تھا جو محفل میں شریک ہونے والوں کے قلوب میں حرارت ایمانی اور معرفت رحمانی کے گوہرہائے گراں مایہ تقسیم کرتا رہا۔ نماز عشاء کے بعد محفل نعت آراستہ ہوتی اور صلوٰۃ و سلام پر اختتام پذیر ہوتی تھی، محفل میں شریک شمع رسالت کے پروانے اکٹھے مل کر ماحضر تناول فرماتے، مخصوص قہوہ کا مشروب نوش جان کرتے اور بیدار و ذاکر قلوب میں روحانی نعمتیں و عظمتیں جمع کر کے اپنی قیام گاہوں کی طرف لوٹتے۔ مدتوں باب مجیدی کے باہر المدینۃ المنورہ میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت کے خلیفۂ اعظم کے فیوض و برکات کی برسات جاری رہی، آج وہ جنت البقیع میں آرام فرما ہیں۔ اور اُن کے خلف الصدق سجادہ نشین حضرت مولانا فضل الرحمٰن قادری اپنے والد ماجد کے نقشِ قدم پر اس روحانی مرکز کے امین ہیں۔ اطراف و اکناف عالم سے ہزارہا متعلقین و متوسلین نورِ معرفت کے چشمۂ صافی سے سیراب ہو رہے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت ضیاء الدین احمد نے دورِ عثمانی میں سلاطین آلِ عثمان کی جانب سے حرمین شریفین کی خدمت، عزت، عظمت اور توقیر و تعظیم کے ناقابلِ فراموش کارنامے دیکھے ہیں۔ پہلی جنگِ عظیم میں جب دشمنانِ اسلام کفر و نابکار کے ہاتھوں مدینۃ النبی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر حملہ کے خطرات سامنے آئے تو دولت عثمانیہ نے حرم نبوی کی ساری آبادی کو اپنے پایۂ تخت میں منتقل کر لیا اور قیام و طعام کے تمام اخراجات حکومت نے خود برداشت کئے۔ حضرت مولانا مرحوم و مغفور کو خصوصی طور پر عثمانی دارالخلافہ میں بلایا گیا اور دورانِ جنگ جہاں ساری آبادی (منسوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) وہاں مقیم رہی حضرت ضیاء الدین احمدی باب علی میں پہلے کی طرح شاہی مہمان قیام پذیر رہے۔ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ حضرت سید عبد الحلیم صاحب صدیقی میرٹھی رح بھی عثمانی دارالخلافہ میں ان کے ساتھ مقیم رہے۔

تہذیبوں کا پُر آشوب دور بھی آپ نے دیکھا۔ اگرچہ متعصب، تنگ نظر اور خونخوار اور وہابی مولویوں نے آپ کو اپنے مقاصد کا نشانہ بنایا اور حکومت کو ان کے خلاف بھڑکایا مگر آپ وقار و استقامت کا پہاڑ ثابت ہوئے اور مخالفین کی خوفناک سازشوں اور ہلاکت انگیز پُر فریب کارستانیوں کے باوجود اپنے موقف پر تا دم واپسیں قائم و دائم رہے۔ بقول یکے ؎

زدی بسرِ پیکرانہ پر مستانہ می رود
در خود یگانہ از ہمہ بیگانہ می رود

اپنے موقف پر جمے رہے۔ ہر شام محافل میلاد منعقد ہوتیں۔ نعت خوانی ہوتی اور صلوٰۃ و سلام کے روح پرور نظارے سامنے آتے۔ مخالفین نے حکومت کو بتایا کہ مولانا وہابی علماء کی امامت میں نماز ادا نہیں کرتے ان کو گمراہ سمجھتے ہیں اس لیے ان کو سرکاری، اماموں کی اقتداء پر مجبور کیا جائے۔ مگر باب جبریل کے اس خدام کی ہمت تھی اور عاشقِ رسول درویش کی ہیبت اتنی تھی کہ کسی شخص کو ان سے اس مطالبہ کی جرأت تک نہ ہو سکی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آپ مستجاب الدعوات تھے۔ ۱۹۶۹ء میں جب ہم برمنگھم (یوکے) میں نظامِ مصطفےٰ کانفرنس کے بعد بذریعہ ایئر فرانس، پیرس سے قاہرہ اور پھر جدہ عمرہ کے لیے روانہ ہوئے تو رات قاہرہ میں گزارنی پڑی۔ دوسرے روز جب جدہ پہنچے اور اپنا سامان چیک کیا تو میرا سوٹ کیس نہ مل سکا۔ میں نے اسی وقت قاہرہ پورٹ پر تار دیا اور دفتر میں مفصل رپورٹ درج کرائی۔ کم وبیش اس میں پارچات کے علاوہ دیگر سامان ۱۵۰ ہزار روپے کی مالیت کا تھا۔ اس میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لیے لندن سے خالص روغن بادام (تقریباً ۵ سیر کا ڈبہ) بطور سوغات لا رہا تھا۔ اس کے گم ہو جانے کا زیادہ افسوس ہوا۔ بہرحال ہم جدہ سے مدینہ منورہ حاضر ہو گئے۔ وہاں استانۂ ضیاء الملت والدین پر پہنچے۔ میں نے اپنے سوٹ کیس کے گم ہو جانے اور خاص طور پر ان کے لیے روغن بادام کا ڈبہ رہ جانے کا تذکرہ کیا، اور متاسف ہوا۔ آپ نے میری ساری روئداد سُنی اور مسکرا کر فرمایا کہ غم نہ کرو۔ سامان واپس جاتے ہی آپ کو مل جائے گا۔

ایک ولی کامل کی خصوصی توجہ اور دُعا کا یہ اثر ہوا کہ جب ہم جدہ شریف واپس پہنچے تو ایئر فرانس کا ایک اہلکار میرا پتہ پوچھتا پھر رہا تھا۔ میں سیدھا ان کے دفتر چلا گیا۔ دیکھا تو اپنا سوٹ کیس موجود پایا۔ کھول کر سامان چیک کیا تو کوئی چیز کم نہ تھی۔

اُسی وقت پتہ چلا کہ حضرت مولانا غلام علی صاحب اوکاڑوی جدہ سے مدینہ شریف جا رہے ہیں، میں نے روغن بادام کا ڈبہ نکال کر اُن کے سپرد کیا اور درخواست کی کہ حضرت مولانا کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔

بلاشبہ مدینۃ المنورہ ہر مسلمان کے دِل کا سکون اور قرار ہے۔ اور وہاں تمام غم بھول جاتے ہیں۔ مگر اس مرکزِ عشق میں دوسری وجہ کشش حضرت مولانا کی ذات بابرکات تھی، جو جناب رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب کے لیے وسیلہ تھی۔

آج جب ان کو نہیں پاتے تو ایک ہوک سی دِل میں اٹھتی ہے۔ اُن کی نوازشات یاد آتی ہیں۔ اور اہلِ اسلام کے لیے ان کی مرکزیت کے ساتھ ساتھ محافل میلاد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

صلوٰۃ وسلام کی یادیں بھی تازہ ہو جاتی ہیں۔ اور ہم حضرت کے خلیفہ اعظم خلف الصدق
مولانا فضل الرحمٰن صاحب قادری سجادہ نشین آستانہ عالیہ ضیاء الملت والدین کی ذات میں
قلبی آسودگی تلاش کرتے ہیں۔

عصر حاضر میں حضرت مولانا ضیاء الملت والدین کا وجود اہل اسلام کے لیے منبع
برکت اور معدن فیض تھا۔ سلف الصالحین کی پاکیزہ یاد اور اعلیٰحضرت عظیم البرکت کی تعلیمات
کے بحر ز خار تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے روحانی فیض کو ان کے جانشین کی معرفت
جاری وساری رکھے اور انہیں جنت الفردوس میں مقام بلند عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دِل کا سُرور

سالہا در کعبہ و بُت خانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں

اس خاکدانِ عالم میں تخلیقِ آدم سے تا ایں دم بے شمار انسان آئے اور پیوندِ خاک ہو گئے اور آج اس صفحۂ ہستی پر نہ ان کا نام و نشان باقی ہے اور نہ کوئی نام لیوا، لیکن اس کے برعکس کچھ نفوسِ قدسیہ ایسے بھی ہیں کہ جن کے ذکر اور کارہائے نمایاں کو نہ تو گردشِ لیل و نہار مٹا سکی اور نہ حربۂ اغیار۔ یہی وہ مقبولانِ بارگاہِ الٰہی اور گمشتۂ عشق و محبتِ رسالت پناہی ہیں جن کے لیے حدیث صحیح میں آیا ہے (ثم یوضع لہ القبول فی الارض) یعنی یہی وہ مردانِ حق آگاہ اور توحید و رسالت کے پروانے ہیں جنہوں نے اپنے تن من دھن سب کچھ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان کر دیا۔ اسی کی برکت سے مولائے کریم نے نہ صرف آسمانوں بلکہ روئے زمین پر بھی ان کی یاد کو جاری و ساری کر دیا ہے، نیز یہ کہ جن کے علم و فضل، زہد و تقوےٰ، امانت و دیانت اور ایثار و قربانی کا ڈنکا آج بھی چار دانگ عالم میں بج رہا ہے اور قیامت تک بجتا رہے گا۔ جن کی ولایت، کرامت اور استقامت کا اقرار و اعتراف بلا امتیاز مذہب و ملت سبھی کر رہے ہیں۔ خاص کر سلاسل اربعہ کے سرخیل جیسے سیدنا غوث اعظم جیلانی، سیدنا سلطان الہند خواجہ غریب نواز اجمیری سیدنا شہاب الدین سہروردی اور سیدنا بہاء الدین نقشبند رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین انہی نفوسِ قدسیہ اور مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کے سچے نام لیوا، عاشقِ صادق اور اپنے اکابر کی امانتوں کے امین اور مسلک اہلسنت کے پاسبانوں میں محدث اعظم و مجدد اعظم یعنی حضرت علامہ وصی احمد صاحب محدث سورتی علیہ الرحمہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اور فاضلِ بریلوی علیہ الرحمۃ کے شاگرد رشید و مرید سعید سیدی احمدی، قطب مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً میں حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ کا بھی شمار ہوتا ہے۔

موصوف فاضلِ بریلوی اور صدقِ سورتی کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہیں۔ آپ نے کم و بیش دس سال فقہ و شریعت اور حدیث سال سے زائد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے شہر میں قیام کا شرف حاصل کیا اور مولانا حسن رضا خاں صاحب نے کیا خوب کہا ہے ؎

کہاں یہ مرتبہ اے کبریا تھا بندے کے
یہاں کے کھائے ہوئے ہیں وہاں کے زندے کے

[illegible]

https://ataunnabi.blogspot.in

سفر کو حاصل زندگی سمجھتا ہے کیونکہ اس سفر میں کئی شرف حاصل ہوئے۔

پہلا شرف تو یہ کہ یہ سفر مجھے اپنے استاذ محترم تاج العلماء مفتی محمد عمر صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ کی معیت میں حاصل ہوا۔ ۲۔ دوسرا شرف یہ کہ اسی سفر میں احقر کو قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد صاحب سے شرف بیعت حاصل ہوا۔ (۳) تیسرا شرف یہ کہ ۱۹۶۳ء کا حج جمعہ کے دن واقع ہوا۔ (۴) چوتھا یہ کہ اس سال پاکستان سے علماء و مشائخ اہلسنت کی ایک بڑی جماعت حرمین شریفین کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی تھی جس میں تاج العلماء مفتی محمد عمر صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ، مجاہد ملت فاتح سرحد حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی علیہ الرحمۃ، خطیب اعظم حضرت مولانا عارف اللہ صاحب قادری علیہ الرحمۃ، مبلغ اسلام حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صاحب صدیقی قادری، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب قادری خطیب مسجد ذیرعاں، حضرت علامہ استاذ العلماء مولانا علامہ محمد صاحب بندیالوی، حضرت مولانا مفتی غلام قادر صاحب کشمیری، شہزادۂ غوث اعظم حضرت پیر طاہر علاء الدین صاحب گیلانی اور حضرت قبلہ پیر غلام محی الدین صاحب (بابو جی) گولڑہ شریف والے، اس کے علاوہ بھی کافی علماء کرام و مشائخ عظام اس موقع پر تھے۔

احقر نے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کی روحانی و ایمانی فضا میں جو قطب مدینہ کا والہانہ انداز دیکھا ہے۔ اس کو بلا مبالغہ قلم و زبان تحریر و بیاں کرنے سے قاصر ہے۔ بقول حضرت بہزاد لکھنوی مرحوم کے ؎

یارب سوئے مدینہ دیوانہ بن کر جاؤں
اس شمع دو جہاں کا پروانہ بن کر جاؤں

حضرت قطب مدینہ کے اسی علم و فضل، زہد و تقوے، ذکر و فکر، اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت و عقیدت کی وجہ سے دنیا کے گوشے گوشے میں حضرت کے مریدین و معتقدین کی ایک کثیر تعداد موجود ہے۔ صحیح تعداد تو حضرت کے جانشین سیدی و مولائی حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ ہی کو معلوم ہوگی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

لیکن اختر کا اندازہ ہے کہ وہ ایک لاکھ سے متجاوز ہے۔ حضرت مدنی کی خدمت میں حاضر باش حضرات کو معلوم ہے اور میرے مخدوم محترم حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ صاحب چشتی قادری ضیائی مدظلہ العالی اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ حضرت مدنی فاضل بریلوی، محدث سورتی اور دیگر علماء اہل سنت کا ذکر خیر کس والہانہ انداز میں فرماتے تھے۔ نیز یہ کہ نجدی حکومت سے پہلے حکومت حجاز جو کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے ادب و احترام کے سلسلے میں مشہور و معروف تھی اور مقامات مقدسہ اور مقابر متبرکہ کا احترام رکھتی تھی حضرت موصوف سلطنت عثمانیہ کا ذکر بھی اچھے الفاظ میں فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اس عظیم خادم اہل سنت کے جملہ مقام و مدارج میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

اختر رضا عفی عنہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نعمتِ عظمیٰ

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے مجھے ۱۹۵۶ء میں حرمین شریفین کے حج و زیارات سے مشرف فرمایا۔ کراچی سے جدہ تک سمندری جہاز کے ذریعے سفر کیا اور ایک ہفتہ بھر حضرت سید حمید حسین شاہ علی پوری۔ شاہ احمد نورانی پیر آغا صاحبزادہ عبداللہ جان قندھاری اور سیٹھ عبدالشکور میمن صاحبان جیسے خوش عقیدہ اور متدین بزرگوں کی رفاقت نصیب ہوئی۔ سیٹھ صاحب نے بتلایا کہ حضرت قبلہ شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی پہلے حج و زیارت کے لیے پہنچ چکے ہیں نیز مدینہ منورہ میں حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری کی بڑی تعریف کی اور مجھے ان سے ملاقات کرنے کی تاکید کی۔ مکہ مکرمہ پہنچنے پر دوسرے دن ہی حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے خصوصی رفقاء مولانا معین الدین و مولانا محمد ابراہیم خوشتر صاحبان سے ملاقات ہوگئی۔ اور اس طرح ان کی معیت میں ارکان حج ادا کرنے اور ان کی نورانی محافل و مجالس سے فیضاب ہونے کا موقعہ ملا۔ اس دوران حضرت شیخ الحدیث رحمۃ مدینہ منورہ میں حضرت شیخ العرب والعجم مولانا ضیاء الدین احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کی ترغیب دی اور مولانا معین الدین صاحب کو فرمایا کہ مجھے ان کا پتہ لکھ دیں لہٰذا انہوں نے پتہ لکھ دیا۔ دریں اثنا حضرت مولانا برہان الحق جبلپوری علیہ الرحمۃ اور ان کی جماعت سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ان کے جھنڈے پر اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کا شعر مرقوم تھا ؎

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

یہ جھنڈا ان کے قلوب کی وارفتگی کی ترجمانی کر رہا تھا اور اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ سے اظہار نسبت بھی۔ میری واپسی اب بذریعہ ہوائی جہاز کا انتظام ہو چکا تھا لہٰذا مجھے مدینہ طیبہ جانے کی اجازت جلد ہی مل گئی لہٰذا مجھے حضرت قبلہ شیخ الحدیث کی معیت میں حرم کعبہ میں اعتکاف کی سعادت نصیب ہو گئی۔ اگلے دن حضرت قبلہ نے کچھ نصائح اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کرتے ہوئے پھر یاد دہانی کرائی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء ثلاثہ اور دیگر محترم المقام بزرگوں کی حاضری کے بعد حضرت مولانا ضیاء الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونا۔ معلوم ہوا کہ آپ ہمیشہ اپنے متوسلین و متعلقین کو جو حج کے لیے آتے تھے حضرت شیخ الحدیث سے ملاقات کی تلقین فرماتے تھے۔ مدینہ منورہ پہنچنے پر بالترتیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بصد نیاز صلوٰۃ و سلام پیش کر کے تسکین روح حاصل کی اور تمام عزیز و اقارب و احباب کے لیے مغفرت و بخشش کی دعا کی اور اس طرح ایک ہفتے کی آرزو پوری ہونے پر اطمینان قلب حاصل ہوا۔ اس کے بعد حضرات خلفاء ثلاثہ و دیگر معزز ہستیوں کے مقبرہ زیارت حاضری دی گئی۔ دوسرے دن غالباً ۳ بجے سہ پہر حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا ضیاء الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش گاہ پر حاضر ہوا، ابھی بیٹھے ہوئے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ آپ نے گھر کے اندر سے شربت منگوا کر اپنے پاس بیٹھنے کا حکم دیا۔ میں نے اپنا تعارف کرایا اور حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دیا۔ حضرت قبلہ نے اظہار مسرت فرمایا اور بڑی شفقت و محبت سے پیش آئے۔ میرے لیے کچھ سامان خورد و نوش لانے کا حکم دیا۔ آپ کا یہ تبرک میرے لیے ایک نعمت عظمیٰ سے کم نہ تھا۔ کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز اور حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے مدوح کی طرف سے تھا۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عصر حاضر کے مجتہد پایہ بزرگ قرار دیا تھا۔

میں نے ان کو نہایت متواضع یادگار سلف، پیکر علم و عمل پایا۔ آپ کی زیارت سے ایک عجیب کیف و سرور حاصل ہوا۔ مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفہا میں ایسی پاکیزہ سیرت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پُرکشش جاذب نظر ہستی کا مستقل قیام اور اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی روحانی اور علمی نیابت . . . . .
جبکہ حکومت کی طرف سے متعدد پابندیاں عاید تھیں ایک ظاہرہ کرامت سے کم نہ تھا ۔

انہوں نے عشق مصطفوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا روحانی مشن بطریق احسن جاری رکھا اور بقول ؎

ہوا تھی گو تُند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا تھا
وہ مردِ درویش جسکو حق نے دیئے تھے اندازِ خسروانہ

ایسی پاکیزہ اور روح افزاء مجلس کو چھوڑنے کو تو دِل نہ چاہتا تھا لیکن ابھی متعدد مقدس مقامات و مزارات کی زیارت سے فیضاب ہونا تھا جس کا پروگرام بنا رکھا تھا ، اور حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی مصروفیات کا احساس بھی دامن گیر تھا لہٰذا اجازت طلب کی جس پر آپ نے دُعا خیر کے ساتھ رخصت فرمایا ۔

آپ سے یہ مختصر اور پُرلطف ملاقات میرے لیے سرمایہ افتخار رہے گی ۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ان کے روحانی فیوضات سے ہمیشہ بہرہ ور رکھے اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم و اہلبیت عظام و صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے انوار سے منور فرماتا رہے ۔ آمین

ایسے ہی اللہ والوں کے ذکر و اذکار سے محافل میں رحمتوں کا نزول ہوتا ہے ۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایک عارف باللہ

چودھویں صدی ہجری کے مجدد اہل علامہ مشائخ نے مسلک امام ابوحنیفہؒ کی ترویج و اشاعت میں نمایاں حصہ لیا ان میں عارف باللہ مسلک کامل حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رح کا نام سرفہرست ہے۔ آپ نے قریباً دو سال مدینہ منورہ میں مستقل سکونت اختیار کر کے عالم اسلام سے آئے ہوئے علمی استفادہ کا موقع فراہم کیا اور خود بھی زندگی کی آخری سانس تک اسی کام میں مصروف رہتے ہوئے [illegible]

مولانا ضیاء الدین مدنی [illegible] میں سیالکوٹ کے مشہور موضع سیالکوٹی میں پیدا ہوئے۔ آپ سیدنا حضرت [illegible] ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ مولانا ضیاء الدین مدنی کے اجداد میں آپ کے [illegible] علامہ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے حدیث و فقہ کی متعدد کتب کی شرحیں لکھی ہیں۔ خصوصاً شمائل ترمذی پر ان کے حواشی آج بھی اہل علم کے لیے سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ مولانا عبدالحکیم حضرت مجدد الف ثانیؒ کے معاصر تھے۔ اور حضرت شیخ احمد سرہندی کو "مجدد الف ثانی" کا خطاب آپ نے ہی دیا تھا۔

مولانا ضیاء الدین نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کلاسوالہ میں مولوی محمد حسین پسروری سے حاصل کی، پھر حصول دین کیلئے لاہور پہنچے اور مولانا غلام قادر بھیروی سے عربی و فارسی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کی ابتدائی کتب پڑھیں ۔ ۱۹۷۳ء میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہوری، کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ میرے والد مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد و نظریات سے متفق ہو گئے تھے اس لیے میں نے زمانۂ طالب علمی ہی میں طے کر لیا تھا کہ اب میں کبھی اپنے والد سے نہیں ملوں گا۔ چنانچہ لاہور سے دہلی آ گیا جہاں ۴ سال کے قیام کے بعد حضرت مولانا وصی احمد محدثِ سورتی کے پاس حصولِ علم حدیث کے لیے پیلی بھیت پہنچا جن کا اسوقت پورے ہندوستان میں طوطی بول رہا تھا اور دُور دراز سے طالب علم دَورۂ حدیث کی تکمیل کے لیے آپ کے پاس پہنچتے تھے۔ مولانا ضیاء الدین نے تقریباً ۴ سال حضرت محدثِ سورتی کی خدمت میں رہ کر تمام علوم کا تکملہ کیا۔ پیلی بھیت میں آپ کے ہم سبق طلبہ میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کے صاحبزادے مولانا سید خادم حسین محدثِ علی پوری بھی شامل تھے مولانا ضیاء الدین مدنی نے پروفیسر شاہ فرید الحق کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خانؒ سے میری پہلی ملاقات حضرت محدث سورتی کی وجہ سے ہوئی۔ حضرت محدث سورتی سے فاضل بریلوی کا خصوصی تعلق تھا چنانچہ میں اپنے اُستاد کے ہمراہ ہر جمعرات کو بریلی جاتا اور اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی کی اقتدا میں جمعہ کی نماز پڑھ کر پیلی بھیت لوٹ آتا۔ چنانچہ جب میں دورۂ حدیث سے فارغ ہوا تو اعلیٰحضرتؒ نے اپنے دست مبارک سے دستار بندی فرمائی، اور اس وقت سلسلہ قادریہ میں بیعت کر کے خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔

حضرت محدثِ سورتی کے پاس سے مولانا ضیاء الدین بغداد چلے گئے جہاں آپ نے نو سال تک حضرت مصلفےٰ اور حضرت شیخ شرف الدین کی خدمت میں حاضر رہ کر سلوک و طریقت کے مختلف مدارج طے کیے۔ آپ ۱۳۲۷ھ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور پھر آقائے نامدارؐ کے قدموں میں مستقل سکونت اختیار کر لی، مولانا ضیاء الدین کو سلسلۂ نقشبندیہ میں حضرت مولانا وصی احمد محدث سے اجازت اور خلافت حاصل تھی جو غزالیٔ دوراں حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مراد آبادیؒ کے خلیفہ تھے، حضرت محدثِ سورتی کے ایک شاگرد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مولانا قاری غلام محی الدین سے جو بفضل تعالیٰ حیات ہیں اور ہلدوانی ضلع نینی تال میں درس و تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں، راقم الحروف کو ایک ملاقات میں بتایا کہ حضرت محدث سورتی نے آخری اور پہلی مرتبہ اپنے خاندان میں سے صرف مولانا ضیاء الدین مدنی کو بیعت کیا آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات ایک مرید صادق بھی پیر کی شفاعت کا وسیلہ بن جاتا ہے۔

مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور علی تحریر کا ایک بحر مواج تھے۔ آپ کے تحمل و بردباری کو اخلاق [illegible] اعتدال و وسعت نظری جذب و کیف [illegible] چار چاند لگا دیتا تھا۔ [illegible] آپ کی ان [illegible] آپ کے قریب آنے والے [illegible] مدد و [illegible] ان کو [illegible] ہلی ہوئی۔ علم سلام [illegible] آپ کے [illegible] دوں کی [illegible] دوں [illegible] شرف [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] پیرانہ [illegible]

فیض و برکات سے [illegible]

مولانا [illegible]

[illegible] فراہم کرنے کی [illegible] تمام [illegible]

دشواریوں کے استقبال کے لیے [illegible] اور [illegible] حاصل ہونے والی [illegible] اس [illegible] وقف کر دی۔ خصوصاً [illegible] ریلوے [illegible] کی تعمیر کے سلسلے میں آپ کی خدمات کو علم سلام میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ بدقسمتی سے یہ ریلوے لائن [illegible] کے لحاظ غیر مترقبہ تھی۔ ۱۹۱۶ء میں فرنس آف عرب کے سلسلہ میں تباہ ہو گئی اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آجتک ناکارہ پڑی ہے۔

فاضل مصنف حکیم محمد موسیٰ امرتسری نے راقم الحروف کو ایک ملاقات میں بتایا کہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی اپنے شیخ و مربی حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی اور فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں قدس اللہ سرہٗ کی عقیدت و محبت سے لبریز تھے۔ اور یہ آپ کا ایک دائمی حال اور ذوق بن گیا تھا۔ جب ان حضرات مغفور کا ذکر آتا تو آپ بے چین ہو جاتے اور دیر تک ان حضرات کے مسلک کے لیے بے نفسی و فنائیت کے واقعات بیان کرتے رہتے۔

حضرت محدث سورتیؒ کے پوتے مولانا حکیم قاری احمد جن کو ۱۹۵۲ء میں سفر حج کے دوران مولانا ضیاء الدین مدنی کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا۔ اپنی کتاب "مشاہداتِ حرمین" میں لکھتے ہیں:

"حضرت مدنیؒ مجھ کو اپنا استاد زادہ تصور کرتے ہوئے میری اس قدر توقیر فرماتے کہ میں شرم سے سر جھکا لیتا اور بار بار یہ سوچتا کہ میں نے حضرت محدث سورتیؒ سے اپنے نسبی تعلق کا اظہار کیوں کیا۔"

مولانا ضیاء الدین مدنی بیک شریعت ملفوظ اور کریم النفس بزرگ تھے۔ ان کی قربت میں اُنس و محبت کے دیا بہتے تھے اور سلف الصالحین کی تمام خصوصیات آپ میں بدرجۂ اتم موجود تھیں۔ نعت رسول مقبولؐ کی سماعت آپ کا مشغلۂ روز و شب تھا۔ عربی فارسی اردو اور پنجابی کی نعتیہ شاعری کا بیشتر حصہ آپکو ازبر تھا۔ رسولِ مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے آپ کا سینہ معمور اور دل مخمور تھا اور اسی عشق کے زیر اثر آپ ۷۰ سال قبل جب مدینہ طیبہ پہنچے تو پھر سرزمین کو مرتے دم تک نہ چھوڑا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایک متواضع شخصیت

بحضور پروردگار سنت احمد نبی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دعائیں پہنچائیں، میری خوش بختی کہ مدینہ طیبہ سے دعائیں حاصل ہوئیں۔ سلام کے جواب میں عریضہ ارسال کیا، اور پھر یہ سلسلہ ترقی پکڑتا گیا، یہاں تک کہ حضرت فقیہ اعظم مولانا الحاج ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی علیہ الرحمۃ حج و زیارت کی سعادت سے باریاب ہوئے اور مدینطیبہ میں مولانا ضیاء الدین احمد قادری سے ملاقات کی، اپنے خطوط کے لیے فقیہ اعظم نے حضرت کے آستانہ عالیہ کا ہی پتہ دیا۔

دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور کے اساتذہ طلباء کے خطوط قطب مدینہ کی معرفت فقیہ اعظم حصول فرماتے، ان میں راقم السطور کے بھی خط ہوتے اور میرے ہر خط میں قطب مدینہ کی خدمت میں سلام کے بعد دعا کی درخواست ہوتی، چنانچہ فقیہ اعظم علیہ الرحمۃ کی جب واپسی ہوئی، اساتذہ کرام اور طلبہ دار العلوم نے استقبال کیا۔ آمد آمد کی خوشی میں محفلِ خیر مقدم منعقد ہوئی۔ فقیہ اعظم علیہ الرحمۃ نے اپنے سفر مقدس کے احوال بیان کئے اور پھر قطب مدینہ کے بارے انتہائی محبت بھرے انداز میں ذکر فرمایا۔ فقیہ نے اپنے وقت کے عظیم عاشق رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت سے طلبہ میں تعارف کرایا۔ اور پھر فرمایا حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری دار العلوم کے جملہ اساتذہ اور طلبا کو سلام فرماتے تھے اور دعائیں کرتے تھے، پھر ارشاد ہوا "تابش قصوری کھڑا ہو جائے، جب آپ کے ارشاد پر میں کھڑا ہوا تو، میرا نام لے کر "محمد منشا تابش قصوری" فرمایا کہ تمہیں قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری نے خصوصی طور پر سلام بھیجا ہے اور مجھے تاکید کی کہ اُن کا نام لے کر میرا سلام اور دعائیں پہنچائیں۔

؎ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

ان دعاؤں اور سلاموں کے سننے پر میری خوشی کی انتہا نہ رہی اور فوری طور پر حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں شکریہ کا خط لکھا۔ جس میں مشہور مصرع بھی درج کیا گیا

؎ مجھ سے بہتر یہ کہ میرا ذکر اس محفل میں ہے

اور پھر میری ان سے غائبانہ محبت میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی ہوتی چلی گئی، مگر میرے وسائل اجازت نہیں دیتے تھے کہ اس وقت حاضری کی سعادت پاتا اور سعادتوں سے بہرہ ور ہوتا، وقت گزرتا گیا ــــ تعلق بڑھتا گیا، خطوط جاری رہے کچھ نہ کچھ نذر و نیاز کسی نہ کسی حوالے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے ہاتھ بیعت رہتا۔ یہاں تک کہ ۱۹۰۲ء میں بے حج و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ عمرہ کے
بعد مدینہ طیبہ حاضری ہوئی، مقدس کی آستانہ برائی، بارگاہِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری
کے بعد سب سے پہلے حضرت کے کاشانۂ اقدس کا پتہ دریافت کیا۔ پوسٹ آفس کے صحن میں
باب مجیدی کے سامنے آپ کے دولت کی نشاندہی ہوئی اور دوسرے ہی لمحہ بندہ آپ کی خدمت
میں حاضر تھا یہ جمعۃ المبارک کی صبح تھی، نماز فجر کے دو گھنٹے بعد مسجد نبوی شریف سے باہر نکلا اور
آپ کے دولت کدے پر پہنچا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا [illegible] میں ایک نفیس
[illegible] شاہ صاحب [illegible] بات ہے کہ
[illegible] میں حاضر ہوئے
اس خطا کا [illegible]
امتیاز فضلا حرم مولانا [illegible]
لی الصلوٰۃ والسلام کی نسبت
شرکت مولانا اللہ حافظ [illegible]
[illegible] کا [illegible] کے [illegible] اکابر علماء میں سے [illegible]
[illegible] سے [illegible] پڑھ رہے تھے [illegible] کے دست مبارک کے بوسے
رفعاء سے ملا۔ اور ایک دن فقیہ اعظم نے مجھے حکم دیا کہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آپ پر بڑے مہربان ہیں اس لیے جاؤ اور میری ڈاک لے آؤ۔ چنانچہ میں گیا، حضرت مولانا اپنے مسند پر تشریف نہیں رکھتے تھے، ایک مجذوب صفت انسان وہاں بیٹھے ہوئے تھے وہ زبان سے کوئی بات نہیں کرتے تھے، میں نے حضرت کے مسند کے نیچے سے ڈاک نکالی اور چیک کر کے فقیہ اعظم کے خطوط لے آیا۔ فقیہ اعظم نے دریافت فرمایا۔ کیا مولانا مسند پر موجود تھے۔ میں نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا، جاؤ خطوط وہیں چھوڑ آؤں۔ بلا اجازت کیوں لائے۔ میں نہیں پڑھتا!! عجیب بات تھی۔ میری حیرانگی کی حد نہ رہی۔ میں نے عرض کیا!! حضور! یہ آپ کے خطوط ہیں۔ آخر آپ ہی ملاحظہ فرمائیں گے، میں لے آیا ہوں!! واپس جا کر بھی تو ان کو پھر واپس لانا ہے۔ فقیہ اعظم نے فرمایا! کہ ایک شرط پر پڑھتا ہوں کہ تم نے قطب مدینہ کے ہاں جا کر اپنی اس غلطی کا اقرار کر کے معافی طلب کرنا ہوگی۔ اگر منظور ہے تو درست ورنہ یہ خطوط ان کے ہاں لے جاؤ اور پھر بھی اپنی غلطی کے اعتراف کے ساتھ معافی طلب کرو!! یہ میرا حکم ہے۔

میں نے عرض کیا، جیسے آپ ارشاد فرما رہے ہیں عمل ہوگا!! فقیہ اعظم نے خطوط پڑھے۔ نماز عصر کے بعد میری حاضری قطب مدینہ کے حضور ہوئی، اور اس عجیب و غریب واقعہ کو سنایا۔ معافی طلب کی!! آپ نے فرمایا۔ بھئی کیا ہوا، اس میں کون سی غلطی ہے۔ آپ نے اچھا کیا۔ وقت پر خطوط پہنچائے۔ مگر دیکھئے! تمہارے استاذ حضرت فقیہ اعظم کتنے بڑے متقی ہیں جہاں معمولی سی بات خلاف شرع دیکھی اس پر اپنا ردعمل ظاہر فرمایا۔

اس روز نماز عشاء کے بعد فقیہ اعظم اپنے چند تلامذہ کے ساتھ قطب مدینہ کے ہاں آئے راقم السطور حاضرین کو چائے پلا رہا تھا۔ فقیہ اعظم تحفۃ الامۃ کو قطب مدینہ نے اپنے مسند پر جگہ دی اور مجھے حکم دیا کہ اپنے استاذ صاحب کو بھی چائے پیش کرو!! میں نے چائے کا کپ پیش کرتے ہوئے عرض کیا۔ آپ کے ارشاد پر میں نے حضرت سے اپنی جلد بازی پر معذرت طلب کر لی ہے میرے کلمات کے ساتھ ہی فقیہ اعظم نے قطب مدینہ سے کہا کہ آج منشاء!! سے شدید غلطی ہوئی کہ آپ کی عدم موجودگی میں خطوط نکال لایا۔ فقیہ اعظم کے ان کلمات پر قطب مدینہ نے ارشاد فرمایا کوئی بات نہیں۔ اس نے بہت اچھا کیا کہ آپ کی امانت کو جلد پہنچایا۔ میرے اس کمرہ میں چار صاحبان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اختتام محفل پر سامعین ایک ایک کر کے چلے گئے، جب ہم دونوں بیٹھے رہے تو حضرت قطب مدینہ نے فرمایا! منشا میاں کیا بات ہے؟ عرض کیا، مولانا حافظ فیض الرحمن کو ترفیۃ اعظم کے ماموں ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ آپ ہمیں دلائل الخیرات شریف کے پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔

قطب مدینہ نے ہماری معروضات کو شرفِ قبولیت بخشا اور اپنے نرم و نازک، حسین و جمیل دایاں ہاتھ بڑھایا اور ہم دونوں کا دایاں دایاں ہاتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا اور درود شریف صلی اللہ علی النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلاما علیک یارسول اللہ قلت حیلتی انت وسیلتی اور کنی یاسیدی یارسول اللہ" پڑھاتے ہوئے اجازت مرحمت فرمائی۔ اس طرح میں نے محسوس کیا کہ میری مدت کی آرزو پوری ہوئی۔ وہ یہ کہ میں نے ۱۹۶۹ء میں حج و زیارت کی درخواست دی اور ارادہ کیا کہ اسی سفرِ مقدس کے دوران قطب مدینہ سے بیعت طریقت کی سعادت حاصل کرونگا لیکن درخواست منظور نہ ہوئی، تو میں نے محسوس کیا کہ بیعت نہ ہونے کے باعث میں حاضری سے محروم ہوا جا رہا ہوں۔ اسی دوران میں حضرت شیخ الاسلام والمسلمین قمر الملۃ والدین الحاج الحافظ خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمۃ کی محبت نے غلبہ پایا اور ان کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے آپکو پیش کر دیا۔ شیخ الاسلام نے نوازا، خوب نوازا، موضوع کے پیش نظر اشارہ ہی کافی ہے ورنہ حضرت شیخ الاسلام قمر الملۃ والدین علیہ الرحمۃ کے فیوض و برکات کو بھی زیب قرطاس و قلم کرتا۔

بہرحال بیعت طریقت تو قطب مدینہ سے حاصل نہ ہوئی مگر دلائل الخیرات شریف کی برکت سے آپ کے یدِ اقدس پر بیعتِ اجازت دلائل الخیرات نصیب ہوئی، اس طرح قادری نسبت سے بہرہ ور ہوا۔

محفلِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں میری اکثر و بیشتر حاضری رہی پہلے حج کے موقعہ پر ایک ماہ سات یوم مدینہ طیبہ قیام رہا — بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یومیہ معمولات کی تکمیل کے بعد قطب مدینہ کے ہاں حاضر ہوتا اور پھر بعد نماز عشاء منعقد ہونے والی شبانہ روز محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حاضری میرا وظیفہ تھا۔

اس محفل کی روحانی برکات کے ساتھ ساتھ جسمانی برکات بھی بیش از بیش تھیں۔ زائرین مدینہ میں جن پاکستانی و بھارتی حجاج کرام کو طعام خانہ ذوالحلیفہ میں بڑا پر لطف اور وافر مقدار میں کھانا کھلایا جاتا ہے وہ بھی اسی صحن کھانا کھانے کی طرح سے باحسن انتظام تھے اور اپنے قیام مدینہ کے دوران حاضری محفل کے لئے ہمیشہ حاضر رہے اور بڑے لطف سے بہرہ

https://ataunnabi.blogspot.in

اس سے بڑی مثال ڈھونڈے سے نہیں ملے گی۔

ع لاؤ کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کی یہ داستان

مجھ پر سکتہ کا عالم طاری رہا، حضرت پر خاص کیفیت طاری رہی اس رات آپ ہی کی خدمت میں یہ ناچیز اکیلا موجود تھا۔ رات نصف گزر چکی تھی تو فرمانے لگے منشا میاں! ابھی آپ سوئے نہیں۔ میں نے عرض کیا حضور آج سونے سے زیادہ سکون نصیب ہے۔ اگر آپ آرام فرمائیں تو ..... بھئی اب آرام ہی آرام ہے۔ میں نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عرض کیا حضور اجازت ہو تو پاکستان سے آپ کے لیے ایک بنیان اور پاجامہ لایا ہوں مگر یہ خیال کرتے ہوئے دیگر تحائف جو پہلے پیش کر چکا ہوں ان کے ساتھ نہ دیا کہ شاید آپ پسند نہ فرمائیں۔ میری دلجمعی کے لیے کہنے فرمانے لگے عزیزم! مجھے پسند ہیا جب پاکستان سے لے آؤ ہو تو میں پسند کیوں نہ کروں۔ اجازت لی۔ درباب العوالی جنت البقیع کیطرف میرا مکان تھا اور آپ کے در اقدس سے تقریباً ۴ فرلانگ پر واقع تھا۔ فرمانے لگے اتنی دور سے آنے جانے میں کہیں کتے کچھ نہ کہیں .....؟

اس سے قبل مدینہ طیبہ میں جتنے دن گزار چکا تھا مجھے کوئی سگ مدینہ نظر نہ آیا۔ اس ارشاد پر مجھے خوشی ہوئی کہ چلو آج سگان کوئے حبیب کی زیارت بھی کریں گے۔ عرض کیا سرکار! اگر ناچیز کو سگان مدینہ قبول فرمائیں تو اس سے بڑی خوش نصیبی اور کیا ہوگی۔ میرے ان کلمات پر آپ نے فرمایا الحمد للہ! عین ممکن ہے میرے امتحان میں ——— کامیابی پر تحمید فرمائی ہو۔

راقم الحروف اپنے مکان پر آیا۔ بنیان اور پاجامہ لیا۔ واپسی پر مجھے تین چار مقام پر سگان مدینہ سے ایک دو مرتبہ میرے قریب آگئے، انہوں نے اپنی آواز سے مستفیض کیا۔ اور میں اپنی دھن میں مست حضرت کے کاشانۂ اقدس کیطرف رواں رہا۔ دروازہ کھلا تھا، حاضر ہوا اور اپنا حقیر سا نذرانہ جسے پیش کرتے ہوئے مجھے ——— ندامت سی محسوس ہو رہی تھی بڑی خندہ پیشانی سے قبول فرمایا اور دعائیں دیں یوں بھی میری خوشی کا سامان حضرت نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مہیا فرمایا۔

زلزلہ

https://ataunnabi.blogspot.in

کتاب نقل کرلی اور نقل شدہ کاپی علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی اور مولانا باغ علی صاحب مالکان مکتبہ نبویہ لاہور کے سپرد کی۔ ان وسیع النظر علماء نے بنظر استحسان دیکھا اور فوری اشاعت کا انتظام کیا۔ چنانچہ علامہ اقبال احمد فاروقی زلزلہ کی اشاعت پر حرف اول میں رقم طراز ہیں :۔

" چونکہ چند سالوں سے ہندو پاک کے درمیان سلسلۂ خط و کتابت رُک گیا ہے، یہ کتاب پاکستان میں براہ راست نہ پہنچ چکی، فاضل مصنف جو سرزمین حبیب پر علماء عجم کے میزبان ہیں" مولانا ضیاء الدین احمد قادری، کی مجلس میں یہ کتاب دکھائی گئی، کتاب دیکھ کر انہوں نے بڑے فخر کا اظہار کیا اور فاضل مصنف کی کاوش پر نیک دعائیں دیں۔ ؎

لیتے جاؤ حاجیو اس کو حضور شاہ سے
ہمسر عرش مُلا باب رسول اللہ !

ہمارے فاضل سالم دین محمد منشا تابش قصوری صاحب خطیب جامع مسجد مُرید کے بھی اسی سال حج پر گئے تھے۔ انہیں کتاب کا ایک نسخہ ملا ... اور پھر اسے اپنے ہاتھ سے نقل کر کے پاکستان لائے، جسے مکتبہ مظہر فیض رضا کی درخواست پر بسرور مسرور عطا فرمایا۔ تاکہ ہم اسے اسی انداز میں زیور طباعت سے آراستہ کریں جس طرح فاضل مؤلف کی پہلی کتاب "تبلیغی جماعت حقائق و معلومات کے اُجالے میں" چھپ کر عوام تک پہنچ چکی ہے۔ ہم جناب تابش قصوری کے سپاس گزار ہیں کہ انہوں نے دیار حبیب سے وہ کتاب لا کر دی جو حضور کے علم غیب پر بحث کرنے والوں کو ساکت کرنے کے لیے کافی ہے۔ اس کتاب کی مقبولیت کا عالم یہ ہے کہ کتاب چھپنے سے پہلے ہی سینکڑوں علماء نے اسے اپنے مطالعہ کے لیے منتخب فرمایا اور آرڈر بک کرائے اپنے لیے ایک ایک نسخہ محفوظ کرالیا۔ بعض علماء نے اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر پچاس پچاس نسخے بک کرکے اپنے علاقوں میں تقسیم کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔"

زلزلہ ص ۸، مطبوعہ لاہور

کرامات مفتی اعظم ہند رح

اسی اثناء میں جب حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری علیہ الرحمۃ کی اجازت سے زلزلہ نقل کر چکا تو دوسرے روز ہندوستان کے ممتاز شاعر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اور اپنے روضۂ اقدس کی خدمت کا شرف عطا فرمائیں اور اسی طرح میں نے محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں بھی عرض کیا۔ بس کیا تھا کہ میں جب رات کو سویا تو میں نے دیکھا میرے آقا حضرت علیہ الرحمۃ اور تین بزرگ ان کے ہمراہ نہایت نورانی چہرے والے میرے غریب خانے میں آئے اور اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا "ضیاء الدین آج تم نے ایسی درخواست کی ہے کہ میرے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو بنفس نفیس خود تشریف لانا پڑا۔ اور اعلیٰحضرت نے ایک اور بزرگ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا دیکھو یہ حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جب میرے سرکار غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے جسم پر ایک بابا پتا دست مبارک پھیرا اور فرمایا کہ اٹھو، میں جب خواب میں کھڑا ہوا تو یہ تینوں حضرات نماز پڑھنے لگے میری آنکھیں کھلیں تو میں چارپائی سے نیچے اتر کر کھڑا تھا۔ میں نے نعرہ رسالت لگایا۔ میرے بچے دوڑ پڑے اور مجھے دیکھ کر حیران ہوئے، میں نے فوراً کہا کہ پہلے سامنے فرش پر کوئے کی الماری اکٹھا کر رکھو، کیونکہ یہاں ابھی ابھی میرے پیر و مرشد اور خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی ہے۔ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری فرماتے ہیں کہ میں بالکل تمہارے سامنے جیتا ہوں، دیکھا اعلیٰحضرت کا مقام مقبولیت میاں تمہارے پیر و مرشد اعلیٰحضرت کے جانشین ہیں ان کے شہزادے ہیں اپنے وقت کے عارف ہیں، قطب ہیں، تم نے ان کو کیا سمجھا کہ حضرت مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ قدس سرہ کے چہرے پر علمائے ظاہرین نے محض مفتی اعظم ہند کی نقاب ڈال رکھی تھی، مگر ایک ولی کامل کا چہرہ کہیں چھپانے سے بھی چھپتا ہے، خوشبو نہیں چھپتی ؎

نکل کے صحن گلستان سے دور دور گئی
یہ بوئے گل ہی کہیں قید رہنے والی ہے

(کرامات مفتی اعظم ہند صہ ۵۰۵)

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری علیہ الرحمۃ کے بیت اسلامیہ کی نامور شخصیات سے گہرے مراسم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پڑھا اور اطاعت کی۔

گورنر بصری پاشا عرض کرنے لگا حضرت! گرفتاری تو ایک بہانہ ہے، گورنر ہاؤس تشریف لائیے آپ میرے ہاں بحیثیت مہمان ہی ہوں گے اس بہانے مجھے میزبانی کا شرف حاصل ہو جائے گا اور جو علماء و فضلاء اور مشائخ آپ سے ملاقات کے لیے آئیں گے وہ بھی میرے مہمان ہوں گے آپ کے عقیدتمندوں پر گورنر ہاؤس کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے۔ آپ کا گورنر ہاؤس میں قیام قید نہیں محض سلطان کے حکم کی تعمیل کے لیے ایک حیلہ ہے۔"

حضرت علامہ یوسف نبہانی عالم اسلام کی ممتاز شخصیت تھے۔ ہمعصر علماء و مشائخ کے ان کے ساتھ گہرے مراسم تھے ان کی گرفتاری کی خبر جنگل کی آگ کی طرح بڑی تیزی سے عالم اسلام میں پھیل گئی، خاص و عام سراپا احتجاج بن گئے۔ مگر علامہ یوسف نبہانی بالکل مطمئن، گھبراہٹ اور پریشانی کا نام تک نہیں تھا، پھر بھی علماء و زعماءِ ملت نے ملاقات کے دوران علامہ سے کہا اگر اجازت ہو تو ہم آپ کی رہائی کے لیے سلطان سے اپیل کریں، علامہ نے فرمایا اگر آپکو اپیل کرنا منظور ہے تو سلطانِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں صلوٰۃ و سلام کے ساتھ یوں استغاثہ کی صورت کریں:

صلی اللہ علی النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ و
سلاماً علیک یا رسول اللہ، قلت حیلتی انت وسیلتی
ادرکنی یا سیدی یا رسول اللہ ؐ

حضرت قطب الوقت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی نے فرمایا، چنانچہ ہم نے ابھی تین دن تک ہی اس درود شریف کے ساتھ استغاثہ پیش کیا تھا کہ سلطان عبدالحمید کا گورنر بصری پاشا کو پیغام ملا، حضرت شیخ یوسف نبہانی کو باعزت بری کر دیا جائے۔

چنانچہ علامہ فرماتے ہیں "جب حکومت پر واضح ہو گیا کہ میں پورے خلوص کے ساتھ دین اسلام کی خدمت کر رہا ہوں اور دین متین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دفاع کرتا ہوں تو میری رہائی کا حکم صادر کیا گیا، اور حکومت کے ذمہ دار افراد نے گرفتاری پر
معذرت کا اظہار کیا۔

(الطاف حسین حالی مولانا، حیات جاوید، ص ۱۲۰)

حضرت مولانا شاہ احمد رضا صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ جب مدینہ
حضرت [illegible]

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نعمتِ غیر مترقبہ

حضرت علامہ مولانا الحاج ضیاء الدین احمد صاحب قدس سرہٗ کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے الفاظ کہاں سے لاؤں۔ حضرت مولانا کی ذات مجمع الصفات تھی۔ بچپن سے حضرت مولانا کا تذکرہ استاذ مکرم صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہٗ اور والد محترم تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی قدس سرہٗ سے سنتا رہتا تھا اور یہ سوچا کرتا کہ وہ شخصیت کتنی عظیم ہوگی جن کا تذکرہ یہ عظیم ہستیاں کس قدر باوقار انداز میں کرتی ہیں۔ ان حضرات کے علاوہ اور بہت سے اکابر اہل سنت سے بھی سُنا۔ یہ تمنا رہی کہ میں ان کی زیارت کروں، برسہا برس کی تمنا آرزو کے بعد جنوری ۱۹۷۲ء میں مدینہ طیبہ کی حاضری کا شرف نصیب ہوا تو قلب کا عجیب عالم تھا آج بارگاہ بیکس پناہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم میں مواجہ میں کھڑے ہوکر ہدیہ صلوٰۃ وسلام پڑھنے کی سعادت نصیب ہوگی اور ایک عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شرف حاصل ہوگا۔

ہمارا قافلہ شب میں بارہ بجے مدینہ پہنچا تھا، نماز فجر مسجد نبوی میں ادا کی۔ بعد نماز بارگاہِ رسالت میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرکے صبح کو آٹھ بجے کے بعد مسجد نبوی سے باہر آئے تو حضرت مولانا قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضری کے خیال سے پتہ معلوم کرتے ہوئے جب مولانا کے دولت خانہ پر آئے تو دروازے بند دیکھ کر مایوسی ہوئی اس وقت ایک صاحب نے آکر بتایا کہ حضرت مولانا سے ملاقات کے اوقات مقرر ہیں۔ اب نماز ظہر سے قبل ملاقات ہوگی چنانچہ اس درمیانی وقفہ کو گزارنے کے لیے پہلے تو ناشتہ کیا اس کے بعد مدینہ طیبہ کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

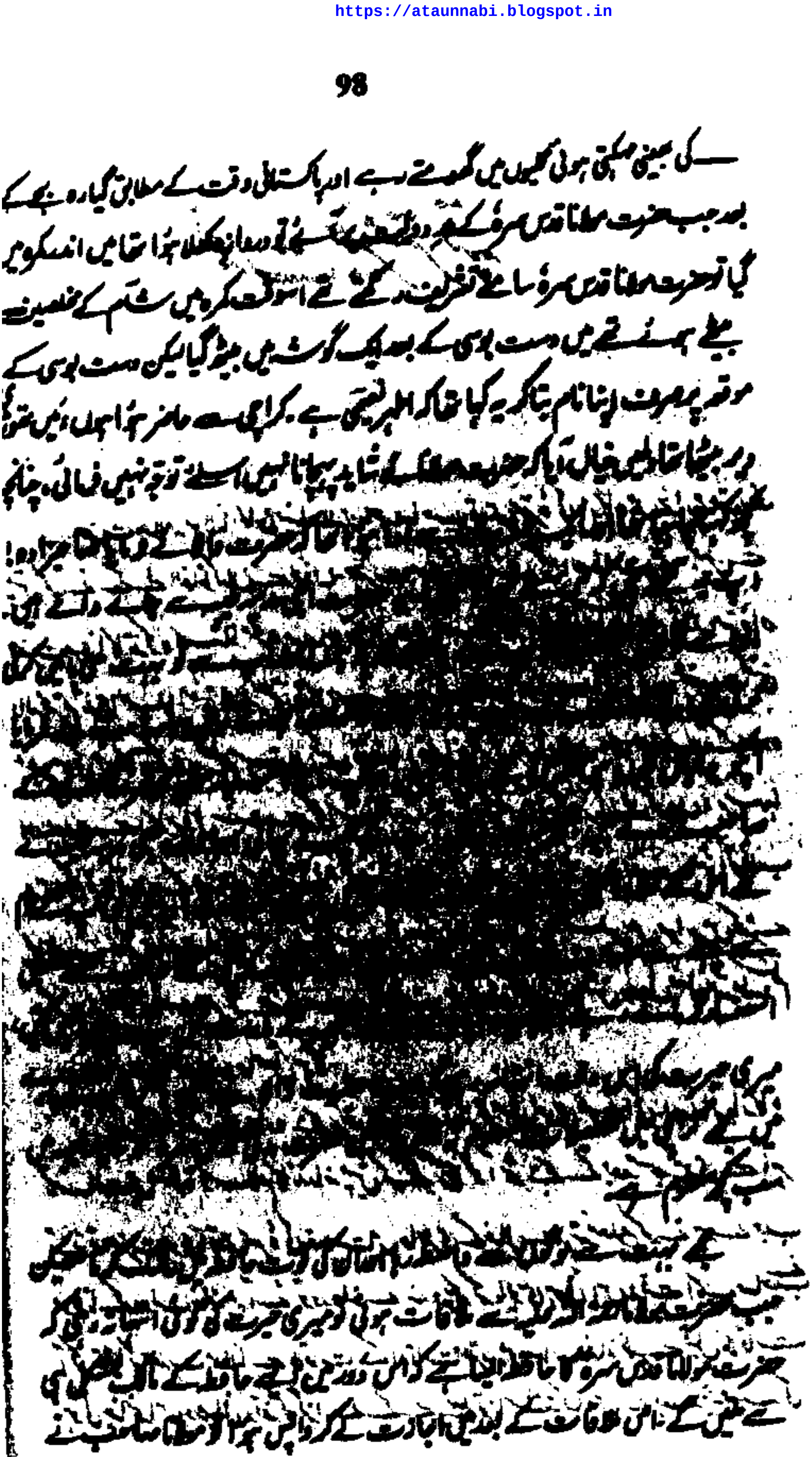

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نے دریافت فرمایا اب کب آئیں گے؟ میں نے عرض کیا نماز عشا کے بعد، اس کے بعد مدینہ منورہ کے تیرہ روزہ قیام میں کوئی شب ایسی نہ تھی جس میں حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں حاضری نہ ہوئی ہو۔ حضرت مولانا کی شفقتوں کا یہ عالم تھا کہ مجھے اپنے قریب بٹھاتے اس دوران اکثر فاضل بریلوی قدس سرہ حضرت صدرالافاضل اور والد محترم کا تذکرہ فرماتے تھے۔

مجھے اکابر علماء و مشائخ کی زیارت کا موقعہ ملا ہے لیکن حضرت مولانا قدس سرہٗ سے شرفِ نیاز کے بعد جو تأثر مرتب ہوا ہے اسکو میں الفاظ میں ادا نہیں کر سکتا حضرت مولانا قدس سرہٗ کے یہاں شب کی نشست میں نعت خوانی ضرور ہوتی تھی پاکستان ہندوستان کے مشہور اور بہترین نعت خوان بارگاہ رسالت میں زمزمہ سرائی کرتے۔ ایسا بھی ہوتا کہ حضرت مولانا کسی شعر کی تشریح فرماتے تو اسرار و رموز کے دریا بہا دیتے۔ نعت خوانی کے بعد دسترخوان بچھتا اور حاضرین حضرت کے دسترخوان سے کسبِ فیض کرتے۔ میں نے پہلی شب حاضری کے بعد عرض کیا میں تو کھانے سے فارغ ہو چکا ہوں تو حضرت نے فرمایا یہ فقیر کا دسترخوان ہے۔ چنانچہ دوبارہ شریک ہوا۔ اس کے بعد معمولاً حضرت مولانا کے ساتھ کھانے میں شریک ہوتا۔ تصوف کے مسائل ہوں یا شریعت کے تاریخ سے متعلق ہوں یا کسی اور موضوع سے جب حضرت مولانا کسی موضوع پر کچھ بولتے تو یہ معلوم ہوتا کہ اس فن کا امام اس موضوع پر اظہار کر رہا ہے میں ششدر ہوں کہ حضرت مولانا کے کس کس انداز کے بارے میں لکھوں۔ حضرت مولانا قدس سرہٗ اپنے متعلقین و متوسلین ہی کی نہیں بلکہ ہر اس شخصیت کی خیریت بھی معلوم فرماتے تھے جو ایک مرتبہ بھی حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا ہو۔ میرے ہم وطن مراد آباد کے ایک صاحب نے جو آجکل کراچی میں مقیم ہیں، والد محترم کے حوالہ سے تعارف حاصل کیا جب میں مولانا قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا میاں نعیمی صاحب کے حوالہ سے مراد آباد کے ایک صاحب آئے تھے وہ خیریت سے ہیں۔ آج ایسی شفقتیں کرنے والے اکابر کہاں ہیں ایسے حضرات

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کو نظریں تلاش کرتی ہیں۔ اکتوبر ۱۹۷۸ء مدینہ طیبہ کی حاضری کا جب دوسری مرتبہ شرف
حاصل ہوا تو میں حسب معمول حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوا، اس مرتبہ حضرت مولانا
کی بصارت کمزور ہو گئی تھی لیکن میری آواز سے کہ حضرت مولانا قدس سرہٗ نے پہچان کر فرمایا
اظہر میاں آئے ہیں۔ میں اپنی خوش بختی پر ناز کرنے لگا کہ حضرت والا کو میں یاد ہوں اور
میری آواز سے حضرت والا نے مجھے پہچان لیا۔ اس وقت کراچی کے چند علماء بھی موجود تھے
لیکن حضرت والا نے مجھے معمول کے مطابق اپنے قریب بلا کر بٹھایا۔ اس مرتبہ روزانہ کی
بجائے دوسرے تیسرے دن حاضری کا موقع ملتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت نے فرمایا اظہر میاں
کہاں ہیں ہم تم کو ہفتہ نہیں دیکھتے [illegible] کے صدقہ ہی دیدے کے لیے روزانہ
حاضر ہوتا تھا۔

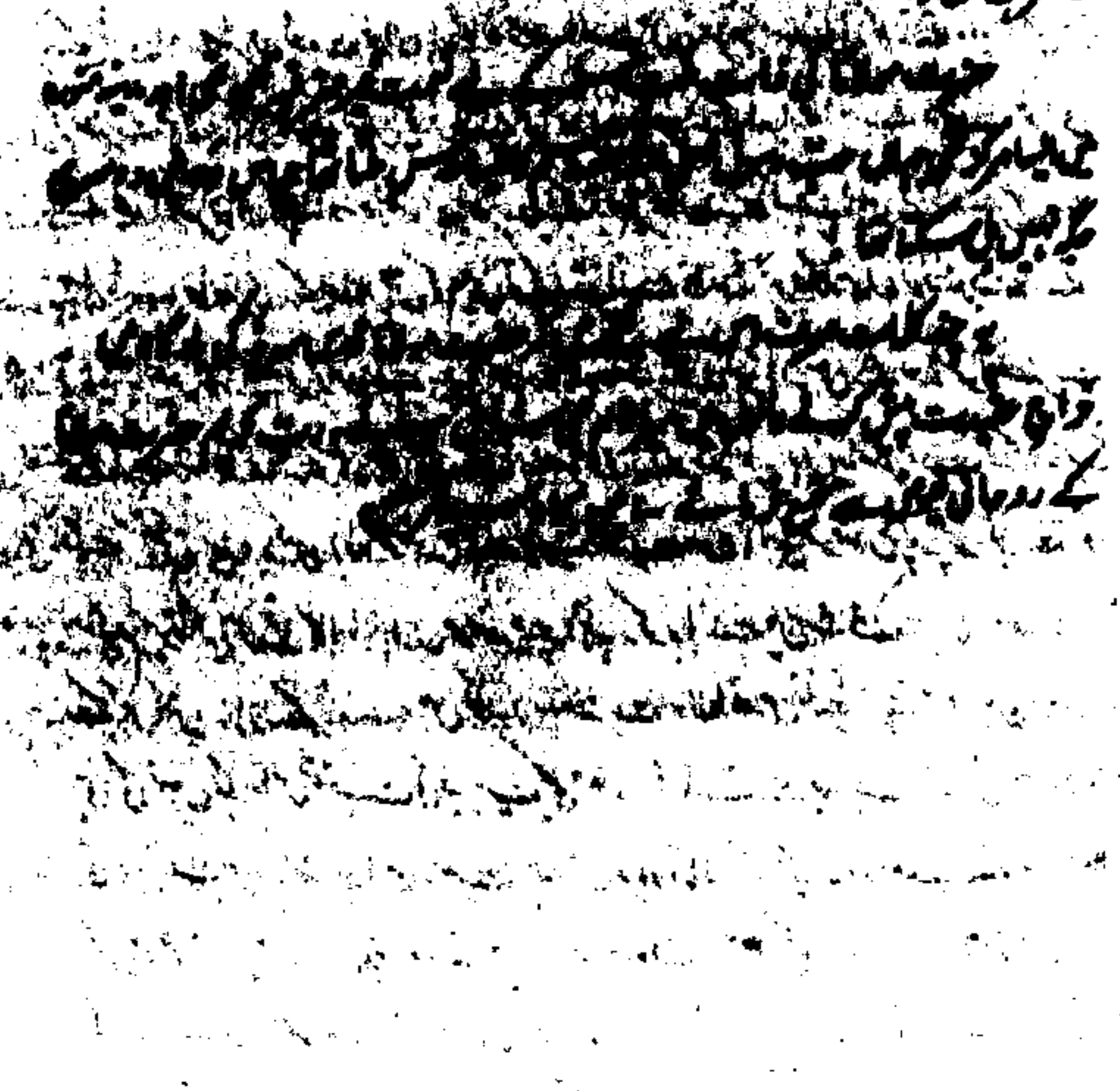

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مرکزِ عُشّاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ طریقت مخدومی حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ گرامی مدینہ منورہ میں اہلِ دل حضرات کے لیے زبردست کشش رکھتی تھی اور دُنیا بھر کے عشاق حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کی زیارت سے مشرف ہوتے اور روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے۔ اس فقیر کو بھی بے شمار دفعہ اُن کی زیارت کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ میری دُعا ہے کہ مولائے کریم اُن کے مدارجِ عالیہ میں ترقی عطا فرمائے۔ اور ان کا روحانی فیض جاری و ساری رہے۔

اُن کے پاکیزہ حالاتِ زندگی کا مطالعہ بھی طالبانِ راہ ہدیٰ کے لیے صبر و استقامت سے خدمتِ دین کرنے کا سبق دے گا۔

خاکپائے شیر ربانی و گدائے آستانۂ لاثانی

میاں جمیل احمد شرقپوری

۲۷ شوال المکرم ۱۴۰۵ھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پیکرِ اخلاقِ کریمانہ

https://ataunnabi.blogspot.in

تاخیر فرمائی تو میرے دل میں وسوسہ گزرا، میں نماز مغرب کے بعد اجازت لے کر رخصت ہوگیا۔

اس مرتبہ بھی آپ کے فیض سے استفادہ نہ کرسکا، بعد میں معلوم ہوا کہ حرم شریف میں نماز حنبلی مسلک کے مطابق پڑھتے ہیں، ابھی کافی روشنی ہوتی ہے کہ مغرب کی اذان دی جاتی ہے اس لحاظ سے حضرت چند لمحے تاخیر کے ساتھ حنفی مسلک کے مطابق نماز مغرب ادا فرماتے ہیں۔

تیسری دفعہ حج پر جاتے ہوئے کراچی میں مولانا ادکاڑوی صاحب نے پھر کھانے کی دعوت دی، وہاں حضرت مدنی قدس سرہٗ کی ملاقات کے سلسلے میں گفتگو ہوتی رہی۔ مولانا ادکاڑوی صاحب نے تاکید فرمائی کہ حضرت سے ضرور شرف ملاقات حاصل کریں اور اسی وقت حضرت کی خدمت میں ایک دستی رقعہ لکھ کر دے دیا، جس میں اس فقیر کے متعلق تعارفی کلمات تھے۔

جب میں جدہ پہنچا تو مکہ مکرمہ جانے کے لئے ابھی کچھ وقت تھا، پاسپورٹ معلم کے ایجنٹ کے پاس تھے، تھکاوٹ بہت زیادہ تھی، رفقائے سفر مکہ شریف جانے کے انتظامات میں مصروف تھے، میں تھوڑی دیر آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گیا۔ خواب میں حضرت مدنی قدس سرہٗ کی زیارت ہوئی کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں، نماز مغرب کا وقت ہے، میں خاموشی سے بیٹھا رہا، میں اور دو تین ساتھیوں نے آپ کے ساتھ نماز مغرب باجماعت ادا کی، حضرت نے نماز، نوافل، اوراد سے فارغ ہوکر میری طرف رخ فرمایا اور اس فقیر کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر بغداد شریف کیطرف رخ کرکے فرمایا، میں نے آپ کا ہاتھ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا، جو کچھ مجھے سلسلہ قادریہ میں پہنچا تھا وہ آپکو دے دیا اور فرمایا کہ ہمارے سلسلہ قادریہ میں اتنے لمبے چوڑے وظائف نہیں ہیں، جتنی شریعت کی پابندی کروگے اتنا ہی فیض پھیلے گا اور بڑھے گا۔ اس کے بعد خواب سے بیدار ہوگیا، مکہ شریف کے لیے روانگی ہوئی، مناسک حج سے فارغ ہونے کے بعد مدینہ منورہ پہنچا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۲۵ ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ کو رخصت کے وقت باب جبریل میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ
کے آستانے پر حاضری دی، عصر کے بعد کا وقت تھا، آپ نے اخلاق کریمانہ سے
مرحبا مرحبا فرماتے ہوئے قریب بٹھایا، چائے کی پیالی عنایت فرمائی، میں نے اجازت نامہ
کا خلاصہ آپ کی خدمت میں پیش کیا، تھوڑی دیر بعد نماز مغرب کا وقت ہوگیا۔ نماز مغرب
باجماعت حضرت کے ساتھ ادا کی، آپ نماز کے نوافل و اوراد سے فارغ ہوکر میری
طرف متوجہ ہوئے اور میرے جواب بیان کے بعد سارے واقعہ کے مطابق اس فقیر
کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا اور شریف کی طرف رخ کرکے فرمایا کہ میں نے آپ کا
ہاتھ سید عرب پاک رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دیا اور ہر کہ بدست مصطفیٰ بیعت کرد
حق را بیعت کرد کے مطابق آپ کو سلسلہ میں اجازت بیعت دی
اور حضرت کے بعد سلسلہ کی [illegible]
اور خلافت [illegible]
اور آپ [illegible]
بھیجا ہوں گا [illegible]
صاحب [illegible]
سلسلہ [illegible]
فقیر حضرت مدنی [illegible]
اکبر [illegible]
اور حضرت کے [illegible]
خدمت میں ایک [illegible]
مدینہ نے بھیجا ہے کہ [illegible]
ہیں اور آپ کو [illegible]
دکھایا اور [illegible]
فرمایا، ہیں بادشاہوں سے کیا عرض،
ہم شہنشاہ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور حاضر ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکے
قدموں میں موت دیدے۔ آپ کی دعا قبول ہوئی کہ جنت البقیع میں آل بیت کرام
کے قدموں میں آپ کا مدفن ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مِیلاد ○ رُوحانی غذا

مدینہ منورہ کا اشتیاق ہر مومن کے قلب میں ہر وقت موجزن رہتا ہے بالخصوص جس دل میں حبیب کبریا شفیع ہر دو سرا سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کی چنگاری سُلگ رہی ہو تو وہ ہر لمحہ مدینہ منورہ کا وِرد رکھتا ہے۔ فقیر عرصہ دراز سے مشتاق تھا کہ قسمت کی یاوری ہو تو حاضری نصیب ہو۔ ۱۳۹۹ھ میں فقیر کو اس دولت سے نوازا گیا۔ زمانہ طالب علمی میں قُطب مدینہ حضرت علامہ ضیاء الدین احمد القادری المدنی قدس سرہٗ کا اسم گرامی سُن پایا تھا۔ نہ صرف نام بلکہ آپ کے علمی، عملی اور روحانی کمالات کا شہرہ بھی۔

مدینہ طیبہ پہنچتے ہی فقیر کے تلامذہ نے سنہری جالی پاک کی حاضری سے فراغت کے بعد قطب مدینہ کی زیارت کی یاد دہانی کرائی، فقیر تو پہلے ہی اس میخانہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شوق دل میں لئے تھا، احباب کے یاد دلانے پر بے چین ہو گیا۔ اس لیے بجائے اپنی رہائشگاہ پر جانے کے قطب مدینہ کے مکان کا رُخ کیا۔ عصر کے بعد کا وقت تھا، میرا رفیق مجھے قطب مدینہ کے مکان پر لے گیا۔ اس وقت حضرت کے پاس کثیر التعداد میں علماء و مشائخ موجود تھے اور آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا فضل الرحمٰن قادری مدظلہٗ بھی تشریف فرما تھے۔ علماء و مشائخ میں بعض فقیر کو جانتے تھے۔ اسلئے فقیر کے حاضر ہوتے ہی حضرت کو فقیر کا تعارف کرایا۔ حضرت فرمانے لگے "مجھے تو آپ کی آمد کا کافی عرصہ سے انتظار تھا، اچھا ہوا آ گئے"۔ مجھے آپ کے ارشاد گرامی سے شرم محسوس ہو رہی تھی کہ ایسی بڑی شخصیت مجھ جیسے کی منتظر ہو، فقیر پر کرم فرمایا اور جتنی دیر یہ فقیر حاضر خدمت رہا آپ نے خصوصی توجہ سے نوازا۔ اسی اثناء میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اپنی سرگذشت اور اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ سے
خصوصی تعلقات اور نیاز مندی کی باتیں شامل ہے۔ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران یہ واقع
کہ حضرت قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کا مدینطیبہ میں رہ کر مسلک حق کی ترویج کا کام سرانجام
دینا انہی کا حصہ ہے باوجودیکہ مخالفین نے بڑی چوٹی کا زور لگایا کہ مسلک اہل سنت دیارِ حبیب میں
مٹ کر رہ جائے لیکن اس مردِ مجاہد کے خلوص و استقامت نے مسلک کو وہ پروان چڑھایا کہ بے
سروسامانی کے باوجود عمل پیہم سے پیام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم گھر گھر پہنچایا۔ اپنے دولت کدہ پر سالانہ
کی محفل میلاد کے انعقاد سے اہل سنت کا تشخص کا [illegible] شامت ہوئی۔ ندوۃ آپ کے دولت
پر [illegible]
نے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

https://ataunnabi.blogspot.in

اسمِ اعظم

قطب مدینہ حضرت مولانا الشیخ الامام ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے فقیر بارہا مدینہ منورہ میں اور ایک دفعہ مکہ مکرمہ مسجد حرام شریف میں مستفیض ہوا۔

★ فقیر عموماً رات کی محفل میلاد میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری دیتا رہا۔

★ آپ بلاناغہ ہر رات محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کرتے تھے اور اس محفل میں روتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ مرض الموت میں بھی ہسپتالِ مدینہ منورہ میں محفل میلاد منعقد کرتے رہے۔

★ اور مختصر تبرک میلاد شریف (کھانا) میں اتنی برکت ہوتی کہ سب کو پورا ہو جاتا اور سب شرکاء کا پیٹ بھر جاتا اور بچ رہتا تھا۔

★ بہت دفعہ فقیر سے تقریریں اور نعتیں سُنیں۔

★ ایک دفعہ شام و مصر، عراق، غرض عرب و عجم کے علماء و مشائخ پر مشتمل محفل میلاد تھی عربی میں تقاریر ہو رہی تھیں۔ ہندو پاک کی نمائندگی کے لیے عربی میں تقریر کے لیے حضرت مدنی کی نگاہِ کرم نے فقیر کو منتخب کیا اور حکم دیا، فقیر نے ان کی نگاہِ کرم سے عربی میں تقریر کی۔

حضرت مولانا فوراللہ صاحب بصیر پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی اس محفل میں موجود تھے۔ حضرت مدنی نے دعاؤں سے نوازا۔

★ اکثر و بیشتر حضرت مدنی رحمۃ اللہ بوقت دُعا اپنی داڑھی کے سفید بال کریم کی بارگاہ میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پیش کر کے اجابت کی درخواست پیش کرے۔

* ایک دفعہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کا فلاں نام اسم اعظم ہے یا اے اللہ میں تجھ سے اسم اعظم کا صدقہ یہ بیک مانگتا ہوں، یہ صحیح نہیں۔ بھائیو! مجھے بتاؤ کہ سب سے اللہ کا کون سا نام خیر اعظم ہے (اصغر ہے)؟ اسی کے ترسب نام اعظم ہیں۔

* ایک دفعہ فرمایا کہ میں پہلے پہلے مدینہ منورہ آیا تو اس وقت کسی دکاندار نے مجھ سے کہا تھا کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

https://ataunnabi.blogspot.in

اور ریش مبارک اشکوں سے تر ہوگئی ، برجستہ ارشاد فرمایا " بیٹے " میں نے بھی تم کو اجازت دی اور بیٹے کو مزید اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ دلائل الخیرات ، قصیدہ بُردہ کی بھی اجازت مرحمت فرمائی پھر خوب خوب دعاؤں سے نوازا ۔ فقیر بارہ یوم مدینہ شریف حاضر رہا ۔ حضرت قبلہ کی خدمت میں اکثر و بیشتر حاضری دیتا رہا ۔

حضرت علیہ الرحمۃ شریعت و طریقت کے حامل تھے احکام اور امر و نواہی فرائض و واجبات سنن و مستحبات کی تعمیل و بجا آوری میں تاکید نہایت فرماتے اور اسے ہی اپنی زندگی کا مقصود سمجھتے علم و تقوے ورع ، تمک تجرید ، عشق ، تفرع ۔ ذوق ۔ کلام ، ارشادات رموزات ، میں اپنے زمانہ میں منفرد تھے میدان کرامت میں ، علم دین میں سرداروں میں سرآوردہ تھے ۔ آپ کی مجلس شریف میں یعنی آپ کے دولت کدہ میں کسی نشہ کی چیز کا نام بھی کوئی زبان پر نہ لاتا تھا ۔ آپ کی حیات طیبہ " الحب للہ والبغض للہ " کی آئینہ دار تھی ذرا سی بھی خلافِ شرع بات ناپسند ہی نہ فرماتے بلکہ اس پر سخت تنبیہ فرماتے تھے ۔ آپ جامع فضائل صوری و حضوری ، عارفِ باللہ مجاہد فی سبیل اللہ ، اعلاء کلمۃ الحق میں قدم راسخ و عزم صادق رکھتے تھے ۔ عارفانہ حیات کے اعتبار سے جامعیت مالک کے مالک تھے ۔ آپ اس درجہ پست باز مسکن و متواضع اور قناعت پسند تھے کہ دوست تو دوست دشمن بھی آپ کے اخلاق کریمانہ سے شرمندہ رہے ۔ ارباب حاجات اور مصیبت زدوں کے لئے ہر وقت آپ کے کرم کا دروازہ کھلا رہتا تھا ۔ غربا و مساکین کو ہر وقت اپنے سینے سے لگائے رہتے تھے ۔ جب کوئی آپ کے سامنے آپ کی تعریف کرتا تو منع فرماتے اور فرماتے : رَبِّ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا یَقُوْلُوْنَ "

آہ آج وہ ذات گرامی ہماری نگاہوں کے سامنے نہیں مگر ان کے فیوض و برکات کی بارش ہر وقت و ہر آن یکساں ہے ۔ خدائے تعالیٰ ان کی قبر انور پر انوار و تجلیات کی بارش فرمائے ۔ آمین آمین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شہبازِ حقیقت

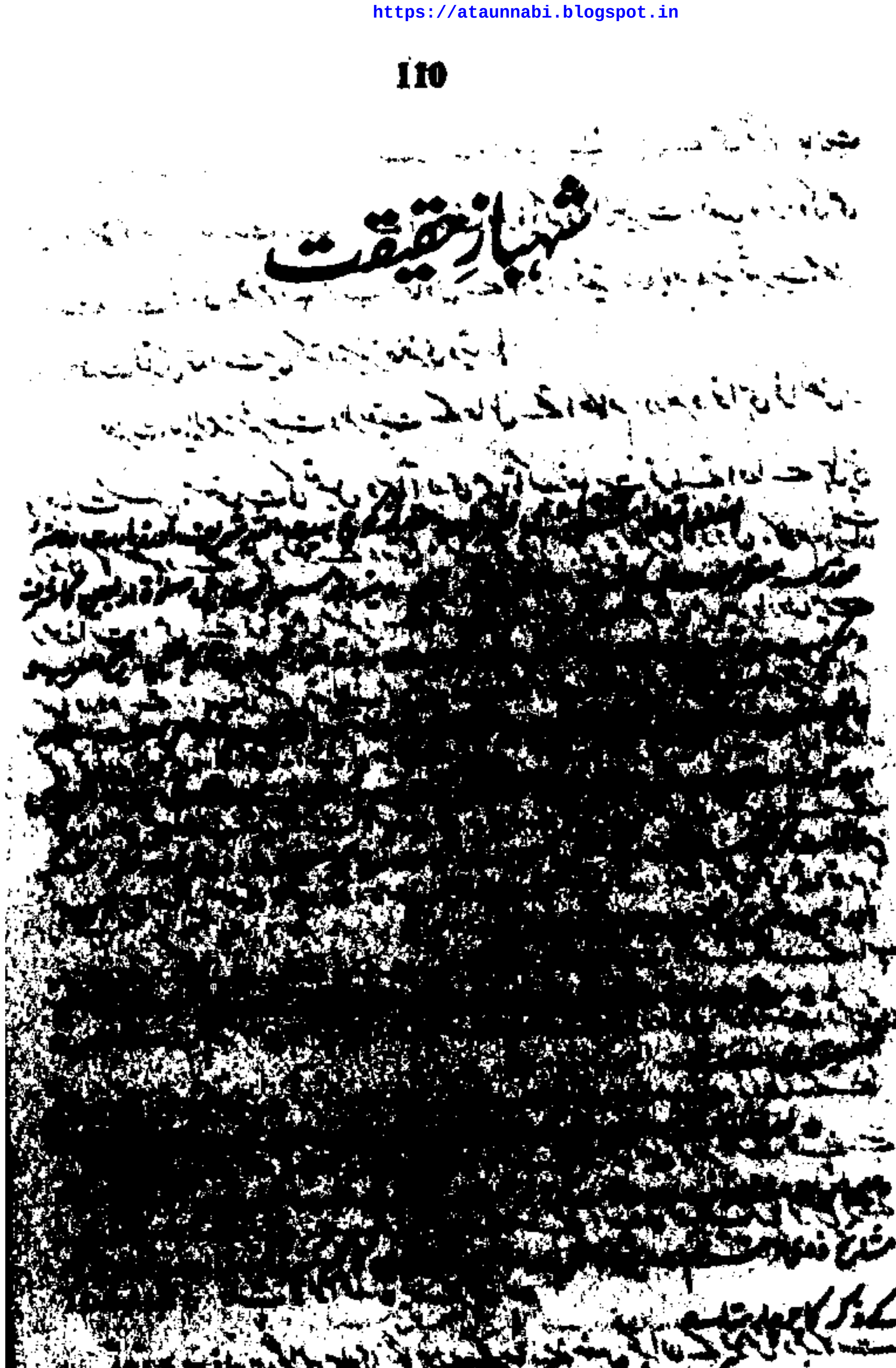

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عشقِ رسول میں فنافی الرسول ہونے کی تین دلیل ہے۔

★ آپ کا قلب پاک سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے منور تھا جس کی عکاسی آپکے چہرۂ انور سے ظاہر و باہر تھی اور آخر وقت تک، اور دیکھنے والے بیان کرتے ہیں کہ دُنیا سے رحلت فرماتے وقت بھی چہرہ انور نورانی ہی رہا۔ یہ ہے ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ ہے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

یہ نور اتنا دل کش اور جاذبِ نظر تھا کہ عام وخاص اس نورانی چہرہ کو دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔

★ اُن کے ملاقات کے وقت ان کی عالمانہ فاضلانہ اور مدلل ومفصل گفتگو سے اندازہ ہوتا تھا کہ آپ صرف گوشہ نشین ہی نہ تھے بلکہ ایک بہت بڑے فاضل اور بلند پایہ عالم دین اور حجۃ الاسلام اور شیخ الاسلام اور مناظر بین الادیان تھے۔

★ ان کی مہمان نوازی! سنتِ رسول مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سنتِ خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نہج پر تھی۔ ہر حج پر جانے والے سُنی حضرات مدینہ منورہ میں حضرت کی اس مہمان نوازی سے بہرہ ور ہوئے۔

★ آپ اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلِ سنت چودھویں صدی کے مجدد مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب قادری فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو کامیاب بنانے میں انتہائی سعی بلیغ فرماتے۔ اور آئندہ ورندہ کو اس مشن سے پورا پورا آگاہ فرماتے اور گستاخانِ رسول کی احسن طریقہ سے سرکوبی اور گوشمالی فرماتے۔ اور نظامِ مصطفےٰ کے نفاذ اور مقامِ مصطفےٰ کے تحفظ میں جہاد باللسان فرماتے رہتے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

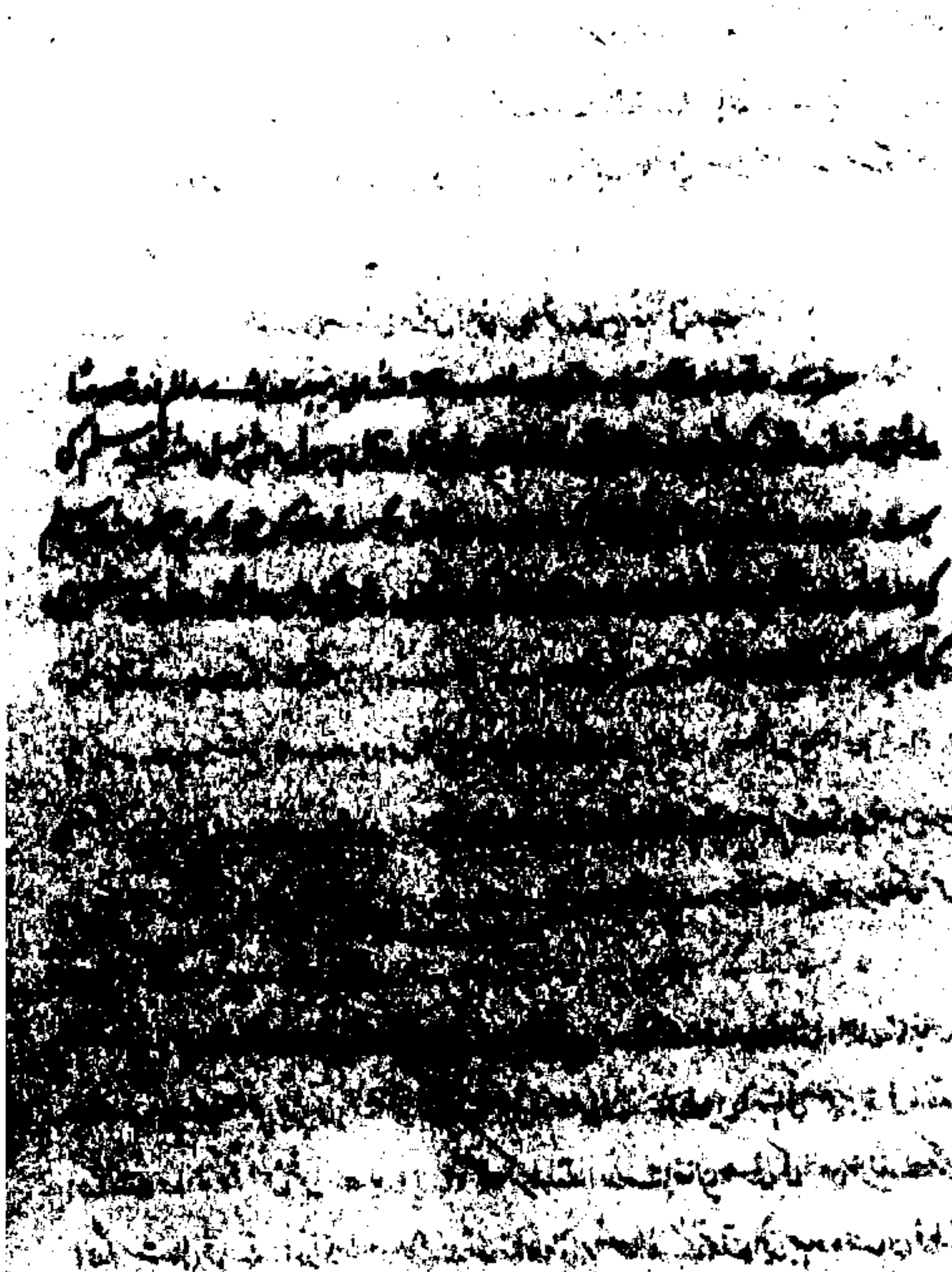

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مالکِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ

آسمانوں کے ستاروں کی طرح زمین کے بھی نجوم و کواکب ہوتے ہیں، جنہیں اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی زبان میں شب زندہ دار کہا جاتا ہے۔ ان زمینی نجوم و کواکب کی روشنی سے یعنی قیام اللیل اور اولئے تہجد سے شبہائے راج کی سیاہیاں لمعان پاشیوں میں بدل جاتی ہیں، اور ان نور پاشیوں پر نصرف سیارگان افلاک ناز کرتے ہیں بلکہ ساکنان عرش بھی فخر کرتے ہیں۔

حضرت خواجہ خواجگان شیخ المشائخ والعجم مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ انہی اعنی اقمار و شموس اور نجوم و کواکب میں سے تھے جن کے نورانی فیوض اور سرکار مدینہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربتِ خاص کی برکات عالیہ کے آثار نعم گستر سے ایک عالم کو تمتع کا موقع دیا۔

کہتے ہیں تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ پہلی صدی ہجری میں اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ کو پیدا فرمایا اور ان کی جبلت و طبع میں سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور مدینہ طیبہ کے پیار کے وہ تابناک جوہر رکھے کہ حضرت امام مالکؒ باوجود ہارون الرشید کی دلی دعوت، وعدۂ اکرام و انعام اور باحشمت و جاہ قیام کی ضمانت کے بھی مدینہ طیبہ چھوڑنے پر مائل نہ ہوئے بلکہ بزبان حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرمایا ؎

گفت مالک مصطفیٰ را چاکرم
جز ہوائے او ندارم در سرم

"میں تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاکروں میں سے ہوں اور میرے سر میں صرف

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جستجو اور سماعی ہوئی ہے :

چنانچہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی [illegible] وقت [illegible] سے باہر نہ نکلے حتیٰ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

https://ataunnabi.blogspot.in

بعض کو دیکھ کر سرکارِ دوعالم کی رحمت کے آثار نظر آتے۔ تقریباً ہر شخص حضرت کی خوانِ نعمت سے تبرکاً اور تیمناً، چند لقمے کھاتا اور ہم ایسے پر جوع لوگ پیٹ بھر کر کھانا کھاتے کیونکہ ہمیں تو مدینہ طیبہ کی سمولی، خبز اور ماشیف میں لذتِ انگور آتی اور الحمد للہ آتی ہے۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ ایک پٹکے سے اپنی کمر اور اپنے دونوں گھٹنے باندھ کر مجلس میں بیٹھتے۔ اور ہر ایک سے جن کے نام جانتے یا جن کے آنے کی اطلاع ہوتی خیریت پوچھتے۔ راقم الحروف کا اکثر پوچھتے۔ ناظم صاحب آئے ہیں۔ اس طرح ہر وارد و خارج سے خیریت پوچھتے۔ آپ کے اس عمل سے ہر زائر خوش دل ہو جاتا، اور یہ محسوس کرتا کہ جتنا حضرت صاحب کو مجھ سے محبت اور پیار ہے وہ کسی دوسرے سے نہیں۔

مدینہ طیبہ زادہ اللہ شرفہا کے مقامی وقت تقریباً گیارہ بجے کے قریب محفل نعت خوانی منعقد ہوتی۔ عربی، فارسی، اردو، پنجابی اور دیگر زبانوں میں نعت پڑھنے والے نعت خوان حاضر ہوتے۔ ان نعت خوانوں میں سے ایک اسود اللون نعت خوان جو عربی نژاد تھے نعت پڑھتے ہوئے لوگوں کے دل لوٹ لیتے۔ میں دانستہ طور پر اپنی نعت سنانے سے گریز کرتا اور اعلیٰحضرتؒ یا مولانا حسن رضا رحمۃ اللہ علیہما کی نعت پڑھتا۔ مجھے سینکڑوں ریال ملتے۔ حاجی آدم میمن جو کراچی سے مستقلاً طور پر مدینہ منورہ میں رہائش پذیر تھے مجھے اکثر محافل میں بھی لے جایا کرتے تھے۔ مگر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے۔

ان محافل کے علاوہ دیگر اوقات میں بھی راقم الحروف حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر رہتا۔ اور قلبی کیفیات بیان کر کے ان کے علاج کی التماس کرتا۔ ایک دن میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا۔ میرا دل دن بھر خیالات باطلہ کا مدخل و مخرج رہا۔ میں نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی۔ حضرت! مدینہ طیبہ میں رہ کر بھی بعض اوقات دل ایسے خیالات کا مدخل و مخرج رہتا ہے جن کے بیان کرنے سے ندامت و شرمندگی سے سر نیچا ہو جائے۔ حضرت مدنی نے فرمایا: ایسے خیالات تقاضائے بشریت ہیں اور آتے جاتے ہی رہتے ہیں۔ ان کی پروا نہ کیا کرو۔ حضرت [illegible] نے فرمایا جب صحابہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی شکایت کرتے تو حضور پُرنور
فرماتے کہ تم لوگ ذکر ربانی کا دامن تھامے رکھو۔ ایسے خیالات آنی جانی چیز ہے۔ پھر فرمایا! ایسے
خیالاتِ فاسدہ سے منفی و ہانی کے لیے کلمہ طیبہ کا ورد سب سے بہتر اور مؤثر ہے۔
ایک دن میں نے عرض کی سرکار! لوگوں کی مرادیں باوجود ہزارہا دعاؤں کے حاصل
کیوں نہیں ہوتیں کہا جیسے! وقت مرنے کے کلمہ ہی زبان سے نہیں نکلتا اور سب لوگ
کی مراد بر آتی ہے۔ [illegible] یا رسول اللہ! ذکر صابر تک [illegible]
اور [illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

https://ataunnabi.blogspot.in

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محافل ومجالس برپا ہوتیں۔ میرے پیر بھائی اور مخدوم برادر کبیر فنا فی الشیخ وفنا فی الرسول کی منزل پر فائز جناب الحاج محمد اسماعیل مرحوم ومغفور ساکن دار برٹن بعدہٗ مقیم منڈی شیخوپورہ جن کے بڑے برخوردار ایس ایم رفیق صاحب پاکستان گیٹ کے مینجنگ ڈائریکٹر بلکہ پاکستان میں کمپنی کے (PLENIPOTENTIARY) سیاہ وسفید کے مالک ہیں۔ مجھے ایسے لوگوں کی چہرہ شناسی کرادی۔ ان میں سے لائل پور کا ابلیس صفت انسان میجر محمد اسلم تھا۔ یہ مدینہ منورہ میں مسجرین کا سرغنہ تھا۔ اس شخص کی یہ عادت تھی کہ ایسے مقامات پر جہاں نعت کی مجالس ومحافل برپا ہوتیں وہاں چھاپے مروا تا اور خواہ مخواہ عاشقان رسول کو تنگ اور دق کرتا۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کے واقعات و واردات کا ذکر سعودی عمال سے کرتا اور خوب مرچ مصالحہ لگاکر اس کی عادت ثانیہ یہ تھی کہ اس والان میں جہاں سے گنبد خضریٰ کی دید سے عشاق رسول تبرید دل وجان کرتے ہیں عشاق کو سعودی سپاہیوں کی مدد سے اٹھوا دیتا۔ ذرا تک پڑتا کہ فلاں شخص پاکستان کی فلاں روحانی گدی سے تعلق رکھتا ہے یا صلوۃ وسلام کی مجلس کا منعقد کرانے والا ہے تو اسے خواہ مخواہ مصیبت میں مبتلا کرتا۔

۱۹۷۵ء میں میں مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفہا میں فندق قصر الرحاب جو ان دنوں سب سے مہنگا ہوٹل تھا ٹھہرا ہوا تھا میرے پاس سعودی وزارت الاعلام کی خاص بڑی اور خوبصورت کار تھی۔ میں صبح کی نماز کے بعد مسجد ممبلتین، مزار مقدس حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے نکل جاتا۔ ایک دن میرے کسی پاکستانی نجدی نے اس سے تعارف کرایا تو میں نے برملا کہا اچھا یہ ہے میجر محمد اسلم جس کی یہاں "EXTERNMENTY" یعنی استیصال کے احکام صادر ہو چکے ہیں۔ میجر محمد اسلم میری بات سن کر کچھ ٹھٹھر گیا۔ لیکن مجھے کہنے لگا، ناظم صاحب میری والدہ اور میری بیوی حج کے لیے آئی ہوئی ہیں میں چاہتا ہوں انہیں مسجد قبا اور دیگر زیارات کراؤں۔ آپ مجھے اپنے ساتھ لے چلیں۔ ماشاء اللہ ایسا بہت وسیع وعریض ہے۔ لجاجت سے کہا تو میں نے ہاں کر دی۔ مسجد قبا کے بعد ہم بستان سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی زیارت خاص کر ان درختوں کی زیارت کے لیے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سید ابوالبرکات سید احمد برکاتی المعروف بہ قبلہ سید صاحبؒ کی مجلس میں میرے اپنے تجربے کی اساس پر بلا روک ٹوک کہا جا سکتا ہے کہ پانچ منٹ کے جلسے سے پانچ سال کا سُرور ملتا اور اتنے سالوں میں جتنا کوئی علم حاصل کر سکتا ہے علم حاصل ہوتا۔

دھیمی آواز میں گفتگو فرماتے۔ نہایت آسان لفظوں میں دقیق مسائل سمجھاتے۔ اعلیٰحضرت کا نام لیتے تو سارا جسم ادب و احترام کا مرقع نظر آتا۔ حضور سرورِ عالم و عالمیان اور فخرِ آدم و آدمیان کا اسم گرامی لیتے تو مشامِ جان سے ادب کی خوشبوئیں آتیں۔ ؎

زِ فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم!
کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجا است

۱۹۷۵ء میں راقم الحروف مدینہ منورہ میں حاضری کے لیے حاضر ہوا تو جمعرات کا دن تھا فقیر کوچہ طیبہ نے اپنے مولا و آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری کا لطف لینے کے بعد دیگر مقامات کی زیارت کی، بعدہٗ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مائدہ کرم اور خوان نعمت پر جا بیٹھا جہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے نعمتیں بٹ رہی تھیں۔ حاجی اسماعیل شیخوپوری نے اپنے ٹفن کیریئر سے دو پلائے نکال کر میری تھالی میں ڈال دیئے میں اس روز نیت کئے ہوئے تھا کہ کہیں سے پائے ملیں تو کھا کر تکان دُور ہو۔

تھوڑی دیر بعد حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا اس سال ناظم صاحب آئے ہیں۔ حاجی آدم مرحوم نے عرض کیا حضور حاضر ہیں۔ میری آمد کا سننا تھا تو نہایت ہی احسن انداز میں دعائیں دیں۔ میں نے مصافحہ کر کے تقبیل یدین کی اور آپ کے پاس خاموشی سے بیٹھ گیا، محفل نعت و منقبت شروع ہوئی۔ آخر میں مجھے فرمایا کہ نعت سناؤ۔ میں نے اپنی ایک نعت سنائی، جب مقطع سے

خواہشوں سے ہے معمور دل ہر گھڑی پہ ہے حسرت جو دل میں تو بس اک یہی
میرا مدفن ہو ناظم دیارِ نبی موقع مرگ قرب و جوارِ حرم

پڑھا تو نہ صرف حاضرین میں سے اکثر ماہی بے آب کی طرح تڑپے بلکہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میزبانِ مہمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ فقیر پہلی مرتبہ ۱۹۵۶ء میں حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوا۔ علاوہ دیگر رفقاء کے حضرت مولانا غلام قادر اشرفی مرحوم بھی رفیقِ سفر تھے۔ مدینہ طیبہ میں تقریباً ۳۸ دن قیام کا شرف حاصل ہوا۔ مدینہ طیبہ میں مجاہد ملت حضرت مولانا حبیب الرحمٰن، مولانا مفتی ظفر علی نعمانی پیر سید محمود حسین شاہ صاحب علی پوری اور بعض دیگر حجاج و زائرین کی موجودگی میں نجدی قاضی سے بعد نماز عشاء رات گئے دیر تک عربی میں مباحثہ و مذاکرہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ اس کو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ساکت ہونا پڑا۔ اور کوئی جواب نہ بن سکنے کے بعد اس نے آرڈر دیا کہ میں بحیثیت قاضی القضاء حکم دیتا ہوں کہ مسجد میں الگ جماعت نہ کروایا کرو ہمارے ساتھ نماز پڑھو" (وہ فصلوا فی البیوت) یہ سب حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدقہ تھا کہ وہ ایک طالب علم سے صحیح گفتگو نہ کر سکا۔ ورنہ من آنم کہ من دانم

حضرت مخدوم ضیاء الملت پہلے بھی روزانہ نہایت کرم فرماتے اس واقعہ کی تفصیل سننے کے بعد مزید شفقت فرمانے لگے یہاں تک کہ اپنے جد سلاسل طریقت اور اسانید حدیث کی اجازت فقیر کو اور مولانا غلام قادر اشرفی صاحب کو عطا فرمائی۔ مولانا غلام قادر صاحب نے اپنے ہی ہاتھ سے تحریر کی کیونکہ مولانا موصوف نہایت خوش خط تھے۔ سلاسل طریقت کی اجازات قلمی فقیر اور مولانا اشرفی کے پاس تھیں جو انہوں نے مجموعہ اوراد و وظائف کے آخری صفحات پر درج کر دی ہیں۔

حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی پیکرِ علم و عمل تھے۔ زہد و اتقاء میں یکتائے روزگار تھے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اپنے گھر سے نکلے اور بغداد شریف شریف کے قیام اور مدینہ شریف میں قیام کے موقع پر جس قدر ابتلاء و امتحان کا ان کو سامنا کرنا پڑا اس پر صبر و تحمل انہی کا حصہ تھا۔ ایک دفعہ فرمایا کہ میں بریلی شریف اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حرم پاک مدینے بعض مخالفین کی شدید تکلیف دہی کا ذکر کیا تو اعلیٰحضرت نے مولانا بعض دیگر احوال کے باتصویر حسبنا اللہ و نعم الوکیل پڑھنے کی تاکید فرمائی جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے شر اور اور حاسدین سے محفوظ رکھا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے پاس بیٹھ کر حصولِ برکت کے لیے مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پڑھا کرتا تھا۔ پاس ہی ایک شامی دمشقی عالم سید محمد نصیر دمشقی بیٹھے تھے ان سے مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہتی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ دل چاہتا ہے کہ مدینہ طیبہ ہی میں اقامت پذیر ہو جاؤں۔ انہوں نے فرمایا: انت فی الباکستان وقلبك ههنا خیر ان تکون ماهنا وقلبك فی الباکستان اوکما قال۔ تم پاکستان میں رہو اور تمہارا دل یہاں لگا ہوا ہو۔ اس سے بہتر ہے کہ رہو یہاں اور دل پاکستان میں لگا رہا۔" گویا کہ ان بزرگوں نے بھی حضرت مولانا کی تائید فرمادی۔

حضرت مولانا مرحوم ہمیشہ دین اسلام کی تبلیغ فرماتے رہتے تھے اور مسلکِ حقہ اہلسنت پر کاربند رہنے کی تاکید و تلقین کرتے تھے۔ مگر ساتھ ہی فرماتے کہ یہاں حاضری کے وقت اپنے مسلک پر ثابت رہو مگر ان..... کے شر سے بھی بچتے رہو۔ یہ نہایت شریر ہیں۔ اور علماء و مشائخ اہلسنت کو اکثر پریشان کرتے ہی رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مدنی کو جنت الفردوس میں بلند ترین مقام عطا فرمائے اور ہم سب اہلِ عقیدت کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق ہو۔ (آمین)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قطب بلد النبی ﷺ

[redacted]

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کیا۔ گفتگو سے معلوم ہوا وہ صاحب چنیوٹ لاہور کے باشندے ہیں جو عرصے مدینہ منورہ میں رہائش پذیر ہیں۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگے کہ آپ عین منزل مقصود پر کھڑے ہیں۔ یہ مکان حضرت ہی کا ہے۔ آپ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلے جائیں مولانا بالکل سامنے تشریف فرما ہوں گے۔ میں اپنا دل تھامے اوپر چلا گیا، ایک ولی کی بارگاہ میں حاضری تھی۔ دل دھڑک رہا تھا، فقیر ان لوگوں کی ہیبت سے خوب واقف تھا۔ ان کی ہیبت سے پہاڑ رائی بن جاتے ہیں، سمندر خشک ہو جاتے ہیں، فقیر اوپر پہنچا، حضرت اپنی پوری جلالتِ ولایت سے سامنے ہی جلوہ افروز تھے، میں ٹھٹھک کر رہ گیا۔ بُت کی طرح صامت کھڑا ہو گیا، حضرت نے نظرِ کرم فرمائی۔ نہایت دھیمی آواز سے فرمایا "آجائیے" اس جملے سے سارا خوف کافور ہو گیا۔ فقیر آگے بڑھا دوزانو ہو کر سلام عرض کیا۔ دست بوسی سے سرفراز ہوا اور خاموش بیٹھ گیا۔ کمرے میں چند احباب بھی موجود تھے ــــ کمرہ میں مکمل سناٹا لیکن سکون، بیابان کا منظر۔ مجھے حضرت بیدم وارثی یاد آئے۔ میں دل ہی دل میں ان کا شعر پڑھنے لگا۔ ؎

کوئی محفل ہو بیاباں کے مزے لیتے ہیں
جہاں پر بھی جمع ہوتے ہیں دیوانے چند

حضرت نے خامشی کو ختم کر دیا، مسکرا کر فرمایا:

"کہاں سے تشریف لائے ہیں"؟

لاہور، پاکستان

"کب تشریف لائے؟"

"کل تہجد کے وقت آیا تھا"

"نمازِ عشاء کے بعد روزانہ محفل میلاد ہوتی ہے۔ آپ تشریف لایا کریں۔

"ان شاء اللہ العزیز! ضرور حاضر ہوں گا"

یہ تھی میری پہلی ملاقات، سارا دن عشاء کے انتظار میں گزارا۔ عشاء کے بعد حاضر ہوا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کلام پڑھا جا رہا تھا۔

ان کی ہیک نے دل کے لیے کہا ہے

جس ماہ پڑھے گئے کہ ہے بیٹا دیتے ہیں

"یہ خلیفہ سید ہے کہ ہے" کا ترانہ پڑھا گیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت فقیہ اعظم مولانا نور اللہ نعیمی بصیر پوری

چند لمحے

کے قرب میں

خلیل احمد نوری

حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد قادری مدنی علیہ الرحمۃ

کے چہلم کی تقریب سے واپسی پر میں نے سفرِ طیبہ کے بارے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا "مدینہ عالیہ کا سفر؟ سبحان اللہ" اور ساتھ ہی ایک لمبی سرد سانس لی اور آنکھیں موند لیں۔ اتنے میں ایک ملاقاتی حاضر ہوا اور موضوع بدل گیا۔ موقع ملتے ہی عشق مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے معمور سینے کو ہوا دی اور پھر عشق و محبت کے اس سیلاب کے آگے کوئی بند نہ باندھا جا سکا۔

حضرت اقدس مدظلہ سے درسِ حدیث سننے کی سعادت سے بہرہ مند اصحاب بالخصوص اور آپ کی عام مجلس میں شرکت کرنے والے حضرات بالعموم اس بات سے بخوبی آشنا ہیں کہ حضرت والا تبار کی زبان پر محبوب پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام آتے ہی چہرہ زرد پیلا آنکھیں پُرنم اور آواز تغیر پذیر ہو جاتی ہے۔ بس یہی کیفیت تھی جب آپ نے رودادِ سفر طیبہ سنائی۔ اسی لیے کتنی ہی باتیں سے آواز کے رندھے جانے اور نقاہت کی نذر ہو گئیں۔

— ہاں بھئی — خود جو اس مکتب کے طالب علم ٹھہرے۔ چنانچہ آپ نے مولانا ضیاء الدین قاضی مدنی علیہ الرحمہ کی زندگی اور وصال کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا:

"مولانا ضیاء الدین علیہ الرحمہ کی سی خوش بختی کسی کے ہی مقدر میں ہوگی۔ جنہوں نے تقریباً ۸۰ برس صرف اس آرزو پر دیارِ حرم میں گزار دیئے کہ جنت البقیع میں دفن ہو سکیں — حکومت کی پابندیوں اور تند و تیز ردِ عمل کے باوجود آقا علیہ السلام کی محفل میلاد میں انہوں نے کبھی کوتاہی نہ ہونے دی۔"

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آپ کے وصال کی ساعات قریب تھیں۔ آپ مکمل ہوش و حواس میں تھے۔ مگر نقاہت حد درجہ زیادہ تھی۔ حاضرین نے دیکھا کہ آپ ہاتھ جوڑ کر کسی سے معافی کے خواستگار ہیں اور کہہ رہے ہیں "مجھے معاف کر دیں۔ کمزوری کے باعث تعظیم کے لیے اٹھ نہیں سکتا۔" ذرا دیر بعد حاضرین کے استفسار پر بتایا کہ ابھی حضرت علیہ السلام، حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اور اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے تھے۔"

حضرت زید مجدہٗ نے فرمایا:

"جب مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ کا جنازہ اٹھا تو ازدحام کی یہ کیفیت تھی کہ باب عمر رضی اللہ عنہ سے گزرتے ہوئے بیسیوں آدمی زخمی ہو کر گرے۔ آپ کی وصیت کے مطابق محلہ مسجد کی خواہش کے مطابق اہلِ بیت کرام رضی اللہ عنہم کے بہت قریب آپکو دفن ہونے کی سعادت ملی۔" واللہ اعلم

حضرت اقدس لازال فیوضہم نے فرمایا:

"مولانا ضیاء الدین کے صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن صاحب ان کے بڑے جانشین ثابت ہوئے ہیں۔ بالکل انہی جیسے درویشانہ زندگی اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مالا مال ہیں۔ اس مرتبہ مولانا موصوف مظفر گڑھ میں میرے ہاں ٹھہرے تھے۔ ایک آدمی کا وقت دیا تھا۔ وہ ملنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ ان کے زمانے میں خود حاضر ہوتا ہوں۔"

قارئین! اور مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ کے گھرانے سے عقیدت و احترام اور محبت کا عالم دیکھا اسے دیکھ کر عقیدت کی جھلک بھی ملاحظہ کیجیے۔

حضرت فقیہِ اعظم مدظلہٗ کے خادم خاص حاجی محمد انور نے بتایا کہ مولانا فضل الرحمٰن مدظلہٗ نے اپنے خدام کو خبردار کیا تھا کہ ان (حضرت فقیہِ اعظم) کا خصوصی خیال رکھا کریں۔ کیونکہ میں نے قبلہ ابا جان کو دیکھا کہ انہوں نے برصغیر پاک و ہند کے پیرانِ عظام میں سے کسی کے ہاتھ نہ چومے بلکہ پیرانِ عظام خود والدِ محترم کے ہاتھ چوما کرتے مگر ان کے ہاتھ چومنے میں پہل ابا جان کی طرف سے ہوا کرتی۔"

ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور (ساہیوال)
شمارہ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آفتابِ علم و حکمت

ضیائے الحضرت مقتدائے اہلِ سنت قطب مدینہ عالیہ مولانا الشیخ ضیاء الدین احمد مدنی قادری قدس سرہٗ العزیز بقول امام اہل سنت حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ امیر مرکزی انجمن جزب الاحناف مدینہ عالیہ میں اہل سنت کا ملجا و ماویٰ تھے۔ اور استقامت علی الحق کا روشن مینار تھے۔ یہی وجہ ہے کہ خدمت میں حاضر ہونے والے ہر زائر طیبہ سے یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں آپ کے لیے دُعا کرتا ہوں اور آپ میرے لیے دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نجدیوں کے شر سے محفوظ رکھے اور مدینہ عالیہ میں رہتے ہوئے صحیح ادب کی توفیق دے۔ چنانچہ ۱۹۷۳ء اور پھر ۱۹۷۶ء میں دونوں مرتبہ مدینہ عالیہ کی حاضری کے دوران حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ہم نے بھی بارہا سُنے بلکہ اس سلسلہ میں آپ ہر زائر سے ایک حدیث پاک بیان فرماتے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس زبان سے دُعا کرو جس سے نافرمانی نہ کی ہو اکما قال علیہ السلام اور پھر آپ اس ارشاد عالی کا مفہوم یہ بیان فرمایا کرتے کہ آپ میرے لیے دُعا کریں اور میں آپ کے لیے دُعا کرتا ہوں کیوں کہ میری زبان سے آپ نے کوئی گناہ نہیں کیا اور آپ کی زبان سے میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ اور یہی ظہر غیب میں دُعا کی حکمت ہے۔

۲۰ جنوری بروز جمعرات حرم نبوی ملی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات میں نماز ظہر ادا کرنے کے بعد آستانہ پر بندہ ناچیز اور میرے برادر گرامی صاحبزادہ ۔۔۔ عبدالخالق شاہ صاحب حاضر ہوئے۔ مدینہ عالیہ میں رہنے والوں کی روایتی خوش اخلاقی کے مطابق کئی بار مرحبا مرحبا کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایمان افروز الفاظ سے نوازا۔ سلام مسنون اور دست بوسی کے بعد ہم بیٹھ گئے۔ دیگر ارشادات کے علاوہ حضرت نے تمام حاضرین کو اس دعا سے نوازا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں رکھے نیز فرمایا کہ کہنے کو تو یہودی اور نصرانی بھی "لا الہ الا اللہ" کہتا ہے لیکن وہ اس لیے کافر ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور نیاز مندی سے خالی ہے۔ دوران گفتگو بندہ نے صحت کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ "الحمدللہ" ٹھیک ہوں۔ بچپنا گیا۔ جوانی آئی، جوانی گئی اب بڑھاپا آگیا۔ اب وہی کیفیت ہے جو بڑھاپے میں ہوتی ہے۔ دل و دماغ الحمدللہ رب العالمین بالکل درست ہیں۔

فرمایا میری پیدائش ۱۳۱۷ھ میں ہوئی اور ۱۴۰۰ھ میں ایک صدی پوری ہو گئی اور جو وقت گزر رہا ہے یہ صدی سے زائد ہے۔ دوران گفتگو امام اہل سنت اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر خیر شروع کیا تو بہت خوش ہوئے اور خود ہی نہایت اہتمام سے ان کا ذکر فرمایا اور اسی سلسلہ میں آستانہ مبارک میں لگے ہوئے ایک فریم کی طرف اشارہ فرما کر دریافت فرمایا کہ یہ منقبت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی ہے جو کہ حیدرآباد کے شکور بیگ صاحب نے لکھی ہے۔ چنانچہ بندے نے حکم پاکر اسے اتار کر سنایا۔ بندے نے عرض کی۔ منقبت تو سنی ہے اور بارہا سنی ہے۔ صاحب منقبت "احسانی" منقبت نگاری بلور تبرک ہمارے پاس محفوظ ہے۔ ان کا ایک شعر حضرت کے متعلق بھی ہے جو کہ زبان زد خاص و عام ہے۔

طیبہ میں اسکی وجہ سے دھوم ہے کہ جو
تیری امانتوں کا نگہباں ہے آج بھی!

اسی دوران ہم نے عرض کی پہلی حاضری کے وقت ہمیں ایک ماہ سے زیادہ وقت دیا تھا لیکن اس دفعہ ایک ماہ سے بھی کم وقت ملا ہے۔ تو ہماری اس بے چینی اور ذہنی اضطراب کو فطرت اور صحیح کیفیت میں بدلنے کے لیے فوراً ارشاد فرمایا کہ قبولیت کا ایک لمحہ ہی بہت ہے۔ جتنا وقت ان کی نگاہِ کرم سے مل جائے وہی غنیمت ہے، خدا کرے قبولیت ہو۔ کہاں وہ ذہنی پژمردگی کہ وقت کم ملا اور کہاں علی الفور یہ خوشگوار احساس کہ خدا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تعالیٰ کا شکر ہے کہ شہر کریم میں آستانۂ حبیب پاک میں حاضری تو ہوگئی اور شیخ کامل حضرت علامہ الشیخ ضیاء الدین قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کیمیا اثر کا یہ فیض نہ جانے مجھ جیسے کتنے مضطرب دلوں کو سکون بخشتا ہے۔

حضرت مدنی کے حاضر باش نیازمند خوب جانتے ہیں کہ ان کی محفل میں ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی دوسرا کام ہی نہیں ہوتا تھا۔ جو شخص بھی حاضر ہوتا اس سے پوچھتے کہ آپ نعت شریف پڑھتے ہیں؟ چنانچہ جب ہم حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا تو جواب اور مرحبا مرحبا کے ایمان افروز کلمات ارشاد فرمانے کے بعد یہی سوال فرمایا تو اخی مکرم سید محمد عبدالخالق شاہ صاحب نے عرض کی "الحمدللہ رب العالمین" ہم نعت شریف پڑھتے ہیں۔ بس پھر کیا تھا فوراً فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک وسلم علیک یا نبی اللہ! چنانچہ برادر مکرم نے حضرت کے پاس موجود صدائق بخشش لے کر ؎

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

الخ نعت شریف پڑھی۔ فارغ ہوئے تو حوصلہ افزائی اور قدرشناسی کے لیے تحسین بھی فرمائی۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ نعت شریف تو ماشاء اللہ! بہت خوب ہے لیکن آپ کا پڑھنے کا انداز بھی خوب ہے۔ چنانچہ جب بھی حاضری ہوئی اور بھائی جان نے نعت شریف سنائی تو جہاں ذکر محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن کر خوش ہوتے وہاں انداز نعت خوانی پر بھی تحسین فرماتے۔ امام اہل سنت اعلیٰحضرت بریلوی حضرت مولانا حسن رضا بریلوی علیہما الرحمۃ کا کلام تو بہت ہی رغبت سے سنتے تھے۔

ماشاء اللہ! حضرت مولانا الشیخ قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مجسمہ تھے۔ جونہی کسی نے نعت شریف شروع کی ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی۔ آپ ترنم کے زیر و بم کی بجائے ہمیشہ معنویت کو پسند فرماتے۔ تلفظ اور ادائیگی کی صحت سے بہت متاثر ہوتے۔ چنانچہ بارہا مشاہدہ ہوا کہ معنویت کی بجائے آواز کے زیر و بم اور صرف

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فن کی مہارت پر مزدوری دینے والے نعت خوان کامیاب نہیں ہو سکے۔ کیونکہ محبت تو ذات محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے ذکر سے ہوتی ہے صرف خوش آوازی سے نہیں ہاں صحت اور ذمہ دارانہ ادائیگی کے ساتھ اگر مغنوں خوش الحانی ہو جائے تو نور علیٰ نور۔

ایک دن بندۂ ناچیز نے عرض کی کہ حضرت آپ نے امام اہل سنت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے یہاں مدینہ عالیہ میں ملاقات کی یا ہندوستان میں؟ تو فرمایا کہ میں نے ان کی زیارت ہندوستان میں کی۔ وہ اس طرح کہ ۱۳۳۱ھ سے ۱۳۳۶ھ تک میرا معمول رہا کہ ہر جمعرات کو پہلی پہر پیلی بھیت سے بریلی شریف پہنچتا۔ رات وہیں بسر ہوتی۔ جمعہ حضور امام اہل سنت علیہ الرحمۃ کے ساتھ پڑھتا۔ جمعہ کے بعد دسترخوان بچھایا جاتا۔ لنگر سے فارغ ہو کر ریل کا وقت ہو جاتا تو اجازت لے کر ریل پر سوار ہو کر پیلی بھیت پہنچ جاتا۔ نیز فرمایا کہ اس وقت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان صاحب کی عمر شریف ۱۴ سال کی تھی۔

نیز بندہ نے پوچھا کہ جب اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو آپ کہاں تھے؟ فرمایا اس وقت میں بغداد میں تھا۔

۲۵ جنوری ۱۹۷۵ء مدینہ عالیہ کی حاضری کا آخری دن تھا کہ ہم حضرت کی خدمت میں سلام کے لیے حاضر ہوئے اور دوران گفتگو ایک ساتھی نے عرض کی کہ حضرت ہم صبح مدینہ عالیہ سے وداع ہو رہے ہیں۔ کچھ کو تو اس نے کہہ دیا کہ وداع ہو رہے ہیں لیکن ایک غلام الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے سامنے یہ تصور کیے ہوئے تھا کہ شاید ہم سب سے وداع ہوں۔ تو فرمایا کہ وداع کا لفظ نہ بولیں جیسے کہ عام لوگ کہتے ہیں او وداع یا رسول اللہ ——— فرمایا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وداع ہو کر کہاں ٹھکانہ اور کہاں جاؤ گے۔ او وداع کو بجائے "الامان یا رسول اللہ" "الحیتلا یا رسول اللہ" پڑھو۔ ازاں بعد نہایت اہتمام خشوع سے ہم سب خدام کے لیے دعا مانگی اور واپسی ہوئی۔

فی الحقیقت حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت سے عشق و مستی کا ایک جہان خاموش ہو گیا ہے۔ مولا کریم اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے جملہ سے حضرت کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

خلف الرشید مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی کو اپنے والد کریم کے فیوض و برکات سے
ہمیشہ مستفیض و مستنیر رکھے اور گلستان رضویت کا یہ سدا بہار پھول ہمیشہ مشام جان و
ایمان کو معطر و معنبر کرتا رہے۔ (آمین)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پیکرِ شفقت و محبت

احقر نے حضرت شیخ العصر والعجم علامہ ضیاء الدین احمد القادری المدنی قدس سرہٗ کی انتہائی قربت میں جو چند سال گزارے، اس دوران ناچیز نے حضرت والا مرتبت قدس سرہٗ کی صحبت سے جو کمال قادری رضوی روحانی فیض پایا، اپنے ناقص علم سے عرض کرتا ہے۔

۱۹۷۶ء میں ناچیز کی قسمت کا ستارہ چمکا اور مدینہ منورہ کا سفر نصیب ہوا۔ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بائیں طرف جہاں دل و جان کے نذرانے پیش کئے جاتے ہیں، جہاں ستر ہزار فرشتے صبح سویرے اور ستر ہزار شام کے وقت درود و سلام کے موتی لٹاتے ہیں، میں نے بھی درود و سلام عرض کیا۔ مسجد نبوی شریف سے باہر آکر سوچا کہ عاشقِ رسول حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضری دوں چنانچہ مغرب کے وقت حضرت ستیدی مدنی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام عرض کرنے کے بعد دست بوسی کی تو حضرت نے ناچیز کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا کہاں سے تشریف لائے ہیں؟ عرض کیا حضرت! وکالہ (پاکستان) سے حاضر ہوا ہوں اور قادری سلسلہ میں بیعت ہوں، حضرت فرمانے لگے پھر تو آپ ہمارے پیر بھائی ہیں۔ حضرت قبلہ کے کمالِ اخلاق و محبت سے ناچیز اس قدر متاثر ہوا کہ حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کے وصال تک اکثر رات کی بابرکت محفل میں حاضر ہوتا رہا، اس دوران شاید کبھی کسی انتہائی مجبوری کی وجہ سے ہی ناغہ ہوا ہو۔ آپ سے پہلی ملاقات کے بعد اسی رات کو جب محفل میں حاضر ہوا تو آپ نے ناچیز کو حکم فرمایا کہ جانِ جاں حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت بیان کریں۔ میں ایک لمحہ کے لیے سوچ میں گم ہو گیا کیونکہ میں نے تو پہلے کبھی کسی محفل میں نعت نہیں پڑھی تھی، میرے قریب ہی بھائی اکرم نقشبندی،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا کہ بھائی سوچئے کیا ہو جیسی پڑھی جاتی ہے پڑھو، ناچیز نے امام احمد رضا فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کی مشہور نعت ؎ وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا

ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا

پڑھی حضرت نے ناچیز کی حوصلہ افزائی فرمائی اور بہت دعائیں دیں اور محفل کے اختتام پر ناچیز کو دُعا کے لیے ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد ناچیز روزانہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا، اور اکثر حضرت کے حکم پر محفل میلاد شریف شروع کرنے کی سعادت ناچیز کو ملتی اور محفل کے اختتام پر اکثر دُعا بھی ناچیز سے کراتے اور تقریباً پانچ سال حضرت کے ساتھ قادری لنگر ایک ہی برتن میں کھانے کی سعادت حاصل رہی۔ الحمد للہ

اکثر حضرت سیدی مدنی قبلہ کی خدمت میں ہر مسلم مُلک کے رہنے والے لوگ اور خصوصاً بڑے بڑے علماء کرام و مشائخ عظام کو حاضر ہوتے دیکھا۔ حضرت اپنی مادری زبان پنجابی کے علاوہ اُردو، عربی، فارسی، ترکی، پشتو، بنگالی کے علاوہ کچھ کچھ انگریزی زبان سے بھی واقف تھے۔

ایک دن حضرت ناچیز سے فرمانے لگے، عاشق صاحب! حضور مفتیٔ اعظم ہند علامہ مصطفےٰ رضا خاں کا مقام ہم سے بہت بلند ہے کیونکہ وہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے صاحبزادے جو ہوئے اور راقم الحروف جب مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ فرمانے لگے کہ مولانا ضیاء الدین احمد تو قطب مدینہ ہیں۔

حضرت سیدی مدنی ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۱ ربیع الآخر کو عُرس حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ اور صفر المظفر کے مہینہ میں محسنِ ملّت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا عُرس پورے اہتمام سے مناتے۔ ۱۲ ربیع الاوّل شریف کو صبح خصوصی ملاقات فرماتے اور ظہر و عشاء کے بعد خصوصی محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرب ممالک کے احباب کے لیے عربی میں اور برصغیر کے زائرین کے لیے اُردو میں اہتمام سے ہوتیں۔ ہر سال ۱۷ رمضان المبارک کو سید الشہداء حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے مزار مقدس پر پھولے اہتمام سے حاضر ہوتے۔ ایک روز فرمانے لگے! عاشق صاحب! میں ان ایام کے لیے پیسے شروع سال ہی سے محفوظ کر لیتا ہوں۔

سعودی حکومت میں روزانہ محفل میلاد کا انعقاد آپ کی بہت بڑی کرامت تھی۔ ایک مرتبہ آپ کے صاحبزادہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن الفاروقی مدظلہ العالی نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ سی آئی ڈی کی ایک خصوصی پارٹی مدینہ منورہ آرہی ہے آپ براہ کرم چند ایام کے لیے محفل نہ کریں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا یہ سلسلہ آقا حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محفل ہے۔ اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا سنگر ہے جو آئے گا اندھا ہو جائیگا۔ محفل بند نہیں ہو سکتی اور نہ ہی محفل بند ہوئی۔

بیت اللہ شریف کی چابیاں حق کے ایام میں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف اور روضہ اقدس کے پاسبان طرف پہنچیں اور سی آئی ڈی کا پہرہ تھا مگر ان لمحوں میں بھی محفل بدستور جاری رہی۔ دوران محفل ایک نعت یہ ایک عجیب و سعودی حکومت کے سلاطین ناچیز و خاکسار پر درود و سلام عرض کرنے کے بعد جب گھر آرہا تھا تو ایک سنتری (سپاہی) نے روک لیا اور پوچھنے لگا کہاں سے آرہے ہو کہاں رہتے ہو اور مختلف سوال کئے۔ میں نے اپنا تعارف کرایا تو کہنے لگا کہ آپ کا نام ہے۔ ناچیز نے کہا کہ یہ میرے سیدی غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا نام ہے۔ سنتری نے کہا جاؤ ہمارے اکثر اہل سنت کو سعودی سی آئی ڈی نے پاکستان بھیج دیا۔

میری ملاقات سے قبل حضرت نے فرمایا عاشق صاحب! حکومت جہاں آپ کہیں چلے جاؤ۔ ناچیز نے عرض کیا حضرت مدینہ منورہ میں رہنا چاہتا ہوں۔ خیر جب میں واپس کے لیے ریلوے گیا تو محکمہ وزارت الصحہ نے ایمبولینس کا آرڈر کر دیئے۔ ناچیز دوبارہ مدینہ منورہ حاضر ہوا اور روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس پر حال عرض کرنے کے بعد حضرت سے عرض کیا، حضرت نے فرمایا جاؤ عاشق صاحب اللہ کریم آپ کی مدد فرمائے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دِل نے اُسی وقت کہا کہ کام بن گیا۔ چنانچہ ریاض آیا تو اسی ڈائریکٹر جنرل وزارۃ الصحہ نے ابھی کاٹ کر مدینہ منورہ کے آرڈر کر دیئے۔ جب ناچیز نے حضرت سے عرض کیا کہ حضور میری ملازمت مدینہ منورہ میں ہوگئی تو آپ فرمانے لگے، عاشق صاحب! میرے اعلیٰ فاضل بریلوی نے کیا خوب اور سچ فرمایا ہے ؎

واللہ وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

حضرت سیدی مدنی کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ کمال محبت کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ ایک مرتبہ فرمانے لگے عاشق صاحب کسی نے کیا خوب کہا ؎

بعد مردن رُوح و تن کی اس طرح تقسیم ہو
رُوح طیبہ میں رہے لاشہ میرا بغداد میں

ایک مرتبہ فرمانے لگے اللہ کریم آپکو سرکار نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں رکھے، غلامی میں مارے اور غلامی میں اٹھائے۔

ایک روز عشاء کے بعد محفل سے فارغ ہو کر جب ناچیز نے گھر جانے کے لیے اجازت طلب کی تو فرمایا کہ جاؤ ہماری سب اجازتوں کی تمہیں اجازت ہے، جن جن سے ہمیں اجازت ہے تمہیں اجازت ہے۔

سید ممتاز حسین شاہ صاحب حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کو دبا رہے تھے۔ سید صاحب نے حاجی آدم میمن سے کہا کہ تم بھی جو مانگنا ہے مانگ لو۔ حاجی آدم نے کہا حضرت مجھے جنت البقیع شریف دے دیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ تمہیں جنت البقیع شریف دی، یہ سُن کر ناچیز کی عجیب کیفیت ہوگئی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سیدی مدنی علیہ الرحمۃ
حضرت کرمانوالا کی نظر میں

راقم ۱۹۷۸ء میں بریلی شریف حاضر ہوا تو حضور مفتی اعظم ہند قبلہ علیہ الرحمۃ شرف زیارت و ملاقات حاصل کیا اور حضور نے ازراہ کرم اس انسان حقیر (راقم) کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کی خلافت بھی عطا فرمائی اور اس حاضری کی برکت سے اسی سال یعنی ۱۹۸۰ء میں حج کا پروگرام بھی بن گیا حج سے پہلے عمرہ کیا اور مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوئی۔ شیخ المشائخ حضرت قبلہ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے بہت سے علماء و مشائخ سے غائبانہ توصیف و تعریف سنی ہوئی تھی کہ کس طرح حضرت قبلہ شاہ محمد اسمٰعیل کرمانوالہ رحمۃ اللہ علیہ یہ بات بھی سننے میں آئی کہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی اولیاء اللہ کے اس گروہ میں سے ہیں جنہیں قطب کہا جاتا ہے یا اسی طرح کی کوئی بات آپ نے اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کے بارے میں پوچھا کہ آپ کا ان کے بارے میں کیا تاثر ہے اس پر انہوں نے فرمایا کہ مولانا شاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ کی علمیت و جلالت و ان کے روحانی مقام و مرتبت کا اس سے اندازہ لگا لیجئے کہ ان کے خلیفہ و جانشین مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قطب ہیں جن کے صدقے میں مشکلات حل ہوتی ہیں اور برکتیں تقسیم ہوتی ہیں۔ جب شاہ صاحب یہ بات ارشاد فرما رہے تھے تو اس وقت حضرت شاہ صاحب کے عقیدت کیش خطیب پاکستان مولانا حافظ محمد شفیع صاحب اوکاڑوی علیہ الرحمۃ اور ان کے برادر حضرت مولانا محمد لطیف صاحب بھی سامعین میں سے تھے۔ پھر شاہ صاحب فرمانے لگے کہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد علیہ الرحمۃ کے ہاں روزانہ محفل میلاد شریف ہوتی ہے جس میں وہ نہایت ادب و تواضع سے بیٹھتے ہیں اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تمام شرکاء کو کھانا کھلایا جاتا ہے ، اور وہ بڑے پائے کے بزرگ ہیں ۔ ایسے بزرگوں سے حضرت مدنی کی تعریفیں سنی تھیں اسلئے روضۂ اقدس کی حاضری کے بعد حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کے ہاں رات کو حاضر ہوا ، وہاں کچھ جان پہچان والے احباب بھی مل گئے جنہوں نے حضرت سے راقم کا تعارف کرایا آپ نے بکمال کرم اس نیازمند کو اپنے قریب بٹھایا اور خطاب کرنے کا ارشاد فرمایا ۔ راقم نے "وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین" کلام الٰہی کی روشنی میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت عامہ و تامہ پر کچھ آدھا گھنٹہ گفتگو کی ۔ حضرت نے نہایت ہی کمال ادب و تواضع سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر سنا اور بہت ہی خوش ہوئے پھر فرمایا کہ بریلی شریف بھی حاضری کا موقع ملا ؟ راقم نے عرض کی کہ ابھی حج سے قبل بریلی شریف حاضر ہوا تھا اور حضور مفتی اعظم ہند تاجدار علم و عرفان غوث زمان سیدنا شاہ مصطفیٰ رضا خاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف زیارت و ارادت حاصل کر کے آیا ہوں حضور مدنی علیہ الرحمۃ اس پر بے حد خوش ہوئے ایسے لگا جیسے بریلی شریف کے تصور میں گم ہو گئے پھر سر مبارک اوپر کو اٹھا کر راقم کی طرف نظر خاص سے دیکھا تو ایسے محسوس ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالی سے آپ کو جو انوار و معارف نصیب ہوئے ہیں ان میں سے کچھ راقم کو عطا فرما دیا ہے پھر سند منگائی حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ مفتی صاحب (راقم) کا نام اس پر لکھو اور اپنے بھی دستخط کر دو میں دستخط بھی کرا لوں اور میں اس پر اپنی انگوٹھی والی مہر بھی لگا دیتا ہوں ۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب فرمانے لگے کہ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ آپ پر آج خصوصی مہربان ہیں کہ سند پر دستخط فرمانا چاہتے ہیں ورنہ آپ صرف انگوٹھی کی مہر پر ہی اکتفا فرماتے ہیں چنانچہ حضرت نے بے تکلف دستخط فرمائے پھر مہر لگوائی حضرت قبلہ فضل الرحمٰن صاحب کو دستخط کرنے کا فرمایا ، انہوں نے کر دیئے پھر بمبئی کے ایک شیخ الحدیث تشریف رکھتے تھے ان سے فرمایا کہ برکت کے لیے آپ بھی دستخط کر دیجئے انہوں نے کر دیئے سند کیا تھی آپ کے علم ظاہر و باطن اور شریعت و طریقت کے جملہ مشائخ و بزرگان کے سلاسل شریفہ کی سند تھی جن سے آپ کو شریعت و طریقت میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

خلافت و نیابت سے نوازا گیا تھا آپ نے بے حد کرم فرما کر اسی طرح اس ناچیز کو تمام ظاہری و باطنی علوم میں اور تمام سلسلوں میں بیعت کی اجازت دے کر خلافت سے نوازا ——

—— اسی دیارِ عرب کی ممتاز ہستی اور بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقبول خاص سیدنا و مولانا العلام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی کی سندِ حدیث اور بعض اوراد و سندِ خلافت بھی شامل ہے۔ راقم نے آپ کے اس کرمِ خاص پر آپ کا شکریہ ادا کیا اور یہی سمجھا کہ یہ سب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در اقدس کا فیض ہے جو ان کے ذریعے بریلی شریف کی نسبت سے وصول ہو رہا ہے اور سرکار بغداد حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روحانی توجہ کا نتیجہ ہے۔ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا —— باعث آپ پر دل اور اہل کرامات تھے۔ جب تک آپ حیات رہے وہاں جلوہ گر رہے آپ کا رعب کچھ ایسا چھایا رہا کہ آپ کے وصال شریف کے چار سال بعد تک آواز بلند نہ ہو سکی۔ ہوائی رہی اور صلوٰۃ و سلام پڑھتے جاتے اس دن کے محزون کر دینے والے منظر کو یاد کرتے ہوئے میں رہائش رکھتے تھے راقم نے بارہا اللہ و رسول کی محبت عطا فرمانے کے لئے دعا کی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

علم و روحانیت کے مرقع

مولانا ضیاء الدین مدنی ۲ر اکتوبر کو مدینہ طیبہ میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر سو سال سے زیادہ تھی وہ اس دور کی ایک عظیم علمی اور روحانی شخصیت تھے اور اُن کی دینی خدمات کا دائرہ وسیع تر ہے۔ شیخ العصر والعجم مولانا ضیاء الدین مرحوم اس زمانے کی یادگار تھے۔ جب علم ذریعۂ شکم پروری نہیں بنا تھا اور تصوف و روحانیت کی دُنیا میں ریاکاری اور نمود و نمائش کا کوئی دخل نہیں تھا۔ آپ نے اس ماحول میں آنکھ کھولی جب ہندوستان سے اسلامی اقدار کا خاتمہ نہیں ہوا تھا۔ گو انگریز کا راج تھا۔ لیکن مسلمان اپنے آپکو ترکی خلافت کا ایک حصّہ سمجھتے تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۳۹۲ھ میں ضلع سیالکوٹ کے قصبہ کلاسوالہ میں ہوئی۔ آپکا خاندان علمی وجاہت اور روحانی قدروں کا امین چلا آتا تھا۔ آپکے جدِ امجد علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی کا شمار ہندوستان کے سربرآوردہ علماء میں ہوتا تھا۔ آج بھی آپکی کتابیں درسِ نظامی میں شامل ہیں۔ حضرت شیخ سرہندی کو سب سے پہلے مجدد الف ثانی آپ نے ہی کہا اور لکھا۔ مولانا ضیاء الدین مدنی جناب عبدالعظیم کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مولانا محمد حسین پسروری سے حاصل کی۔ لاہور میں پنجاب کی ممتاز شخصیت مولانا غلام قادر بھیروی سے عربی اور فارسی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ آپ کی روحانی عظمت اور ایمانی فراست کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ زمانہ طالب علمی ہی میں آپ نے اپنے والد سے صرف اس بنا پر ترکِ تعلق کر لیا کہ وہ (جناب عبدالعظیم) مرزا غلام احمد قادیانی کے حلقۂ اثر میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

چلے گئے تھے۔ اس وقت تک مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوئے نبوت نہیں کیا تھا۔ لیکن شیخ ضیاء الدین مدنی کی ایمانی فراست نے انہیں اپنے والد سے ترکِ تعلق پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ آپ لاہور سے دہلی چلے گئے اور پھر مولانا وصی احمد محدث سورتی کے حلقۂ درس میں شامل ہوئے۔ محدث سورتی کا شمار ہندوستان کے مشہور اساتذۂ حدیث میں ہوتا تھا۔ پہلی بیعت میں آپ کی ملاقات حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ سے ہوئی اور پھر آپ ان کے سلسلۂ بیعت میں شامل ہو گئے۔

کچھ عرصہ بعد مولانا مدنی نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر حاضری اور شیخ بغداد سے علمی استفادے کی خاطر عراق کا رُخ کیا۔ آپ کا زمانہ تک بغداد میں قیام رہا جہاں شیخ سعید اور شیخ شرف الدینؒ سے مقاماتِ سلوک میں رہنمائی لی۔ ۱۳۷۲ھ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کشش مدینہ منورہ کھینچ لائی، اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔

مدینہ منورہ میں آپ نے حضرت شیخ امیر الشمس مراکشی، شیخ محمود المغربی، مولانا عبدالباقی زرقانی، مصر اور شام کے مشہور عالم مولانا یوسف نبہانی سے علمی اور روحانی استفادہ کیا۔ ان حضرات نے آپ کو سندِ حدیث بھی عطا کی اور اپنی بیعت و خلافت سے بھی نوازا۔ لیبیا کی سنوسی تحریک کے سربراہ شیخ السنوسی کے سلسلۂ بیعت میں بھی داخل ہوئے۔ آپ نے سلطان عبدالحمید، شریف حجاز اور خاندانِ سعود کی حکومتوں کے لیل و نہار دیکھے اور مناسب مواقع پر اعیانِ حکومت و سلطنت کو مفید مشورے دیئے لیکن کبھی وقت کے حکمرانوں سے مراسم قائم کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔

سلطان عبدالحمید کے دور میں آپ نے مدینہ منورہ میں درسِ حدیث دینا شروع کیا جو ایک عرصہ تک جاری رہا۔ مدینہ منورہ میں آپؒ نے ذکرِ رسولؐ کی ایک محفل کا اہتمام کیا جو اُن کے تادم واپسیں جاری رہی۔ اس محفلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ترکی، انڈونیشیا، مصر، شام، لیبیا، ہندوپاک، چین، ایران، امریکہ، برطانیہ غرضیکہ ہر ملک کے مسلمان شریک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہوتے اور بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں عقیدت و محبت کا نذرانہ پیش کرتے۔ ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکی رغبت کا یہ عالم تھا کہ گزشتہ سال جب آپ پر بیماری نے شدید حملہ کیا اور آپ کو مدینہ منورہ کے ہسپتال میں داخل کیا تو آپ نے ہسپتال ہی میں ہفتہ وار محفلِ میلاد منعقد کر ڈالی۔

آپ کے عقیدتمندوں کی تعداد کا اندازہ لگانا اس لیے مشکل ہے کہ دُنیا کا شاید ہی کوئی خطہ ایسا ہو جہاں مسلمان موجود ہوں اور آپ کے عقیدتمند موجود نہ ہوں۔ حج کے موقع پر دُنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے حجاج کی ایک کثیر تعداد آپکی محفل میں شریک ہو کر آپ کی علمی گفتگو اور روحانی معمولات سے لُطف اندوز ہوتی۔ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ مصر و شام، سعودی عرب، ترکی، افغانستان، برطانیہ اور عراق و عرب امارات میں آپ کے شاگردوں اور خلفاء کی ایک کثیر تعداد موجود ہے۔

آپ کی زندگی کا اصل سرمایہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ جسے آپ زندگی بھر لٹاتے رہے۔ مختلف اوقات میں آپ ملحدانہ قوتوں کے مقابلے کے لیے جس طرح اپنے مریدوں اور شاگردوں کے ساتھ میدانِ عمل میں کودتے رہے وہ بھی آپ کی حق دوستی کا ایک ثبوت ہے۔ آپ علم اور روحانیت کا حسین مرقع تھے اور زندگی بھر اولیائے عظام کی تعلیمات میں دینِ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت انجام دیتے رہے۔

سید ارشاد احمد عارف

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیدی المخدوم الکریم دامت برکاتہم القدسیہ
تحیۃ اسلام و اکرام بسنۃ خیر الانام

مزاج ہمایوں!

اخبارات کے ذریعے حادثہ عظیمہ کی خبر معلوم کرکے ہندوستان کے سارے سنی مسلمانوں پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے، ہر طرف صف ماتم بچھ گئی، سنی مدارس میں ایصالِ ثواب اور تعزیت کے جلسے منعقد ہوئے وہ اسم بامسمّی دین و سنت کی صنیار تھے۔ آج دنیا ایک نادر الوجود شخصیت کی برکتوں سے محروم ہوگئی۔

عدالمولیٰ تعالیٰ رحمۃ کاملۃ واسعۃ وافرۃ۔

والسلام

ارشد القادری

مہتمم مدرسہ فیض العلوم، جمشید پور

بہار، (الہند)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جذبۂ صادق

سنہ ۱۳۹۸ھ / سنہ ۱۹۷۸ء میں حرمین طیبین کی حاضری کے موقع پر یہ فقیر حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کی حاضری و زیارت سے بہرہ ور ہوا۔ الحمد للہ! پہلی ہی نظر میں معلوم ہوا کہ حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کا نورانی وجود اسلاف کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ یاد آیا۔ نہایت شفقت و محبت سے فقیر کا حال دریافت فرمایا۔ فقیر کی خدمات دینیہ و علمیہ کا سُن کر آپ نے دعائیں دیں۔

دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجودہ متغلب حکمرانوں نے نعت خوانی اور صلوٰۃ و سلام کی محافل کو جبراً و ظلماً بند کر رکھا ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو عبرت ناک سزائیں دی جاتی ہیں مگر حضرت مولانا ضیاء الملت والدین علیہ الرحمۃ کا حبِ رسول کا جذبہ صادق ان تمام مشکلات پر غالب رہا، بالتزام ہر روز آپ کے ہاں نعت خوانی اور صلوٰۃ و سلام کی محفل منعقد ہوتی۔ حضور پُرنور مفتی تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و محامد اور اولیاء کاملین کے تذکرہ سے آپ کی کوئی محفل خالی نہ ہوتی۔ سوز و گداز سے بھرپور اس نورانی محفل میں حاضرین کی حالت دیدنی ہوتی، ہر طرف انوار کی بارش اور آنسوؤں کی جھڑی نظر آتی، یہ سب کچھ آپ کی توجہ کا فیض ہوتا۔

آپ کی ذات مرجع خواص و عام اور حرمین طیبین میں محبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ گاہ تھی معارف دینیہ کے علاوہ آپ کے دسترخوان سے حاضرین دنیوی نعمتوں سے بھی سرفراز ہوتے۔ حضرت مولانا کو دیکھ کر توکل کا مفہوم واضح ہو جاتا۔

آپ کے معارف باطنی کی رفعت کا اندازہ تو صاحبانِ نظر ہی کر سکتے ہیں۔ فقیر کے ایک ہمراہی کے دِل میں گستاخِ رسول امام کی اقتدا میں نماز نہ ادا کرنے کے بارے میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ذرا خلش تھی۔ بغیر عرض کئے وہ مسئلہ اس محبت سے بیان فرمایا کہ وہ خوش نصیب اس واقعہ کو آج بھی یاد کرکے آپکی عظمت کا اقرار کرتا ہے۔ برصغیر کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی آپ کے بے شمار مریدین، متوسلین اور خلفاء موجود ہیں جو دین حق کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہیں۔ غرضیکہ آپ کی ذات شریعت و طریقت کی جامع تھی۔

فقیر قادری محمد جلال الدین عفی عنہ
۳۰ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سچے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی علیہ وآلہ وسلم کی رحمتوں کے صدقے میں ۱۹۷۳ء میں حرمین شریفین کی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ قیامِ مدینہ منورہ میں مجھے حضرت قبلہ صاحبزادہ پیر فضل شاہ صاحب سجادہ نشین کھیڑا والہ شریف، ضلع گجرات مسجد نبوی سے بعد نماز عشاء حضرت علامہ شیخ الشیوخ ضیاء الدین احمد قادری رضوی کی خدمت اقدس میں لے گئے، میرا تعارف کرایا گیا، مجھے قادری نسبت حاصل تھی۔ آپ نے بے حد شفقت سے مجھے اپنے پاس بٹھایا، چند منٹ کے بعد محفل میلاد شروع ہوگئی۔ معلوم ہوا کہ آپ کے دولت کدے پر ——— ہر روز بعد نمازِ عشاء محفلِ میلاد منعقد ہوتی ہے۔ جب کہ حکومت سعودیہ کی طرف سے پابندی ہے مگر یہ سرکارِ دو عالم کا خاص کرم ہے کہ اپنے قُرب میں جگہ دے رکھی ہے۔ کئی دفعہ حکومت سعودیہ نے بند کرنے کی کوشش کی، مگر ناکام رہے۔

یہ منظر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، کہ حضرت کی محفل میں جب نعت پڑھی جاتی تھی بالخصوص امام اہل سنت حضرت علامہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کلام پڑھا جاتا تھا، آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی، آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ انتہائی توجہ سے نعت سماعت فرماتے۔ مجھے ارشاد فرمایا کہ تم بھی کچھ سناؤ۔ میں نے مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی کہی ہوئی نعت شریف پیش کی جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو
سینے پہ تسلی کو تیرا ہاتھ دھرا ہو

آپ بار بار مجھ سے یہ شعر تکرار کرواتے رہے اور آپ پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی۔ اس کے بعد آپ نے مجھے حکم دیا کہ تمہیں ہر روز قیام مدینہ میں یہاں آنا ہوگا۔ میں ہر روز پابندی سے جاتا اور مجھ سے فقید المثال حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ کا کلام سنتے۔ میری خوش نصیبی کہ مجھے دیارِ حبیب میں یہ سعادت نصیب ہوئی۔

مجھے ایک ماہ مدینہ منورہ میں ہو چکا تھا۔ صبح وہاں سے روانگی کا پروگرام تھا، مگر میرا ابھی مدینہ طیبہ سے جانے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ سوچتا تھا کہ دل سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جانے کے لیے اس وجہ سے تیار ہوں گا کہ ساتھیوں کے چلے جانے کے بعد مکان خالی کرنا ہے۔ اگر میں نہ جاؤں تو میرا بستر کا کیا بندوبست ہوگا۔ یہی کشمکش میں تھا، عصر کی نماز مغرب وعشاء ادا کی۔ حسب معمول محفل میں حاضر ہوا۔ اپنی آخری حاضری کے پیش نظر حضرت مولانا حسن رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی نعت پڑھی کہ

جب سکہ پتلی پہ ملا دیں
صرصر حسن کی ہو نعت خواں

اس نعت شریف کے ایک ایک شعر پر آپ جھوم جھوم رہے تھے۔ محفل کے اختتام پر جب میں رخصت کرنا چاہا تو آپ نے مجھے روک لیا۔ فرمایا، قادری صاحب کب جانا ہے! میں نے عرض کیا حضور صبح تیاری ہے۔ آپ نے انتہائی کریمانہ انداز میں فرمایا کہ میں چاہتا ہوں ابھی آپ نہ جائیں۔ میری زبان سے بے اختیار نکلا، اچھا حضور، جب آپ کے گھر سے باہر گلی میں آیا۔ تو میرے پیچھے سے ایک شخص نے میرے دونوں کندھوں پر ہاتھ مارا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو اس شخص نے مجھ سے پوچھا حاجی صاحب آپ نے کب جانا ہے! میں نے کہا ان شاء اللہ صبح تیاری ہے۔ وہ مجھے کہنے لگا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کہ اگر آپ نے ٹھہرنا ہو تو میرے پاس ایک کمرہ ہے ، اسمیں آپ جتنے دن چاہیں قیام کر سکتے ہیں ۔ میں نے ان کا شکریہ ادا کیا اور عرض کیا کہ صبح کو بتاؤں گا ۔ میں اپنے گھر چلا گیا ۔ مجھے انتہائی خوشی ہوئی کہ سرکار نے میری رہائش کا بندوبست کر دیا ہے ۔ میرے دل کی آواز تھی کہ حضرت قبلہ علامہ ضیاء الدین احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم سے بندوبست ہوا ۔ اور ان کے وسیلے کملی والے آقا کا کرم ہوا ۔ میں نے اپنے دوستوں کو بھیج دیا اور میں مزید پندرہ دن ٹھہر گیا ۔ حقیقتاً یہ پندرہ دن کا قیام حضور کا خصوصی انعام تھا ۔

محفل میلاد میں درود و سلام کے بعد لنگر شریف حاضرین کو پیش کیا جاتا ، اگر کوئی آدمی کھانا کھانے سے معذرت کرتا تو حضرت فرماتے کہ یہ لنگر غوثیہ ہے ۔ ضرور کچھ نہ کچھ کھاؤ ۔ میں نے ۱½ ماہ کے قیام میں لنگر کی یہ برکت اور وسعت دیکھی کہ حضرت قبلہ ہر روز مقرر شدہ لنگر کا انتظام فرماتے تھے مگر کھانے والے زیادہ بھی ہوتے تو لنگر پورا ہوتا تھا ۔ کبھی کمی نہ آئی ۔ یہ آپ کے لنگر شریف کی خاص برکت تھی ۔

۱۹۸۰ء میں دوسری بار حاضری نصیب ہوئی ۔ آپ کی صحت بہت کمزور ہو چکی تھی ۔ نظر بھی کمزور ہو چکی تھی ۔ میں نے عقیدت مندانہ سلام عرض کیا ۔ حکیم اہل سنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری کا سلام عرض کیا اُن کی طرف سے کچھ دوائیاں پیش کیں ۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر حکیم صاحب کے لیے دعا فرمائی ۔ میں نے محسوس کیا کہ حضرت صاحب نے مجھے پہچانا نہیں ۔ کیونکہ سات سال بعد گیا تھا ۔ بہرحال محفل کا آغاز ہوا ، میں نے پھر وہی نعت پڑھی " دل درد سے بسمل کی طرح لوٹ رہا ہو "

آپ محظوظ ہوئے اور فرمایا کہ تم محمد صادق قادری ہو ۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضور ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ سات سال بعد حضرت نے صرف آواز سے پہچان لیا ۔ آپ نے بہت شفقت فرمائی ، نعت خوان کی آواز کیسی ہی ہوتی آپ ادب نبوی کا خاص خیال فرماتے ہوئے انتہائی ذوق و شوق سے نعت سماعت فرماتے ۔ جتنی بار نعت میں حضور کا اسم گرامی آتا ، بے اختیار صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی کرم تھا کہ حضرت کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آخر دم تک یہ محفل انعقاد پذیر ہوتی رہی۔

سنہ ۱۹۸۱ء میں فقیر کو پھر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ آپ شدید بیمار تھے۔ جس دن حاضر خدمت ہوا۔ اُسی دن آپکو ہسپتال سے لایا گیا تھا۔ مرض بڑھتا ہی جا رہا تھا مگر بیماری کی شدت کے باوجود محفل میں شریک ہوئے۔ ایک دن آپ کو لیٹے لیٹے آئی۔ محفل جاری تھی۔ چند منٹ آپکی حالت کے پیش نظر نعت خوانی روک گئی۔ آپ نے فوراً اسی حالت میں اپنے لختِ جگر حضرت علامہ فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ سے ارشاد فرمایا کہ نعت خوانی کیوں رک گئی؟ صاحبزادہ صاحب نے عرض کیا حضور ہو رہی ہے۔ اس واقعہ سے آپکے حضور علیہ السلام کی محبت میں شرشار ہونے کا اندازہ کیجئے۔ میرا دل کہتا ہے کہ ظاہر داری کے بیماری کے باوجود آپ نے اگر حاضری [illegible] بارگاہِ رسالت میں حاضری دی۔

آپ کی حیات میں ہی [illegible] دن بعد آپ کے وصال کے [illegible] خطبہ جمعۃ المبارک آپ کا وصال ہوا۔ [illegible]

آپ بڑے مالدار تھے، [illegible] فیضان نظر تا [illegible]

یہ سرور دو عالم صلی اللہ [illegible]

مدینہ منورہ میں گھر میں ہی [illegible] قصیدہ بردہ شریف [illegible] تھا۔ (رحمہ اللہ تعالیٰ)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شگفتہ مزاج

۱۹۷۵ء میں مجھے ۳۷ روز آپ کے ہاں قیام کی سعادت حاصل ہوئی۔ میں نے نہایت قریب رہ کر آپ کے شب و روز دیکھے آپ کی عمر ایک سو برس سے تجاوز کر چکی تھی۔ اٹھنے بیٹھنے میں بہت تکلیف ہوتی تھی مگر کسی کا سہارا نہیں لیتے تھے۔ اپنا اگالدان تک خود دھوتے۔ کبھی میں کہتا حضرت آپ اتنی تکلیف سے اٹھتے ہیں۔ مجھے فرمایا کریں۔ فرماتے! بیٹا تم چند دن کے لیے آئے۔ اگر تم سے کام لیتا رہا۔ تمہارے بعد پھر مجھے ہی کرنا ہے۔ اس لیے اچھا ہے اپنی عادت بنالوں۔ میں نے دیکھا ستیدی دان کے گھر کے احباب اور قریبی رشتہ دار اسی لقب سے انہیں پکارتے، بہت کم سوتے زیادہ وقت اوراد و ظائف میں گزرتا جوڑوں کے درد اور دیگر تکالیف کے سبب زیادہ دیر بیٹھ بھی نہیں پاتے مگر زبان پر ہر دم کلمہ شکر جاری رہتا۔ دعائے نیم شب اور دعائے سحر گاہی میں ان کی کیفیت میں نے دیکھی ہے۔ دعا کے بعد روضۂ رسول ﷺ کی طرف رخ کرتے اور یہ شعر پڑھتے۔ ؎

ہم کو شرف دعا سے ہے باقی رہا قبول
یہ جانیں ان کے ہاتھ میں کچھ سے اثر کی ہے

ان کے ہر ملنے والے کو نوید ہو کہ کوئی ایسا نہیں جسے وہ اپنی دعا میں یاد نہ فرماتے ہوں۔ مگر اب یہ بہاریں کہاں، حد درجہ سادگی اور تواضع آپ کا خاصہ تھی۔ میں تہجد کے بعد جب گھر آتا تو سحری سے پہلے آپ کا جسم دباتا آپ بہت خوش ہوتے اور پھر اتنی دعائیں دیتے کہ میرے آنسو جاری ہو جاتے۔ یہی نہیں آپ کی شفقت کے ہزاروں واقعات لوحِ دل پر نقش ہیں۔ آپ کے اخلاق نہایت پاکیزہ تھے اور عادات نہایت ستھری تھیں۔ آپ کے پاس بیٹھنے سے خدا یاد آتا تھا اور ایمانی و روحانی لذت ملتی تھی۔ کبھی علمی گفتگو چھڑ جاتی تو میں ستیدی کے تبحر علمی پر حیرت کرتا۔ اتنے ہنس مکھ اور شگفتہ مزاج تھے کہ آپ کے پاس بیٹھ کر کبھی اکتاہٹ نہیں ہوئی۔ یہی دل چاہتا تھا کہ ستیدی فرماتے رہیں اور میں سنتا رہوں۔ عرب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مجھ سے خطوط آتے، بینائی کمزور ہو گئی تھی لوگ پڑھ کر سناتے ہر کسی کے لئے دعائے خیر فرماتے۔ بزرگوں کا ذکر خیر چل نکلتا تو نہایت تعظیم اور عقیدت سے ان کی مدح کرتے اور اپنی ہر کسر نفسی فرماتے۔ دسترخوان پر جو آجاتا اس کا خیال فرماتے۔ روزانہ بعد نماز عشاء محفل میلاد شریف ہوتا ہے۔ نعت خوانی اور صلوٰۃ وسلام کے بعد لنگر عام ہوتا اور دعا ہوتی کبھی خود کرتے کبھی محفل میں کسی کو دعا کرنے کے لیے فرماتے۔

علامہ سید احمد سعید کاظمی اور سیدی کی پہلی ملاقات کا میں چشم دید گواہ ہوں۔ میں نے دیکھا کہ سیدی دین مصطفیٰ کے اس عظیم فرزند سے کتنی تواضع سے پیش آرہے تھے جبکہ خود علامہ کاظمی سیدی کے قدموں میں بچھے جاتے تھے۔ سیدی اکثر فرمایا کرتے تھے پاکستان میں دو علم بہت بڑے ہیں اور انہوں نے بڑی خدمت کی ہے۔ ایک علامہ سید احمد ابوالبرکات کا ہے اور دوسرے علامہ کاظمی صاحب۔ ان کی غیابت میں مولانا عبدالحکیم شرف قادری اور مولانا عبدالمصطفیٰ ہزاروی کی مدح فرماتے اور ان سب کو بہت دعائیں دیتے تمام علماء اہلسنت اور مشائخ بالخصوص سادات کا بہت احترام فرماتے۔ بسا اوقات مکین شاہ صاحب ملنے آتے تو سیدی ان کے پاؤں چھوتے۔ جب تک وہ رخصت نہ ہو جاتے تو انہیں نہایت احترام سے بٹھاتے اور تواضع فرماتے اور دعا کرتے۔ مستعمل آپ کے دہن سے نادکام جاتے ان کو یاد کرتا ہوں اور رو رہا ہوں۔ اب کہاں سے ملے گی۔ ان پہ کیا کرتی ہوں۔

الحمدللہ! آپ کے فرزند حضرت علامہ الحاج مفتی انور رضوی مدظلہ العالی سادہ اور مخلص بزرگ ہیں۔ اور اپنے والد گرامی کے علمی ورثہ کو قائم ہیں۔ انہیں اپنے عظیم باپ اور حضرت سیدی کو اپنے لائق فرزند سے بہت محبت تھی حضرت سیدی کے پاس آنے والے ہر مہمان سے مولانا فضل الرحمٰن نہایت محبت سے پیش آتے ہیں۔ علماء و مشائخ کی قدر کرتے ہیں۔ طبیعت مخلص بے باک اور سادہ ہے۔

حضرت سیدی کے خلفاء ترکی، شام، مصر اور پاک و ہند میں ہیں۔ اور مریدین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہزاروں کی تعداد میں ہر سمت بکھرے ہیں۔ افریقہ میں بھی آپ کے مریدین موجود ہیں۔ اور ظاہری و باطنی فیوض کا سلسلہ جاری ہے۔

۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو مجھے سخت بخار تھا۔ نماز جمعہ کو بھی نہ جا سکا، دوپہر کو فون آیا کہ حضرت مولانا ضیاء الدین کا وصال ہو گیا ہے خبر سُن کر سکتہ میں آ گیا، مولانا کی طویل علالت اور کل من علیہا فان کے تحت یہ خیال تو تھا کہ یہ وقت بھی آنا ہے۔ مگر اس کا انتظار تو نہیں تھا۔ کیسے مان جاؤں کہ یہ حادثہ ہُوا ہے۔ مدینہ منورہ فون کیا، ان کے فرزند سے بات کی، وہ بھی رو رہے تھے کہ سیّدی بے آسرا چھوڑ گئے۔ بھائی کوکب سیّدی چلے گئے جمعہ میں چلے گئے۔ وہ فرماتے رہے مگر دل نہیں مان رہا تھا میرے ذمہ یہ کام لگا کہ لوگوں کو مطلع کروں، کس دل سے کہوں، زبان سے کیسے ادا کروں سیّدی کی پوتی کراچی میں ہیں انہیں فون کیا انہیں فون کیا وہاں بھی آہ و بقا تھی اے خدایا! تو واقعی بے نیاز ہے۔ حکومت کے ذمہ داروں کو باخبر کیا تاکہ ذرائع ابلاغ سے خبر عام ہو سکے اور ہر کوئی جان لے کہ ایک اور چراغ گُل ہو گیا۔ اور اس کے لیے ان کا شکریہ کہ شب ۱۰ بجے کی خبروں میں مولانا کے انتقال کی خبر نشر ہو گئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آج کون ہے جس کی آنکھ ان کے لیے نم نہیں، کون ہے جو ان کی شان اور ان کے مرتبے کا قائل نہیں، جس کا یہ کہنا نہیں کہ حضرت کی شفقت مثالی تھی، اپنے پرائے سب اس عظیم بزرگ اور سلام کے بطلِ جلیل کے حضور ہدیۂ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔ ان کی زندگی بامقصد اور کامیاب زندگی تھی وہ دین حق اور مسلک حق پر پہاڑ کی طرح ثابت قدم تھے۔

کوکب نورانی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بوئے یار می آید؟

یہ اس زمانہ کی بات ہے جبکہ فقیر ۱۹۶۵ء میں زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوا اس سال اکبری کی تعداد فقیر کے ہمراہ تھی۔ حج سے فارغ ہو کر مدینہ باسکینہ میں حاضر ہوا، سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار فیض بار میں پہلی حاضری نصیب ہوئی وہ وقت درمیان عصر و مغرب تھا۔ [illegible] صبیت اپنے والد ماجد قبلہ العارفین شاہ محمد حسین نیلی [illegible] (المتوفی ۱۳۸۱ھ) قلب مدینہ قبر انور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی و نفسی) کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت قبلہ نے [illegible] فرمایا، آپکا نام کیا ہے؟ (آپکا نام کیا ہے) میں نے عرض کیا میرا نام محمد ہے۔ حضرت نے نام سنتے ہی فرمایا، بیٹھ جائیے۔ [illegible] بیٹھ جاؤ تم کو ہم بعد میں بلائیں گے۔ [illegible] کے بعد پوچھا آپ کہاں سے آئے ہیں۔ [illegible] کا جواب دیتے ہوئے عرض کیا کہ فقیر [illegible] ملا الرعۃ ماہرہ ری سے شرف بیعت رکھتا ہے۔ سرکار مفتی اعظم ہند مفتی [illegible] بریلی شریف سے صاحب اجازت ہے یہ سنتے ہی اٹھے اور فقیر کو سینے سے لگایا پیشانی کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا،

"بوئے یار می آید"

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بڑے لوگ ○ بڑی باتیں

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں ہیں، بڑے لوگ اپنے آغازِ زندگی ہی سے بڑی صفات کے حامل ہوتے ہیں۔ اور پھر حق سبحانہٗ تعالیٰ انہیں اپنے کام کے لیے چُن لیتا ہے اور سرکار دوجہاں، نورِ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمرۂ عشاق میں شمار کر دیتا ہے، تو ان کی بڑائی کے تو کہنے ہی کیا ہیں، وہ قائدینِ زمانہ کے قائد اور سرآمدِ روزگار حضرات کے پیشوا اور رہبر بنتے ہیں۔ زمانہ بھر ان کے کمالِ علمی اور روحانی سے فیض یاب ہوتا ہے۔ اُن کے آفتابِ علم کی روشنی چار دانگ عالم میں ہر طرف پھیل جاتی ہے اور ان کے کمالِ عشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے سبب مبداء فیاض سے اُنہیں جو علمِ لدنی ملتا ہے وہ روحانیت کے میدان میں راہِ سلوک طے کرنے والوں کے لیے ہر گام پر قطب تارے کی طرح رہنمائی کا سبب ہوتا ہے، دُنیا بھر اُن کے کمالِ علم و روحانیت سے اور فیضِ ولایت سے بہرہ ور ہوتی ہے اور یہ بلند مقام ہے صرف اولیاء کاملین اور واصلین حق کا جو بارگاہِ کبریٰ سے اس کے لیے مقرر ہے۔

استاذ المحدثین قطب المشائخ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اسی بلند مقامِ ولایت کے اولیائے کاملین میں سے تھے، وہ ہمارے اس دور یعنی بیسویں صدی عیسوی کے ایک عظیم صاحبِ کرامت ولی اللہ تھے اور اس لحاظ سے انہیں اعزاز حاصل ہے کہ ان کی دینی خدمات کی طویل زندگی کا سارا کا سارا دور جو کم و بیش اسّی سال کے طویل امتداد پر محیط ہے، مدینہ منورہ ہی میں گزرا اور اس طویل دور کا کوئی لمحہ بھی ذکر و فکر، خدمتِ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دین اور خدمتِ اہلِ دین سے قطعاً خالی نہ رہا۔ وہ دینِ حق کے بے مثلِ زمانہ عالم اور اہلِ زمانہ کے روحانی پیشوا اور رہبر تھے۔

تحریک پاکستان کے آخری کٹھن مراحل کے وقت آپ کی دعائے مستجاب نے بڑا کام کیا۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے تقریباً نو دس ماہ قبل حج ہوا اور اس حج پر جانے والے برصغیر کے اُن لوگوں نے جن کے دِل میں پاکستان کا دَرد تھا اور آپ سے عقیدت رکھتے تھے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ میں اگر جب آپ کے ہاں قیام کیا تو آپ سے عرض کیا کہ پاکستان کی تحریک آخری مراحل میں ہے مگر ہندو اور انگریز کا گٹھ جوڑ پاکستان بننے کی راہ میں حائل ہے۔ دُعا فرمائیں کہ مشکل حل ہو جائے اور پاکستان بن جائے، اس لیے کہ برصغیر کے مسلمانوں کی آبرومندانہ زندگی اسی میں ہے تو آپ نے حرم شریف میں جا کر دُعا فرمائی اور پھر ان تمام پاکستان کے متمنی لوگوں سے آپ نے فرمایا فکر نہ کرو، انشاء اللہ پاکستان ضرور بنے گا اور دُنیا کی کوئی بھی پاکستان دشمن طاقت پاکستان کو بننے سے نہیں روک سکتی۔

چنانچہ پھر ایسا ہی ہوا، حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت میں تحریکِ پاکستان کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ اور پاکستان بن کر رہا، پاکستان کے دشمن خائب و خاسر ہوئے۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹ حج کئے اور مسجد نبوی مدینہ منورہ میں ترکوں اور شریف حسین کے عہد تک دس حدیث دیا، اس سلسلہ حدیث کے طریق پر اللہ کے پیارے محبوب کی محبت و اطاعت کا درس آخری دم تک دیتے رہے۔

آپ نے ۱۰۴ برس کی عمر پا کر مدینہ منورہ ہی میں ۳ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو جمعہ کے روز عین جب کہ حرم شریف کے صدائے اذان "اللہ اکبر" کے کلمات کے ساتھ بلند ہوئی تو آپ مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ مدینہ منورہ کی بے شمار خلقت، علماء فضلاء اور مشائخ نے آپ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی، پورا شہر آپ کے داغِ مفارقت سے نڈھال تھا، اہلِ دِل اشکبار تھے کہ ایک صاحبِ خدمت ولی اللہ، ایک جیّد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عالم، استاذ الاساتذہ، فاضلِ زمانہ، گلستانِ معرفت کا پھول، عاشقِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم سے جُدا ہوگیا۔ وہ جیّد عالم جس نے رضائے الٰہی کی خاطر اپنی ساری زندگی خدمت دین میں صرف کر دی، کسی اہلِ دُنیا سے کبھی کچھ نہ لیا، اپنے کمال خدمت کا صِلہ صرف بارگاہ کبریٰ سے لیا اور جو لیا وہ بھی سب کو دے دیا اور اپنے مقام پر ایک مثال قائم کر دی کہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار اولیاء اللہ کا طریقِ خدمت یہ ہے۔ بارگاہ خداوندی کے مقبول عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی اولیاء اللہ کی شان ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔

؎

"خُدا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را"

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ابھی شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا زخم مندمل نہ ہونے پایا تھا کہ حضرت کی وفات حسرت آیات سے یہ زخم اور گہرا ہو گیا، آپ کی وفات سے سنیوں کی آنکھیں پُرنم اور دل افسردہ ہیں۔ سنیوں کا یہ عظیم نقصان ہے، جس کی تلافی ناممکن ہے۔

حضرت شیخ العالم مولانا ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کی فاتحہ گرامی امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ یوسف نبہانی کے مشن کی علمبردار اور صحیح جانشین تھی۔

فقیر محمد مظہر اقبال مصطفوی

لاہور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مدینہ منورہ میں حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی محافل میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ہم نشینی رہی اور بعدہٗ ہم لوگوں نے دورانِ حج مولانا کے ہمراہ منیٰ و عرفات میں بھی ایک ہی معلم کی خیمہ گاہ میں قیام کیا۔ مولانائے مرحوم مدینہ میں سکونت پذیر ہونے سے قبل کئی برس حضرت غوث الاعظمؒ کے روضۂ اطہر پہ بھی مقیم رہے تھے۔ لہٰذا اس دوران انہوں نے حضرت شیخ طریقت السید عبدالقادر الگیلانیؒ اور سیدنا یوسف کے عہدِ طفولیت کی بہت سی باتیں بھی سنائی تھیں۔

حضرت مدظلہ العالی، اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی کے خلیفہ مجاز تھے اور حبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سرشار، روانہ ان کے دولت کدہ پہ نعت خوانی ہوتی، اور سلسلۂ درود و سلام رات گئے تک جاری رہتا تھا۔ حضرت کی طبیعت میں انتہائی انکساری تھی۔ ہر شخص پر اپنی پُر خلوص شفقت کے پھول نچھاور کیا کرتے تھے۔

عرفان قادر، سیرت سیدنا عبدالقادر جیلانی
مطبوعہ کراچی ۱۹۸۶ء ص ۳۱۲

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۱۹۶۶ء کا ذکر ہے میں زبدۃ العارفین حضرت مولانا شیخ ضیاء الدین احمد القادری المدنی قدس سرہٗ کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا۔ راقم سے قبل کچھ پاکستانی حضرات وہاں موجود تھے۔ انہوں نے اجازت حاصل کی اور دعا کے لئے بھی استدعا کی۔ حضرت مدنی قدس سرہٗ نے دعا فرمائی اور منجملہ اور باتوں کے یہ بھی فرمایا کہ خداوند کریم آپ کو تبلیغی جماعت کے سایہ سے محفوظ فرمائے۔

پاکستان سے واپسی ہونے کے وقت میرے بزرگوار سید غلام حیدر شاہ صاحب مرحوم و مغفور نے مجھے کہا کہ وہاں جاکر دیکھنا کہ کیا اس ملک میں بھی مجذوب بزرگ ہیں یا نہیں۔ مدینہ شریف میں ظاہر آنے کے اس قسم کے کوئی بزرگ ——— مکان نہ دیکھے۔ ایک دن حضرت مدنی قبلہ کی مجلس میں بیٹھا تھا آپ نے اپنے مخصوص لہجہ میں میری اس مجذوب کا نام لے کر فرمایا۔

"ایک دفعہ کے علاوہ پھر کبھی نہیں ہوئی تھی آخر ایک روز ایک مجذوب گلی میں آیا اور گھنٹہ گھنٹہ کے وقفہ سے آواز دینا شروع کر دیا۔ چنانچہ میں نے اس کا استعمال کیا، اور میں بالکل ٹھیک ہو گیا"

گویا بالکل ہی باتوں میں اس خبیر و بصیر کی نظر نے فرمایا کہ جذب میں بھی مبتلا ہے

خضر علی شاہ
ایڈووکیٹ، کھاریاں
(گجرات)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اُن کی باتیں یاد رہیں گی

۳۰ اگست ۱۹۸۱ء اتوار کے دن شام مینا ر ایکسپریس سے بمبئی روانہ ہوا ۔ ۳۱ اگست کو صبح صبح وہاں پہنچ گیا ۔ اپنے عنایت فرما غلام غوث صاحب کے ہاں قیام کیا ۔ یکم ستمبر کو حج کے ویزے کے لیے درخواست دی، معلوم ہوا کہ ایک نیا قاعدہ بنایا گیا ہے ۔ سعودی عرب سے جو ڈرافٹ آئے، اس پر منگوانے والے کے پاسپورٹ کا نمبر بھی درج ہوا کرے اس سقم کی وجہ سے ڈرافٹ واپس کئے جا رہے تھے ۔ میرے ڈرافٹ پر نام کے ساتھ میری ولدیت بھی درج تھی مگر پاسپورٹ کا نمبر نہ تھا ۔ شائد میری عمر کا لحاظ کر کے اس نقص کو نظر انداز کر دیا گیا ۔ متعلقہ صاحب کو حکم دیا گیا کہ پاسپورٹ کا نمبر خود ڈال لیں اور ویزا جاری کریں ۔ الحمد للہ ! یوں کرم کی بارش شروع ہوئی ۔

۴ ستمبر ۱۹۸۱ء چہار شنبہ کے روز مجھے موسم حج کا ویزا مل گیا ۔ سعودی ایئر لائنس میں ۵ ستمبر ۱۹۸۱ء کے ہوائی جہاز میں جگہ محفوظ ہو گئی ۔ ہفتہ کا دن تھا ۔ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد میں جناب غلام غوث صاحب کی موٹر میں ایئر پورٹ روانہ ہوا ۔ شام کے چھ بجے کے بعد ہوائی جہاز اڑا ۔ دوران پرواز مان حج سے معلم وغیرہ کی فیس کے بابت ریال وصول کر کے پاسپورٹ پر مکتب الواجدہ کی مہر لگا دی گئی ۔ وہاں سے پھر جدہ کے لیے روانہ ہوئے ابھی رات باقی تھی کہ جہاز جدہ پہنچ گیا ۔ اب میرے لیے یہ مسئلہ تھا کہ اپنے مرحوم دوست کے داماد میاں محمد نسیم صاحب کے گھر کیسے پہنچوں ۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کیلو میٹر پر جو مدبیکری ہے یہیں سے دو تین فرلانگ پر ان کا مکان تھا ابھی اِدھر اُدھر نظریں دوڑا رہا تھا کہ کوئی جانی پہچانی صورت نظر آئے کہ پھر کرم نے دستگیری فرمائی جناب انور نامی ایک نوجوان میرے قریب آئے اور سلام کیا۔ میں نے حقیقتِ حال سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا میں آپکو ہی لینے آیا ہوں۔ ابھی ابھی مجھے معلوم ہوا کہ آپ اس جہاز سے اترے ہیں۔ میری موٹر یہاں سے دور کھڑی ہے، کیا آپ وہاں تک چل سکیں گے۔ میں نے کہا "ان شاء اللہ"۔ انہوں نے میرا سوٹ کیس اُٹھا لیا، اور میں ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ سوٹ کیس کے وزن سے ان کا ایک ہاتھ جھک جاتا وہ اسے دوسرے ہاتھ میں لے لیتے، اور مڑ مڑ کر مجھے دیکھتے بھی جاتے کہ میں آرہا ہوں کہ نہیں۔ اسطرح چلے جارہے تھے، اور موٹر تک پہنچ نہ پائے تھے۔ اتفاق سے انہیں راستے میں ایک ٹرالی ملی جو ہوائی اڈہ پر مسافروں کے سامان رکھنے کے لیے رکھی جاتی ہے، کسی صاحب نے شاید اپنا سامان موٹر میں رکھ کر اسے وہیں چھوڑ دیا ہوگا۔ وہ ہمارے کام آگئی میرے نوجوان ہمدرد نے سوٹ کیس اس پر رکھ لیا، ان کے ہاتھوں کو آرام ملا اور اسے دھکیلتے لے چلے، اس طرح ہم موٹر کے قریب پہنچے اور سفر شروع ہوا۔ میں نے کہا آپ مجھے کیلو میٹر پر جو مدینہ بیکری ہے وہاں لے چلیں وہاں سے مجھے راستہ معلوم ہے۔ کافی دیر بعد ہم مدینہ بیکری پہنچے۔ وہاں سے میری رہبری شروع ہوئی۔ مکان کی تلاش میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ ہم مکان سے تیس چالیس قدم کے فاصلہ پر پہنچ گئے، مگر اس مکان سے پہلے ایک نیا مکان تعمیر ہو رہا تھا، اس کا ملبہ راستے پر پڑا تھا اور راستہ بند تھا اس منظر نے بھٹکا دیا۔ اور کچھ غلط گھمائی کے بعد طے پایا کہ رات کا بقیہ حصہ صاحب موٹر کے مکان میں گذارا جاوے اور صبح پھر تلاش شروع ہو۔ چنانچہ اسی پر عمل ہوا۔ انور میاں کا مکان آرام دہ تھا۔ اُنہوں نے پھلوں اور شربت سے ضیافت فرمائی۔ کچھ دیر کے لیے وہاں سو گیا۔ صبح کو انور صاحب کو ڈیوٹی پر جانا تھا اور انہوں نے یہ عنایت کی۔ کہ اپنے کسی دوست کے ساتھ ڈیوٹی پر چلے گئے اور اپنی موٹر میرے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

یہ چھوڑ دی اور ایک حیدرآباد کے صاحب سے کہہ دیا کہ وہ مجھے اس موٹر میں محمد نسیم صاحب کے مکان تک پہنچا دیں۔ اللہ تعالیٰ اس جوان صالح کی عمر دراز کرے اور رزق میں کشادگی ہو۔ ان کی وجہ سے بہت آرام ملا۔ صبح ناشتے کے بعد انور صاحب کے دوست نے مجھے نسیم صاحب کے گھر پہنچا دیا۔ اس وقت معلوم ہوا کہ رات کو اس گھر کے کتے قریب آکر ہم دور ہو گئے۔

نسیم میاں، ان کی بیوی بچوں سے ملاقات ہوئی۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ مجھے دیکھ کر ان سب کو خوشی زیادہ ہوتی ہے یا میں ان سب سے مل کر زیادہ خوش ہوتا ہوں۔ بہرحال پھر وہی میں تھا اور ان کا گھر تھا، وہی خلوص و محبت کی فضا تھی۔ بچوں کے ساتھ ہنسنا بولنا اور کھیل کود شروع ہو گیا۔

حسن میاں (نسیم میاں) کے برادرِ نسبتی ان کی بیوی شاہین سلمہا اپنی پیاری بچی صبا کے ساتھ ملنے آئے، ان کے ساتھ ان کے بھائی کاظم میاں بھی تھے جو ہندوستان سے ملازمت کے لیے یہاں آئے ہوئے تھے سب سے مل کر جی خوش ہوا۔ میری آمد کی خبر سن کر ایک اور پُرخلوص جوان عامر میاں بھی آگئے جو اسی بلڈنگ کے فلاٹ میں اوپر کی منزل میں رہتے ہیں۔ ان سے معلوم ہوا کہ اس سال ان کے محترم والدین اور ان کی بہن تینوں حج پر آنے والے ہیں۔ جناب وسیم صاحب سے ملاقات کی مسرت اس دفعہ بھی نصیب نہ ہو سکی۔ البتہ انہوں نے مدینہ منورہ کا ہوائی جہاز کا ٹکٹ بھجوا دیا۔

۸ ستمبر ۸۱ء کو دو موٹریں ہوائی اڈا کو چلیں۔ ایک میں نسیم میاں ہیں اور نسیم میاں کے بیوی بچے، دوسری میں عامر میاں۔ راستہ میں اپنے آفس کے قریب عامر میاں نے موٹر چھوڑ دی اور نسیم میاں کی موٹر میں چلے آئے اور وہی چلاتے ہوئے ہوائی اڈہ پر پہنچے، وہاں سب سے مل ملا کر میں۔ مدینہ منورہ کے لیے جہاز میں سوار ہو گیا۔ الحمدللہ! مدینہ منورہ میں حاضری کی عزت نصیب ہوئی۔ خوشی کی انتہا نہ تھی دل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کی عجیب کیفیت تھی۔ اور زبان پر یہ شعر جاری تھا۔

مجھ جیسے گنہگار کو طیبہ میں بلایا
یہ سب مرے آقا مرے مولا کا کرم ہے

آرام دہ بس ہوائی اڈے سے مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسری سڑک پر پہنچا دیتی ہے۔ میں نے سامان ایک کنارے رکھا، اور اپنے دوست محمد دین صاحب قریشی کی دکان پر اطلاع کرانی کہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ وہاں سے ایک صاحب آئے میرا سوٹ کیس اٹھایا اور ہم دکان پر پہنچے جو وہاں سے بالکل قریب ہے۔ قریشی صاحب نے اپنے ہاں ٹھہرنے کو کہا۔ میں نے کہا شکریہ۔ فی الحال مجھے جناب احمد دین صاحب اویسی کے مکان پر پہنچا دیجئے جو طریق سلطانہ پر واقع ہے۔ چنانچہ ان کی موٹر میں ہم احمد میاں کے مکان پر پہنچے وہاں میں اسی کمرہ میں آرام سے ٹھہر گیا۔ جہاں دو سال ٹھہر چکا تھا۔ احمد میاں کو معلوم ہوا تو اپنے آفس سے فوراً آ گئے اور مل کر خوش ہوئے۔ ان کی بیوی بچوں کو بھی خوشی ہوئی۔ ان کے صاحبزادے مدنی باشا اور حجازی میاں پہلے ذرا رکے رہے۔ پھر مدنی باشا ان کا دیکھا دیکھی حجازی میاں بھی قریب آئے۔ جب میں گذشتہ سال یہاں سے گیا تھا حجازی میاں نے رینگنا شروع کیا تھا۔ اب تو "ماشاء اللہ" چلنے لگے تھے۔ بہرحال ان بچوں سے بڑی وابستگی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صاحبِ اقبال کرے اور ان کے بڑوں کا سایہ ان پر سلامت رہے۔ احمد میاں سے معلوم ہوا کہ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب کا مزاج ابھی سنبھلا نہیں ہے مگر معمول کی مجلس اور لنگر جاری ہے۔

میں حضرت ممدوح سے ملنے کو بے چین تھا، دھوپ میں شدت تھی یہ شکر ہے کہ مدینہ منورہ کا مہلک موسم گرما پھر نصیب ہوا۔ شام کو بارگاہِ بیکس پناہ میں ایک بھاگتا ہوا غلام حاضر ہوا: اور یوں حاضر ہوا ؎

آپ دیدہ میں کھڑا ہوں ان کے در کے سامنے
میری نا فرمانیاں سب ہیں نظر کے سامنے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میرے آقا، رحمتِ کُل جلوہ فرما ہیں یہاں
میں نہیں آیا ہوں کچھ دیوار و در کے سامنے

اور پھر حال یہ تھا کہ:

جب کبھی سجدہ میں جاتا ہوں تو اس کو کیا کروں
ان کی چوکھٹ ہی رہا کرتی ہے سر کے سامنے

وہ تو ایسے کریم ہیں کہ،

لگاتے ہیں اس کو بھی سینے سے آقا
جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل

بہرحال میں اپنی خوش بختی اور سرفرازی پر جھومنے لگا۔

وہ پیکرِ رحمت ہیں یہ سب ان کا کرم ہے
ورنہ میں کہاں اور کہاں کوئے محمد

جب ذرا حالت سنبھلی تو حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب کی یاد ستانے لگی ان کی خدمت میں حاضری دی۔ حضرت کو پلنگ پر پڑا دیکھ کر دل کو ایک دھچکا لگا۔ قریب پہنچ کر دست بوسی کی اور اپنا نام کہا، نام سنتے ہی فرمانے لگے مرزا صاحب، مرزا صاحب، مُبارک مُبارک اچھا ہُوا۔ آپ آئے، اچھا ہُوا آپ آگئے، اچھا ہوئے آپ آگئے۔ پھر میرے ہاتھ کو از راہ ذرہ نوازی چوما اور میری گدی پر ہاتھ رکھ کر بہت دیر تک دُعائیں دیتے رہے اور میں سر جھکائے ویسا ہی رہا۔ پھر فرمایا مُبارک بہت اچھا ہُوا، آپ آگئے۔ حاضر تو میں ہر سال ہی ہوتا رہا ہوں اور کئی سال سے مسلسل حاضری کی عزت نصیب ہوتی رہتی ہے مگر اس دفعہ ہی بار بار یہی ارشاد فرمایا کہ اچھا ہُوا آپ آگئے۔ آخر یہ کیا ہونے والا ہے جس سے میری موجودگی سے حضرت کو اتنی خوشی ہوئی، دل سے دُعا نکلی کہ الٰہی خیر! یہ مُبارک سایہ تادیر سلامت رہے۔ اس کے بعد حضرت کے نامور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فرزند مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور دیگر حاضرین مجلس الوالعزم حنیف قادری، صوفی اقبال، حاجی اسمٰعیل اور اقبال سلیمان، حاجی آدم، حافظ سرور صاحب بھائی نور محمد۔ غرض ان سب صاحبان سے ملاقات ہوئی اور سب حضرت قبلہ کی صحت کی وجہ سے متفکر نظر آئے مجھے خیال تھا کہ یہ علالت کا سلسلہ گذشتہ سال سے چل رہا تھا ختم ہو جائے گی۔ مگر میں جس حال میں حضرت قبلہ کو گذشتہ سال چھوڑ گیا تھا اس سے موجودہ حالت مجھے بہت گری ہوئی معلوم ہوئی، پیشاب کے لیے دہی نلی لگی ہوئی تھی جس سے پیشاب ایک شیشہ میں ٹپکتا تھا، پاؤں پر ورم آگیا تھا، کمزوری، بہت بڑھ گئی تھی۔

بہر حال دن گزرتے گئے۔ بہت سے پرانے احباب مل کر خوش ہوتے گئے۔ جناب اسمٰعیل صاحب جالندھری، بھائی عبدالقادر سلیم صاحب اصلفیٰ منزل کے مولانا مظہر علی خاں صاحب اور میرے مرحوم دوست عبداللہ قریشی صاحب کے فرزندوں سے ملاقات ہونی مسرت نصیب ہوئی۔ ان کے علاوہ محمد حنیف صاحب قادری، صوفی اسلم صاحب اور صوفی دلدار صاحب بھی ملے۔ غرض کہاں تک نام گناؤں جو بھی ملا دیکھ کر خوش ہو گیا اور میری حاضری کی مبارک باد دینے لگا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو ادب و احترام کے ساتھ مدینہ منورہ میں رکھے۔ آمین

حاجیوں کے ہجوم کی وجہ سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے رات بھر کھلے رکھنے کا حکم ہوا تھا۔ اصلفیٰ منزل میں دہلی کے حافظ محمد ادریس صاحب ملے جو اس دفعہ اپنے بیوی بچوں کے بغیر اپنے دوست شبیر بھائی اور اشفاق بھائی کے ساتھ حج پر آئے تھے، ان اصحاب کے بیوی بچے ساتھ تھے بہر حال سب سے ملاقات ہوئی۔ راولپنڈی کے ملک غلام حیدر صاحب کے دو بھائیوں سے بھی مولانا کے دولتکدہ پر ملاقات ہوئی۔ سب کے سب مولانا ضیاء الدین صاحب قبلہ کی صحت کے لیے دست بدعا تھے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۸ ستمبر کو میں پہنچا تھا اور اسی مہینے کے آخر میں احمد میاں صاحب اپنی بیوی بچوں کے ساتھ حیدرآباد سدھارنے والے تھے۔ اُنہوں نے افسوس کا اظہار یوں کیا کہ آپ دیر سے آئے۔ آپ کی زیادہ خدمت کرنے کا ہمیں موقع نہ مل سکے گا۔ یہ الفاظ جس خلوص کے آئینہ دار ہیں ان کے بیان کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے اپنے بیوی بچوں کو صحت و عافیت کے ساتھ مدینہ منورہ میں رکھے اور حضور کریم کا کرم شامل حال رہے۔ حضرت احمد کمنڈوانی صاحب کی ایک خاص ہستی ہے۔ امراض نے اُنہیں بھی نڈھال کر رکھا ہے۔ حرم شریف کی حاضری بہت کم ہوگئی ہے مگر دوسرے معمولات جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے۔ آپ کی ایک صاحبزادی ساتھ ہیں، جو ان کی خدمت میں مصروف رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے جناب انصر علی صاحب انصاری نے دمام میں دوسری ملازمت کر لی ہے بیوی بچوں کو پاکستان بھیج دیا۔ اسلئے کسی سے ملاقات نہ ہوسکی۔ البتہ انہوں نے کہیں سے ایک دفعہ فون پر مجھ سے بات کی تھی۔ دیکھتے دیکھتے دن تیزی سے گزر گئے۔ میاں احمد میاں کے گھر میں حسب معمول بہت آرام تھا۔ اس دفعہ بچوں کے تماشے دیکھنے کا موقع کم ملا اور ۳۰ ستمبر کی تاریخ آگئی۔ اس تاریخ کو مغرب کے بعد احمد میاں اپنی بیوی بچوں کے ساتھ ہوائی اڈہ کے لیے روانہ ہوئے۔ چہارشنبہ کا دن تھا دوسرے دن ان کی فلائٹ ہندوستان کے لیے تھی۔ حسب سابق جاتے ہوئے وہ اپنے فلاٹ کی کنجی مجھے دے گئے میں ان کی عدم موجودگی میں بھی وہاں مقیم رہا۔ چہارشنبہ کو احمد میاں اپنی فیملی کے ساتھ سدھارے اور جمعہ کے دن یعنی ۲ اکتوبر ۸۱ء / ۲ ذی الحج ۱۴۰۱ھ چار بجے کے قریب حیدرآباد کے عبداللہ صاحب میرے ٹھکانے پر آئے اور یہ خبر دہشت اثر سنائی کہ مولانا ضیاء الدین صاحب قادری کا وصال ہوگیا۔ عین اس وقت جب کہ جمعہ کی اذان ہو رہی تھی۔ کیا بتاؤں کہ دل پر کیا گزری۔ گو حالات بتا رہے تھے کہ وہ دن قریب آنے والا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ عظیم نعمت ہم سے چھین جائے گی۔ پھر بھی یہ صدمہ برداشت سے باہر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

معلوم ہو رہا تھا۔ میں نے آنسو بھری آنکھوں سے وضو کیا اور تیار ہو کر عبدالغفار صاحب کے ساتھ ان کے دوست کی موٹر میں وہاں پہنچا۔ وہ گلی جس میں حضرت کا دولتکدہ تھا۔ سوگواروں سے اٹی ہوئی تھی۔ ہر چہرہ غم آلود تھا۔ بعض تو ایسے ساکت و صامت تھے جیسے انہیں خبر نہیں کہ کیسی مصیبت کا پہاڑ ٹوٹا ہے۔ میں جب پہنچا غسل دیا جا رہا تھا۔ میت کو تیار کر کے جب اسی کمرہ میں لایا گیا جہاں حضرت کی خواب گاہ تھی تو مجھے حاضری اور دیدار کا موقع ملا۔ میں نے حضرت کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیا، چہرہ پر تازگی تھی ایسا لگتا تھا کہ جاگ رہے ہیں مگر آنکھیں بند کر لی ہیں۔ پیشانی کے بوسہ کے بعد سیدھا ہونے سے پہلے گر پڑتا، مگر کسی نے مجھے سنبھال لیا۔ وہاں کسی کو کسی کی خبر نہ تھی۔ سب دل شکستہ تھے اور سب کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ ہر طرف یہی نقشہ دکھائی دے رہا تھا۔ مسجد نبوی میں نماز عصر ہو چکی تھی۔ جب جنازہ گھر سے باہر نکلا تو ہر ایک نے کوشش شروع کی کہ کندھا دینے کی سعادت نصیب ہو جائے، کافی مجمع تھا۔ حج میں ابھی چار دن باقی تھے بہت سے حاجیان حج مدینہ منورہ میں موجود تھے غرض باب رحمت سے جنازہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوا، اور ریاض الجنہ میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی ایما پر ملک شام کے ایک علاقہ کے مفتی اور عالم دین، حضرت مفتی محمد علی مراد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جن کو حضرت قبلہ سے خلافت کا شرف حاصل تھا۔ نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ عالی میں جنازہ کو رکھا گیا اس کے بعد حضور کریم کے قدوم مبارک کی طرف جنازہ رکھا اور پھر باب جبریل سے نکلا اور عام راستہ سے جنت البقیع کو چلا۔ حاضرین کی کثرت قابل دید تھی جو ضعیف لوگ تھے وہ پہلے ہی جنت البقیع پہنچ گئے تھے، وہاں کے منتظمین نے بھی ان کو پہلے سے جنت البقیع میں داخل ہونے کی اجازت دے دی تھی تاکہ عین وقت کی کشمکش سے محفوظ ہو جائیں۔

اس جنازے و جلوس کے متعلق جو کچھ کہا گیا اس میں حیرت کی کیا بات تھی، ایسا تو ہونا ہی چاہیئے تھا۔ ایسا نہ ہوتا تو حیرت کی بات ہوتی،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عاشق کا جنازہ تھا، بڑی دھوم سے نکلا، بڑی دھوم سے نکلا

جنہوں نے دیکھا اس منظر کو بھول نہ سکیں گے۔ جس منزل کے اشتیاق و انتظار میں مولانا ضیاء الدین صاحب قادری نے عمر کے اسی (۸۰) سال مدینہ منورہ میں گزارے وہ منزل آگئی۔ جنت البقیع میں دفن کی حسرت ملی اور جگہ بھی کہاں پائی اہلِ بیت کرام کے پاک قدموں کی طرف، زیادہ صحیح تو یہ ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مبارک قدموں کے بہت قریب۔ ہائے وہ وقت بھی آگیا ——————

جب اپنے وقت کے آفتابِ طریقت کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔ ان کے فرزند مولانا فضل الرحمن بھی قبر میں اترے، اور اپنے ہاتھوں سے اشکبار آنکھوں اس نعمت و امانت کو جنت البقیع کی مبارک زمین میں دبا دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں یہ دلخراش کام ختم ہو گیا۔ دعائے مغفرت کے بعد سب سوگوار آہستہ آہستہ واپس ہوئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ط

اللہ تعالیٰ ہمیں اس صدمے کو سہارنے کی طاقت عطا فرمائے اور حضرت ممدوح کے درجات قرب کو بلند سے بلند فرمائے، زمرۂ صدیقین میں محشور فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مولانا ضیاء الدین احمد صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی نے میری زندگی کا کیف ختم کر دیا۔ حضرت مجھے اتنا چاہتے تھے اتنا چاہتے تھے کہ دوسروں کو رشک آتا تھا اور میری عدم موجودگی میں بھی میرے لیے ایسی دعائیں فرماتے تھے کہ جو لوگ مجھ سے واقف نہ تھے وہ مجھے دیکھنے کے متمنی ہوتے تھے سال ہا سال سے میں حضرت کی اس شفقت و عنایت کا حامل تھا اور اس عنایت و کرم میں میری کوئی اہلیت، قابلیت کو شمہ بھر بھی دخل نہ تھا یہ سب حضرت کا کرم ہی کرم تھا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ضیاءُ المشائخ

پیر و مرشد قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین احمدی رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسی روشن شمع تھے جو عشق محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اُجالے بکھیر رہی ہو۔ قدم قدم پر جہاں محبت و عقیدت پر پہرے بٹھائے جا رہے ہوں، دورِ محبت و عشق میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی سے وابستہ کسی شے کا چھو جانا یا آنکھوں سے لگانا جہاں شرک کہلاتا ہو۔ عاشقانِ رسول اُس مقدس اور برگزیدہ حرم نبوی میں جہاں چرند پرند بھی بے خوف ہو جاتے ہیں، بلی اور مرغیاں جہاں ایک ہی ڈبے میں بند کی جاتی ہیں، ایک تشنگی کا احساس لیے سراسیمگی کے عالم میں سہمی سہمی نظروں سے ایک ایک مقامات کو دیکھیں اور بے اختیار انہیں چوم لینے چاہے تو ہونٹ سی کر رہ گئے کہ ابھی کوئی گرجتی ہوئی آواز آئے گی "الحاج شرک" اور عشق و محبت آمیز نظریں اُن پر مرکوز ہو جائیں گی۔ جیسے اُن سے بڑا جرم سرزد ہو گیا ہو۔ ایسے ماحول میں عشق محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا یہ متوالا سرزمین عشق مجاہدانہ عزم و استقلال کے ساتھ مسجد نبوی شریف کے زیر سایہ باب مجیدی کے قریب اپنے دیار میں (وکیل تھا) اور زبانِ حال سے کہہ رہا تھا کہ دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے۔ ہر سال محفلِ میلاد کا اہتمام انتہائی ذوق و شوق سے کیا جاتا ہے۔ عقیدتمند حضرات کا جم غفیر سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں صلوٰۃ و سلام کے نذرانے انتہائی والہانہ محبت و عقیدت سے کھڑے ہو کر پیش کرتے، ان گلہائے عقیدت کی جانفزا خوشبو سے فضا معطر ہو جاتی ساکنانِ مدینہ جوق در جوق ان محفلوں میں شریک ہوتے۔ حضرت کا نیاز حاصل کرنے کی تمنا لیے ہوئے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بڑے بڑے علماء کرام آپ کی محفل میں گھنٹوں سرنگوں بیٹھے رہتے اور ادھر حضرت انکسار فرماتے! میں تو اس درِ پاک کا کتا ہوں۔"

یہ بات کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ علامہ کی جو خصوصیات دُنیا پر ظاہر ہو سکیں وہ اُن سے بہت کم تھیں جو چھپی رہ گئیں۔ حالانکہ بہت زیادہ وزنی و گراں قدر تھیں۔ ہم نے علامہ کو اتنا ہی جانا جتنا وہ چاہتے تھے کہ ہم انہیں جانیں اور ان کی ہستی کے بہت سے امکانات دُنیا پر ظاہر نہ ہو سکے، وہ امکانات کیا تھے ان کی تعیّنی و صراحت آسان نہیں تاہم جسقدر میرے ذاتی ربط و مطالعہ کا تعلق ہے، میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر ان کی زندگی ایک خاص سانچہ میں ڈھل کر رہ نہ جاتی جو ہمارے سامنے آئی تو وہ خدا جانے کیا کیا ہو سکتے تھے۔ علامہ کی بے انتہا دماغی اہلیتیں جن کو زمانے نے یا خود اُن کی خلوت پسند طبیعت نے اُبھرنے کا موقع نہ دیا اُن کی فطری اہلیت و صلاحیت قدست کا ایک سربند راز تھی جس کے بعض گوشے تو ہمارے سامنے آگئے اور اکثر بے نقاب نہ ہو سکے۔ حالانکہ آپکو ایک لمبی عمر عطا کی گئی تھی۔ وہ نام و نمود اور شہرت سے گریز فرماتے تھے اور بربنائے متانت و خودداری بے تکلفی میں بھی اپنی شان گرانمائگی ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔

اس دیارِ پاک میں پہلوئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نصیب ہونا ہی کیا کم کرامت ہے۔ شاید سرورِ کائنات کی نظرِ انتخاب ہی نے چن لیا تھا اپنے سچے عاشق کو تبھی تو اُن سے یہ قرب حاصل رہا۔ تھوڑا نہ بہت تقریباً ۷۵ برس ....."

قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین احمد مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات کا قرب پہلی بار مجھے اُس وقت نصیب ہو سکا تھا جب میں نے ۱۹۷۱ء میں حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا۔ میری حج بیت اللہ کے لیے روانگی میرے لیے ایک سعادتِ عظمیٰ بن جائے گی، یہ شاید میرے صحیفہ تقدیر میں کہیں رقم تھا۔ ورنہ عام عازمین حج کی طرح میں بھی بہ صدق و خلوص بارگاہِ خداوندی میں حاضری کا شرف حاصل کرنے کی خاطر اور تمنائے سرورِ کونین رحمتِ عالم شہ یزداں صفات کی بارگاہِ عطر بیز و عنبر خیز کا شرف دیدار لینے میں بھی اس راہ کا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مسافر تھا میرے ہمسفر میرے عزیز دوست جناب مجاہد حسین صاحب ساکن چھپرہ وہاں تھے جو علامہ سید شاہ عبدالحق مفتی کاٹھیاواڑ کے دست مبارک پر بیعت تھے۔ ہم دونوں ہی شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ سفر میں روانگی سے قبل ان کی دعاؤں کو توشۂ آخرت بنائیں۔ رسمی گفتگو کے بعد شاہ صاحب نے اپنے پیر و مرشد علامہ ضیاء الدین مہاجر مکی قطب مدینہ کے خدمت اقدس میں قدمبوسی کے بعد نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور علامہ کی ذات بابرکات پر مختصراً روشنی ڈالی اور یہ اُس گراں مایہ سعادت کا پیش خیمہ ثابت ہوا جو اس ناچیز کو حاصل ہونی تھی، جس کا مجھے وہم و گمان بھی نہ تھا۔ ہاں ایک موہوم سی آرزو بے ساختہ دل میں ابھری تھی کہ اے کاش وہ دست مبارک اس حقیر کو نواز دے۔ لہٰذا مکہ معظمہ میں حج سے بحسن و خوبی فارغ ہونے کے بعد ہم دونوں عازمین حج مدینہ طیبہ پہنچے۔ اس مبارک و برگزیدہ سرزمین پر قدم رکھتے ہی دل و دماغ ایمان و عرفان کی تجلیات سے روشن ہو گئے۔ ایک کیف آگیں سرور سارے وجود میں سرایت کر گیا انہی احساسات کے ساتھ علامہ ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دولت کدے پر حاضر ہوئے مسجد نبوی کی بارحمت ہمسائیگی میں باب مجیدی کے قریب آپکا دولت کدہ واقع ہے۔ آپ کے مکان کے سامنے صحابی رسول ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا دینی جذبے کا حامل وہ مکان ہے جس سے متعلق حقائق حضور سرور کائنات کی مدینے میں آمد سے متعلق شہرۂ آفاق ہیں۔ یہ ایمان افروز منظر اُس روز سے ہمیشہ کے لیے میرے دل و دماغ میں نقش ہو چکا ہے۔ صرف یہی ایک حقیقت قطب مدینہ کے تعارف کے لیے کافی ہے کہ وہ کیا تھے؟ گنبد خضریٰ کے زیر قدم علامہ کا مکان، تجلیات محمدی سے ہمہ وقت منور و مزین نظر آتا ہے خواہ دن کی روشنی ہو یا رات کی چاندنی گنبد خضرا کا مقدس سایہ حضور کے مکان مبارک کو منور کئے ہوئے ہے۔ مکان کے قریب دہلیز پر پہنچے تو سامنے بے شمار، جوتے، چپلوں کا ہجوم نظر آیا جن سے ظاہر تھا کہ مکان کے اندر کسی تقریب کا اہتمام ہے کہ اتنی کثیر تعداد شائقین کی شریک محفل ہے۔ لیکن مقام حیرت کہ ایسی پرسکون خاموشی فضا میں مسلط تھی کہ کسی آواز کا شائبہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تک نہ ہوتا تھا جہاں اسقدر بڑی تعداد میں لوگ شریک محفل ہوں وہاں کوئی آواز نہ ہو۔ یہی سوچتے اور متحیر ہوتے ہم دوسری منزل پہ پہنچے تو سامنے ایک وسیع ہال نظر آیا، وہ ایک ایمان افروز منظر تھا کہ بہت سے عربی اور دیگر ممالک کے اصحاب انتہائی ادب و احترام سے سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے۔ سکوت ایسا تھا کہ سوئی گرے تو آواز سنی جاسکے۔ لوگوں کی طرف سے نظر گھومتی ہوئی علامہ ضیاء الدین احمد کی ذات گرامی تک پہنچی تو نیک بخت دل و دماغ پر اُن کی بارعب شخصیت کا سحر سا ہوگیا۔ آپ ایک سفید و شفاف گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے استغراق کے عالم میں جلوہ گر تھے۔ چہرۂ مبارک سے شاہانہ جلال ہویدا تھا۔ سفید عمامہ، سرمئی رنگ کا لمبا کرتہ اُس کے اوپر کتھئی رنگ کا کوٹ زیب جسم تھا۔ ایمان و عرفان کی تجلیات گویا آنکھوں کو خیرہ کئے دے رہی تھیں۔ ہم دونوں حضرات باہر دہلیز پہ ہی مسحور و مبہوت کھڑے رہ گئے۔ کیونکہ اندر بالکل جگہ نہ تھی۔ لوگوں کا اتنا بڑا ہجوم دیکھ کر ہی مولانا کی مقبولیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ آج ماہ فروری کی تین تاریخ تھی۔ جب یکے بعد دیگرے قدمبوسی کرتے ہوئے حاضرین نکلتے گئے اور کافی دیر بعد حضرت علامہ کو خلوت میسر آئی تو ہم دونوں بڑی آہستگی سے قریب پہنچے سلام عرض کیا تو علامہ نے توجہ فرمائی، سلام و دعا کے بعد آپ نے بڑے پُرخلوص انداز میں دریافت فرمایا:

کہاں سے آئے ہو؟

حضرت! ہندوستان سے آئے ہیں۔

ہندوستان میں کس جگہ سے؟

صوبہ بہار میں ایک شہر جمشید پور سے۔

یہ کس جگہ ہے؟ (علامہ جمشید پور کے آباد ہونے سے قبل ہی ہندوستان، پاکستان کے خطے سے ہجرت فرما چکے تھے۔)

حضور یہ کلکتہ کے نزدیک ہی ہے۔

اچھا! مولانا ارشد القادری کو جانتے ہو؟

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

"مولانا ارشد القادری تو ہمارے ہی شہر میں مقیم ہیں اور ایک دینی ادارہ اُن کی سرپرستی و نگرانی میں چل رہا ہے۔

انہوں نے ردِ وہابیت میں کوئی کتاب لکھی ہے؟

جی حضور! انہوں نے ایک کتاب "زلزلہ" یہ زمانی ہے۔ جو ردِ وہابیت کے موضوع پر ایک نادر معرکۃ الآراء کاوش ہے۔

تو بابو! جب ہندوستان پہنچنا تو میرے لیے وہ کتاب ضرور بھیج دینا۔

جی، بہت بہتر۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ حضرت کی ایک خدمت میرے سپرد کی گئی۔

مولانا رفاقت حسین کاچوری کو جانتے ہو؟

جی حضور! کان پور کے [redacted] ہی میرا دل ہے۔

اس کے بعد اُنہوں نے اپنے مُرید حضرت علامہ سید عبدالحق صاحب کو گدائے خواجہ کہہ کر یوں استفسار فرمایا:

میرا گدائے خواجہ کیسا ہے، اچھی طرح تو ہے؟

جی حضور! انہیں کی زبانِ مبارک سے آپ کے تابانہ نعت کا شرف حاصل ہوا تھا۔

حضرت نے ادباً فرمایا "وہ بڑی بزرگ و برگزیدہ ہستی ہے۔ آلِ رسول میں سے ہیں۔ ان کا احترام ہم سب کو لازم ہے۔

میں نے متبسمانہ بیعت کی خواہش کی۔ تو حضرت "ماشاء اللہ" کہہ کر خاموش ہو گئے۔

کچھ توقف کے بعد جب میں نے دوبارہ التجا کی تو آپ نے تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا! کیوں ہمیں یہاں سے نکلوانا چاہتے ہو کیا؟ ارے بھئی! یہاں کی وہابی حکومت پیری مریدی کی سخت مخالف ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں نے عرض کیا حضور! کس کی ہمت ہے کہ وہ آپ کی ذاتِ پاک کے متعلق ایسی بات سوچ بھی سکے، نکلوانا تو بہت دُور کی بات ہے۔ اور حضرت یہ تو ہمارے مابین ایک روحانی رشتہ ہوگا جس کے انشراح کی ضرورت بھی کیا ہے۔ اور ممکن بھی نہیں، پس آپ کا نیاز چاہتا ہوں۔

آپ خاموش رہے اور کچھ وقفے کے بعد دفعتًا انہوں نے میرا ہاتھ اپنے مبارک ہاتھوں میں تھاما اور اپنے روبرو بٹھا دیا اور فرمایا "بسم اللہ" اور یہ تھی وہ بیعت جو اس حقیر پر تقصیر پر نعمت و اکرام کی بارانِ رحمت برسا گئی۔ اپنی بلندیٔ قسمت پر اپنے اللہ اور اُس کے پیارے محبوب کا کرم سمجھ کر آنکھیں نم ہوگئیں۔

جہاں ہم سب بیٹھے ہوئے تھے سامنے ایک دریچے سے گنبدِ خضرا جلوہ افروز تھا، سرورِ کونین، مالکِ کون و مکاں، رحمت للعالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کے زیرِ سایہ، کہ آنکھوں کی پتلیوں میں گنبدِ خضرا کا عکس اور اس مقدس روحانی سفر کا یہ حسین، عظیم المرتبت آغاز، میری خاطر دونوں جہاں کی دولتوں سے زیادہ بیش قیمت و گرانمایہ تھا۔ پیر و مرشد کی نظرِ عنایت نے اُس وقت جو نوازا، تو نوازتی ہی چلی گئی، اُن کے گلشنِ گفتار کے گل ہائے ارشادات میری تمام زندگی کو معطر کر گئے۔ آج بھی ان کی خوشبو میرے رگ و پے میں سرایت ہے۔

۵ رفروری کو پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوا تو سلام و دعا کے بعد ہی حضرت نے یہ عنایت فرمائی کہ بڑی محبت اور اپنے پن سے شریکِ طعام ہونے کا حکم صادر فرمایا اور میرے جھجکنے پر مزید اصرار فرمایا "کہ آج کھانا ہمارے ساتھ کھانا" میں نے اسے ان کا عارفانہ التفات سمجھا۔

دسترخوان پر تین افراد ہی شریکِ طعام تھے۔ حضرت اور ان کے صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور ایک عربی بزرگ۔ حضرت نے مجھے اپنے قریب ہی جگہ عطا فرمائی۔ دائیں جانب پیر و مرشد اور بائیں طرف مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور سامنے وہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عربی بزرگ ، دورانِ طعام حضرت نے میری طشتری میں ساتھ ہی کھانا تناول فرمایا اور بڑی محبت و اپنائیت سے خود اپنے دست مبارک سے چاول میری طرف دیتے جاتے اور مشفقانہ اصرار فرماتے جاتے "تکلف نہ کرنا" خوب اچھی طرح سے کھاؤ اور لو ... یہ بھی .. وہ بھی"

اُن کی اس محبت و چاہت کی یاد آج بھی دل پر نقش ہے۔

(مرسلہ مفتی محمد شبلین نعمانی قادری رضوی برکاتی دارالعلوم قادریہ)
چسترا کوٹ ، مینیں اعظم گڑھ - یوپی ، بھارت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دیدہ ور

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اصلِ ایمان ہے۔ ہر مسلمان کے نہاں خانۂ دل میں یہ آرزو چٹکیاں لیتی رہتی ہے کہ جیسے بھی ممکن ہو وہ روضۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہو کر اپنے دل و نگاہ کو پُر نور و شاد کام کرے۔ علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا تھا ؎

تو فرمودی رہِ بطحا گرفتم
وگرنہ جز تو مارا منزلے نیست

اور یہ بات ہے بھی سچ۔ اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے۔

برِ صغیر پاک و ہند کے بہت سے بزرگوں نے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں گھر بار کو تج کر ہجرت کی سعادت حاصل کی اور درِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنا ابدی ٹھکانہ بنالیا۔ انہی اہل اللہ میں حضرت مولانا ضیاالدین احمد مدنی رح کا نامِ نامی بھی ہے۔ مولانائے محترم کے اسمِ گرامی سے میں پہلی بار اس وقت روشناس ہوا۔ جب ۱۹۲۵ء میں میرے والد بزرگوار حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وطن واپس ہوئے۔ انہوں نے مولانا کا ذکر اتنی محبت اور عقیدت سے کیا کہ میں کم عمری میں حضرت کی زیارت کا نادیدہ مشتاق ہو گیا۔ اس کے تھوڑے عرصہ ہی کے بعد جب میں انگلستان میں زیرِ تعلیم تھا مجھے اطلاع ملی کہ مولانا ضیاالدین رح اپنے صاحبزادے فضل الرحمٰن صاحب کے ساتھ حیدرآباد تشریف لے گئے ہیں اور ہمارے غریب خانے پر ہی فروکش ہیں وطن سے غیر حاضری کی وجہ سے میں ان کی زیارت کے شرف سے محروم رہ گیا۔ واپسی پر مولانا کے بارے میں والدِ محترم سے بہت سے کوائف معلوم ہوئے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

انہوں نے ۲۰ برس کی عمر میں ہندوستان سے ہجرت کی۔ جسے ۸۵ برس کا عرصہ ہوگیا ہے۔ ان کا بیشتر وقت حضور سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں گزرا۔ کیا کہنے اس خوش نصیبی کے کہ عمر عزیز کے طویل عرصہ تک یہ سعادت حاصل ہو۔

بقول حضرت سکندر لکھنوی ؎

زندگی تو مدینے کی ہے زندگی
اور مدینے میں رہنے کی کیا بات ہے

۱۹۶۳ء میں جب اپنی اہلیہ و خاندان کی چند خواتین کے ساتھ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ مدینہ منورہ پہنچتے ہی میں سیدہ مولانا محترم کی خدمت میں حاضری دی۔ ان کی شخصیت اور ذات گرامی اتنی معروف تھی کہ جو بھی مدینہ کی گلیوں سے گزرتا ان کے مکان پر پہنچے بغیر کوئی وقت نہیں ہوتی۔ ان کی قیام گاہ باب جبریل کے بالکل سامنے [illegible] کی محترمہ میں تھی۔ داخلے کے دروازے پر ایک رسی بندھی ہوتی ہے۔ جسے [illegible] دروازہ خود بخود کھل جاتا تھا۔ میں نے جیسے ہی دروازہ کھولا اندر داخل ہوا [illegible] کی تعداد کافی زیادہ تھی۔ ذرا آگے بڑھا تو ایک جگہ خضرت [illegible] تھی۔ قالین [illegible] ایک [illegible] ہوئے ایک [illegible] پتلی سی [illegible] ہوئی تھی [illegible] والد محترم سے [illegible] بے یقین سا کر میں [illegible]

میں نے آگے بڑھ کر [illegible] اپنا تعارف یہ کہہ کر کرایا کہ میں [illegible] ہوں۔ مولانا نے یہ سنتے ہی [illegible] آپ مشتاق میاں ہیں یا اشفاق میاں"۔ مجھے حیرت ہوئی کہ ۴۰ برس کی طویل مدت کے بعد مولانا کو ہم دونوں بھائیوں کے نام کیسے یاد رہ گئے۔ بالآخر میرا نام جب کہ میں ان کی حیدرآباد تشریف کے موقع پر وہاں موجود نہ تھا۔ مولانا بڑی محبت اور شفقت سے پیش آئے۔ سب خاندان

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے حالات دریافت کیے اور بار بار دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ دورانِ گفتگو جب انہیں معلوم ہوا کہ میرے ساتھ میری بیوی، خالہ، چچی اور دوسری خواتین بھی ہیں تو فرمایا۔ وہ سب میری بیٹیوں کی طرح ہیں۔ آپ لوگ ایک دن سب آئیے اور میرے ساتھ کھانا کھائیے۔ چنانچہ دوسرے دن ہم سب نے حاضری دی۔ اور مولانا کی پُرتکلف دعوت سے مستفید ہوئے۔

مدینہ منورہ کے دو ماہ کے قیام کے دوران ہفتہ میں کم از کم دو بار مولانا کی خدمت میں میری حاضری ہوئی تھی اور میں ہر مرتبہ ان کے نورانی چہرے اور شیریں گفتگو کا اپنے قلب پر گہرا اثر لیے ہوئے واپس ہوتا تھا اور ازراہ شفقتِ بزرگانہ میرا خاص خیال فرماتے تھے۔ انہوں نے کئی بار اپنے ہاں کی محفل کے شرکاء سے فرمایا "مجھے مشتاق میاں کے والد سے بڑا لگاؤ تھا۔ میں جب سے مدینہ منورہ آیا ہوں کسی خاص ضرورت کے بغیر اسکی حد سے باہر نہیں جاتا۔ مگر ان کے والد کی محبت نے مجھے دو ماہ کے لیے حیدرآباد کھینچ بلایا تھا۔

مولانا محترم کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات قدس سے بے پناہ محبت تھی۔ ان کی محفل میں ہر وقت ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نعت خوانی ہوتی رہتی تھی۔ پاکستان اور ہندوستان کے نعت گو اور نعت خوان حضرات میں سے شاید ہی کوئی ایسا ہو جس نے مدینہ منورہ میں حاضری کے موقع پر مولانا کی محفل میں نعت نہ پڑھی ہو۔ مدینہ منورہ میں محافلِ میلاد کھلے طور پر منعقد نہیں ہوتیں۔ لیکن ان پابندیوں کے باوجود اکثر گھرانوں سے نعت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رُوح پرور آوازیں سنائی دیتی رہتی ہیں۔ اس قسم کی نجی محفلوں میں محبت وعقیدت کا جس شوق اور اہتمام سے مولانا ضیاء الدین صاحبؒ کے ہاں مظاہرہ ہوتا تھا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس موقعہ پر مدینہ منورہ میں حاضر شمع رسالت کے پروانے گلہائے عقیدت پیش کرتے تھے۔ اگر محفل میں کوئی خطیب حضرات موجود ہوں تو وہ اپنے ارشاداتِ گرامی سے اہلِ محفل کو نوازتے تھے۔ مولانا محمد شریف نوری مرحوم کی تقریر میں نے پہلی بار وہیں سُنی تھی۔ نعت خوانی کے دوران عقیدت وجذبات کی فراوانی سے مولانا محترم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے چہرہ پر آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی تھی۔ محفل کے اختتام پر دسترخوان بچھایا جاتا اور سب شرکاء کو مولانا کے صاحبزادے فضل الرحمٰن صاحب اور دیگر ارکان خاندان کھانا کھلاتے تھے۔

دوسری بار ۱۹۶۵ء میں مدینہ منورہ میں میری پھر حاضری ہوئی۔ اس مرتبہ ۱۵ مہینہ قیام رہا۔ میری اہلیہ وہاں جاکر بیمار پڑگئیں جس کے وجہ میری حاضری مولانا کی خدمت میں اتنی نہیں ہوئی جتنی کہ ۶۴ء میں ہوئی تھی۔ وہ خود فرماتے تھے بیٹا! تمہاری بیوی بیمار ہے تم اسکی دیکھ بھال کرو۔ میری اہلیہ نقاہت اور بیماری کی وجہ سے نمازوں کے لیے مسجد نبوی تک نہیں جاسکتی تھی جس کا اسے بہت رنج تھا۔ میں نے مولانا محترم کی خدمت میں عرض کیا تو انہوں نے فرمایا، آپ لوگ تو مسجد نبوی کے سامنے مقیم ہیں۔ بیٹی سے کہو کہ وہ وہیں نماز کی نیت باندھ لیا کریں۔ میں بھی تو وہیں نماز پڑھتا ہوں۔ اس مشورہ سے میری بیوی کو بہت سکون قلب حاصل ہوا اور احساس محرومی تھا وہ کم ہوگیا۔

۱۹۷۲ء میں یعنی ۹ برس کے وقفہ میں نے مولانا محترم کو بہت کمزور پایا۔ مگر عقیدتمندوں کا ہجوم کچھ زیادہ ہی تھا۔ ۶۴ء میں ایک عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مرزا شکور بیگ حیدرآبادی کی ایک نعت مولانا شوق سے پابندی سے پڑھا کرتا تھا ۱۹۷۲ء میں یہ نعت بے جانا بھول گیا۔ اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔ میرے دل پر ——— ایک من کا بوجھ تھا۔ ایک دن میں نے مولانا محترم سے عرض کیا حضرت آپ کی خدمت میں پاکستان اور ہندوستان کے سب نعت گو حاضری دیتے ہیں۔ مرزا صاحب بھی ضرور آئے ہوں گے معلوم نہیں وہ اس سال آئے یا نہیں، مولانا نے فرمایا وہ یہیں ہیں اور ابھی میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں اس وقت محفل میں خطیب حرم مسجد نبوی ﷺ مولانا موجود تھے۔ انہیں ہدایت فرمائی کہ جب وہ ان کی قیام گاہ تک پہنچا دیں۔ وہاں سے جب وہ نعت بھی لیں اور ان کی مطبوعہ نعتوں کا تحفہ بھی ملا۔ میں اس واقعہ کو مولانا محترم کی ایک کرامت سمجھتا ہوں۔ وہیں مجھے معلوم ہوا کہ وہ بزرگ مولانا کی قیام گاہ پر باقاعدہ حاضری دیتے ہیں اور حضرت بھی انہیں ہمارے گھر کی برکت کے الفاظ سے یاد فرماتے ہیں۔ مرزا صاحب کو بھی مولانا سے بڑی عقیدت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تھی جس کا اظہار انہوں نے مدینہ منورہ سے رخصتی کے وقت جن اشعار میں کیا تھا ان میں سے چار اشعار یہ ہیں ؎

مدینے پاک میں بے شک جو ہے دولت کدہ اُن کا
خدا قائم رکھے آماجگاہِ اہل سنت ہے

غریبوں دردمندوں کو پریشانی نہ ہو لاحق
کہ بیچاروں پہ حضرت کا ابھی سایہ سلامت ہے

ان ہی کے دم سے اب وہ باطنی فیضان جاری ہے
انہی کے پاس وہ شاہِ بریلی کی امانت ہے

خُدا رکھے سلامت شاہ ضیاء الدین احمد کو
رسولِ دوجہاں کی آپ پر چشمِ عنایت ہے

اس کے بعد میں دو تین بار عمرے کے لیے گیا اور ۱۹۷۹ء میں پھر حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی ہر حاضری کے موقعہ پر جس درمندی سے مولانا امتِ مسلمہ اور پاکستان کے بارے میں ذکر فرماتے تھے۔ اس کا طبیعت پر بڑا اثر ہوتا تھا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ انہی بزرگوں کی دعاؤں سے ہماری ساکھ قائم ہے۔ ان کی خدمت میں حاضری کے موقعہ پر مجھے کبھی اتنی ہمت نہیں پڑی کہ ان سے ان کی اپنی زندگی کے بارے میں کچھ دریافت کروں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے سرشار ہو کر بیس برس کی عمر میں ہجرت کرنا خود ایک ایسا واقعہ ہے جو مولانا کی عظمت کی نشاندہی کرتا ہے ان کے بارے میں بہت سے واقعات تو ہم نے اپنے والدِ محترم سے سُنے تھے اور کچھ مدینہ منورہ کے چند بزرگ حضرات سے معلوم ہوئے۔

ان کی پیدائش سیالکوٹ میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم لاہور میں حاصل کی۔ حدیثِ پاک کا درس پیلی بھیت میں لیا۔ وہیں کے قیام کے دوران حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب سے ملاقات ہوئی اور ان کے خلیفہ مجاز بن گئے۔ گھر کے ماحول سے جس میں کچھ بدعقیدگی سرایت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کر گئی تھی، بیزار ہو کر ہندوستان کو خیرباد کہا۔ پہلے بغداد تشریف لے گئے پھر مدینہ منورہ گئے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آخر وقت تک مقیم رہے۔ مولانا کا مدینہ منورہ میں ورود ترکوں کے دور میں ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے شریف مکہ کا دور دیکھا۔ شریف مکہ اور سعودی خاندان کی آویزشوں کے نظارے دیکھے سعودی حکومت نے شروع شروع میں ان کے عقائد کے بارے میں کچھ سختی کی۔ میرے والد محترم ان دنوں حیدرآباد میں نائب وزیر مالیات تھے ایک بار جب وہ حکومت حیدرآباد کے نمائندے کی حیثیت سے شاہی مہمان تھے۔ وزیر مملکت عبداللہ سلیمان کے واسطے سے ملک ابن سعود کی خدمت میں صورت حال کی وضاحت کی۔ اس کے بعد ان سے حکومت نے کوئی تعرض نہیں کیا۔ مشہور مبلغ اسلام مولانا عبدالعلیم صدیقی سے جن سے خوش قسمتی سے مجھے بھی شرف نیاز ہے مولانا محترم کے خصوصی تعلقات تھے جو مالا قربشتہ داری پر منتج ہوئے۔ مولانا محترم کے صاحبزادے شاہ احمد نورانی، صاحب کے داماد ہیں۔

مولانا بڑے صاحب کرامت بزرگ تھے۔ میں اس بارے میں بہت کچھ سن چکا تھا۔ لیکن حال ہی میں حضرت بسکنڈ لکھنوی نے مجھ سے ایک واقعہ بیان کیا جو حیرت انگیز بھی ہے اور مولانا کے صاحب کرامت ہونے کا ثبوت بھی۔ مولانا علام کی غیبت محفل میں بسکنڈ صاحب بھی حاضر تھے۔ بسکنڈ صاحب تیرہویں محرم مدینہ منورہ میں تھے اور قیام پر مجبور ہو گئے اور کئی دنوں تک حاضری نہیں دے سکے۔ چودہویں کو صاحب موصوف محفل میں شریک ہوئے تو مولانا محترم کے استفسار پر انہوں نے بخار آنے کی تکلیف کی شکایت کا ذکر کیا۔ مولانا نے فرمایا: "انعام بھی دو لیں گے" بسکنڈ صاحب کے پوچھنے پر کہ حضرت وہ انعامات کیا ہیں تو فرمایا۔ پہلا انعام تو یہ ہے کہ اگلے سال آپ پھر مدینہ منورہ آئیں گے دوسرا انعام آپکو روانگی کے وقت ملیگا۔ بسکنڈ صاحب کو یہ دوسرا انعام ایک بزرگ خاتون سے موئے مبارک کے تحفہ کی شکل میں ملا اور مدینہ منورہ میں اگلے سال حاضری بھی ہو گئی۔ اس طرح مولانا محترم کی دونوں پیشگوئیاں حرف بحرف حقیقت بن گئیں۔ کیوں نہ ہو۔ اللہ والوں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کی ایسی باتیں ہوتی ہیں۔

مولانا محترم کی ذاتِ گرامی مدینہ منورہ میں اہلِ محبت کی آماجگاہ تھی جس سے ہر وقت روحانی فیض جاری رہتا تھا۔ ان کی رحلت سے جو بانِ حق بڑی کمی محسوس کریں گے مگر مجھے یقین ہے کہ ان کا روحانی فیض تا قیامت جاری رہے گا۔

مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمہ نے حرم پاک میں کم و بیش اسی برس اس آرزو میں گزارے کہ مرنے کے بعد شہر خلد میں دفن ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ آرزو بھی پوری کی۔ جب ان کا جنازہ اٹھا تو اژدہام کی یہ کیفیت تھی کہ باب عمر رضؓ سے گزرتے ہوئے بیسیوں آدمی زخمی ہو کر گر پڑے۔ آپ کو اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات کے قریب سپردِ خاک کیا گیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فضلِ ربِ قدیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ المشائخ والعلماء حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جید عالم دین، مبتدع اور فقیہ ہونے کے ساتھ روحانی دنیا میں بلند ترین منصب پر فائز تھے۔ اور ان کو دیارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں زندگی گزارنے کا شرف و مجد نصیب ہوا۔ اور بعد وصال اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قرب میں محوِ خواب ابدی ہونے کا جو فخر حاصل ہوا وہ خصوصی فضلِ رب قدیر ہے۔

محمد خوشحال عفی عنہ،
چلہ گاہ شریف۔ بہار گڑھ
مظفر نگر (یوپی)
انڈیا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دو پیشگوئیاں

جنوری ۱۹۷۵ء میں حج کی زیارت نصیب ہوئی۔ تو میرا قیام مدینہ منورہ کی اصطفا منزل میں تقریباً اٹھائیس یوم رہا۔ اسی دوران خداوند کریم کا یہ فضل عظیم ہوا کہ رحمۃ للعالمین، صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس سے وہ انعام ہوا، جس کو میں اپنی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی اور اپنی قسمت کی معراج کہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ اصطفا منزل کی ہفتہ وار محفل میں بھی شریک ہوتا مگر حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے دولت خانے پر جو محفل روزانہ بعد نماز عشاء ہوتی ہے، اس میں پابندی کے ساتھ شرکت کرتا۔

دورانِ قیام مدینہ منورہ، میرے گلے میں ایک گلٹی نکل آئی، یہ گلٹی بالکل حلق کے نیچے تھی۔ رفتہ رفتہ یہ بڑھنے لگی۔ اِس کے درد کی شدت کی وجہ سے مجھے بُخار ہوگیا اور بخار بھی گلٹی کے ساتھ ساتھ بڑھتا گیا۔

تقریباً ایک ہفتہ اس بخار میں اس قدر شدت رہی کہ چوبیس ۲۴ گھنٹے میں ایک یا دو گھنٹے کے لیے کم ہو جاتا اور تقریباً بائیس گھنٹے اپنی شدت اور توانائی کے ساتھ طاری رہتا جس کی میرے جسم کی توانائی جواب دے گئی اور مجھ میں اس قدر کمزوری آگئی کہ کئی وقت کی نمازیں بستر پر ہی پڑھتا بلکہ کسی کسی وقت نماز قضا بھی ہو جاتی۔ بخار کی شدت میں ہوش ہی نہ ہوتا کہ کب اذان ہوئی اور کب نماز کا وقت گزر گیا۔

جس کمرے میں میرا قیام تھا اُسی کمرے میں حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی، حضرت مولانا ارشد القادری مہتمم جامعہ مدینۃ العلوم، ہالینڈ، پروفیسر شاہ فرید الحق

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

صاحب اور مولانا شاہ احمد نورانی میاں دامت برکاتہم العالیہ بھی تشریف فرماتے، یہ حضرات روزانہ ازراہ کرم میری تیمارداری، مزاج پرسی کرتے۔

گلے کی تکلیف اس قدر بڑھ گئی تھی کہ حلق سے غذا اور دوا نیچے اترنا دشوار ہوگئی اور اکثر سانس رک جاتی۔ پہلے تو میں بہت گھبرایا لیکن یکایک مجھے احساس ہوا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں وہ دلی آرزو پوری کردی جس کو ہر مومن اپنی ہی آرزو سمجھتا ہے۔ یعنی مدینہ منورہ کی موت اور جنت البقیع میں مدفن۔ اب میرا دل مطمئن ہوگیا تھا، میں نے اپنے اس خیال کا کسی سے تذکرہ بھی نہ کیا۔

حضرت قبلہ مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں بھی بخار کی حالت میں حاضری دیتا رہا اور نعت شریف بھی پڑھتا تھا، ایک صبح آقا کا کرم ہوا تاکہ اس نعت کو، اور گلے کی تکلیف کے باوجود نعت شریف میں کوئی تکلیف اور پریشانی حائل نہ ہوسکی لیکن اس ہفتے حضرت مولانا قبلہ سید مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں تین دن متواتر حاضری نہ ہوسکی۔ چوتھے دن جب حاضر ہوا، سب کو سلام کرکے ایک طرف بیٹھ گیا۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے استفسار فرمایا جب معلوم ہوا کہ سکتہ ہوا تو دیر تک متوجہ ہوکر، اور تعجب انگیز انداز میں فرمایا، سکتہ تو کہاں تھا، مجھ سے تو بہت باتیں کرتے ہیں اور متعدد محفلوں کے حال سے باخبر کرتے ہیں۔

ان الفاظ کو سن کر میں سناٹے میں آگیا، میرے آنسو جاری ہوگئے، اپنی جگہ سے اٹھ کر حضرت قبلہ کے قریب گیا، روداد سنائی اور نعت شریف اور اپنی حاضری عرض کیا، حضور بخار کی شدت کی وجہ سے حاضری نہ ہوسکی۔ میں معذرت خواہ ہوں، حضرت صاحب قبلہ نے ازراہ شفقت چائے کی پیالی عطا فرمائی، چائے پینے کے بعد حضرت صاحب علیہ الرحمۃ نے نعت شریف کی فرمائش کی۔ میں نے ایک نئی نعت شریف جو اس بیماری کے عالم میں گنبد خضراء کو دیکھ کر لکھی تھی سنائی۔ ایک شعر یہ تھا۔

موت آنی ہے جس وقت آجائے گی جان جانی ہے جس دم چلی جائے گی
زندگی تو مدینے کی ہے زندگی اور مدینے میں جینے کی کیا بات ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اس شعر کو سُن کر حضرت مدنی علیہ الرحمتہ بے قرار ہو گئے ، آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور جلسہ اہل محفل پر کیفیت طاری ہو گیا ، حضرت نے دُعا فرمائی ۔ میں نے عرض کیا حضور اس مرتبہ وُہ وَدّہ استحان سے گزر رہا ہوں ۔ فرمایا کیسے ؟ میں نے عرض کیا ایک بخار دو سرے گلے کی تکلیف ۔ برجستہ فرمایا ! اس مرتبہ انعام بھی تو دو ملیں گے ۔ میں خوش ہو گیا ، ایسا محسوس ہوا کہ میں بالکل تندرست ہوں ، مجھے کوئی بیماری نہیں ہے ۔ لیکن دل میں بے چینی پیدا ہو گئی کہ وہ کون سے انعامات مجھے ملیں گے ۔ جب برداشت نہ کر سکا تو عرض کیا حضور وہ دو انعام کیا ہیں ؟ حضرت مدنی علیہ الرحمتہ نے ارشاد فرمایا ! ایک انعام تو یہ ہے کہ تم آئندہ سال پھر مدینہ منورہ آؤ گے ، خوش خبری سُن کر میں اپنے دل پر قابو نہ رکھ سکا ، بیقرار آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب اُمڈ آیا ۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر دریافت کی کہ حضور ! دوسرا انعام کیا ہے ؟ ارشاد ہوا دوسرا انعام چلتے وقت ملیگا ۔ محفل ختم ہو گئی لوگ ایک دوسرے سے مصافحہ کر کے اپنے اپنے مقام پر روانہ ہو گئے ، میں بھی اصطفا منزل میں واپس آ گیا ۔

نیند آنکھوں سے کوسوں دُور تھی ۔ تہجد کی اذان ہوئی ۔ فجر کی اذان ہوئی ۔ دونوں نمازیں بستر پر ہی پڑھیں اور دُرود شریف پڑھتے پڑھتے نیند غالب ہو گئی ۔ تھوڑی دیر کے بعد جب آنکھ کھُلی تو دیکھا کہ گلے کی گلٹی پھوٹ گئی ہے ۔ جس سے کپڑے اور بستر گندہ ہو گیا ۔ اتنے میں میرے محسن دوست بھائی جمیل صاحب لاہور والے تشریف لائے میں نے انہیں گلٹی کے پھوٹنے اور دو انعامات کی خوش خبری سنائی ۔ اسی دن سے گلے کی تکلیف ختم ہونا شروع ہو گئی اور بخار تو بالکل ہی ختم ہو گیا ۔

مدینہ منورہ میں اس دن محرم الحرام کی دس تاریخ تھی ۔ بعد نماز ظہر مدینہ منورہ کے ایک تاجر کے یہاں حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کے سلسلے میں ایک محفلِ نعت خوانی میں میری ملاقات جدہ کے ایک متمول تاجر شیخ علی عبدالنفاد صاحب سے ہو گئی ۔ یہ صاحب ۱۹۴۷ء میں ہندوستان کے شہر گجرات کاٹھیاواڑ سے ہجرت کر کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جدہ آگئے تھے۔ عاشق رسول تھے اور نعت خوانی کا ذوق بھی رکھتے تھے۔ میرے کلام اور انداز بیان کو بہت سراہا۔ اسی رات بعد نماز عشاء ایک دوسری محفل میں پھر ان سے ملاقات ہوگئی۔ اب وہ میرے دوست بن گئے۔

دوسرے دن پھر دوپہر کی ایک محفل سے شرکت کے بعد اصطفا منزل واپس جا رہا تھا کہ شیخ صاحب ایک دکان پر نظر آگئے۔ ملاقات ہوئی۔ شیخ صاحب نے میرا نام و پتہ وغیرہ پوچھا۔ مجھے جدہ آنے کی دعوت دی اور اپنا پتہ بھی لکھوا دیا۔ بعد نماز عشاء ایک محفل میں شیخ صاحب کے ساتھ ہی جدہ جانے کا پروگرام بن گیا۔ بھائی جمیل صاحب بھی ہمراہ تھے چنانچہ ہم لوگ بروز جمعہ بعد نماز مغرب شیخ صاحب کے ہمراہ مدینہ منورہ سے جدہ روانہ ہوگئے۔ رات ان کے گھر قیام کیا۔ شیخ صاحب نے بہت خاطر مدارت کی۔ دوسرے دن شیخ صاحب کی خواہش پر بعد نماز عشاء ایک گھنٹہ پینتالیس منٹ کی نعت ہوئی، محفل برخواست ہوئی تو ہم لوگ وہاں چلے گئے۔ اب ہم تینوں آدمی سونے کی غرض سے اپنے اپنے بستر پر لیٹ گئے۔ تو شیخ صاحب نے ٹیپ ریکارڈر میں میرے پڑھے ہوئے دو گھنٹے کی نعتیں ٹیپ میں اپنے بیٹے پر لگا کر بہت آواز میں سننا شروع کر دیں۔ مجھے ان نعتوں کو دوبارہ سن کر نیند آنے لگی، بھائی جمیل کو بھی نیند نہیں آرہی تھی مگر ہم دونوں نے شیخ صاحب سے کچھ نہیں کہا اس طرح دو گھنٹے مزید سنا اس کے بعد بھی وہ سوئے نہیں مگر ہم سو گئے۔

صبح فجر کی نماز کے بعد دیگر وظائف سے فارغ ہو کر شیخ صاحب سے رخصتی جمیل سوکے تو میں نے ٹیپ ریکارڈر میں نئی کیسٹ لگا کر دوبارہ نعتیں ٹیپ کرنا شروع کر دیں۔ یہ ارادہ میں نے رات ہی کو کر لیا تھا۔ ایک نعت شریف دل پر نقش کر کے ٹیپ کر سکا۔ مگر دوسری نعت شریف جو میں نے بین رخصتی کے وقت دوبارہ سنانے میں مدد کر پیش کی تھی۔ پوری نعت برجستہ تھی اور ابھی تک نظر ثانی بھی نہیں کی تھی۔ اس کو ٹیپ کرتے وقت دل بھر آیا۔ جدہ کی دنیا سے نکل کر مدینہ کی دنیا میں پہنچ چکا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تھا۔ مجھے احساس نہ رہا کہ میرے رونے کی آواز بھی ٹیپ ہو رہی ہے۔ بھائی جمیل اور شیخ صاحب دونوں ہی جاگ گئے تھے مگر خاموش لیٹے رہے جب مجھے خود ہی اپنی بے خودی سے فراغت ملی تو ٹیپ بند کیا اور احساسِ شرمندگی کی وجہ سے منہ پر رومال لپیٹ کر اسی صوفے پر سو گیا۔

صبح ناشتہ کے بعد شیخ صاحب نے کہا سکندر بھائی تم بہت خوش نصیب ہو۔ میں ان کا مطلب نہ سمجھ سکا۔ شیخ صاحب نے میرے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا سکندر بھائی میری والدہ تم کو انعام دینا چاہتی ہیں۔ میں نے کہا کیسا انعام؟ کہنے لگے ایسا انعام جو تمہاری دُنیا و آخرت دونوں کو سنوار دے گا۔ میں نے شیخ صاحب کیطرف معنی خیز نظروں سے دیکھا مگر شیخ صاحب کا چہرہ اُداس تھا۔ مجھے بہت تعجب ہوا۔ اس سے پہلے کہ میں شیخ صاحب سے کچھ کہتا شیخ صاحب کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں آپ لوگ اس عرصہ میں اپنا سامان وغیرہ درست کر لیں، ہوائی اڈہ قریب تھا میں اور بھائی جمیل بازار چلے گئے، واپس شیخ صاحب کے گھر پہنچے تو شیخ صاحب موجود تھے۔ ہم نے جلدی جلدی سامان باندھا ایئر پورٹ پر ایک بجے دن کو پاکستان فلائٹ کے مطابق پہنچنا تھا۔ اس وقت ساڑھے گیارہ بجے تھے۔ میں نے کہا شیخ صاحب ٹکٹ دکھائیے۔ شیخ صاحب نے افسردگی سے کہا ابھی نہیں وہ انعام چلتے وقت ملے گا۔ دفعتاً میرے دماغ میں حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ الفاظ گونج گئے جو انہوں نے چھ یوم پہلے مدینہ منورہ میں ارشاد فرمائے تھے کہ ہمارا انعام چلتے وقت ملے گا۔ شیخ صاحب نے اپنے لڑکوں کو ٹیکسی منگانے کے لیے بھیج دیا۔

میں اپنے دلی جذبات کو ضبط نہ کر سکا میں نے بے چینی سے پوچھا شیخ صاحب وہ انعام کہاں ہے؟ اب تو ہم لوگ جا رہے ہیں۔ شیخ صاحب نے کہا مل جائے گا۔ چند لمحوں کے شیخ صاحب کھڑے ہو گئے۔ اور ہم لوگوں سے کہنے لگے کہ چلئے وضو کر لیں۔ میں نے کہا شیخ صاحب ابھی نماز ظہر میں بہت وقت ہے، ہم لوگ ایئر پورٹ پہنچ کر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نماز ادا کر لیں گے مگر شیخ صاحب نے کوئی جواب نہ دیا اور غسل خانہ کی طرف چل دیئے ان کے ساتھ ہم لوگوں نے بھی وضو کر لیا۔

شیخ صاحب مکان کے اندر گئے اور ایک کالے کپڑے میں لپٹی ہوئی کوئی چیز اپنے ہمراہ لائے اور مجھ سے کہا کہ یہ تمہارا انعام ہے۔ میں نے حیرت سے پوچھا یہ کیا چیز ہے؟ شیخ صاحب مسکرا کر کہا یہ حضور نبی کریم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک کے بال ہیں۔

اتنا سن کر جو دل کا حال ہوا وہ قابل بیان نہیں۔ پورے جسم میں سنسناہٹ سی پھیل گئی۔ ہاتھوں میں کپکپی طاری ہو گئی۔ کئی منٹ تک ہم لوگ گم سم حالت میں موئے مبارک کو تکتے رہے پھر میں نے ہمت کر کے ہاتھ آگے بڑھائے درود شریف پڑھتے ہوئے موئے مبارک کا رومال ہاتھ میں لیا، بوسہ دیا، آنکھوں سے لگایا اور پھر سر پر رکھ کر کئی منٹ تک خاموش کھڑا ہو کر سوچتا رہا۔ آج میری برسوں کی تمنا پوری ہو گئی تھی۔ بھائی جیسے موئے مبارک کا رومال اپنے ہاتھ میں لے کر بچے آہستہ سے میرے سر پر رکھا دیا۔ انہوں نے بھی بوسہ دیا آنکھوں سے لگایا۔ میں سب سے فارغ ہو گیا تو اس وقت پھر شیخ صاحب کے لڑکوں نے آ کر بتایا کہ کھانا لگ چکا ہے۔ شیخ صاحب کھانے کے لئے اٹھ گئے۔ شیخ صاحب نے کہا کہ یہ موئے مبارک ہمارے خاندان میں صدیوں سے محفوظ ہے۔ والد صاحب جب ہندوستان سے ہجرت کر کے جدہ آئے تو ہمارے خاندان میں کئی افراد اس نعمت کو حاصل کرنا چاہتے تھے مگر والد صاحب نے انکار کر دیا۔ لیکن ہم نے تنگ آ کر اس قدر ضد کی کہ بالآخر والد صاحب نے ہر ذی کو بے قرار کر دیا۔ والد کی ہدایت ہے کہ ان کا ادب کرنا، بے ادبی کرنے سے ذلیل و رسوا ہو جاؤ گے۔ الحمد للہ! اب تک ہزاروں مرد و عورتیں بچے بچیاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کی زیارت کر چکے ہیں۔ مجھے دوبارہ مدینہ منورہ کی حاضری بھی نصیب ہوئی۔ اس طرح حضرت ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ پیش گوئیاں حرف بحرف حقیقت بن گئیں۔ [1]

---

[1] سکندر لکھنوی، ممدوح کائنات، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۶ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

"جمال حقیقت"

تاریخی قصبہ (۱۴۱۸ھ) کلاسوالہ شہر دلشاد "پر سرور" جو نیرنگی زمانہ سے آج کل "پسرور" کہلاتا ہے کے جنوب میں تقریباً" نو کلو میٹر کے فاصلے پر شمع توحید کے زندہ دل اور جان نثار پروانوں کا مسکن ہے۔ اس سرسبز و شاداب بستی کی بنیاد و آغاز کے بارے میں صاحبزادہ سید محمود الحسن نقوی اپنی تاریخی و تحقیقی تصنیف "کلاسوالہ تاریخ کے آئینے میں" کے صفحہ نمبر ۱۷ پر یوں رقم طراز ہیں کہ:۔

"پہلے پہل یہ گاؤں ڈوگراں نے آباد کیا۔ یہ لوگ بے اولاد ہو کر بے نام و نشان ہوئے اور گاؤں ملبے کا ڈھیر ہو گیا۔ یہ کھنڈر مدتوں ویران رہا پھر مغل شہنشاہ اکبر کے عہد میں ہندو جٹ باجوہ قوم کے "کلاس" نامی شخص نے اپنے باپ "مانگا" کے مرنے کے بعد پسرور چھوڑ کر اس ویرانہ کو آباد کیا اور قریہ کا نام "کلاس والہ" رکھا"۔ (بحوالہ کلاسوالہ تاریخ کے آئینے میں)

تاریخی شاہد ہے کہ ۱۸۷۵ء میں یہاں اپنے زمانے کے بہترین خوشنویس عظیم الدین کے ہاں مقتدر، مایہ ناز علمی شخصیت اور ایک عظیم فرزند نے جنم لیا تھا جسے حکمت و دانش، علم و فضل اور تصوف و روحانیت کی دنیا میں شیخ العرب والعجم شیخ الاسلام، قطب مدینہ حضرت مولانا شاہ ضیاء الدین احمد قادری رضوی مہاجر مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفہ مجاز امام اہل سنت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ کے اسم گرامی سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جن کا بچپن اسی خوش نصیب قصبہ کی سعادتمند گلیوں میں چلتے پھرتے گزرا اور آج بھی اس کی فضاؤں میں گلشن اخلاق و اخلاص کے اس گل رعنا کی شمیم جاں فزا رچی بسی محسوس ہو رہی ہے۔ آخر کیوں نہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہو گلشن میں جب فصل بہار آتی ہے تو سبزہ و گل پر نکھار آجاتا ہے اور روش روش پر گلہائے رنگا رنگ اپنی تمام دلفریب رعنائیوں کے ساتھ مسکراتے نظر آتے ہیں۔ جب نسیم سحری ان نیم باز غنچوں کو چھو کر اور زیر لب مسکراتی کلیوں سے اٹکھیلیاں کرتی گزرتی ہے تو عالم انسانیت کو بھی معطر کر جاتی ہے اور اس خطہ ارضی پر بسنے والے ہر حساس جاندار اس بوئے جاں پرور سے لطف اندوز ہونے لگتا ہے۔ پھر جب منشائے الٰہی اور توفیق ایزدی سے باران رحمت کا نزول ہوتا ہے تو بنجر اور چٹیل میدانوں میں بھی خوشبوؤں کے گلاب کھلتے ہیں۔

ادیب شہیر مولانا فلاح محمد خان یاسین قصوری کے ارشاد پر کلاس والا کے حلقہ چند سطور درج کر رہی ہیں کہ کہ موصوف کے مکتوب گرامی سے معلوم ہوا کہ "رضا اکیڈمی" (رجسٹرڈ) لاہور کے زیر اہتمام عظیم المقام جناب حاجی محمد مقبول احمد صاحب قادری ضیائی کے فرزند ارجمند جناب ڈاکٹر قاری محمد طاہر قادری نے دنیائے حکمت و تصوف کے اس بطل جلیل حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہ کی حیات مبارکہ کے واقعات و سوانح پر تحقیقی کام کیا ہے اور "تحیات ضیائے مدنی" کے زیر عنوان ممدوح و موصوف کے حالات زندگی کو بڑے احسن انداز میں مرتب فرمایا ہے۔ مطالعہ فرمایئے اور اپنے قلب و ذہن اور ایمان و عمل کو جلا بخشئے۔

والسلام مع الاحترام
خادم حلقہ ہذا
فرید قادری
بقلم خود

(۱) دلشاد پسروری زمانہ قدیم کا قاری شاعر

(۲) پسرور کے شمال میں نارووال چوک کے پاس ایک ٹیلہ (اسے اب ہموار کر دیا گیا ہے) جس پر ہندو جٹ راجہ رسالو کی بنائی ہوئی تعمیر تھی جو قیام پاکستان کے بعد منہدم ہو چکی ہے اس ٹیلے کو "ماتھے والا ٹبہ" کہتے ہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پیکرِ سُنّت

حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ کے علم و فضل، تقویٰ و پرہیزگاری، راست بازی، حق گوئی اور استقامت کو دیکھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ متقدمین کے قافلے سے تعلق رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں آخری دور میں پیدا فرما دیا تھا۔

ستر سال سے زیادہ عرصہ تک امام مالک رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے محض اس لئے مدینہ طیبہ میں قیام پذیر رہے کہ انہیں جنت البقیع میں جگہ نصیب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سُرخرو فرمایا اور وہ ہمیشہ کے لیے اہل بیت کرام کے قدموں میں محوِ استراحت ہو گئے اسی دور میں حرمین طیبین پر نجدیوں کا تسلط ہو گیا وہ اپنے تمام تر تشدد کے باوجود حضرت قبلہ ضیاء الدین احمد مدنی کو قبہ خضراء کے سایے میں باب مجیدی کے عین سامنے محفلِ میلاد کے منعقد کرنے سے نہ روک سکے، اللہ تعالیٰ کی مشیت کہ اہلِ محبت پر پر ابتلاء کا وہ دور آیا کہ دیارِ رسول میں ذکرِ رسول پر پابندی عائد کر دی گئی بارگاہِ رسالت میں ہدیہ عقیدت و نیاز پیش کرنے کو تو جیسے بے خطرہ قرار دیا گیا لیکن کیا مجال کہ کسی دن حضرت کے گھر محفلِ میلاد منعقد نہ ہوئی ہو، آج کچھ لوگ سعودی عرب سے تین ہزار میل دور بیٹھ کر نجدیوں کی دولت اور شدت سے خوف زدہ دکھائی دیتے ہیں۔ اس مردِ حق آگاہ کی عظمت و ہمت کا اندازہ کیجیے کہ تقریباً پون صدی سے زیادہ عرصہ مدینہ طیبہ میں رہے جہاں نجدیوں کی حکومت تھی مگر اپنے مسلک سے سرِ مو انحراف نہ کیا۔ بلاشبہ وہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے قدم بقدم چلتے رہے تھے۔

اس محفل میں پاکستان، ہندوستان، مصر، شام اور دیگر ممالک کے اہلِ محبت حاضر ہوتے اور بارگاہِ رسالت میں نعتوں اور قصیدوں کا ارمغان عقیدت پیش کرتے۔ آخر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں حضرت کی حاضری سے تواضع کی جاتی، نماز عشاء کے بعد ایک گھنٹہ تک یہ محفل جاری رہتی، یہاں تک کہ جن دنوں حضرت ہسپتال میں زیر علاج ہوتے وہاں بھی باقاعدگی سے یہ محفل منعقد ہوتی۔ نجدی کہا کرتے تھے کہ محفل میلاد کی محبت ان کے رگ وپے میں سرایت کئے ہوئے ہے۔

حضرت کے وصال کے بعد حکومت نے سختی سے ایسی محافل کے انعقاد کو بند کر دیا ہاں ہے۔ [illegible] کہ [illegible] کی [illegible] نے گھروں کی چار دیواری میں بارگاہ رسالت [illegible] نہیں کر سکتے [illegible] کی [illegible] کالعدم نہیں [illegible] نکال دیا گیا ہے جہاں [illegible]

[illegible] کار [illegible] ضروری ہے۔ حضرت کی [illegible] کا [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible]

https://ataunnabi.blogspot.in

میں اکتساب علم کیا اور ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۸ء میں حدیث شریف کا درس لیا۔ ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۷ء میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے[1] اور اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے۔

امام احمد رضا بریلوی کے علاوہ حضرت شیخ احمد الشمس، حضرت علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی اور کثیر التعداد دیگر مشائخ سے خلافت و اجازت تھی، حضرت مدنی فرمایا کرتے تھے:

"میرے چچا تو بہت ہیں مگر روحانی باپ ایک ہی ہے۔ یعنی اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ۔"[2]

حضرت مدنی ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء میں ترک وطن کر کے بغداد شریف حاضر ہوئے اس دوران سات سال تک آپ پر جذب کی کیفیت طاری رہی ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئے۔ اور ایسے حاضر ہوئے کہ تادم آخر واپسی کا نام تک نہ لیا۔ ۱۸۹۷ء میں آپ نے درس حدیث سے فراغت حاصل کر لی، درس نظامی میں اگر کم از کم آٹھ سال بھی صرف ہوئے ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ ۱۲۹۸ھ میں بارہ سال کی عمر میں گھر سے رخصت ہو گئے تھے

آپ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا حافظ فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ مدینہ طیبہ میں آپ کے صحیح جانشین ہیں۔ مولائے کریم انہیں اپنی حفاظت میں رکھے اور دنیا سنیت کو ان کے فیوض سے بہرہ ور فرمائے۔

---

[1] محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علمائے اہل سنت (مطبوعہ مظفر پور، بہار) ص ۱۰۷

[2] محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علمائے اہل سنت ص: ۱۰۷

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ضیائے یاسین

https://ataunnabi.blogspot.in

کے آنکھوں سے بوسے لیے، جبینِ عقیدت نے جھک کر سلام عرض کیا اور گنہگار آنکھوں نے عقیدت کے موتی اس خطۂ زمین پر نچھاور کیے جس کا احترام عرشِ معلیٰ بھی کرتا ہے۔ چند لمحوں کی حاضری یوں تھی، گویا دنیا و مافیہا سے بے خبر کوئی جنت الفردوس کی کیاری میں اللہ کے محبوب کی اداؤں سے ایمان کو جلا دے رہا ہو۔

اسی سفر کے دوران حضرت ممدوح کی حاضری کا موقعہ بھی میسر آیا، لیکن وہ بھی صرف ایک مرتبہ۔ بہت سے ارمان لے کر گیا تھا لیکن ہڑک والوں نے اس سے زیادہ ملاقات کا وقت نہ دیا۔ زیارت تو ہوئی لیکن حسرتوں کے پہاڑ نہ ٹوٹ سکے۔ جذباتِ محبت میں کمی نہ آئی۔ عشق و محبت کی آگ سرد نہ پڑی، بلکہ ایک ہی ملاقات نے آگ پر تیل کا کام کیا اور جس پیاس کو بجھانے گیا، وہ اور بھڑکی۔ جس دل کو تسکین کی دولت ملنی تھی۔ اُسے اضطراب اور تڑپ کے زیورات پہنا دیئے گئے۔ جو سُننا تھا اُس سے کہیں زیادہ دیکھا جو سوچا تھا اس سے بڑھ کر پایا۔ بس یوں سمجھئے کہ آپ عشق مصطفےٰ کا مرقع تھے۔ محبت رسول کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ دین کی عظیم ضیاء تھے اور اسوۂ حسنہ کی ظاہری مثال تھے۔ ایسی شخصیت کی ایک مرتبہ زیارت سے کب جی بھرتا ہے۔ پہلے تو صبر تھا، اب بے صبری۔ پہلے تو وصال کی تڑپ تھی۔ اب ہجر نے دوبارہ وصال کے خیال سے پژمردہ کر دیا۔ ہاتھ دعا کے لیے ہر وقت بلند اور دل ملاقات کے لیے ہر وقت مشتاق۔ خدا خدا کر کے گیارہ سال بعد پھر وہ ساعت آئی۔ ۱۹۷۸ء میں دوبارہ حاضری نصیب ہوئی۔ اس دفعہ آٹھ دن مدینہ منورہ میں رہنے کے لیے ملے۔

روزانہ ایک دفعہ مولانا ممدوح کی حاضری کا موقعہ ملتا۔ تقریباً ایک گھنٹہ ان کی پُرکیف مجلس میں بیٹھنا نصیب ہوتا۔ یہ ایک گھنٹہ کی حاضری اتنی پُرتاثیر تھی کہ دوسرے دن کی حاضری تک اس کے اثرات باقی رہتے، لیکن آٹھ دن کے بعد پھر داغِ مفارقت قسمت میں لکھا تھا اور بادلِ نخواستہ وطن لوٹ آیا۔

طویل جدائی نے نڈھال کر دیا۔ آتشِ ہجر میں پہلے سے زیادہ الاؤ تھا۔ بالآخر نو سال

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بعد پھر قسمت نے یاور کیا۔ نیلی چھت والے نے سبز گنبد والے کی طفیل حرمین طیبین کی حاضری بخشی۔ دیر تک وہیں پر مدینہ میں دن گزارنے کی سعادت میسر آئی۔ ان ایام میں حضرت مولانا سید الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات سے استفادہ کا بکثرت موقعہ ملا۔ اب کے تو کچھ ایسا کرم ہوا کہ وقت کی پابندی بھی رکاوٹ نہ بنی جب مدینہ کھلا دیکھتا، حاضری کا شرف پالیتا۔ معتقدین و متوسلین حضرت سے جس قدر ہو سکا اس نے مزا پایا۔ عشق و مستی کے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

https://ataunnabi.blogspot.in

کو لیے ہوئے جب خدمت عالیہ میں پہنچا۔ اس وقت صرف آپ کے صاحبزادے ولیٔ کامل حضرت علامہ مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ العالی بھی موجود تھے۔ حضرتؒ کی خدمت میں سلام عرض کیا، اپنا نام بتایا پہلے کی طرح بوسہ لینے پر میرے ہاتھوں کو آپنی آنکھوں پر لگایا۔ قبل صاحبزادہ صاحب نے میری روانگی کے بارے میں عرض کیا اور میرے لئے اجازت چاہی اور خصوصی نظرِ کرم کی درخواست کی۔ چند لمحے سکوت فرما کر صاحبزادہ صاحب کو فرمایا کہ مولانا محمد علی کو سند دی جائے۔ سند لکھی گئی اور حضرتؒ نے اپنے دست اقدس سے سند کے ساتھ اپنی دستار مبارک بھی مجھ ناچیز کو مرحمت فرمائی۔ یہ دونوں تبرکات اور اجازت ہوئی اور میں پھر ملاقات کی تمنا لیے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ چل دیا۔ مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران حضرت کے وصال کی جان لیوا خبر سنی۔ اس جانکاہ خبر کے بعد میں نے آپ کی روح کے توسل سے عرفات و منیٰ میں اللہ کے حضور دعائیں مانگیں۔ مختصر یہ کہ حج کے افعال سے فراغت پاکر واپس پاکستان آگیا۔

لاہور میں رہتے ہوئے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس شیدائی (جو بظاہر آنکھوں سے اوجھل ہو گئے تھے) سے عالم خواب میں مجھے وہ کچھ عطا ہوا، جس کا ذکر کرنا باعث طوالت اور خود نمائی کے ضمن میں آتا ہے لیکن اتنا ضرور کہوں گے کہ اگرچہ میں بذاتہٖ اس قابل نہ تھا لیکن حضرت مدنی سے حضرت میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ اور سیدی مرشدی قدوۃ السالکین حضرت خواجہ نور الحسن علیہ الرحمۃ کے عقیدتمندوں میں ہونے کی وجہ سے مجھے یہ اعزاز ملا۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیکر اور اسوۂ حسنہ کی مثل تصویر تھے۔ اگرچہ اس میدان میں کرامات کا ہونا کسی کے مقرب ہونے کے لیے لازم نہیں جیسا کہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے ؎

ما برائے استقامت آمدیم
نے برائے کشف و کرامت آمدیم

لیکن اس کے باوجود میں یقین سے کہتا ہوں کہ میں نے حضرت مدنی رحمۃ کے متعلق خود اہل مدینہ سے لاتعداد کرامات سنیں۔ یہاں صرف تبرک کے طور پر ایک کرامت بیان کر رہا ہوں اور یہ بھی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اُس شخص کی زبانی ہے رب ذوالجلال نے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبز گنبد کو ہر سال رنگ کرنے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔

شیخ صلاح سکن مدینہ منورہ (متوطن ضلع گوجرانوالہ۔ پاکستان) حق گزار ہیں کہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ کا جس دن وصال ہوا۔ میں مدینہ منورہ میں ہی تھا۔ لیکن مجھے کسی نے بھی ان کے وصال کی خبر نہ دی جب دو گھنٹے بعد فارغ ہوئے تو پتہ چلا۔ میں نے اپنے ان دوستوں سے جو حضرت کی آخری [illegible] کے ناراض ہوا جی کہ کئی دن تک اُن میں سے کسی نے بات نہ کی۔ [illegible] کے لئے [illegible]

https://ataunnabi.blogspot.in

پیر کامل

ولادت ہی سے امام اہل سنت عظیم البرکت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے متعارف ہو چکا تھا، پھر جوں جوں شعور آتا گیا امام اہلسنت کی محبت دل میں گھر کرتی گئی۔ میں بلا خوفِ تردید کہتا ہوں کہ خدا عزوجل کی پہچان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ہوئی تو مجھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان امام اہلسنت کے فیض سے نصیب ہوئی۔

آخر کار آپ کے سلسلے میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا تو ایک ہی ہستی مرکز توجہ بنی گو مشائخ اہلسنت کی کمی تھی نہ ہے مگر ؎

پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا

اس مقدس ہستی کا دامن تھام کر میں ایک ہی واسطے سے اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ سے نسبت ہو جاتی ہے۔ اور اس ہستی میں ایک کشش یہ بھی تھی کہ براہِ راست سبز گنبد کا سایہ بھی ان پر پڑ رہا تھا۔ میں نے عزمِ مصمم کر لیا کہ اب کسی نہ کسی طرح ان کا دامن تھاما جائے۔ چنانچہ میں نے آپکا مدینہ طیبہ کا پتہ حاصل کیا یہ تقریباً ۱۵ سال پہلے کی بات ہے۔ پتہ حاصل کر کے اسی طلسم شناسا کے سامنے میں نے مافی الضمیر ظاہر کیا کہ میں بذریعہ ڈاک ان سے بیعت کروں گا اس نے کہا، تم نے اپنے پیر صاحب کو دیکھا تک نہیں ہے تصور شیخ کس طرح کرو گے؟ میں نے کہا اس میں کون سی بڑی بات ہے اگر پیر کامل ہے تو خواب میں بھی مسئلہ حل کر سکتا ہے بُعدِ ظاہری اس میں مانع نہیں ہو سکتا۔

اسی رات جب میں سویا تو سوئی ہوئی قسمت نے انگڑائی لی اور میرے خواب میں میرے ہونے والے سونہڑے مرشد تشریف لے آئے، نقشہ ذہن میں محفوظ ہو گیا حضرت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مولانا قاری محمد مصلح الدین صاحب صدیقی الفاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنے خواب میں دیا
ہوا حلیہ بیان کیا آپ نے تصدیق کر دی کیونکہ آپ بارہا مدینہ طیبہ میں حضرت کی خدمت میں
حاضری دے چکے تھے۔ پھر انہی سے سلسلۂ بیعت عریضہ لکھوا کر کراچی سے مدینہ طیبہ
روانہ کیا جواب نہ ملا چند بار ایسا کیا گیا لیکن ہر بار جواب ندارد۔ آخر کار ایک سال اور
پانچ روز گزرنے کے بعد پھر قسمت چمکی، رات خواب میں زیارت ہوئی، میں حیران تھا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاخ العزیز حفظک اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

وصلنی الآن الخبر بان العم والدکم توفی الی جوار رحمۃ اللہ،

انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

اعلی اللہ مقامہ فی الجنۃ و وفقکم اجمعین لحسن الصبر وجمیلہ، کنت تشرفت بزیارتہ فی سنۃ ۱۹۲۲ء منذ خمسون سنۃ تقریباً علی ہذا وبقیت منہ دائماً اجمل الاخلاق واکرمہا۔

مع تعزیتی وتعازی لہ ولکم اجمعین

الفقیر الی اللہ

محمد حمید اللہ

پیرس

۲۲ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ دامت برکاتہم

السلام وعلیکم!

آج بذریعہ اخبارات معلوم ہوا کہ حضرت مخدوم العلماء حضرت صاحب قبلہ علاقہ کو داغ مفارقت دے کر انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

[redacted]

[redacted]

[redacted]

https://ataunnabi.blogspot.in

[redacted]

انجمن فریدیہ فخریہ لاہور کا ہنگامی اجلاس جامعہ مسجد داتا گنج بخش میں زیر صدارت مولانا حاجی عنایت احمد منعقد ہوا جس میں قطب مدینہ شیخ العالم مولانا ضیاء الدین مدنی قادری کی وفات پر ایک قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔ اور مولانا فقیر اللہ صدیقی، سائیں نذیر فریدی قادری، نذر محمد، سید محمد انوار الحسن شاہ نے آپ کی ملی مذہبی خدمات کو سراہا۔ اور آپ کی وفات سے عالم اسلام ایک عظیم روحانی راہنما سے محروم ہو گیا ہے "ان کی محفل میں ہر وقت" عشق رسول کا درس ہوتا رہتا تھا۔ مرکزی مجلس رضا لاہور پاکستان ان ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ آخر میں فاتحہ خوانی ہوئی۔

[redacted]

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شیخ المشائخ والعلماء حضرت مولانا محمد ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی قدس سرہٗ کی ملاقات کا شرف
بندہ کو تین بار سن انیس سو چھبیس، ستائیس اور اٹھائیس میں نصیب ہوا۔ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ حاضر ہوا
مولانا موصوف اکثر اپنے حجرہ کے دروازہ پر کرسی ڈالے ہوئے جانب نظر آتے تھے۔ آپ کے دیدار کے
لیے دور دور سے لوگ آتے تھے۔ آپ کے دیدار گوہر بار
میں علماء مشائخ کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ آپ کی نگاہیں گرم رہتی تھیں۔ آپ کا چہرہ نور اور
پُر عظمت تھا
آپ نے
بیٹھے رہتے تھے
ان کو منہ پھیر کر
تھی تو ہندوستان
آرام گاہ
کہتے ہیں

مزار پر انوار شیخ المشائخ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی قدس سرہٗ
جنت البقیع، مدینہ پاک، مزرعہ دوم
۴ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ بروز سوموار

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بلاشبہ حضور کی ذات سنیت کا عظیم مرکز تھی، جن قدموں میں حاضری اہل دل اپنے لیئے باعثِ سعادت تصور کرتے تھے۔ برطانیہ کے جملہ اہل سنت ان کے وصال کو شدت سے محسوس کر رہے ہیں۔ جملہ مساجد اہل سنت میں محافلِ ایصالِ ثواب منعقد ہوئیں۔ ورلڈ اسلامک مشن کی طرف سے مانچسٹر میں مجلس ایصال ثواب منعقد ہوئی جس میں برطانیہ بھر کے علماء اور مشائخ نے شرکت کی اور حضور سیدی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو ایصالِ ثواب اور خراجِ تحسین و عقیدت پیش کیا گیا۔

قمر الزماں اعظمی
دی ورلڈ اسلامک مشن
۲۲ر اکتوبر ۱۹۸۱ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شیخ العرب والعجم الشیخ حضرت مولانا
ضیاء الدین احمد مجددی خلیفہ اعلیٰ حضرت
فاضل بریلوی شاہ احمد رضا خاں قادری رح کا
وصال مدینہ منورہ میں ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو
ہوا کے ایک سو تیس سال ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ تقریباً ۳۰ سال

انہوں نے

اور

وہ پاکیزہ تعلیمات

نے

جب

تالیفات

مروجہ

جنہ جنہ والے سلام

کی سنت والی نہیں ہے۔

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور مقبولانِ بارگاہ
کے صدقہ قبول و منظور فرمائے۔ اور دین حقہ
کی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔
آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

اماں بعد جب میں نے "امام اہلسنت،
مجدد دین و ملت شاہ احمد رضا بریلوی کا اجمالی تعارف
تمام سے منوا لیا تو اسی کتاب کے خلفاء میں
حضرت شیخ العرب والعجم کے بھی تفصیل
سے تعارف کرانے کی خواہش ہوئی۔ چنانچہ
علماء دیوبند کے اکابر میں سے حضرت مولانا
نے اشاعت توحید و سنت کا بیڑا اٹھایا
جب

مروجہ

جنہ جنہ والے سلام

کی سنت والی نہیں ہے۔

مرتب

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قُطبِ مَدِینَہ

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دُنیا میں مبعوث فرمایا اور اس نبیٔ برحق نے اپنے صحابہ کے سامنے اللہ کے احکام بغیر کسی کمی بیشی کے پیش فرمائے اور اس کے بعد صحابہ سے یہ سلسلہ تابعین تک پھر تبع تابعین تک اور اس کے بعد سے اب تک ہمارے علماء اور مشائخ کے ذریعے سے احکام الٰہیہ ہم تک برابر پہنچتے چلے آرہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس صدی کے مجدد برحق اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ کا دامن مبارک ہمیں عطا فرمایا۔ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے اپنی حیاتِ مقدسہ میں عظمت مصطفےٰ کی اور دین مصطفےٰ کی وہ شاندار خدمات انجام دی ہیں کہ جس سے عرب و عجم کے تمام علماء متاثر ہوئے اور اعلیٰحضرت کو بڑے بڑے القاب سے یاد کرتے ہیں اعلیٰ حضرت نے جہاں اپنی تصانیف کثیرہ چھوڑی ہیں وہیں اپنے شاگردوں کا ایک وسیع حلقہ اور ساتھ ہی اپنے خلفاء کی کثیر تعداد بھی چھوڑی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے۔ اعلیٰ حضرت کے خلفاء نہ صرف ہندوستان میں ہیں بلکہ دُنیا کے مختلف علاقوں میں اعلیٰ حضرت کے خلفاء دین مصطفوی کی خدمت اور سلسلۂ قادریہ رضویہ کی آبیاشی میں مشغول ہیں۔ ان خلفاء کے اسمائے گرامی کا اس وقت موقع نہیں ہے۔ خصوصی طور پر حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی اور آپ کی شخصیت کے بارے میں اہل محبت کو روشناس کرانا ہے۔ اس لیے آپ کے بارے میں مختصر سے کلمات عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔

حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی سے ۱۹۵۲ء میں ملاقات ہوئی۔ جب یہ فقیر پہلی مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری کے لیے گیا تو مکہ مکرمہ کی حاضری کے بعد مدینہ منورہ پہنچے تو پہلے ہی سے یہ معلوم تھا کہ اعلیٰ حضرت کے نہایت ہی معمر خلیفہ مدینہ منورہ میں موجود ہیں۔ لہٰذا ان کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ پہلی حاضری میں حضرت کی شخصیت اور حضرت کی بزرگی کا دل پر اس قدر گہرا اثر پڑا کہ صبح و شام آپ کی بارگاہ میں حاضری ہوتی رہتی۔ اور جب بھی آپ سے ملنے کے لیے آتا حضرت ان سے بڑی محبت اور شفقت سے پیش آتے اور جب کبھی ۱۹۷۱ء میں اس فقیر کو حاضری کا موقع ملا تو حضرت زادہ الرحمٰن قادری صاحب ہم کو ساتھ لے جاتے اور قرآن کی تلاوت کرتے۔ یا حضرت تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پڑھتے۔ آپ کو نعت سے بڑا شغف تھا۔ چنانچہ جب بھی آپ کی خدمت میں حاضری ہوتی آپ ہمیشہ فرمائش کرتے اور مدینہ پاک کی سرزمین میں ہر کاروبار چھوڑ کر اور آپ سے نسبت رکھنے والے ایک مسرور کی مرور کی میں نعت شریف پڑھنے کا اور سننے کا جو لطف اور مزا ہے وہ صرف وہی حاصل ہوتا ہے۔ ۲۷ دن قیام کا اتفاق ہوا اور ان ۲۷ دنوں میں شاید ہی کوئی دن ایسا ہو جو حضرت کی خدمت میں حاضری نہ ہوئی ہو۔ ہمارے ساتھ حاجی عبدالشکور مرحوم تھے ان کی خواہش پر ایک محفل میلاد شریف ترتیب دی گئی اس میں مدینہ کے بہترین نعت خواں شریک ہوئے۔ دمشق کی جماعتیں بھی مدعو تھیں اور شام اور مصر کے علماء بھی موجود تھے۔ حضرت مولانا اس کی صدارت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فرما رہے تھے اس میں جو میلاد شریف کا لطف آیا اسکی کیفیت کیا بیان کی جا سکتی ہے۔
اس محفل میں اتفاق سے حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں صاحب مرحوم بھی مدعو تھے اور شیر پنجاب
مولانا محمد بشیر صاحب (سیالکوٹی) بھی موجود تھے اور اتفاق سے اس محفل پاک میں سید
عبدالسلام شاہ حسنی شاذلی جو مصری قاری تھے اُنہوں نے قرأت سے اس کا آغاز کیا۔
بڑی پُرسوز آواز تھی اور آواز کے ساتھ ان کے اندر روحانیت بھی تھی اور مسلک بھی
ان کا عمدہ تھا۔ تلاوت کے بعد انہوں نے ایک نعت بھی سُنائی۔ پھر حضرت مولانا
ضیاء الدین مدنی تشریف لائے اور اس محفل میں پہلی بار حضرت کی زیارت سے مشرف ہوا۔

جہاں تک حضرت کی پیدائش کا تعلق ہے تو آپ سیالکوٹ کے ایک قصبہ میں
پیدا ہوئے۔ آپ کو سلسلۂ قادریہ میں اعلیٰحضرت مولانا الشاہ احمد رضا خاں بریلوی سے
بیعت و خلافت حاصل تھی۔ آپ نے کچھ تعلیم حضرت ابوالمساکین (حضرت مولانا وصی احمد)
جو پیلی بھیت کے رہنے والے تھے ان سے حاصل فرمائی۔ پھر بریلی سے ہوتے ہوئے
بغداد شریف روانہ ہو گئے۔ بغداد شریف میں ایک عرصہ دراز تک رہے۔ اور ہمیں یہ
بھی معلوم ہوا ہے کہ حضرت پر جذب کی کیفیت طاری تھی۔ بغداد سے حضرت سیدنا شیخ
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر حضرت مولانا مکہ مکرمہ روانہ ہوئے اور حج سے
فارغ ہو کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے[1] اور پھر دیارِ حبیب میں مستقل قیام فرمایا اور تقریباً ستر
یا پچھتر سال گزر رہے ہیں حضرت مولانا مدینہ منورہ میں قیام فرما ہیں۔

اوّل تو مولانا نے اس مقصد سے مدینہ منورہ میں رہنے کا ارادہ فرمایا کہ ایک
تو حضور کا قرب حاصل ہو، دوسرے یہ کہ زندگی کے آخری لمحات وہیں ختم ہوں تاکہ
جنت البقیع میں دفن ہونے کا شرف حاصل ہو یہ آپ کی دلی تمنا ہے اسی وجہ سے وہ
حج کے لیے بھی تشریف نہیں لے جاتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں حج کے لیے جاؤں اور
وہاں مجھے موت آجائے اور میں جنت البقیع میں دفن ہونے سے محروم ہو جاؤں۔ بعد
ازاں قرب اور بڑھتا گیا۔ شاید کہ حضرت مولانا کو یہ پتہ چل گیا تھا کہ مدینہ منورہ کے

---

[1] حضرت مدنی بغداد سے سیدھے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سرزمین میں ہی دفن ہونا نصیب ہوگا۔ تو اس کے بعد حضرت مولانا حج کے لیے تشریف لیجایا کرتے تھے چنانچہ ۱۹۷۰ء میں یہ فقیر حاضر ہوا تھا تو بھائی حاجی انور توکل کے ساتھ ہم مولانا کو اپنی گاڑی میں لے کر مکہ مکرمہ بھی گئے وہاں سے منا اور عرفات بھی گئے تمام مقامات مقدسہ کی زیارت کی اس موقع پر مولانا کو شب و روز دیکھنے کا موقع ملا۔ مولانا کی خوبیاں کیا بیان کی جائیں کہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ وظائف میں مصروف رہتے یا ذکر قلبی میں مصروف ہوتے تھے۔ اور اگر چپ بھی بیٹھتے تو یوں لگتا کہ آپ کا قلب ذکر الٰہی میں مشغول ہے اور وہ اللہ اللہ کر رہا ہے۔ مزدلفہ کی رات بھی عجیب رات تھی کہ رات میں مولانا باوجود کمزوری کے بڑھاپے میں کمبل کندھے پر ڈالے ہوئے ذکر الٰہی میں مصروف رہے اور زار و قطار آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے تھے منیٰ میں بھی ایک مسجد ہوئی تھی اور وہاں بہت سے لوگ نماز پڑھنے کیلئے آتے مولانا کی تشریف آوری کا سن کر دور دور سے لوگ آتے اور مولانا کی خدمت میں حاضر ہو کر جاتے تھے۔

بہر حال وہ بڑا پُر لطف وقت تھا۔ وہاں سے واپسی مولانا کے ساتھ ہوئی اور مدینہ منورہ میں حاضری دی تو ہم نے دیکھا کہ بڑے بڑے علماء اور مشائخ حضرت کی خدمت میں حاضری دیتے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ میں جو بڑے بڑے بزرگ ہیں وہ سب کے سب ہفتہ نہ مولانا کی جماعت میں سلام کے لیے حاضر ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مولانا کی نسبت واسطہ کو اہل مدینہ بھی بہت بڑی سمجھتے ہیں۔ میری موجودگی میں ترکستان کے ایک بزرگ جن کا نام حاجی رمضان گل تھا جن کے اٹھاسی کے قریب مرید ترکی میں ہیں وہ بھی مولانا کی زیارت کے لیے تشریف لائے اور مولانا نے ان کو اپنے پر مدعو کیا فروٹ وغیرہ کا بھی اہتمام کیا گیا تھا اس سے بڑی حیرانی ہوئی کہ مولانا حاجی رمضان گل اپنے ہاتھ سے کیلے کے ٹکڑے کر کے ہمارے سامنے رکھتے جاتے تھے۔ میں نے مولانا سے پوچھا کہ حضرت یہ کیا طریقہ ہے۔ فرمایا کہ یہ ترکستان کا طریقہ ہے کہ جب پھل وغیرہ کاٹے جاتے ہیں تو ان کے ہاں جو بزرگ ہوتا ہے وہ اپنے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہاتھ سے ٹکڑے کر کے سب لوگوں میں اپنے ہاتھوں سے تقسیم کرتے ہیں تو یہ اپنے علاقہ کی عادت کے مطابق کر رہے ہیں ، اور مجھے فخر ہے کہ حضرت نے مجھے دو ٹکڑے عطا فرمائے ۔ اسی طرح مولانا سید بدرالدین حسینی جو شام کے قطب کے بیٹے ہیں وہ مولانا کی خدمت میں دوزانو ہو کر بیٹھتے ہیں ۔ اور بار بار حضرت سے درخواست کرتے ہیں کہ حضور ہمارے لیے دعا فرمائیں ۔ دمشق کے لوگوں کو بھی دیکھا کہ وہ بھی مولانا کی خدمت میں بڑے ادب سے بیٹھتے تھے مولانا کے پاس وہ کتاب بھی موجود ہے جو اعلیٰحضرت نے " الدولۃ المکیہ " کے نام سے لکھی تھی ، اور کتاب کے دسٹ ایڈیشن اعلیٰحضرت کی موجودگی میں شائع ہوئے تھے اور اعلیٰحضرت نے اس پر دستخط فرمائے تھے ۔ ہماری خواہش پر آپ نے کتاب کی زیارت کروائی اور یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ ہم نے اعلیٰحضرت سے عرض کی کہ حضور چند گھنٹوں میں آپ نے یہ کتاب لکھی ہے تو ہم کسی مخالف کے سامنے کہیں تو وہ یہ کیسے یقین کرے گا تو اعلیٰحضرتؒ نے فرمایا " کہ مخالف تو بہت سی باتوں پر یقین نہیں رکھتے ، لیکن اہل محبت کے لیے یہ بات کافی ہوگی کہ جب اس فقیر نے کتاب کو لکھنا چاہا اور عظمتِ مصطفےٰ کے ڈنکے بجانے کے سلسلہ میں مسئلہ شرعی لکھنا چاہا تو اسوقت بخار کی حالت میں زم زم شریف پر وضو کر کے طوافِ کعبہ کر کے اور مقامِ ابراہیم" پر دو رکعت نماز پڑھ کر کتاب لکھنا شروع کی تو مجھے یہ محسوس ہوتا تھا کہ میرے دائیں جانب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہیں ، اور بائیں جانب حضور غوثِ اعظم تشریف فرما ہیں ۔ اور فرماتے کہ بیٹا یوں لکھو گویا میرے قلب پر القا ہوتا تھا وہ کتاب مولانا کے پاس موجود ہے ۔ مولانا کے ارشاد کے مطابق یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کے پاس ایک سلسلہ معمریہ بھی ہے سلسلہ معمریہ میں حضرت شاہ دولہ جو گجرات کے ایک بزرگ تھے ان کی عمر بہت طویل تھی اور یہ سلسلہ حضور غوث پاک سے چار واسطوں سے جا ملتا ہے ۔ ایک دفعہ اس فقیر نے عرض کی کہ حضرت مدینہ منورہ میں آپ رہتے ہیں ساری دنیا کے علماء اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اور بزرگ آتے ہیں۔ آپ ان لوگوں کا حال بتائیے جو الجزائر، شام اور مصر وغیرہ سے آتے ہیں ان سے کو آپ نے کیسا پایا۔ فرمایا کہ بڑے بڑے بزرگ یہاں آتے ہیں۔ ایک بزرگ الجزائر سے آئے تھے جن کا بڑا نورانی چہرہ تھا۔ ۱۲۰ سال کی عمر تھی ان کے ساتھ بہت باادب قسم کے مرید موجود تھے میں نے ان کی بھی زیارت کی اور دیگر مشائخ کرام کی بھی زیارت کی اور کرتا رہتا ہوں لیکن میری نظر میں میرا شیخ ہے یہ مولانا کے الفاظ تھے گویا اعلیٰحضرت کی محبت اور عقیدت اتنی پختہ ہے کہ بس اپنے شیخ کے گن گاتے ہیں ان میں کتنی مرتبہ اعلیٰحضرت کا نام مولانا کی زبان پر آتا ہے اور بسا اوقات اعلیٰحضرت کے اشعار مولانا پڑھتے تھے اور بڑا لطف لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی عمر میں برکت عطا فرمائے، پچھلے [illegible] سلسلے میں داخل ہوئے ان کے اشتیاق پر اس خیر [illegible] کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہمارے ساتھی جو کراچی سے ہیں ان کو مولانا کی خدمت سے بہت اساتذہ حاصل ہو جائے زمین سے اپنی عقیدت کے [illegible] ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہم سب کو اعلیٰحضرت کے [illegible] جبکہ مجدد میں اللہ تعالیٰ ان کو [illegible] کرتے رہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ضیائے مدینہ

اللہ کریم کے کرم سے میں اپنے والد محترم کے ہمراہ ۱۹۵۰ء کو پہلی بار مدینۃ المنورہ حاضر ہوا۔ جانے سے قبل اکابرین سے سُنا تھا کہ مدینۃ المنورہ میں ضیائے مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب تشریف فرما ہیں، جو زیارت کے قابل ہیں۔ چنانچہ میں تلاش کر کے باب السلام کے جنوبی بازار میں مغرب کی طرف ایک گلی میں حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بڑی شفقت سے پیش آئے۔ گوجرانوالہ کا نام سُن کر فرمایا، آپ ہمارے پڑوسی ہیں۔ کیونکہ میں سیالکوٹ ضلع کا ہوں۔ دو دن کے بعد کی محفل میلاد میں آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ میں دو دن بعد حاضر ہوا محفلِ میلاد جمی اور خوب جمی، مزہ آگیا۔ بہزاد لکھنوی نے اپنا پُر تاثیر کلام سنایا دیگر نعت خوان حضرات بھی سرکار دو عالم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حضور نذرانہ عقیدت کرتے رہے ایک شعر ہنوز یاد ہے ؎

شفاعت کے موتی انہی پر لٹیں گے
اُڑیں گے جو بن کر غبارِ مدینہ

صلوٰۃ وسلام ہوا، محفل ختم ہوگئی، میں اور میرے والد مکرم حضرت صاحب کے پاس بیٹھے رہے ایک بے ریش عرب خاصا وقت حضرت صاحب کے ساتھ عربی میں گفتگو کرتا رہا۔ جب وہ چلا گیا۔ تو آپ نے بتایا کہ یہ مغرب (طرابلس) کا جید عالم ہے خوش اعتقاد اور خطیب ہے۔ لیکن ڈاڑھی نہیں۔ پاکستان خوش قسمت ملک ہے کہ وہاں کے علماء دیندار متقی ہیں۔ یہ پہلے سفر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کی ملاقاتیں تھیں۔

اس کے بعد جب مدینۃ المنورہ حاضر ہوا۔ حضرت سے اکثر ملتا۔ گو بیک سو دفعہ حضرت صاحب کے ہاں حاضری ہوئی ہوگی۔ ایک بار میں نے کلاسوالے کے گھر سے نکلنے کی زندگی ۱۹ سالہ کشیب و فراز کی مفصل روئداد سنائی۔ واقعات سُن کر حضرت کی استقامت دینی پر بے ساختہ تحسین کرنی پڑی، والد کے مرزا قادیانی کیطرف راغب[1] ہونے سے ناراض ہو کر حُبِ رسول علیہ السلام میں سینا سلامی فارسی رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چل کر گھر کے آرام کو خیرباد کہا۔ فرمایا میری عمر ۲۰ سال سے بھی کم تھی کہ طلب علم کے لیے مولانا وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھنے پیلی بھیت چلا گیا۔ اکثر سبق مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ سے گاہے گاہے ملاقات ہوتی۔ اور پھر اعلیٰ حضرت سے کافی فیوض حاصل کیا۔ ۱۳۱۸ھ میں بغداد چلا گیا۔ آٹھ سال بغداد رہا نویں سال مدینۃ المنورہ گیا اور مستقل طور پر مجاور کا ہو گیا۔ عربوں اور ترکوں کی جنگ میں ترکوں نے احترام حرمین شریفین کے پیش نظر عربوں سے جنگ کرنے کا یکطرفہ فیصلہ کیا اور بغداد والوں کو اپنی حفاظت میں لے لیا تھا۔ اس بنا پر مجھے بھی مدینہ منورہ سے بغداد جانا پڑا۔ بغداد میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور نقیب صاحب کے گھر میں ٹھہرا۔ ان کے مکان پر ہی حضرت کا وصال ہوا اور وہیں سپرد خاک کیا گیا۔ دوسری بار ۱۳۳۱ھ میں بغداد گیا۔ نقیب صاحب کی وفات کے چند ماہ قبل پھر مدینہ منورہ آ گیا۔ سو سے اوپر مرتبہ مدینہ منورہ سے نکلنے کی کوششیں کیں لیکن ہر بار ناکام ہو کر واپس آنا پڑا۔ اور یوں مدینہ منورہ میں مستقل شریف رہنے کا بن ہی جاتا۔

فرمایا، ایک بار تو پولیس سے میرا سامان اٹھا کر گھر سے باہر پھینک دیا میں پریشان ہو کر گلی میں سامان کے پاس کھڑا تھا۔ سپاہیوں کی نظریں جونہی ذرا غافل ہوئیں، میں روضۂ اقدس کی طرف بھاگ گیا اور رو رو کر حضور علیہ السلام سے تکلیفوں کی شکایت کی۔ جب دل

---

[1] یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مرزا نے دعوے نبوت نہیں کیا تھا۔ یہ قطب مدینہ کی کرامت تھی کہ مرزا کے آئندہ حالات ان پر منکشف ہو گئے۔ (مرتب)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کا بوجھ ہلکا ہوا میں واپس اپنی گلی میں پہنچا، تو پولیس نے خود ہی سامان اندر رکھ دیا تھا اور مجھے بتایا گیا کہ گورنر مدینہ کے تازہ حکم میں شہر بدری کا آرڈر منسوخ کر دیا گیا ہے۔ کئی بار حاسدین نے الزامات لگائے اور حکام کو میرے خلاف مشتعل کیا، لیکن الحمدللہ! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حفاظت فرمائی۔ دشمن خائب و خاسر ہوئے۔ ۱۹۶۳ء میں راقم پھر مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ تو اس وقت نورانی میاں صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ بڑی بے تکلفی سے محمد نور الخیاط کے ہمراہ حضرت صاحب سے طویل نشست نصیب ہوئی۔

ایک بار راقم نے عرض کی، حضور ایک دورہ پاکستان کا فرمائیں ہماری سعادت ہوگی نئی اسلامی مملکت دیکھ آئیں فرمایا آپ پاکستان کا کہہ رہے ہیں میں نے تو ساری زندگی اس تمنا میں بسر کی ہے کہ مدینہ مدفن بنے اب تو میں حج کو بھی نہیں جاتا کہ کہیں مدینہ سے باہر موت نہ آجائے۔ بس مدینہ کی موت کا انتظار ہے۔

باب مجیدی والے مکان میں ایک بار حضرت مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کی یادگار محفل منعقد ہوئی جو ناقابلِ فراموش ہے محفل میں شریک ہر فرد پر محویت طاری تھی عرب و عجم کے رفقاء شریک تھے۔ ایسے ہی ایک باغ شمیہ میں محفلِ میلاد ہوئی کچھ بزرگوں نے کھڑے ہو کر ذکرِ جہر کیا ان کا استغراق دیدنی تھا سب پر کیف طاری ہوگیا۔ افسوس کہ کیف کو الفاظ کے قالب میں ڈھالا نہیں جا سکتا۔ عام طور پر روزانہ گھر میں محفلِ میلاد منعقد ہوتی۔ شیخ محمد حسین رمزی میمنی، حاجی آدم۔ انور الخیاط، مستری نور محمد، حنیف قادری، صوفی اقبال، مرزا شکور بیگ۔ قاری مصلح الدین۔ میاں جمیل احمد شرقپوری، حافظ تجلی اکثر حاضر ہوتے ہر روز لنگر چلتا، حاضرین کو خوشبو لگائی جاتی، صلوٰۃ و سلام ہوتا حاضرین روحانی و جسمانی طور پر شاد کام ہوتے۔

۱۹۷۹ء میں برادرم حاجی عبدالمجید کٹاریہ فیصل آبادی میرے ہمراہ تھے۔ انہوں نے عرض کی حضور میں نے ایک تعویذ آپ سے بہت عرصہ قبل حاصل کیا تھا، سر درد کے لیے بہت مفید ثابت ہوا۔ براہ کرم ایک تعویذ اور عطا فرما دیں، فرمایا میں چشتی صاحب کو اجازت دیتا ہوں وہ آپ کو لکھ دیا کریں گے اس کرم نوازی پر مجھے بہت مسرت حاصل ہوئی دوسرے دن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اپنے ہاتھ سے تعویذ لکھ کر مجھے عطا فرمایا اور اوراد و وظائف قادریہ کی تلقین کی۔ واپسی سے ایک روز قبل میں حاضر ہوا، اجازت چاہی تو انتہائی ذرہ نوازی سے سلسلہ قادریہ کی خلافت عطا کی۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

۱۹۸۰ء میں پھر حاضر ہوا تو اوراد و وظائف کے متعلق استفسار فرمایا میں نے عرض کی تعمیل ہو رہی ہے بہت خوش ہوئے اور بیٹے بیٹے پکڑ کر گلے سے لگا لیا۔ حضرت! المحترم مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ کے مسلک کی ڈٹ کر حمایت فرماتے۔ مجھ سے میرے گھر کا، بابا کے علاوہ پیر بہاؤ الدین صاحب مرید کے اور مولانا صادق صاحب گوجرانوالہ کی بھی خیریت پوچھتے دیوبندیوں کی ایسے ہی وقت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک مدینہ منورہ میں شریفین پر سعودیوں کا قبضہ نہیں تھا دیوبندی محمد بن عبدالوہاب کو بُرا کہتے تھے جب سعودیوں کو اقتدار حاصل ہوا تو یہ اس کی حمایت کرنے لگے مالی منفعت کے پیش نظر پالیسی تبدیل ہو گئی۔ اسی سفر میں اپنے عزیز مولانا محمد اکبر صاحب کے گھر میں مولانا مفتی الرحمٰن صاحب گجرانوالہ تشریف لائے۔ استفسار پر بتایا کہ حضرت (مولانا سید احمد علی) بیمار ہیں۔ پیشاب کی رکاوٹ ہے۔ مولانا مفتی الرحمٰن صاحب نے حضرت کو ہسپتال لے جانے کے لیے موٹر کار اور ڈاکٹر صاحبان کو ساتھ لیا اور چلے گئے، شام کو آکر صاحب کمال معلوم ہوا کہ ہسپتال داخل ہونے کے دن ہسپتال حاضر ہوا تو ان کی حالت بہت نازک ہو چکی تھی میں نے قدمین شریفین پکڑ کر گلے سے لگایا اور منہ کا اظہار کیا چند دن کے بعد بیماری بڑھتی ہی رہی ہسپتال ہی سے اجازت چاہی پھر جھکڑ ہوئے دیر تک دعائیں دیتے رہے۔ یہ حضرت کی زندگی کی آخری ملاقات تھی۔ ۱۹۸۱ء میں میرے بھائی حاجی بشیر احمد صاحب حج کر گئے ہوئے تھے ان کی مدینہ المنورہ حاضری کے ایام میں حضرت کا انتقال ہوا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ایسے عاشقان رسول کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہر آنکہ از شراب وفا مست شد
سلام ما برساند ہر جا کہ ہست شد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عقیدت کا رشتہ

اہل علم و عرفان کے جو قافلے مدینہ طیبہ میں بارگاہِ محبوبِ رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کا شرف حاصل کر کے وطن واپس لوٹتے، جن سے بھی اس فقیر کو ملاقات کا شرف حاصل ہوتا وہ سب مدینہ طیبہ کی ایک ہستی کی تعریف میں رطب اللسان ہوتے اسکے محامد و کمالات بیان کرتے ان کو کبھی سیری نصیب نہ ہوتی، بار بار اور ہر سال ارباب درد و محبت کی زبان سے اس شخصیت کے کمالات سُن کر اس فقیر کے دِل میں ایک غائبانہ اُلفت و عقیدت کا رشتہ قائم ہوگیا۔ دِل میں یہ آرزو انگڑائیاں لینے لگی کہ جب بھی بخت خوابیدہ بیدار ہوا اور قسمت نے یاوری کی اور مدینہ طیبہ کے معطر اور معطر شہر کی گلیوں میں اڑنے والی خاک کے ذرّوں کو آنکھوں کا سرمہ بنانے کی سعادت نصیب ہوئی تو اس مردِ حق کی زیارت کروں گا۔ جس کی اس قحط الرجال کے زمانہ میں بلا استثناء ہر شخص تعریف و توصیف کرتا ہے۔

جب حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر کرم ہوئی اور ۱۹۸۰ء میں عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد مدینہ طیبہ میں حاضری کا شرف نصیب ہوا تو بارگاہِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کی سعادت حاصل کرنے کے بعد میں اس محبوب ہستی کی تلاش میں نکلا جسے حضرت مولانا ضیاء الدین احمد کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔

حرم نبوی شریف کے بالکل قریب ایک گلی میں داخل ہوا اس گلی میں ایک مکان کا پتہ دیا گیا کہ اسمیں ایک عاشق رسول قیام فرما ہے، جو نہ صرف خود عشق نبوت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے بادۂ گلفام سے مخمور رہتا ہے بلکہ جس کو بھی اس مردِ حق کی صحبت نصیب ہوتی ہے ، اس کے دِل میں بھی عشقِ مصطفوی کا چراغ روشن کر دیتا ہے۔ جب میں ایک سادہ سے حجرہ میں داخل ہوا تو مجھے ایک سجادہ پر بیٹھا ہوا مردِ خدا نظر آیا جس کے چہرہ پر انوارِ الٰہی کی تجلیاں بکھر رہی تھیں ، جس کی سادگی اور پُرکاری دلوں کو اپنا گرویدہ بنا رہی تھی۔ میری یہ پہلی ملاقات تھی۔ لیکن اس کریم النفس ہستی نے مجھے وہ پذیرائی بخشی کہ ساری اجنبیت کافور ہو گئی۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگا کہ میں اس محفل کے دیرینہ حاضر باش لوگوں میں سے ہوں۔

حضور [illegible] کی محفل میں ہر عاشقِ حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثنا ایک جگہ [illegible] کے نہیں پڑھ کر بارگاہِ محبوبِ رب العالمین میں اپنے [illegible] کے نذرانے پیش کرتے۔ وقت کے گزرنے کا احساس [illegible] حضور [illegible] فرماتے اور حاضرین کو بے محبت بھرے انداز میں اللہ [illegible] کی سعادت سے نوازتے رہی سعادت پھر کسی اور محفل میں [illegible] اس پاک محفل کی تڑپ لیے ہوئے [illegible] جن لوگوں نے [illegible] کی زیارت کی ہے یا آپ کی [illegible] ہوا ہے وہ کبھی اس زیارت کو نہیں بھول سکے۔ [illegible] آپ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور [illegible] اپنے آقا کی بارگاہ میں ہدیۂ [illegible] کرنے [illegible] میں اہلِ بیتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] اپنی آخری آرام گاہ میں جا سوئے۔

حجازِ مقدس کے اکابر اہلسنت آپ کے حلقۂ عقیدت میں داخل تھے۔ اللہ تعالیٰ جنت البقیع کے اس پاک گوشہ پر اپنی انگنت رحمتیں نازل فرمائے جس کے ایک کونہ میں اپنے محبوبِ کریم کا دُلارا اپنے غلاموں کی آنکھوں کا تارا آرام فرما ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اہل سنت والجماعت کے اکابر جن کو اتفاق سے وہاں موجود تھے انہوں نے ان کے فرزند ارجمند حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی دستار بندی کی۔ غریبوں سے محبت، فقراء کی دلنوازی، مسافروں سے پیار اور شان دلبری جو آپ کے پدر بزرگوار قدس سرہٗ کی خصوصیات تھیں آپ کی ذات میں یہ سب صفات بڑے بانکپن سے جلوہ فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس خانوادۂ قدسی صفات کے فیوض و برکات کو تاقیامت جاری و ساری رکھے طالبانِ حقیقت حاضر ہوتے رہیں اور گوہر مقصود سے اپنے دامنِ طلب کو معمور کرتے رہیں، آمین ثم آمین

حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قدس سرہٗ کے شاگردوں اور مستفیدین کا شمار ممکن نہیں۔ اسی طرح آپ کے مریدین کی تعداد بھی بے حد و بحساب ہے، صرف حجاز مقدس میں نہیں بلکہ عرب و عجم کے ہر خطہ میں آپ کے عقیدتمند اور خلفاء موجود ہیں جو اپنے اپنے مقام پر اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اپنے شیخ طریقت مرشد معظم اور مربی کامل کے مقاصد عالیہ کو پورا کرنے میں اپنی محنتیں صرف کر رہے ہیں۔ ان میں ایک ایسا آفتاب عالمتاب بھی ہے جس کے علم و فضل کے انوار سے وادی بطحا کے در و دیوار اور کوچہ و بازار جگمگا رہے ہیں جس کو عالم اسلام کے تمام علمی اور روحانی حلقوں میں بڑی عزت و قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے، جن کی علمی تصنیفات اور آپ کے مجالسِ وعظ میں آپ کے پند و نصائح اور آپ کے حلقہ درس میں حاضر ہونے والے طالبانِ علم حق فیض یاب ہو رہے ہیں میری مراد السید محمد بن علوی المالکی الحسنی الہاشمی کی ذات والا صفات ہے۔

اللّٰھم ایاک نعبد وایاک نستعین اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین وصلی اللہ علی خیر خلقہ ونور عرشہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ط

۱۰ رشوال المکرم ۱۴۰۶ھ پیر محمد کرم شاہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تذکارِ جمیلہ

مجھے حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کی ذات جامع الصفات سے بے پناہ عقیدت ہے اور اس رشتے سے مجھے ان کے خلفاء سے بھی ارادت ہے۔

غالبؔ نیم دوسطر سے آتی ہے بوئے دوست

اسی سلسلے میں میرے دل میں اعلیٰ حضرت کے نامور خلیفہ حضرت شیخ العلم والعلم علامہ شاہ ضیاء الدین احمد قادری مدنی سے عقیدت و احترام کا جذبہ ایک عرصے سے موجزن تھا۔ میرے محبوب طبیب معالج اہل سنت حضرت مولانا الحاج حکیم مرزا محمد صاحب ابر تسری کی مجلس میں بھی اکثر حضرت علامہ مدنی کا ذکر خیر ہوتا رہتا تھا۔ ان تذکار جمیلہ سے حضرت مدنی سے میری محبت میں روز افزوں اضافہ ہوتا گیا اور میں نے ان کی حیات کے متعلق تالیف و تصنیف کا مواد جمع کرنا شروع کر دیا۔

[illegible] کی [illegible] ہوئی۔ اس سفر سعادت پر روانہ ہونے سے قبل میں حضرت حکیم صاحب مرحوم سے ملا تو ان سے حضرت علامہ مدنی کا پتہ نوٹ کر لیا جب کہ سفر کے تمام کے بعد میں حاضری دی تو ایک روز حضرت علامہ مدنی کے دولت کدہ کا پتہ دریافت کرتے ہوئے ان کی خدمت میں جا پہنچا۔ اس وقت حضرت علامہ مدنی کے ارد گرد ان کے بیسیوں معتقدین بیٹھے ہوئے تھے جن میں کچھ پاکستان کے تھے اور کچھ دوسرے ممالک کے تھے۔ میں السلام علیکم کہہ کر حضرت علامہ مدنی سے مصافحہ کر کے بیٹھ گیا۔ حضرت علامہ مدنی کی نورانی صورت دیکھتے ہی میرا دل گواہی دینے لگا کہ آپ واقعی خاصانِ خدا میں سے ہیں۔ حضرت علامہ مدنی نے میری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

طرف غائر نظر سے دیکھا اور اشارہ کرتے ہوئے فرمایا میرے پاس آجائیں۔ چنانچہ میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔ حضرت علامہ مدنی نے مجھ سے وطن کے متعلق دریافت کیا، تو میں نے عرض کیا، میں پاکستانی ہوں اور مجھے آپ سے غائبانہ عقیدت رہی ہے اور آج خوش قسمتی سے آپ سے نیاز حاصل کرنے کا شرف نصیب ہوا ہے۔ مجھے اپنی ایک تالیف محاسن کنزالایمان" کو آپ کے اسم گرامی سے معنون کرنے کا فخر حاصل ہے۔

محاسن کنزالایمان کا نام سنتے ہی حضرت علامہ مدنی بے حد خوش ہوئے اور فرمایا تم نے قرآن کریم کی خدمت کر کے اپنا گھر جنت میں بنالیا ہے۔ میں تمہاری اس کتاب کو پڑھوا کر سن چکا ہوں۔ مقام مسرت ہے کہ تم نے اسلامیانِ برصغیر کو قرآنِ مجید کے صحیح اردو ترجمہ سے روشناس کرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔ حضرت علامہ مدنی کی زبان سے ان کلمات تحسین کو سن کر وفورِ مسرت سے میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور دل میں اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ کے فضل سے میری ناچیز علمی کاوش کی گونج برصغیر سے نکلکر دیارِ حبیب تک سنائی دے رہی ہے ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس کے بعد حضرت علامہ مدنی نے چائے اور پھلوں سے تواضع فرمائی اور کمالِ شفقت سے کام لیتے ہوئے مجھے اپنے ہاں ٹھہرنے کی خواہش ظاہر فرمائی، میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہاں اپنے ایک ہموطن دوست کے ہاں میری رہائش کا خاطر خواہ انتظام ہے میں نے حضرت علامہ مدنی کی مصروفیات کے پیش نظر ان سے اجازت لی انہوں نے دعائیں دیتے ہوئے رخصت فرمایا۔ ان کی بابرکت اور سعادت بخش صحبت کا اثر آج بھی دل و دماغ میں اسی طرح پاتا ہوں ؎

اُن کی محفل سے اُٹھ کر جو بھی آئے کامگار آئے
گلستان در نظر آئے گلستان درِ بہار آئے
حقیقت میں وہی سرمایہ عمر گرامی ہے
جو لمحات حسین ہم ان کی محفل میں گزار آئے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت علامہ مدنی علم اسلام کے جلیل القدر علمی اور روحانی رہنماؤں میں سے تھے۔
ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ صدیوں تک پُر نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ اس قسم
کی شخصیتیں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں ؎

صدہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیلت
تا ز بزم عشق یکدانائے راز آید بروں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت قبلہ کا وصال عالم اسلام کے لیے المیئے سے جو نا قابلِ تلافی ہے۔
سیدی مربی اس دُنیا سے رُخصت ہو گئے بستی ہمیں بے آسرا
چھوڑ گئے خدائے برتر حضرت قبلہ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام عطا
فرمائے اور ان کے پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے، یہاں
بھی فاتحہ خوانی ہوئی۔ اَب سوائے ایصالِ ثواب کے اور کیا
چارہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ کو منظور یہی تھا، خداوند کریم کو منظور یہی تھا۔
خداوند قدوس آپ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

قرآن کریم سے میں نے تاریخ وصال تخراج کی ہے
جس کے باعداد ۱۴۰۱ ہوتے ہیں۔

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَعِیْمٍ

۱۴۰۱ھ

تقدس علی قادری رضوی
درگاہ شریف، پیر گوٹ،
(خیرپور، سندھ)
۶ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عیدی مل گئی

https://ataunnabi.blogspot.in

نام اس طرح کندہ کیا "محمد شفیع" میں دیکھ کر مسرور ہوا۔ میری آنکھ کھلی تو قریب ہی حضرت مدنی علیہ الرحمۃ مصلّٰی بچھائے نوافل میں مشغول تھے۔ میں نے حضرت کو خواب سنایا۔ حضرت نے قریب بلایا اور سینے سے لگا لیا۔ پوچھا کہ آج بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کچھ مانگا تھا؟ عرض کی جی ہاں عیدی مانگی تھی۔ فرمایا مولانا مبارک ہو، آپکو عیدی مل گئی ہے۔ بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک سنہری لوح دی ہے جس پر مقرب اور محبوب غلاموں کا نام لکھ لیتا ہوں۔ مولانا آج آپ کا نام محبوبوں میں شامل ہوگیا ہے۔ صبح ہوئی تو حضرت نے تمام سلاسل عالیہ میں مجھے خلافت و اجازت عطا فرمائی۔ میں نے عرض کیا میں گنہگار و نالائق ہوں اس نعمت کا خود کو اہل نہیں سمجھتا۔ حضرت نے فرمایا مولانا یہ ہماری طرف سے نہیں، اس کا بھی ہمیں حکم ہوا ہے۔ ہم تو تعمیلِ ارشاد کر رہے ہیں۔ [1]

---

[1] مولانا حیدر، ڈربن جنوبی افریقہ، مضمون مولانا محمد شفیع اوکاڑوی، ہفت روزہ اخبار جہاں کراچی ۲۲ تا ۲۸ اپریل ۱۹۸۵ء ص ۱۷

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

غائبانہ عقیدت

حضرت امام اہل سنت شیخ شہاب الدین احمد رفاعی رضی اللہ عنہ قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے [illegible] نے اپنے [illegible] ۱۱۹۳ھ [illegible] حضرت قطب مدینہ کی [illegible] قطب مدینہ کے [illegible] اور فنا فی الرسول [illegible] بھی سرکار دو عالم کے روضہ [illegible] حضرت قطب مدینہ [illegible] سبل امام الرسل [illegible] آخر میں یہ کرم بھی فرمائیں کہ [illegible] قرب میں بنی۔

[illegible] رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقیر سید خلیل احمد قادری

[illegible] ۱۴۰۹ھ

[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عظیم مقدر

حج سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ حاضری کے دوران حضرت مولانا ضیاء الدین رحمۃ اللہ کی زیارت سے قیام کے دوران کئی مرتبہ مشرف ہوا گو آپ ان ایام میں محویت کے عالم میں تھے لیکن پھر بھی چند ایک خصوصیات نمایاں تھیں۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت و خلافت کے علاوہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے غلام کو اپنی بارگاہ کا خادم بنا کر رکھنا اور ہر وقت گنبد خضریٰ کے سامنے رہنا یہ عظیم مقدر کی بات ہے جو مدینہ طیبہ کی چند ساعت بہار ہی دیکھ سکے وہ نہیں بھولتا مورخ ہر شخصیت کو زندگی کا ایک حصہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گنبدِ خضریٰ کے سائے میں بسر کرنے کا موقع ملے۔ اور پھر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی "من شاء ان یموت بالمدینہ فلیمت بالمدینۃ" اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی تمنا اور دعا اللّٰھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک وفی بلد نبیک" حضرت قبلہ کا مدینہ شریف میں وصال اہل نظر سے اسکی عظمت پوشیدہ نہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلکِ حقہ پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین

فقیر سید محمد زبیر شاہ

چکوال

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مخلصی فی الدین حکیم صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اخبارات اور عزیز عبداللہ کی زبانی یہ معلوم ہو کر کہ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے ہیں، دلی صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حکیم صاحب دیارِ رسول وہ دیار ہے جس کی ایک جھلک مسلمان کے لیے سرمایۂ ایمان و دین ہوتی ہے۔ اور جو شخص اس سعادت سے بہرہ ور ہوتا ہے اور چند لمحے قربِ رسول میں بسر کرتا ہے وہ اپنے آپ کو دنیا کا خوش قسمت ترین اور کامیاب ترین فرد سمجھتا ہے۔

[illegible]

مولانا کی نیابت [illegible] حکومت کے دور میں [illegible] ان کا گھر عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جائے امان اور پناہ گاہ رہا۔ میری دعا ہے کہ مولائے کریم اپنے فضل و کرم سے مولانا کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اہلِ خانہ کے پسماندگان اور معتقدین کو صبر و ہمت کی دولت سے نوازے۔

حکیم صاحب مجھے اپنے غم میں برابر کا شریک سمجھیں۔ آپکو ناقابلِ تلافی غم پہنچا ہے۔

۱۱ر اکتوبر ۱۹۸۱ء

سید نور محمد قادری

والسلام مخلص

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۷۸۸/۹۲

محترم ومکرم جناب حکیم اہلِ سنت حکیم محمد موسیٰ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

آپ کا نوازش نامہ موصول ہوا۔ جناب مولانا ضیاء الدینؒ کا دُنیا سے سفر کر جانا، اہل سنت کے لیے بہت بڑا صدمہ ہے۔ حق تعالیٰ اُن کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے۔ اور ہم لوگوں کو آپ کے برکات سے ہمیشہ فائز المرام رکھے۔ آمین

والسلام

سید شرافت نوشاہی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

وَلیٔ کامل

سید محمد علی شاہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت کوہ ناز الشریف (اوکاڑہ)
پوسٹ بکس نمبر ۱۰
اوکاڑہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

منبعِ فیوض و برکات

حضرت مولانا شیخ العالم مخدوم العلماء سراج الملت والدین ضیاء الدین احمد القادری رضوی نزیل مدینۃ المنورہ گذشتہ ایام میں رحلت فرما گئے ہیں۔ آپ کی وفات اہلِ اسلام کے لیے ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ آپ کی ذات منبع فیوض و برکات تھی۔ موسمِ حج میں ہندوپاک کے جید علماء آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرفِ زیارت سے بہرہ ور ہوتے۔ آپ میں جو خوبیاں تھیں وہ آپ کے معنوی کمالات کی دلیل تھیں۔ جید اور ممتاز علماء میں آپ کا مقام اعلیٰ و اسنیٰ تھا۔ خلوص۔ تواضع، ایثار ایسی صفات سے آپ آراستہ تھے۔ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندہ تصویر تھے۔ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خُلفاء سے تھے۔ ایک طویل عرصے سے مدینۃ المنورہ میں مقیم تھے۔ روضۂ مطہرہ کے سامنے آپ کا گھر تھا۔ ایامِ حج کے ماسوا، دیگر ایام میں آپ کے کاشانۂ فیض میں ہر روز رات کو محفلِ میلاد ہوتی۔ مدینۃ المنورہ کے مداحین عربی زبان میں مدحتِ رسولؐ میں نغمہ سرائی کرتے۔ جس سے حاضرین بہت متاثر اور محظوظ ہوتے علماء وعظ کرتے۔ خُدا کے فضل و کرم سے ایک محفل میں حضرت مولانا نے خود میرا نام لے کر فرمایا: غلام رسول! اٹھ اور بیان کر۔ میں نے حسبِ ارشاد فضائلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وعظ کیا۔ میرے بعد حضرت مولانا عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے وعظ فرمایا۔ ۱۹۶۹ء کا واقعہ ہے۔

سن مذکور میں جب مجھے مدینۃ المنورہ اور روضۂ مطہرہ کی حاضری نصیب ہوئی تو آٹھ دنوں کی قلیل حاضری کے ایام میں روزانہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ اس سے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قبل غائبانہ رسم و راہ تھی۔ آپ اکثر قصور کے حاجی کے واسطے اپنا سلام مجھ کو بھیجا کرتے تھے۔ یہ آپ کی نوازش تھی۔ حضرت امیر ملت محدث علی پوری قدس سرہ کے صدقے جب میں پہلی بار حاضر ہوا تو آپ نے میرا تعارف چاہا۔ میں نے عرض کیا! حضور پاکستان کے ایک شہر قصور سے حاضر ہوا ہوں۔ فرمایا: وہاں مولوی غلام رسول صاحب رہتے ہیں۔ ان کا کیا حال ہے۔ میں نے شوق سے سرشار ہو کر عرض کیا۔ حضور وہ غلام [illegible]

https://ataunnabi.blogspot.in

مرکزِ عشاق

فقیر کو حضرت خواجہ شیخ ضیاء الدین احمد نقشبندی مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے جو قلبی روحی تعلق تھا اور ہے وہ وہی جانتے تھے یا فقیر کا دل۔ بندہ تو حضرت قیوم عالم بحرِ معرفت مولانا شاہ انعام الرحمٰن قدسی چشتی صابری سہارنپوری قدس سرہ سے بیعت اور ان کا خلیفہ مجاز ہے لیکن حضرت قبلہ مدنی علیہ الرحمۃ سے جو گہرا تعلق ہے اس کا آئینہ دار ایک دستاویز محبت تحریری جو حضرت نے ۱۹۷۶ء کے رمضان المبارک میں عاجز کو عطا فرمائی تھی اسکی نقل ملفوظ ہے۔ فقیر کے متعلق وہ کراچی کے ہر حاجی سے دریافت فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترمی گرامی قدر حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امید ہے کہ آپ کی صحت

حضرت شیخ طریقت مولانا الحاج مفتی انعام الحق مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کی خبر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بالخصوص اہل سنت کے لیے عظیم نقصان ہے

تقوے کے مع جانشین ہیں۔ اور حضرت کے بعد آپ ہی ہماری امیدوں کا

سہارا ہیں۔ امید ہے کہ آپ کی محبتیں، شفقتیں، سرپرستی اور فیض رسانی

ہمیں حاصل رہیگا۔

میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی مدینہ طیبہ کی موت عطا فرمائے۔

آمین۔ دیگر دوستوں اور حاضرین کو سلام۔

آپکا مخلص

ظہور الحسن بھوپالی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں ۱۹۵۶ء میں آقائے نعمت محدثِ اعظم پاکستان مولانا علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قادری قدس سرہٗ کی معیت میں جب مدینہ طیبہ کی حاضری اور دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تھا تو اس وقت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے دامنِ کرم سے وابستہ رہ کر حضرت شیخ العرب والعجم قدس سرہٗ نے اس وقت جو پذیرائی بخشی تھی اور جن عنایاتِ کریمہ سے نوازا تھا ان کا نقشہ اب بھی نگاہوں کے سامنے ہے۔ آپ نے حضرت محدثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ المنان سے فرمایا کہ جب حضرت علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ کو میں نے اعلیٰحضرت مجدد دین وملت مولانا علامہ الشاہ امام احمد رضا خاں قدس سرہٗ کی مبارک تصنیف "الدولۃ المکیہ" ان کی خدمت میں پیش کی تو وہ کتاب دیکھ کر فوراً سجدے میں گر گئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس وقت دنیا میں ایسے علماء حق موجود ہیں جو گستاخانِ رسول کا منہ بند کرنے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ اور برملا اظہارِ حق کرتے ہیں، اور دلائل و براہین سے مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیتے ہیں۔ حضرت نے بتایا کہ علامہ یوسف نبہانی دیر تک کتاب کو چومتے رہے۔ اس واقعے سے جہاں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کا علماء حق کے نزدیک کیا مقام ہے وہاں یہ حقیقت بھی سامنے آجاتی ہے کہ وقت کے بڑے بڑے علماء حضرت شیخ العرب والعجم کی خدمت میں حاضر ہونے میں فخر محسوس کرتے تھے۔

آپ کے ہاں روزانہ شام محفلِ میلاد کا باقاعدگی سے اہتمام ہوتا تھا جس میں مختلف

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

باتوں میں بارگاہِ رسالت میں ہدیہ عقیدت پیش کیا جاتا تھا۔ آپ بڑے ذوق و شوق کے ساتھ نعتیں سنتے لیکن آپ فرماتے کہ محفل میلاد میں اگر اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا کلام اگر نہ پڑھا جائے تو محفل نامکمل سی رہتی ہے۔ اس لیے آپ کہہ کر اعلیٰحضرت کا کلام سنتے تھے۔

حضرت شیخ العرب والعجم کی مہمان نوازی سے ہر وہ شخص اچھی طرح واقف ہے۔ جسے مدینہ طیبہ کی حاضری کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ دن رات لنگر جاری رہتا۔ انواع و اقسام کے کھانے پکتے رہتے، ایک بھی آنے والا شخص بغیر کھانا کھائے نہیں جاتا تھا۔ بلکہ [illegible]

https://ataunnabi.blogspot.in

انوار ہی انوار

۱۹۶۵ء میں پہلی بار مجھے دیارِ حبیبؐ کی حاضری نصیب ہوئی، ایک روز عصر کے بعد حضرت مولانا ضیاء الدین کی خدمت میں حاضری ہوئی۔ پاکستانی سفارت خانہ کے ایک متدین کارکن ہمارے وفد کے ہمراہ تھے اب ٹھیک طرح نام یاد نہیں رہا شاید منہاس نام تھا بریلوی مسلک اور عشق رسول میں غرق، مجھے روضۂ رسولؐ پر روتے بلکتے دیکھا تو انہی نے حضرت مولانا ضیاء الدین کے گھر کا رستہ دکھایا۔ وہ حضرت سے بیعت بھی تھے اور آپ کے مقرب بھی، پہنچے تو یہاں محفل جمی ہوئی تھی۔ لوگ ایک نورانی شخصیت کے گرد ہالہ کئے بیٹھے تھے۔ منہاس صاحب پہلے ہی جا کر تعارف کرا چکے تھے۔ محبت سے ملے پاکستان سے آئی ہوئی مٹھائیاں منگوائیں چائے پیش فرمائی مگر ایسی چائے کہ اب تک والہانہ دعائیں دیتا ہے فرمایا ہماری اپنی بکری کا دودھ ہے اسی لئے چائے میں خاص مزا ہے۔ محفل میں ایک نعت خوان بھی موجود تھے حضرت کے اشارے پر انہوں نے نعت سنائی جوارِ رسول میں۔ اس لیے بھی کہ مولانا کا گھر روضۂ رسولؐ اور مسجد نبوی سے چند سو گز ہی کے فاصلے پر تھا۔ اس درد بھری آواز نے محفل کو تڑپا دیا۔ حضرت کی حالت بھی دیدنی تھی۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی اور یہ ایک صاحب دل کی توجہ کا فیض تھا۔ کہ فضا میں ہر طرف انوار ہی انوار نظر آ رہے تھے۔

دوسری مرتبہ ۱۹۷۱ء کے بعد حاضر ہوا۔ اب ضعیف ہو چکے تھے۔ حسب معمول وہی لذیز چائے پلائی اور اس میں اپنی بکریاں شفقتوں کا رس گھول دیا۔ بطور خاص دعا کے لیے ہاتھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اٹھائے اور چلتے ہوئے مدینہ منورہ کی کھجوریں بھی عطا کیں۔ میں نے خود تو آپ سے نہیں
پوچھا البتہ ان کے ذریعے سے تصدیق چاہی تو کہا نماز دو مسجد نبوی میں امام کے پیچھے نہیں پڑھتے
ان کے خیال میں یہ لوگ بے ادب تھے میں نے بہت سے لوگوں کو ان کے اس مسلک پر تنقید
کرتے بھی دیکھا مجھ عاجز کا اپنا [redacted] کے عمل سے مطابقت نہیں رکھتا لیکن
ایک بات واضح ہے۔ ان کا یہ انداز فکر بھی عشق رسولؐ ہی پر مبنی تھا۔ امام بدعتیہ یا
گستاخ ہے کہ نہیں اس پر تو بحث کی جا سکتی ہے لیکن جب ایک شخص یہ مانتا ہو کہ امام
[redacted]

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ضیاء المشائخ

سرزمین پاکستان کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کی کوکھ سے بعض ایسی نامور اور نابغہ روزگار ہستیوں نے جنم لیا جو پوری ملت کے لیے باعث صد افتخار ہیں جن کی علمی و ادبی، دینی و سیاسی اور روحانی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ اور جن کے روحانی فیض عام سے رہتی دُنیا قیامت تک مستفیض ہوتی رہے گی ان مقتدر اور ممتاز ہستیوں میں سے ایک حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے جو اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس دُنیا فانی سے ہر ذی نفس کو کوچ کرنا ہے۔ لیکن اہل اللہ کی موت حیاتِ ابدی کا ذریعہ و وسیلہ ہے۔ بظاہر وہ ہماری نظروں سے پردہ فرما جاتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ حیات جاودانی سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ جو دُنیا کی زندگی کے مقابلے میں بدرجہا بہتر و افضل ہوتی ہے جس میں انہیں مخلوق خدا کو فیض رسانی کے زیادہ تصرفات حاصل ہوتے ہیں چنانچہ وہ اپنے پیروکاروں اور ارادتمندوں کی بدستور رہنمائی و دستگیری فرماتے رہتے ہیں۔

ے مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں
اور حقیقت میں کبھی ہم سے جُدا ہوتے نہیں

وہ مرتے نہیں بلکہ دارِ فانی سے دار البقا کی طرف انتقال فرماتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے "ان اولیاء اللہ لا یموتون بل منتقلون من دار الی دار" کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر چلے جاتے ہیں۔" ان کی موت محض وعدۂ الٰہی کی تکمیل ہوتی ہے۔ یعنی کل نفس ذائقۃ الموت" اللہ والوں کی موت حیات عام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

انسانوں کی طرح نہیں ہوتی وہ جیتے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہیں اور مرتے بھی اسکی رضا
کے مطابق ہیں یعنی ان کی موت وصول الی اللہ کا ذریعہ ہوتی ہے۔

کون کہتا ہے کہ مومن مر گئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے "الدنیا سجنۃ المؤمن وجنۃ الکافر" کہ دنیا مومن کے
لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مؤمن جب اس قید خانے
سے رہائی پاتا ہے تو اس کے چہرہ پر نور رحمت کی بارش برس رہی ہوتی ہے اور مسکراہٹ
کھیل رہی ہوتی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

https://ataunnabi.blogspot.in

مع من احب" کے آج بھی اپنے آقا و مولیٰ حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں آرام فرما رہے ہیں ؎

یہ رتبۂ بلند ملا جسکو ملا

دیگر نسبتوں کے علاوہ یہ ایک نسبت ہی آپکو کافی ہے کہ دُنیا آپ کو مَلّی کہہ کر یاد کرتے ہیں۔ اہل محبت سے پوچھ کر دیکھو کہ اس نسبت پاک میں کیا لطف ہیں، اور کیا مزے ہیں۔ ایک عاشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ؎

ہووے جے سگ مدینے دی گلی دا
ایہو رتبہ ہر کامل ولی دا

عشق مصطفےٰ ایک ایسی دولت ہے کہ جن خوش نصیب انسانوں کو یہ دولت میسّر آتی ہے تو وہ پھر دُنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو جاتے ہیں بلکہ دُنیا ان کے قدم چُومتی ہے ؎

ہر کہ عشق مصطفےٰ سامان است
بحر و بر در گوشش دامان است

مولانا مرحوم کو عشق مصطفےٰ کی یہ دولت اپنے شیخ طریقت مجدد دین وملت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بطور ورثہ ملی تھی۔ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ جو ایک سچے عاشق رسول تھے جنہوں نے اپنے کردار و عمل اور اہل اسلام کے سینوں کو عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گہوارہ بنا دیا۔ آج بھی آپ کے نعتیہ کلام کو پڑھ کر اور سُن کر دلوں میں محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جذبہ موجزن ہو جاتا ہے۔ آپ کے ایک ایک شعر سے عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاشنی و حلاوت حاصل ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

مدینہ طیبہ کی سرزمین جس کے ذکر سے اہل ایمان کے دل دھڑکتے ہیں نمکے احترام کے متعلق فرماتے ہیں ؎

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
اے سر کا موقع ہے او جانے والے

مولانا ضیاء الدین مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں آنحضرت نعیم برکت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت و خلافت کا شرف حاصل ہوا، فنافی الشیخ تھے جب بھی آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر یا آپ کا کلام سنتے تو آنکھوں [illegible] سنے لگتے آپ اپنے شیخ کامل کے مسلک پر نہایت سختی سے کاربند تھے کسی [illegible] گستاخانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو [illegible] رہتے تھے یا تنگ دلی ان کا [illegible] فرماتے تھے [illegible] ایک مرتبہ اپنے شیخ کی تعلیم کو پیش نظر رکھتے ہوئے [illegible] لوگوں کو محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا [illegible] دیتے اور خود اپنے مکان پر [illegible] کرتے [illegible] جہاں [illegible] فرماتے [illegible] عالم کو تاخیر [illegible] کے جبکہ [illegible] کتاب ہے کہ ایک مرتبہ [illegible] اور [illegible] رہ جانے [illegible] اور فرمایا ضیاء الدین [illegible] ایک [illegible] شیخ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں [illegible] نصیب ہوا کہ حضور پر نور خود تشریف لا کر [illegible] فرماتے ہیں۔ الحمد للہ! رضا کی بنا پر [illegible]

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فرزندان اسلام ضیاء پا رہے ہیں۔ شیخ کامل کی توجہ خصوصی کے صدقے آپ کا حلقہ ارادت وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ عرب وعجم کے ہزاروں علماء حفاظ اور نعت آپ کے سلسلہ سے منسلک ہیں ؎

احمد رضا کے فیض کا دریا ہے کھلا ہوا
ہے قادری فقیروں کا جھنڈا گڑھا ہوا

آپکی نگاہِ فیض سے لاکھوں انسان فیضیاب ہوئے۔ آپ کی ایک نگاہ سے دل کی دنیا بدل جاتی تھی، کیونکہ یہ وہی نگاہِ ولایت ہے جس کے متعلق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے ؎

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اور پھر کسی کہنے والے نے خوب کہا ہے ؎

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

بلاشبہ آپ اپنے وقت کے قطب زماں تھے۔ راقم کو اگرچہ آپ سے کوئی خصوصی نسبت یا قریبی تعلق نہ تھا تاہم ۱۹۷۸ء میں حرمین طیبین زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً کی زیارت کا شرف ملا تو اس موقعہ پر آپکی زیارت میں متعدد بار حاضری کی دولت نصیب ہوئی، میں نے آپکو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کا مصداق پایا ؎

نہ چھیڑ ان خرقہ پوشوں کی عقیدت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

آپ صبر و قناعت فقر و درویشی، شفقت و اخلاص، توکل و رضا کی صفات عالیہ کے حامل تھے۔ سادگی کا یہ عالم تھا کہ دیکھنے والا حیران رہ جاتا تھا کہ یہ وہی مولانا ضیاء الدین ہیں جن کی شہرت کے ڈنکے بج رہے ہیں۔ حقیقت ہے کہ جن خوش نصیب انسانوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے قرب کی دولت سے نوازتا ہے انہیں دنیا و مافیہا سے بے نیاز فرما دیتا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہے تو پھر خدا دگر دگر دی ان کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے

تخت سکندری پہ وہ تھوکتے نہیں ہیں

بستر گدا مولیٰ ہیں کا تری گدے ہیں

دنیا مائل دنیا ان کی نگاہوں میں ہیچ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و اخروی غموم و تفکرات سے محفوظ فرما دیتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے [illegible] کی شان میں فرماتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

https://ataunnabi.blogspot.in

خلافتِ عظمیٰ

خلیفۃ الحضرت حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ ریاست ٹونکِ پاکستان کے مردم خیز علاقہ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے مگر عشق مدینہ وصاحب مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت "مدنی" کہلائے۔ اس عاشق مدینہ نے دل کی بستی میں مدینہ منورہ کو ایسا بسایا کہ زندگی کا بہت بڑا حصہ (ستر برس سے زائد) مدینہ سورہ میں بسے اور اوائل عمری میں ہی مدینہ کے لیے ہو کر رہ گئے کہ بالآخر خاکِ مدینہ نے اُن کو اپنے جلو میں لے لیا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سرزمین مدینہ میں محوِ استراحت ہو گئے ؎

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

اگر ہم غور سے دیکھیں تو ہمیں پتہ چلے گا کہ مولانا ضیاء الدین مدنی مرحوم اپنے مبارک نام و کام کے لحاظ سے واقعی اسم بامسمیٰ تھے۔ جہاں اُن کے آباؤ اجداد میں علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی جیسی نادرِ روزگار شخصیت کا نام آتا ہے۔ وہاں اُن کے اساتذہ کرام میں مولانا محمد حسین پسروری مولانا غلام قادر بھیروی اور مولانا ہی احمد سورتی جیسی علمی، روحانی و دینی عظیم شخصیات کا نام بھی آتا ہے۔ جہاں آپکو یہ خاندانی و تعلیمی اعلیٰ نسبتیں حاصل ہیں۔ وہاں آپکی روحانی نسبت بھی اعلیٰ و بالا ہے۔ کہ آپ مجدد برحق الحضرت مولانا شاہ احمد رضا خانصاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ سے بیعت ہوئے اور انہوں نے آپکو اپنی خلافتِ عظمیٰ سے نوازا، اور سندِ حدیث بھی عطا فرمائی۔

آپ کی عالی نسبتی اس سے بھی اندازہ کیجئے کہ آپنے ۹ سال تک آستانہ عالیہ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ سایہ شیوخ بغداد سے علمی استفادہ کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اور شیخ مصطفےٰ اور شیخ شرف الدین علیہما الرحمۃ سے اکتساب فیض کیا۔

بغداد شریف سے مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور پھر آقائے مدینہ کے عاشق صادق نے یہیں ڈیرا ڈال دیا۔ مدینہ منورہ میں آپ نے حضرت شیخ احمد الشمس مغربی، شیخ محمد المغربی، مولانا عبدالباقی زرقانی محلی، اور شام کے مشہور عالم مولانا یوسف نبہانی سے علمی و روحانی استفادہ کیا۔ اور ان حضرات نے بھی آپکو سند حدیث و خلافت سے نوازا۔ (رحمۃ اللہ علیہم)

آپ نے سلطان عبدالحمید، شریف مکہ اور خاندان سعود کی حکومتوں کے لیل و نہار دیکھے مگر کبھی حکمرانوں سے مراسم قائم کرنے کی خواہش نہ کی۔ آپ کے مسلکی مخالفین اکثر آپ کے خلاف [illegible] میں کوئی کمزور پہلو نہ پا سکے استقامت میں کرامت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

https://ataunnabi.blogspot.in

ہمارا مدعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ آپ کے فرزند ارجمند اور سجادہ نشین حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی مدظلہ العالی کو آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، تادیر دینی رہنمائی و فیوض و برکات عام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کا حضرت مفتی اعظم سے عقیدت و احترام

مرزا شکر بیگ لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہ اپنے شیخ زادے کا بہت احترام فرماتے تھے ایک مرتبہ حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں مولانا کے بے اصرار بلانے پر حضرت مدنی قدس سرہ استقبال کے لیے کئی میل آگے تشریف لے گئے اور السلام علیکم کہا جواب میں کہتے ہوئے فرمایا، عقائد کا منکر ایمان سے باہر ہے، وہ نہ جنگ تک دوستی کی حق ادا کر سکے۔ حضرت مدنی گرمیں پڑھتے تھے کہ ایک بار ادب [illegible]

[illegible] کرتے ہیں ایک [illegible]

[illegible] کا [illegible]

کہا بشارت [illegible]

خبر [illegible]

مصطفےٰ [illegible]

ہدایت، پھر عارف باللہ [illegible]

کرایا، اس کے بعد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ سے [illegible]

خلافت اور [illegible] اجازتوں سے نوازا، اسی لیے [illegible]

قبلہ بریلی شریف میں مرجع ہیں، تم فوراً ہندوستان جاؤ اور بریلی شریف جاکر مفتی اعظم ہند قبلہ سے بیعت ہو جاؤ۔ چنانچہ مولانا فضل الرحمٰن بریلی شریف [illegible]

لہ شکر بیگ مرزا، ضیائے مدینہ، مطبوعہ حیدرآباد، دکن۔ ۱۹۸۲ء ص ۵۰

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اور مفتیٔ اعظم قبلہ کے دستِ مبارک پر بیعت ہو کر داخلِ سلسلہ ہوئے بعد میں حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے بھی اجازت و خلافت سے نوازا ۔ [1]

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت مدنی علیہ الرحمۃ سے مرید ہونے آیا جبکہ وہاں حضرت مفتیٔ اعظم ہند بھی موجود تھے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے اُسے فرمایا تم شہنشاہ کے ہوتے ہوئے مجھ سے طالب ہوتے ہو [2]

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے ایک حج کا ارادہ صرف اس لئے فرمایا کہ مرشد زادے حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ کے زیرِ سایہ عرفات میں قیام اور دعاؤں میں شمولیت میسر آجائے [3]

ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں میلاد شریف کی ایک محفل میں حضرت سیدنا شیخ عبدالمعبود (بغداد)، حضرت مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خاں اور حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ تشریف فرما تھے۔ محفل کے اختتام پر تینوں بزرگ ایک دوسرے سے دُعا کے لئے اصرار کرنے لگے مگر حضرت مدنی اور شیخ بغدادی نے حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ سے دُعا کرائی ۔ [4]

قاری محمد امانت رسول رضوی اپنے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۳۹۵ھ میں والدین ماجدین کے ہمراہ نیز ۱۴۰۲ھ میں برادرم الحاج حافظ محمد عنایت رسول رضوی مصطفوی کے ہمراہ حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوا۔ پہلی بار کی حاضری میں میرے مرشد برحق شہزادہ اعلیٰحضرت مولانا مصطفےٰ رضا خاں نوری مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمۃ (م ۱۴۰۲ھ) نے میرے متعلق خلیفہ اعلیٰ

---

[1] مکتوب قاری محمد امانت رسول (پیلی بھیت، بھارت) بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری (لاہور) محررہ ۳۰ اپریل ۱۹۸۳ء

[2] ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ شمارہ دسمبر ۱۹۸۱ء

[3] مکتوب مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری محررہ مئی ۱۹۸۳ء

[4] ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ ش دسمبر ۱۹۸۱ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت علامہ ضیاء الدین علیہ الرحمۃ کے نام کرمنامہ تحریر فرمایا۔ حاضریٔ بارگاہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ کرامت نامہ لیکر حضرت کے دولت کدۂ اقدس پر حاضر ہوا، اندر جانے کی اجازت چاہی، فرمایا آجائیے، حاضر ہوا، دست بوسی و قدمبوسی کا شرف حاصل ہوا اس کے بعد دریافت فرمایا کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا پیلی بھیت سے، پیلی بھیت کا نام سنتے ہی فرمایا مرحبا میرے استاذ کے وطن سے آئے ہیں آپ اور تشریف رکھیں، اس کے بعد مصافحہ فرمایا!

[illegible]

لے مکتوب قاری امانت رسول و ہدایت، بنام حکیم مودود امرتسری، لاہور،
مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۸۳ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سچے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

الحضرت الفاضل العلامہ، مولانا فضل الرحمٰن صاحب قادری مدنی مدظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

پاکستانی اخبارات میں شائع ہونیوالی اس روح فرسا خبر نے دنیائے اہلسنت میں صف ماتم بچھادی کہ " قطب وقت الشیخ حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو مدینۃ الرسول میں انتقال فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون ط

ابھی شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا زخم مندمل نہ ہونے پایا تھا کہ حضرت کی وفات حسرت آیات سے یہ زخم اور گہرا ہوگیا۔ آپ کی وفات سے سنیوں کی آنکھیں پُرنم اور دل افسردہ ہیں، سنیوں کا یہ عظیم نقصان ہے جس کی تلافی ناممکن ہے۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی، امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کی علمبردار اور صحیح جانشین تھی۔

وہ اہلسنت کے لیے سایہ رحمت متلاشیان حق کے لیے شمع ہدایت اور ایک ایسا چشمۂ فیض تھے جن سے ہزاروں نہیں لاکھوں نے روحانی سکون کی لازوال دولت کو اپنے سینوں میں سمیٹا۔

حضور پُرنور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق ومحبت کا ہی یہ صلہ انہیں دربار رسالت سے عطا ہوا تھا کہ آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس طالب صادق کو اپنے گنبد خضرا کے سایے میں زندگی کے لمحات معطر کرنے کا اعزاز بخشا اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پھر کرم بالائے کرم یہ کہ تا قیامت اپنے زیر سایہ اُس خطہ پاک میں آخری آرام گاہ مرحمت فرمائی جہاں شمع نبوت کے سینکڑوں پروانے محوِ استراحت ہیں۔

اس فقیر کو گذشتہ برس حاضری حرمین شریفین کی سعادت حاصل کرنے کے بعد ۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۱ھ کو حضرت قطب وقت کی قدمبوسی کا شرف حاصل ہوا تھا۔ حضرت نے بڑی شفقت فرمائی اور دعاؤں سے نوازا تھا اسی محفل میں مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب کا شہادت پر بیان بھی ہوا تھا اُس مجلس کی روحانی لذت اب تک محسوس کرتا ہوں۔

دُعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ جملہ مسلمانوں خصوصاً دارالسلام کے طفیل انہیں اپنے خاص جوارِ رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے اور اُن کے فیوض و برکات کا سلسلہ آپ کے ذریعہ تا قیامت جاری و ساری رہے اور اُسی طرح خلق خدا مستفید ہوتی رہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پُرکیف سماں

پروفیسر شاہ زید الحق (کراچی) لکھتے ہیں سنہ ۱۹۷۲ء میں حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ دورانِ قیام مدینہ منورہ یہ اشتیاق پیدا ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عاشق بزرگ جو مسجد نبوی کے سایہ میں مدتوں سے قیام پذیر ہیں، اُن سے ملاقات کی جائے۔ اتفاق کی بات ہے کہ احقر کا قیام اصلفے منزل میں تھا جو باب مجیدی کے بالکل سامنے واقع ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ بزرگ اصلفے منزل کے مرکزی دروازہ کے سامنے جو گلی ہے اسی میں رہتے ہیں، باب مجیدی کے سامنے سڑک پار گلی کے کونہ پر ڈاک خانہ ہے۔ ڈاکخانہ کے سامنے متصل گلی میں جانے کے بعد داہنی گلی میں مڑکر داہنی طرف دو تین مکانات کے بعد اس بزرگ اور عظیم شخصیت کی رہائش گاہ ہے۔ میں وہاں عشاء کی نماز کے بعد پہنچا، ایک پرانا دروازہ نظر آیا جس میں باہر ایک رسّی لٹکی ہوئی تھی اسے کھینچنے پر دروازہ کھُل گیا، اندر داخل ہوا تو داہنی طرف سامنے ایک کمرہ نظر آیا۔ جس میں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، سیڑھیوں پر جوتے رکھے ہوئے تھے میں بھی ہمت کرکے جوتے اُتار کر کمرے میں داخل ہوا اور السلام علیکم عرض کیا، لوگوں نے وعلیکم السلام کہا، بالخصوص ایک بزرگ ترین شخصیت پر نظر پڑی جو کونے میں تشریف فرما تھے ان کے گرد تکیے رکھے تھے، پیروں پر اونی شال پڑی ہوئی تھی، سر پر عمامہ، گرم کُرتہ اور جیکٹ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ دُبلے پتلے ضعیف چہرہ پر سفید چمکتی ہوئی داڑھی، ماتھے پر خفیف سجدہ کا نشان، گندمی رنگ، نظر پڑتے ہی ایسا معلوم ہوا چہرہ پر نور برس رہا ہے، دل نے کہا یہی وہ بزرگ معلوم ہوتے ہیں جن کی شہرت ہند و پاک ہی میں نہیں، بلکہ بلاد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اسلامیہ میں ہے۔ ایک صاحب سے پوچھا یہ جھگڑا کون ہیں جو معلوم ہوا یہی مولانا ضیاء الدین احمد مدنی ہیں۔ میں نے لپک کر مصافحہ کیا، ہاتھوں کو بوسہ دیا اور ایک کنارے بیٹھ گیا، لوگوں کا ہجوم بڑھتا گیا یہاں تک کہ پورا کمرہ بھر گیا۔ نعت خوانی شروع ہوئی، ایک گھنٹہ تک نعت خوانی ہوتی رہی۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور سلام پڑھا۔ حضرت ضعف پیری کی وجہ سے کھڑے نہیں ہو سکتے تھے، یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ بیٹھ کر صلوٰۃ و سلام پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے [illegible] کھڑے ہو کر یا ادب پڑھنے کو ناجائز و حرام اور شرک قرار نہ دیا جائے۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ محافل میں دیوار کے سہارے کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام [illegible]

[illegible] مسجد [illegible] حضرت ملا (رحمۃ اللہ علیہ) کی مسجد [illegible] جگہ [illegible] ابراہیم [illegible]

[illegible]

لے ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی شمارہ جولائی ۱۹۷۵ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سیرتِ قطبِ مدینہ

قطب مدینہ ضیاء المشائخ حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدنی قدس سرہٗ ، گلاس والا ضلع سیالکوٹ (پاکستان) میں شیخ عبدالعظیم کے ہاں ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء میں تولد ہوئے۔ "یا غفور" سے سن پیدائش نکلتا ہے۔ سلسلہ نسب حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ گھرانے کے جدِ اعلیٰ شیخ قطب الدین قادسیہ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ کے اجداد میں حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ (صوفی خیالی، قطبی) بہت مشہور عالم ہوئے ہیں۔

ابتدائی تعلیم حضرت مولانا محمد حسین نقشبندی پسروری رحمۃ اللہ علیہ مقام سیالکوٹ حاصل کی، پھر بوجوہ گھر سے نکلنا پڑا اور لاہور آگئے، یہاں حضرت مولانا غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ (خطیب بیگم شاہی مسجد) سے ڈیڑھ سال تک اخذ علوم کیا اور لاہور سے دہلی تشریف لے گئے۔ دہلی میں تقریباً ۴ سال قیام کے بعد آپ پیلی بھیت (یوپی، بھارت) میں حضرت مولانا قبلہ وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ سے حصولِ علم حدیث کے لیے حاضر ہوئے اور تقریباً ۴ سال حضرت محدث سورتی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں رہ کر تمام علومِ دینیہ کی تکمیل کی اور دورۂ حدیث کے بعد سندِ فراغت حاصل کی، محسنِ ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ نے اپنے دستِ مبارک سے دستار بندی کی۔

پیلی بھیت میں دورانِ تعلیم آپ کے ہم سبق طلباء میں امیرِ ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولانا سید خادم حسین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

محدث علی پوری[1] اور پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری[2] صدر شعبہ علوم اسلامیہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ بھی شامل تھے۔

---

[1] مولانا سید غلام حسین ولد ـــــ پیر جماعت علی شاہ محدث علی پوری تقریباً ۱۲۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم علی پور (سیالکوٹ) میں حاصل کی، حافظ قاری شہاب الدین سے قرآن مجید حفظ کیا اور لاہور آکر اورینٹل کالج سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا، بعد میں تحصیل و تکمیل علم کے لئے کانپور پہنچے یہاں کچھ دن قیام کے بعد حضرت محدث سورتی رحمۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر صحاح ستہ کی سند حاصل کی۔ آپ نہایت ذہین اور لائق طالب علم تھے۔ سند حاصل کرنے کے بعد والد ماجد کی گذارش پر محدث سورتی نے مدینہ اصول کی شرح التعلیق الجلی کے نام سے لکھی اور اس کا مقدمہ تصنیف فرمایا۔ مولانا سید غلام حسین کی تدریس کا شہرہ سن کر نواب صدیق حسن خاں والی ریاست بھوپال نے مولانا انصاری اور مولانا عبدالحق حقانی کے ساتھ مولانا غلام حسین کو بھی بھوپال بلا لیا۔ [illegible] مقرر تھے۔ [illegible] نوابان کی نصیحت پر [illegible] نامی کتاب تالیف کی۔ [illegible] براؤن نے البیان دیکھ کر کہا مولانا نے اس عظیم موضوع پر سات سو میں یہ کتاب لکھ کر ختم کیا، عربی یا انگریزی میں چھپتی تو کتاب کا وقار اور وقار بڑھ جاتا۔ ڈاکٹر علامہ اقبال نے بھی اس کی تعریف کی۔ نکلسن شعر و ادب کی تاریخ میں "الانبیاء" لکھی۔ جج کے موضوع پر ایک کتاب [illegible]

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پیلی بھیت میں قیام کے دوران آپ ہر جمعرات کو مولانا وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمۃ اور مولانا عبدالرحمٰن اعظم گڑھی کے ہمراہ بریلی شریف میں امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوتے، رات اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ کے ہاں قیام ہوتا۔ دوسرے دن جمعۃ المبارک کی نماز ادا کرکے واپس پیلی بھیت آجاتے۔ ساڑھے تین برس یہی معمول رہا اور اس طرح آپ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے۔ اسی دوران سلسلہ ارادت میں داخل ہوئے۔

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ نے حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کو سلسلہ عالیہ قادریہ کی اجازت و خلافت عطا کی، اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ [1]

حضرت مولانا ضیاء الدین المدنی علیہ الرحمۃ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بھی حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمہ سے اجازت و خلافت حاصل تھی، حضرت محدث سورتی کو حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ [2] سے خلافت حاصل تھی، حضرت محدث سورتی علیہ الرحمۃ کے ایک شاگرد مولانا قاری غلام محی الدین مدظلہ

(بقیہ حاشیہ) لکھی۔ اسکے علاوہ دو قومی نظریہ کی وضاحت اور حمایت میں النور اور ارشاد بھی آپ کی مایۂ ناز تصانیف ہیں۔ رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ میں علی گڑھ میں وصال ہوا۔ یونیورسٹی کے قبرستان میں شروانیوں کے احاطہ میں دفن ہوئے۔

(محمود احمد قادری، مولانا۔ تذکرہ علمائے اہلسنت مطبوعہ کانپور، بھارت ص ۱۲۱)

[1] ماہنامہ عرفات، لاہور، شمس ستمبر، اکتوبر ۱۹۷۵ء

[2] حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی ۱۲۰۸ھ میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد شاہ آل اللہ مشہور بزرگ حضرت سید عبدالرحمٰن لکھنوی کے مرید تھے۔ حضرت کا تاریخی نام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

[illegible] ہوکر [illegible] ضلع نینی تال (بھارت) میں درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، فرماتے ہیں کہ حضرت محدث سورتی سفر حج اور پہلی مرتبہ اپنے تلامذہ میں سے صرف مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ کو بیعت کیا۔ محدث سورتی علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات ایک مرید صادق بھی پیر کی شفاعت کا سبب بن جاتا ہے۔ [1]

۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء میں تقریباً چوبیس سال کی عمر میں آپ اپنے شیخ طریقت [illegible] کی اجازت و خلافت لے کر [illegible] سے رخصت ہو کر کراچی آئے اور کراچی میں مختصر قیام کے بعد بغرض زیارت کی غرض سے بصرہ (عراق) کے لیے روانہ ہو گئے اور [illegible] سال تک [illegible] میں رہے۔ [illegible] کر وطن واپس آ گئے۔ [illegible]

[illegible] کے بعد [illegible] کے کسن میں [illegible] میں [illegible] کی تعلیم حاصل کی اور [illegible] ہو کر [illegible] آئے۔ [illegible] کی رفاقت میں [illegible] مراد آباد آ کر [illegible] کرنے لگے۔ [illegible] کیا اور [illegible] سے [illegible] آئے۔ [illegible] ۱۳۶۲ھ میں وصال ہوا۔

(محمود احمد قادری، مولانا۔ تذکرہ علماء اہلسنت ملیر و کانپور۔ [illegible])

[1] روزنامہ جرأت، کراچی مجریہ ۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء بحوالہ ہفتہ وار چٹان کراچی ۵ اکتوبر [illegible]

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت مدنی فرماتے ہیں کہ بس ایک گرہ تھی جو کھل گئی اور پھر اللہ کریم نے حال اچھا کر دیا۔ یہاں آپ نے حضرت سید حسین قدس سرہٗ کی خدمت میں تقریباً ڈیڑھ سال تک قیام کیا۔ [1]

بغداد شریف میں آپ کی بہت سے بزرگوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ حضرت شیخ مصطفےٰ القادری قدس سرہٗ اور ان کے صاحبزادے حضرت شیخ شرف الدین علیہ الرحمۃ (کلید بردار خانقاہ حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے بھی ملاقات ہوئی اور ان بزرگوں سے سلسلہ طریقت قادریہ میں اجازت بھی ہوئی۔ بغداد شریف میں نو برس کچھ ماہ قیام رہا۔ [2] سنہ ۱۳۲۳ھ / سنہ ۱۹۰۶ء میں جب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ دوسرے حج پر تشریف لے گئے تو ان دنوں حضرت مدنی علیہ الرحمۃ بغداد شریف میں قیام پذیر تھے۔ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے اپنی کتاب "حسام الحرمین" علماء کی تقاریظ کے لئے حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کو بغداد شریف بھیجی تھی۔ [3]

یہ قلمی نسخہ مولانا احمد علی رامپوری کا کتابت کیا ہوا تھا۔ اور اس پر اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کی مہر تھی، مولانا احمد علی رامپوری حضور سیدنا غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے۔ [4]

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کو وہیں یہ اشتیاق ہوا کہ دیارِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جاؤں۔ آپ نے اس شوق کا اظہار حضرت سید حسین الحسنی قدس سرہٗ کے سامنے کیا تو انہوں نے رختِ سفر تیار کر دیا، آپ نے ان سے اجازت حاصل کی اور حجاز مقدس روانہ ہوئے۔ [5]

حضرت مدنی نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جب میں بغداد شریف سے مدینہ منورہ آنے لگا تو بغداد شریف کے ایک نیم مجذوب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت! میرا

---

[1] انٹرویو حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ (ٹیپ شدہ سنہ ۱۹۷۳ء) مخزونہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مظلہ العالی، لاہور

[2] ماہنامہ عرفات، لاہور، ش ستمبر، اکتوبر ۱۹۷۵ء [3] ماہنامہ ترجمان السنت، کراچی ش جولائی ۱۹۷۵ء [4] روزنامہ جنگ کراچی، ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۷۵ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ارادہ مدینہ منورہ جانے کا ہے، آپ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ وہ بزرگ فرمانے لگے کہ لوگ نصیحت کے لیے کہتے ہیں مگر نصیحت پر عمل نہیں کرتے، اس لیے نصیحت ــــ کرنے کا کیا فائدہ؟ میں نے عرض کیا کہ ان شاء اللہ "میں عمل کروں گا"، انہوں نے فرمایا کہ جب تم وہاں پہنچو تو مسجد نبوی شریف میں پہلی صف میں نماز نہ پڑھنا، دوسری بات یہ کہ اس مسجد میں خیرات نہ دینا اور تیسری بات یہ کہ اہل مدینہ سے زیادہ میل جول نہ رکھنا۔

پہلی صف کی فضیلت کے معلوم تھی اور وہ بزرگ پہلی صف میں نماز پڑھنے سے منع فرما رہے تھے، اسلئے عرض کیا کہ حضرت اگر جماعت ہو تو پھر کیوں کر پہلی صف میں نماز نہ پڑھنے کے حکم میں کیا مصلحت ہے؟

فرمانے لگے [illegible]

تیسری بات کے متعلق [illegible]

کا حکم دیا ہے اگر تم نے [illegible]

جس سے اس تعلیم کو [illegible]

تحریم کا معاملہ رکھو۔ حضرت تھانوی [illegible]

تینوں نصیحتوں پر عمل کیا۔ [1]

۱۳۲۷ھ / ۱۹۱۰ء میں آپ بغداد شریف سے براستہ دمشق (شام) بذریعہ ریل گاڑی مدینہ منورہ پہنچے۔ اس وقت وہاں ترک حکومت تھی، ترکوں کے عہد

---

[1] فکر، بیگ مرزا، ضیائے مدینہ، مطبوعہ حیدرآباد دکن (بھارت)، ۱۹۶۱ء، ص ۲۰، ۲۱

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں اسلامی تہوار بڑے تزک و احتشام اور شان و شوکت سے منائے جاتے تھے، حکومت خود بڑی عقیدت مندی سے انتظام کرتی تھی۔ اذان کے بعد صلوٰۃ و سلام پڑھا جاتا تھا۔ بڑی امن و سکون کی زندگی تھی۔ ترک حکومت بزرگوں کے آثار کو باقی رکھنے کی جدوجہد کرتی تھی۔ لیکن انگریزوں کی فریب کاری نے شریف مکہ کو اُبھارا اور اس نے ترک حکومت کے خلاف بغاوت کر دی، انگریزوں کی مدد سے جنگ ہوئی۔ ترک حرمین شریفین میں خون ریزی سے بچنا چاہتے تھے اس لیے انہوں نے مزاحمت نہ کی پھر بھی بہت سے مسلمانوں کا خون بہا۔ [1]

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اُس وقت تُرک یہاں کے دیندار لوگوں کو ان کی جانوں کی حفاظت کے لیے اپنے ساتھ لے گئے، اس طرح مجھے بھی یہاں سے جانا پڑا، پھر جب ۱۳۳۴ھ میں شریف مکہ محافظِ حرمین شریفین ہوا تو میں پھر مدینہ منورہ حاضر ہو گیا۔[2]

گیارہ بارہ سال تک شریف مکہ کی حکومت رہی، اس کے زمانہ میں بھی امن و چین رہا، وہ حرمین و شریفین کی خدمت کو اپنا فرض تسلیم کرتا تھا، عقائد کے جھگڑے بھی اتنے کھڑے نہیں ہوئے تھے۔ یہ دَور ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۴ء تک رہا۔ ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۵ء میں سعودی خاندان اور شریف مکہ کی جنگ ہوئی، ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔ بلکہ گنبد خضرا پر گولی چلی[3] بہت سے لوگ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے ہجرت کر گئے، شریفِ مکہ کو شکست ہوئی، سعودی حکومت برسرِ اقتدار آئی، یہ لوگ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقیدے پر گامزن ہیں۔

---

[1] ماہنامہ ترجمان اہلِ سنت، کراچی، ش جولائی ۱۹۷۵ء

[2] انٹرویو علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی (ٹیپ) مخزونہ حکیم محمد موسیٰ مدظلہ لاہور

[3] گنبدِ خضرا پر گولی چلنے کے واقعہ کو سید محمد سردار حسنی بی۔ اے نے حیات سلطان ابن سعود کے ص ۱۵۷ پر ایرانی تحقیقاتی وفد کی رپورٹ کے تحت تفصیل سے لکھا ہے۔
(خلیل احمد)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے اُس وقت ایک بہت بڑے بزرگ عارف باللہ حضرت سیدی شیخ احمد الشمس الخالدی النقشبندی المراکشی قدس سرہٗ العزیز مدینہ منورہ میں موجود تھے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے ان کی صحبت میں کافی وقت گزارا[1]۔ ان کے علاوہ شیخ یوسف الافغانی حضرت سید علی حسین اشرفی میاں قدس سرہٗ سجادہ نشین کچھوچھہ شریف (ضلع فیض آباد۔ یوپی)، حضرت شیخ محمود المغربی قدس سرہٗ العزیز (مدینہ منورہ) حضرت مولانا شیخ عبدالحی دہلوی مکی قدس سرہٗ (مکہ مکرمہ)، حضرت شیخ امیر الشریف السنوسی طرابلسی قدس سرہٗ، (لیبیا)، سید الطیب سنوسی (برادر خلافت)، حضرت علامہ شیخ محمد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ سید امیر [illegible] حضرت علامہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبدالحق الہ آبادی المہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ، [illegible] رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ مولوی رحمۃ اللہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ اور فضلیہ کے مشہور

---

[1] [illegible]

[2] [illegible] کے علاوہ [illegible] میں مزید تعلیم حاصل کی۔ [illegible] بڑی عقیدت تھی۔ شیخ سید احمد ادریس کے انتقال کے بعد انہوں نے اپنا ایک [illegible] منوسیہ جاری کیا۔ برقہ (لیبیا) میں ایک زاویہ (خانقاہ) بنایا۔ پھر [illegible] اس جنوب کے مقام پر اپنے طریقہ کا مرکز بنایا۔ آپ کا طریقہ لیبیا، سوڈان، چاڈ، نائیجیریا، مشرق میں، ملائشیا، انڈونیشیا تک پھیلا۔ سنوسی طریقہ قادریہ سے مشابہ ہے۔

(احمد عبداللہ السدیس۔ افریقہ میں اسلام، مطبوعہ، اسلامی مرکز، کراچی)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شیخ علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علمی اور روحانی استفادہ کیا۔[1]

حضرت سیدی مدنی قبلہ قدس سرہٗ نے ایک مرتبہ شیخ طریقت مولانا غلام قادر اشرفی رحمۃ اللہ علیہ[2] (لالہ موسیٰ، گجرات پنجاب) سے فرمایا کہ جب میں شروع میں مدینہ منورہ آیا تو اُن دنوں ایک ایسا وقت بھی آیا کہ مجھے سات دن تک فاقہ رہا، یہاں تک کہ میرے پاس پانی خریدنے کے لئے بھی کوئی پیسہ نہ تھا، آخر فاقہ کی شدت سے نڈھال ہوگیا، ساتویں روز ایک بزرگ آئے اُن کے پاس تین مشکیزے تھے۔ ایک مشکیزے میں گھی، دوسرے میں شہد اور تیسرے میں آٹا تھا انہوں نے سامان رکھا اور یہ کہہ کر بازار چلے گئے کہ میں کچھ مزید سامان لے آؤں، کچھ دیر بعد وہ چائے کا ڈبہ اور چینی وغیرہ لے کر واپس آئے اور کہا کہ یہ سب تمہارے لیے ہے، پکاؤ اور کھاؤ، یہ کہہ کر واپس باہر چلے گئے۔ میں نے دل میں خیال کیا ان بزرگ کو باہر دیکھوں اور کچھ تفصیل معلوم کروں۔ میں نے فوراً دروازے سے باہر آکر دیکھا تو وہ غائب تھے۔ مولانا غلام قادر اشرفی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مدنی قدس سرہٗ سے دریافت کیا کہ حضرت آپ کے خیال میں وہ کون تھے؟ آپ نے فرمایا میرے خیال میں وہ شاہِ

---

[1] انٹرویو حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ (ٹیپ) محفوظہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری، لاہور

• روزنامہ نوائے وقت لاہور، مجریہ ۶ر اکتوبر ۱۹۸۱ء

[2] مولانا غلام قادر اشرفی بن میاں باغ علی چشتی ۱۴ر محرم ۱۳۲۳ھ/۱۰ر مارچ ۱۹۰۶ء میں ریاست فرید کوٹ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۱ء میں سکول داخل ہوئے۔ ۱۹۲۲ء میں امتیازی حیثیت سے میٹرک کرنے کے بعد کالج میں داخلہ لیا، مگر طبیعت مائل نہ ہوئی، پھر مذہبی تعلیم شروع کی، مختلف اساتذہ سے پڑھنے کے بعد جامعہ نعیمیہ مرادآباد سے سند فراغت حاصل کی۔ ۱۹۲۶ء تا ۱۹۲۸ء تک مکتسر (ضلع فیروزپور) میں تدریس و خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ نواب شاہ ممدوٹ کی ہدایت پر سیاسی تحریکوں میں حصہ لیا۔ شدھی تحریک کے خلاف اپنے استاذ مولانا قطب الدین برہم چاری کے ساتھ بھرپور حصہ لیا۔ ۱۹۲۹ء میں سیاست میں عملی طور پر حصہ لیا۔ ۱۹۳۸ء میں لالہ موسیٰ (گجرات) کے ہائی سکول میں مدرس مقرر ہوئے، مسلم لیگ کی تمام تحریکوں میں حصہ لیا، ۱۹۵۳ء میں ۱۹۷۴ء کی ختم نبوت کی تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ ۲ر شوال ۱۳۹۹ھ/۲۶ر اگست ۱۹۷۹ء کو رات

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دو جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے چچا سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے کیونکہ مدینہ منورہ کی ولایت انہی کے سپرد ہے۔ [1]

حضرت شیخ علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی فلسطینی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی شہرۂ آفاق کتاب "جامع کرامات الاولیاء" میں سید الشہداء حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی غریب نوازی کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ حضرت سید جعفر بن حسن برزنجی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "نثائج الافکار فی تمائل والسفر فی اخبار اہل القرآن الہادی عشر" میں حضرت شیخ احمد بن محمد میاطی الشہیر ابن العنبی البناء متوفی مدینہ منورہ محرم الحرام سنہ ۱۱۱۷ھ سے روایت کی کہ شیخ احمد نے فرمایا، میں نے ایک قحط زدہ سال میں مصر سے دو اونٹ خریدے اور اپنی والدہ کے ساتھ سفر حج اختیار کیا۔ حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ میں حاضری دی، دونوں اونٹ مدینہ منورہ پہنچ کر مر گئے۔ ہمارے پاس رقم ختم ہو گئی اور نہ ہی کرایہ پر سواری لینے کے قابل رہے۔ میں رات کے وقت حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی مفلسی و بے بسی عرض کی، وہ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمانے لگے کہ آپ ہی سے [illegible] رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے [illegible] وہاں جتنا ہو سکے قرآن پڑھیں اور پھر اول تا آخر اپنا حال سنائیں۔ میں نے آپ کے ارشاد کی تعمیل کی اور چلنے کے وقت آپ کے مزار انور رضی اللہ عنہ کے سامنے [illegible] کے مطابق قرآن پڑھا اور اپنا حال عرض کیا۔ [illegible]

(بقیہ حاشیہ ص) [1] بنے والے وسی گجرات، پاکستان میں وفات پائی۔ اور یہیں دفن ہوئے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے "تعارف علمائے اہل سنت" مرتبہ مولانا محمد صدیق ہزاروی مطبوعہ لاہور سنہ ۱۹۷۹ء

ہفت روزہ افق، کراچی

شمارہ

۲۷ اگست تا ۹ ستمبر ۱۹۷۹ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

طہارت خانہ میں وضو کر کے مسجد نبوی شریف میں داخل ہوا تو والدہ محترمہ کو بیٹھے ہوئے پایا۔ مجھے دیکھ کر فرمانے لگیں ابھی تمہیں ایک آدمی پوچھ رہا تھا، میں نے عرض کیا وہ کہاں ہے؟ فرمایا کہ حرم نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پچھلی طرف گئے ہیں، میں ادھر چلا گیا۔ یک لخت ایک پر ہیبت شخصیت اور سفید داڑھی والے بزرگ سامنے آئے اور مجھے فرمانے لگے، شیخ احمد مرحبا! میں نے ان کے ہاتھوں کو بوسہ دیا، مجھے فرمانے لگے آپ مصر چلے جائیں۔ میں نے عرض کیا آقا کس طرح جاؤں، فرمانے لگے میں کسی آدمی سے آپ کے کرایہ کی بات کرتا ہوں، پھر آپ مجھے ساتھ لے کر مدینہ طیبہ میں مصری حاجیوں کے خیموں میں گئے۔ آپ نے ایک خیمہ میں داخل ہو کر اس کے مالک کو سلام کیا، تو وہ اٹھ کر کھڑا ہوا، آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور بہت تعظیم کی، آپ نے اسے فرمایا کہ شیخ احمد ادریس کی والدہ کو مصر لے جاؤ، آپ نے اسے کرایہ ادا کر دیا اور مجھے فرمانے لگے کہ شیخ احمد تم اپنی والدہ اور سامان کو یہاں لے آؤ، میں تھوڑی دیر میں اپنی والدہ کے ساتھ سامان لے کر واپس خیمہ میں آگیا۔ آپ نے اونٹ والے کو راستہ میں میرے ساتھ اچھائی سے پیش آنے کی وصیت کی اور اٹھ کھڑے ہوئے، میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ جب ہم مسجد نبوی شریف کے قریب پہنچے تو فرمانے لگے کہ تم اندر چلے جاؤ۔ میں مسجد شریف میں داخل ہو کر آپکا انتظار کرنے لگا۔ انتظار کرتے کرتے نماز کا وقت ہو گیا لیکن آپ نظر نہ آئے۔ میں نے بہت تلاش کیا مگر آپ نہ ملے۔ میں واپس اس مصری اونٹ والے کے پاس آیا اور اس سے آپ کے متعلق اور آپکی جگہ کے بارے میں دریافت کیا۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے آج سے پہلے انہیں دیکھا بھی نہیں تھا۔ آخر میں حضرت شیخ صفی الدین قشاشی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ساری بات بتائی۔ آپ فرمانے لگے کہ وہ حضرت سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی روح پاک تھی جو جسمانی شکل میں سامنے آئی تھی۔ [1]

مرزا شکور بیگ حیدرآبادی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مدنی

---

[1] علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی، جامع کرامات اولیاء (اردو) ۳۹۲ مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اہل مدینہ منورہ سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اپنی مشکل پیش کرتے
ہیں اور ان سے عرض کرتے ہیں کہ اپنے چچا جان حضور نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس سفارش فرمائیں کہ وہ اپنی دعا سے یہ مشکل حل فرمائیں، چنانچہ حضرت مدنی علیہ الرحمہ نے
اپنا ایک خانگی واقعہ بیان فرمایا کہ میری ایک عزیزہ کی اراضی اور باغ کی دکانیں تھیں، جس
پر غیر حکومت کے اشخاص نے قبضہ کر لیا تھا۔ عدالت مدینہ کے پاس دعوے پیش کیا گیا۔ ان
کی جواب دہی ہوئی کہ جس جائداد کے متعلق یہ اپنے آپکو مالک بتاتی ہے، وہ
سلطنت عثمانیہ کی طرف سے ایک جعلی تحریری طلاق نامہ بھی پیش کر دیا گیا جس پر دو
گواہوں کے دستخط ثبت تھے۔ اس جعلی طلاق نامہ کی تردید ہی پیش کرنی تھی، سب
کو شک تھا کہ اس کی تردید کیسے ہو۔ حضرت مدنی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک پر جاتا ہوں اور اپنے
مزار مبارک سے واپس آ کر
چلے گئے۔ اس نے
معلوم نہیں، اس
مبارک کی حاضری سے
کے ساتھ چل دیا، جب اس کے
ایک چھوٹی سی لڑکی وہاں سے
اس شخص نے وہ کاغذات
کروں آپ ان کاغذات پر ایک نظر ڈال لیجئے، یہ معاملہ والد کے زمانے کے کاغذات ہیں،
مجھے پڑھنا نہیں آتا اگر کوئی کام کا کاغذ ہو تو رکھ لوں گا ورنہ سب کو جلا دوں گا۔ میں نے کہا
ٹھیک ہے میں اتنی دیر انہیں دیکھتا ہوں، میں نے سب سے پہلے جس کاغذ کو دیکھنے کے لئے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اُٹھایا وہ دو گواہوں کے بیانات کی باضابطہ نقل تھی جو انہوں نے قاضی کی عدالت میں دیئے تھے اور یہی وہ گواہ تھے جن کے دستخط اس طلاق نامہ پر تھے اور یہ بیانات اس طلاق نامہ کے بعد کی تاریخ پر دیئے گئے تھے۔ اور ان بیانات میں اس خاتون کو زوجہ تسلیم کیا گیا تھا، بہرحال ان بیانات کی وجہ سے وہ طلاق نامہ جھوٹا ثابت ہوا اور ہمیں کامیابی نصیب ہوئی[1]

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ ہر سال ماہِ رمضان المبارک میں حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس پر حاضری دیتے اور ایک روزہ وہاں افطار کرتے۔[2]

جناب شکور بیگ مرزا لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت مدنی علیہ الرحمۃ سے پوچھا کہ حضرت! جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں کے لوگوں کی کیا حالت تھی؟ فرمایا مرزا صاحب میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں آپ خود اس سے اندازہ کرلیں گے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ فرمانے لگے کہ میرے ایک دوست یہاں آئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ میں نے نذر مانی تھی کہ مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوئی تو وہاں کے غربا میں کپڑا تقسیم کروں گا۔ اَب آپ مجھے کسی دکان سے لٹھے کے چالیس تھان دلا دیجئے تاکہ تقسیم کرسکوں۔ میں انہیں ساتھ لے کر اپنے ایک دوست عبدالرحمٰن مدنی کی دکان پر گیا اور ان سے کہا کہ بھائی انہیں لٹھے کے چالیس تھان درکار ہیں، یہ سن کر وہ دکاندار دوست مجھے ذرا علیحدہ لے گیا اور کہنے لگا کہ آپ جتنا کپڑا چاہئے ہیں میرے ہاں موجود ہے مگر صبح سے میں نے بفضل خدا ہزار بارہ سو کما لیے ہیں، لیکن

---

[1] شکور بیگ مرزا: ضیائے مدینہ، مطبوعہ حیدرآباد (دکن بھارت) ۱۹۸۲ء ص ۱۷/۱۸

نوٹ: حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسل سے اپنی کسی مشکل کے لیے دعا کرنے کا واقعہ مولوی حسین احمد دیوبندی کی روایت سے روزنامہ الجمعیۃ دہلی، شیخ الاسلام نمبر خصوصی شمارہ ۲۵ رجب ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء کے صفحہ ۱۵۹ پر بھی درج ہے۔ (خلیل احمد)

[2] مکتوب محمد حنیف قادری (مدینہ منورہ) بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ، لاہور، مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۲ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میرے مقابل کی دکان والے صاحب کے ہاں آج بکری نہیں ہوئی اسلئے یہ کپڑا آپ ان کے ہاں سے دلا دیجئے تاکہ ان کی کچھ بکری ہو جائے۔ کیونکہ وہ بھی بال بچوں والے ہیں۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ یہ بات سنکر فرمانے لگے کہ اُس وقت ایسے قناعت پسند، ہمدرد اور اچھے لوگ تھے۔ مگر آج یہ عالم ہے کہ باپ کے گاہک کو بیٹا چھینتا ہے اور بیٹے کے گاہک پر باپ لپکتا ہے۔

ایک مرتبہ میں نے پوچھا تھا جو لوگ آپ کے ابتدائی زمانہ میں حج کے لیے آتے تھے ان کا کیا حال تھا۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے فرمایا اس وقت جو بھی حج کے لیے حاضر ہوتا تھا، اسکی یہی کوشش ہوتی تھی کہ جسے تکلیف پہنچی جائے مگر اسکے ساتھ رہنے والے کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ اسلئے ہر جگہ آسانی رہتی تھی مگر آج کل تو آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہ ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ سب کے آرام میں خلل نہ ہو۔ [illegible]

حضرت مکی علیہ الرحمۃ نے [illegible] حجاج کرام کو دعائیں حج [illegible] فراہم کرنے کی جانب خصوصی توجہ فرمائی، انتظام و انصرام سے کر آمد و رفت کی دشواریوں کے سدباب کے لیے [illegible] حج کے اوقات حاصل ہو سکیں۔ ان [illegible] لے وقت کر دی [illegible] اسلام میں قید کی سزا کے [illegible]

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے [illegible] ضروری ہو [illegible] پہنچ گئے، جب [illegible] ایک مرتبہ کچھ لوگ [illegible] کے بارے میں [illegible] کے خیرات کو [illegible] میں نے کہا [illegible]

لے شکور مرزا، ضیائے مدینہ، مطبوعہ حیدرآباد دکن (بھارت) ۱۴۰۲ھ ص ۱۷۶، ۱۷۷

لے روزنامہ حریت، کراچی مجریہ ۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

انہوں نے کہا اس وسیلہ سے مراد نماز اور نیک کام ہیں۔ میں نے سوال کیا کہ صلوٰۃ (نماز) اللہ ہے یا غیر اللہ؟ اس پر سب ساکت ہو گئے، جواب نہ بن پڑا اور واپس چلے گئے۔ اسی طرح متعدد مسائل پر گفتگو کرنے کے لئے آتے رہے، مجمع لوگوں کا لگا جلنا بند کرتے رہے۔ [1]

ایک مرتبہ مدینہ طیبہ کے امیر، بن ابراہیم نے آپکو طلب کیا، وہ بہت سخت مزاج مشہور تھا۔ اُس نے بڑے غیض و غضب کے ساتھ گفتگو شروع کی۔ اس کے ہاتھ میں برہنہ تلوار تھی جسے وہ لہرا لہرا کر بات کرتا تھا۔ حضرت خاموشی سے اس گفتگو سنتے رہے۔ اُس نے پوچھا آپ انبیاء و اولیاء کو وسیلہ بنانا جائز سمجھتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ہاں، اس نے کہا اس پر دلیل پیش کریں۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ پڑھی، "یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلہ"

امیر نے کہا یہ تو ہماری دلیل ہے کیونکہ وسیلے سے مراد اعمالِ صالحہ ہیں نہ کہ انبیاء و اولیاء ہیں۔ حضرت نے پوچھا کہ یہ بتایئے ہمارے یہ نیک اعمال بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہیں یا مردود؟ امیر نے کہا مجھے کیا معلوم کہ مقبول یا مردود، اس پر حضرت نے فرمایا کہ جب اعمال وسیلہ بن سکتے ہیں جن کے بارے میں ہمیں معلوم نہیں کہ وہ مقبول ہیں یا مردود، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں وسیلہ نہیں بن سکتے جو کہ بارگاہِ خداوندی میں یقیناً مقبول ہیں۔ یہ جواب سن کر امیر کا سارا غصہ جاتا رہا اور بڑی نرمی سے گفتگو کرنے لگا۔ حضرت کو چائے پیش کی اور بڑی عزت کے ساتھ رخصت کیا۔ [2]

ے حصارِ منکروں میں بھی نبی کے نام نامی کی
بلند رکھتے تھے عظمت حضرت قبلہ ضیاء الدین

---

[1] ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی، ش جولائی ۱۹۷۵ء

[2] مکتوب مولانا عبدالحکیم شرف (لاہور) بنام راقم، محررہ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۱ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایک دن شام کے وقت حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ اپنی بکریوں کو درختوں کے پتے کھلا رہے تھے کہ وہابی پاس سے گزرے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ تمہیں معلوم ہے ابوحنیفہ کی موت پر سفیان نے کیا کہا تھا؟ اس نے کہا میں نے کچھ نہیں سنا۔ پہلے شخص نے کہا سفیان نے کہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کو ابوحنیفہ کے شر سے نجات دی۔ یہ سننا تھا کہ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے جلال کے عالم میں فرمایا، "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" اس شخص نے امیر کے پاس شکایت کی کہ حضرت نے مجھے کاذب کہا اور مجھ پر لعنت کی، امیر نے طلب کرنے پر حضرت مدنی علیہ الرحمۃ تشریف لے گئے اور اس کے معافی مانگنے پر فرمایا کہ اگر کوئی شخص امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ کہے کہ خدا نے اہل زمین کو ان کے شر سے نجات عطا فرمائی ہے تو آپ اس کو کیا شخص سمجھیں گے؟ امیر نے کہا وہ بے ادب اور مردود ہے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس شخص نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایسا کلمہ کہا ہے۔ امیر نے کہا یہ بات ہے؟ اور اس کے منہ پر تھوک دیا اور کہا کہ تم لوگ ان کو گمراہ سمجھتے ہو۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

https://ataunnabi.blogspot.in

والا آپ کے حکم کے خلاف فتوے دے تو رہنے کے باوجود نکلا ہوا سمجھا جاتا ہے۔ اور اگر دور والا آپ کی شریعت کا اتباع کرے تو دُور رہنے کے باوجود یہاں حاضر سمجھا جاتا ہے۔

حرم ہے اسے ساحتِ ہر دو عالم
جو دل ہو چکا ہے شکار مدینہ

اس گفتگو کے بعد آپ توکل برخدا، تکیہ بر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصن حصین میں بفراغِ دل مصروف دُعا ہو گئے اور دوسری جانب ارباب اقتدار آپکی بابت مشورے کرنے لگ گئے۔ بالآخر طے پایا کہ یہ کوئی دیوانہ ہے اِسے اسکے حال پر رہنے دو۔[1]

ایک مرتبہ پیر طریقت حضرت خواجہ خان محمد تونسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سجادہ نشین خانقاہ سلیمانیہ (تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازیخاں) نے جامع الملفوظ علامہ فقیر محمود سدیدی سلیمانی خطیب جامع مسجد سلیمانی تونسہ شریف سے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں کتنے دن ٹھہرے تھے عرض کی انیس دن۔ آپ نے فرمایا مولانا ضیاء الدین قبلہ کے پاس بھی گئے تھے؟ عرض کی ہاں جایا کرتا تھا، فرمایا کتنی مرتبہ حاضری دی تھی۔ عرض کی چھ سات بار۔ آپ نے ذوق میں فرمایا کہ مولانا کا وجود غنیمت ہے میں بھی عموماً ظہر کے بعد مولانا صاحب کے پاس جایا کرتا تھا۔ عصر تک مولانا صاحب کے پاس بیٹھا رہتا تھا۔ عصر کی نماز کے بعد حرم شریف آجایا کرتا تھا۔ ایک ساتھی کو اپنے ساتھ ملا کر عصر کی نماز باجماعت ادا کر لیا کرتا تھا۔ پھر عشاء تک حرم شریف میں رہتا تھا۔ مولانا ضیاء الدین قبلہ اس بات پر زور دیا کرتے تھے کہ نجدیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، ایک دفعہ میں حضرت میاں نور جہانیاں صاحب (چشتیاں) کے ساتھ مولانا قبلہ کے پاس گیا، اسی مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ مولانا ضیاء الدین قبلہ نے فرمایا جو ان کے عقیدے سے واقف ہو اسکی نماز ان کے پیچھے نہیں ہوتی البتہ ناواقف کی ہو جائے گی۔[2]

---

[1] ماہنامہ رضائے مصطفےٰ، گوجرانوالہ شمارہ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

[2] ملفوظات حضرت خواجہ خان محمد تونسوی علیہ الرحمۃ (م ۱۹۶۹ء) مطبوعہ ملتان ص ۱۴

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اسی سلسلے میں فرمایا کہ امامت اور نماز کا مسئلہ حجاز مقدس میں پہلی مرتبہ پیش نہیں آیا بلکہ اس سے پہلے بھی ایسے دور گزر چکے ہیں کہ بہت سے مسلمانوں نے اُس وقت کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کیا۔ حتیٰ کہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی یہی عمل رہا، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے زمانے میں بہت سے صحابہ کرام اُس وقت کے مقررہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کرتے تھے کہ کہیں شہادت عثمان میں یہ بھی شامل نہ ہو جائے[1]

اسی طرح یزید اور حجاج بن یوسف کے مقرر کردہ امام کے پیچھے لوگوں نے نماز ادا نہیں کی۔ اب چوتھا دور ہے۔ بعض مفسد لوگوں کو یہ اعتراض ہوتا ہے کہ کچھ مخصوص عقائد کے لوگ سعودی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے جبکہ لاکھوں مسلمان پڑھتے ہیں۔ اگر لاکھوں مسلمان عقائد کی واقفیت کے بعد پڑھتے ہیں تو نماز کا ہونا محل نظر ہے۔ لیکن ہمیں معلوم ہے کہ عام مسلمان ان کے عقائد سے واقف نہیں ہیں بلکہ عقیدتمندی کی بنا پر نماز ادا کرتے ہیں کہ یہ خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کے امام ہیں۔ اسی مسئلہ کے بارے میں ایک مرتبہ علامہ سید احمد سید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ وہابی نجدی امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ علامہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں فرمایا کہ تمام اہل اسلام کے نزدیک یہ حقیقت مسلّمہ ہے کہ کسی امام کے پیچھے صحت اقتداء کے بغیر نماز درست نہیں ہو سکتی۔ جس کے لیے مقتدی و امام کے مابین ایک مخصوص رابطہ قائم ہو جاتا ہے۔ اس مخصوص رابطہ کے بغیر صحت اقتداء متصور نہیں کہ یہ رابطہ ظاہری یا جسمانی نہیں بلکہ یہ رابطہ صرف باطنی روحانی اور اعتقادی ہے جس کا وجود امام اور مقتدی کے درمیان اُصولی اعتقادیں موافقت کے بغیر ناممکن ہے۔ شرک، کفر کے منافی ہے اور کفر و جاہلیت اسلام و ایمان سے تقاضا متضاد ہیں۔ اگر مقتدی جانتا ہے کہ

---

[1] بخاری شریف جلد ۱ ص ۹۶: عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری از علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ مصر، جلد ۵ ص ۲۳۱

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میرا کوئی عقیدہ امام کے نزدیک مشرک ہی کفر و جاہلیت ہے تو دونوں کے درمیان اعتقادی
موافقت نہ رہی اس عدم موافقت کے باعث صحتِ اقتدا کی بنیاد منہدم ہوگئی۔ ایسی صورت
میں امام کے پیچھے اسکی نماز کا صحیح ہونا کیونکر متصور ہوسکتا ہے؟ اس دعویٰ کی دلیل یہ ہے
کہ مثلاً کسی منکرِ ختمِ نبوت کے پیچھے کسی مسلمان کی نماز نہیں ہوتی، کیونکہ مقتدی ختمِ نبوت کا
اعتقاد رکھتا ہے اور امام ختمِ نبوت کا منکر ہے، دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت
نہ ہونے کی وجہ سے صحتِ اقتدا کی بنیاد باقی نہ رہی، لہٰذا نماز نہ ہوئی۔ توضیح مُدعا
کے لیے ہدایہ کے ایک جزیہ کا خلاصہ پیش کرتا ہوں۔ کہ اگر امام کی جہت تحری، مقتدی کی
جہت تحری سے مختلف ہوئی اور تاریکی یا کسی اور وجہ سے مقتدی کو اس اختلاف کا علم نہ ہوسکے
تو اسکی نماز درست ہے ——— اور اگر مقتدی امام کی جہت تحری کا علم رکھتے
ہوئے اس کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز فاسد ہوگی۔ صاحبِ ہدایہ نے اس فساد کی دلیل
دیتے ہوئے فرمایا لانہ اعتقد امامہ علی الخطاء یعنی فسادِ صلوٰۃ کی دلیل
یہ ہے کہ مقتدی نے اپنے امام کے خطاء پر ہونے کا اعتقاد کیا۔ اس سے واضح ہوا کہ نماز درست
ہونے کے لیے ضروری ہے کہ مقتدی امام کے خطا پر ہونے کا معتقد نہ ہو۔ یعنی مطابقت اعتقاد
ضروری ہے بشرطیکہ مقتدی امام کی خطا سے باخبر ہو اور اگر وہ امام کی خطا سے واقف ہے تو ایسی
صورت میں نماز ہو جاتی ہے۔ اس مختصر تمہید پر غور کرنے سے یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی
ہے کہ مقتدی جب یہ جانتا ہے کہ امام کا اعتقاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے اللہ کا
عطا کردہ علم ماننا کفر و شرک ہے اور امام کے عقیدے میں انبیاء کرام و صالحین سے استمداد بلکہ
توسل تک شرک ہے اور امام مزارات انبیاء علیہم السلام و مزارات اولیاء عظام کے لئے
سفر کرنے بلکہ مزارات کی تعظیم و تکریم کو بھی شرک قرار دیتا ہے اور مقتدی ان تمام امور کو توحید
اور اسلام کے عین مطابق سمجھتا ہے تو ایسی صورت میں عدمِ موافقتِ اعتقاد کی وجہ سے صحتِ
اقتدا کی بنیاد مفقود ہے پھر نماز کیوں کر درست ہوسکتی ہے۔ رہا یہ امر کہ ایامِ حج وغیرہ میں
ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی نماز کا کیا حکم ہوگا؟ تو میں عرض کروں گا کہ ہزاروں لاکھوں مسلمان جن کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اصولی عقائد امام سے مختلف ہیں انکی تین قسمیں ہیں۔ اوّل وہ جو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان اصولی عقائد میں امام کا عقیدہ ہم سے مختلف ہے، ان کا حکم تنبیہ کے ضمن میں واضح ہو گیا۔ ایسے لوگ اپنے علم کے مقتضا کے مطابق یقیناً مجتنب رہیں گے۔ دوم وہ مسلمان جو یہ جانتے ہیں کہ امام کے بعض عقائد ہمارے عقائد سے مختلف ہیں مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ اختلاف اصولی عقائد میں ہے اور ہمارے عقائد امام کے نزدیک کفر و شرک، معصیت و جاہلیت کا حکم رکھتے ہیں۔ یہ حضرات امن حرم مکہ و حرم مدینہ، مسجد حرام و مسجد نبوی کی فضیلت اور حسن و محبت و برکت پر ہماری کتابوں کے مطالعہ سے متاثر ہو کر اپنی غلط فہمی کی بنا پر امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ [illegible] سوم وہ لوگ جو [illegible] جانتے ہیں کہ امام کے عقائد ہمارے عقائد سے مختلف ہیں مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ اختلاف اصولی عقائد میں ہے اور ہمارے عقائد امام کے نزدیک کفر و شرک، معصیت و جاہلیت کا حکم رکھتے ہیں۔ یہ حضرات امن حرم مکہ و حرم مدینہ، مسجد حرام و مسجد نبوی کی فضیلت اور حسن و محبت و برکت پر ہماری کتابوں کے مطالعہ سے متاثر ہو کر اپنی غلط فہمی کی بنا پر امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

https://ataunnabi.blogspot.in

صاحب نے مجھ سے کہا کہ اگر آپ اپنے صاحبزادے کو حیدرآباد لے آئیں تو وہاں علاج کیا جا سکے گا۔ چنانچہ میں اپنے لڑکے محمد فضل الرحمٰن کو لے کر حیدرآباد چلا گیا۔ وہاں نواب فخر یار جنگ کے بنگلہ پر قیام کیا جو اُس وقت وہاں وزیر مالیات تھے۔ اسی زمانہ میں وہاں علماء و مشائخ سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ان میں حضرت سید عبداللہ شاہ صاحبؒ تھے، مولانا عبدالقدیر اور مفتی عبدالرحیم تھے۔ ایک اور افغانی عالم مولانا بلالوفا تھے یہ جامعہ نظامیہ حیدرآباد میں شیخ الفقہ تھے۔[1]

پھر فرمایا کہ تیسری مرتبہ ایسا ہوا کہ ۱۳۳۹ھ میں مسجد نبوی شریف باب جبرئیل کے پاس ایک خواب دیکھا، جس میں اشارہ تھا کہ محسن ملت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خانؒ کا آخری سال ہے، دل میں خیال آیا کہ چلو ایک بار اپنے مرشد کامل کی زیارت تو کر لو۔ فقیر مدینہ سے بمبئی آیا وہاں سے اجمیر شریف حاضری دیتا ہوا بریلی شریف حاضر ہوا اور اعلیٰحضرت قبلہ کی زیارت و قدمبوسی کا شرف حاصل کیا۔[2] اعلیٰحضرت قدس سرہٗ اُس وقت چلنے پھرنے سے معذور تھے، دو آدمی کرسی پر بٹھا کر مسجد میں لاتے اور اعلیٰحضرتؒ کو صف میں بٹھا دیتے۔ آپ باجماعت نماز ادا فرماتے اور عشاء تک مسجد میں تشریف رکھتے باوجود نقاہت اور ضعف کے تبلیغ دین کا سلسلہ جاری رہتا۔ فجر اور ظہر کی نماز گھر میں باجماعت ادا فرماتے۔[3] آپ ایسی حالت میں بھی تصنیف و تالیف میں مشغول رہتے اور اپنی مشہور کتاب "المحجۃ المؤتمنۃ" ترک موالات و نان کوآپریشن کے بارے میں انہی دنوں تحریر فرمائی۔ مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی وہیں بریلی شریف میں پہلی ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد مدینہ منورہ میں دو مرتبہ ملاقات

---

[1] شکور بیگ مرزا، ضیائے مدینہ، مطبوعہ حیدرآباد دکن (بھارت)، ۱۹۸۲ء

[2] مکتوب قاری محمد امانت رسول، پیلی بھیت (بھارت) بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہور محررہ ۳۰ر اپریل ۱۹۸۲ء

[3] روزنامہ جنگ کراچی مجریہ ۵ر اکتوبر ۱۹۸۱ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہوئی ، ان کے ساتھ حضرت علامہ سید ابو البرکات لاہوری علیہ الرحمۃ اور محدث کچھوچھوی
علیہ الرحمۃ بھی تھے ۔ بریلی شریف میں قیام کے دنوں میں عصر اور مغرب کے درمیان اعلیٰحضرت
قبلہ ہوتے اور یہ فقیر ہوتا تھا کوئی تیسرا نہیں ۔ شعبان میں طبیبوں نے یہ رائے دی کہ گرمی بہت
ہے اور اعلیٰحضرت قبلہ کی طبیعت ناساز ہے ، کمزوری بھی بہت ہے اس لئے امسال روزہ
نہ رکھیں ۔ اعلیٰحضرت قبلہ سے جب کہا گیا تو فرمایا جب سے ہم پر روزے رکھنا فرض ہوئے
اب تک بحمد اللہ یہ کوئی روزہ قضا نہیں ہوا ، کچھ بھی ہو روزہ نہیں چھوٹ سکتا ۔ پھر اعلیٰحضرت
قبلہ نے فرمایا اگر ہم گرمی کے [illegible] یہ بات ہے کہ رمضان المبارک کی [illegible]
[illegible] گرمی کے دن ہیں [illegible] مناسب رہے گا ۔ اعلیٰحضرت قبلہ کا یہ ارشاد
سبحان اللہ [illegible] ماہ رمضان آپ کے [illegible] حاضر ہوں [illegible]
[illegible] اور [illegible] چنانچہ
[illegible]
[illegible]
[illegible]

https://ataunnabi.blogspot.in

ایمان کی سلامتی کی دعا فرمائیں تو حضرت فوراً اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا شعر پڑھتے ؎

تو نے سلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم اب کوئی پھرتا ہے عطیہ تیرا

اگر کوئی عرض کرتا کہ حضرت ٹھنڈا پانی پئیں گے؟ تو فوراً ہی گنبدِ خضرا کی طرف اشارہ کرکے اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کا یہ شعر پڑھتے ؎

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا
پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

کبھی فرماتے کہ مرزا (شکور بیگ) صاحب تو یوں کہتے ہیں ؎

نہ منہ ہے تمہارے دکھانے کے قابل
لیکن اعلیٰحضرت قدس سرہٗ فرماتے ہیں ؎

تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے

گیارہویں شریف کی محفل ہوتی تو اعلیٰحضرت قبلہ کے اُن اشعار کا ذکر فرماتے، جن میں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی شان بیان کی گئی ہے۔ رجب المرجب میں حضور خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ (اجمیر شریف) کا عُرس مبارک ختم ہوتے ہی اعلیٰحضرت قبلہ کے عرس مبارک کا تذکرہ فرماتے رہتے۔ [1]

قاری محمد امانت رسول قادری رضوی بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ میں نے مصر کے فاضل ترین علمائے کرام کے اجتماع میں اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کا قصیدہ عربیہ پڑھا تو انہوں نے بیک زبان کہا یہ قصیدہ تو کسی فصیح اللسان عربی النسل عالم کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ فقیر نے انہیں بتایا کہ اس قصیدے کے لکھنے والے اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی ہیں جو عربی نہیں عجمی ہیں، تو علمائے مصر حیرت میں ڈوب گئے کہ وہ عجمی ہو کر عربی میں اتنے ماہر ہیں۔ قصیدہ عربی

---

[1] مکتوب محمد حنیف قادری (مدینہ منورہ) بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری (لاہور) محررہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۲ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے چند اشعار درج ذیل ہیں ؎

اَلْحَمْدُ لِلْمَجِیْدِ ۔۔۔ بِجَلَالِہِ الْمُتَفَرِّدِ
وَصَلٰوتُہٗ دَوْمًا عَلٰی ۔۔۔ خَیْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٍ
وَالْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ ۔۔۔ مَا رَاٰی مُنْذُ شَدَا مَدِ
قَالَ الْعَظِیْمُ بِسِرِّہٖ ۔۔۔ بِکِتَابِہٖ وَبِاَحْمَدِ
وَبِمَنْ اَلٰی بِکَعْبَۃٍ ۔۔۔ وَبِمَنْ صَلّٰی بِمَسْجِدِ
وَبِکُلِّ مَنْ ۔۔۔ وَبِعَبْدِ یَسْجُدُ
وَبِکُلِّ مَنْ ۔۔۔ وَبِمَنْ اَتٰی

۱۲۴۲ھ

مرتبہ مظہر

؎ اسے نے

؎ آؤ

؎ زبان آلودہ

؎ کیا جا سکتا ہے

؎ کیا اس کریم سے

؎ مسح نہیں کیا

؎ یا رسول اللہ! تو تراب کے فضل و کرم کا اندازہ کیا جا سکتا ہے

؎ مکتوب قاری محمد یاسین رسول پوری سیت (ہدایت) بنام مرتب مورخہ ۱۹ رجب ۱۴۰۳ھ / ۳ اپریل ۱۹۸۳ء (لاہور)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بلند عطا کی کوئی انتہا ہے۔

؎ اگر آپ ہمیں دُنیا و آخرت میں عزت بخشیں (تو آپکا کوئی نقصان نہیں) کیونکہ ڈول سمندر کا پانی کم نہیں کر سکتے۔ [1]

مفتی محمد اشفاق رضوی خطیب مرکزی جامع مسجد غانیوال شہر بیان کرتے ہیں کہ میں ۱۹۷۹ء میں حج کے بعد مدینہ منورہ حاضر تھا۔ وہاں حضرت شیخ مدنی علیہ الرحمۃ کے ایک خادم بھائی عاشق حسین فیضوی قادری کی وساطت سے حضرت سے دریافت کیا کہ حضور ہم نے سُنا ہے کہ آپ نے مدینہ طیبہ میں اپنے شیخ اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ کے وصال کے بعد اُن کی زیارت کی ہے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے فرمایا، ہاں ایک مرتبہ مواجہہ شریف میں حاضری دینے کے لیے مسجد نبوی شریف کے باب السلام سے اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ مواجہہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہیں اور سلام پڑھ رہے ہیں۔ میں قریب گیا تو اعلیٰحضرت قدس سرہٗ میری نظروں سے غائب ہو گئے، میں مواجہہ شریف کی طرف چلا گیا اور صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کر کے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مجھے میرے شیخ کی زیارت سے محروم نہ رکھا جائے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے مواجہہ شریف کی بائیں جانب کی طرف دیکھا تو اعلیٰحضرت قدس سرہٗ بیٹھے دکھائی دیئے، میں نے دوڑ کر اعلیٰحضرت قدس سرہٗ کی قدم بوسی کی اور زیارت سے فیض یاب ہوا۔ [2]

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ پر فالج کا شدید حملہ ہوا، اس کی وجہ سے میرا آدھا جسم بالکل بیکار ہو گیا۔ سب لوگ یہ سمجھ رہے تھے کہ اب ان کا آخری وقت آن پہنچا ہے۔ ان دنوں میں اپنے پرانے مکان میں جو باب السلام کی طرف تھا اوپر والی منزل میں رہتا تھا۔ ایک شب میں نے رو رو کر بارگاہِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے میرے پیر و مرشد

---

[1] امام احمد رضا: اعالی العطایا فی الاضلاع والزوایا، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء ص ۷۴

[2] مکتوب مفتی محمد اشفاق احمد رضوی خانیوال، بنام راقم الحروف خلیل احمد محررہ دسمبر ۱۹۸۲ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نے آپ کی بارگاہ میں خادم بنا کر بھیجا ہے۔ میرے آقا اگر مجھ سے غلطی ہوئی ہے تو میرے پیر و مرشد کے صدقے میں مجھے معاف فرما دیں اور اپنے روضۂ اقدس کی خدمت کا شرف عطا فرمائیں۔ اسی طرح میں نے خواجہ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں عرض کیا۔ رات کو جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ تین بزرگ نورانی چہروں والے تشریف لائے۔ ان میں ایک حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ، دوسرے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اور تیسرے

[illegible]

1۔ محمد بیگ مرزا، ضیائے مدینہ، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۹۳۷ء ص ۱۹۷۸
ناز الہ آبادی، کرامات مفتی اعظم ہند، مطبوعہ سکھر، ص ۱۱۴

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آپ کے پاس بیٹھنے سے خدا یاد آتا تھا اور ایمانی و روحانی لذت ملتی تھی۔ آپ خود بھی شریعت پر سختی سے پابند تھے اور مریدین کو بھی شریعت مطہرہ پر ہی عمل کرنے کی ہدایت فرماتے۔ آپ کا کہنا تھا کہ طریقت اور حقیقت کی ساری منزلوں کا راز پابندیٔ شریعت میں پنہاں ہے۔ استغفار کی بہت تاکید فرماتے بالخصوص (استغفر اللہ العظیم واتوب الیہ) اور فرماتے کہ اس میں دونوں باتیں ہیں یعنی استغفار بھی اور توبہ بھی۔ کثرت سے دُرود شریف پڑھنے کی تلقین فرماتے اور خصوصاً فرماتے کہ یہ دُرود شریف پڑھا کریں۔

صَلَّی اللہُ علیٰ النبی الامی وآلہٖ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃً وسلاماً علیک یارسول اللہ

نماز کی پابندی کی بہت تاکید فرماتے۔ اکثر فرماتے کہ نماز کے بغیر کچھ نہیں۔ ایک مرتبہ ایک شخص حضرت سے ملنے کے لیے حاضر ہوا تو حضرت نے دیکھتے ہی فوراً فرمایا کہ اس کے چہرے پر نماز کا نور نہیں۔ پھر اس کو تلقین فرمائی کہ نماز پڑھا کرو۔ حضرت اکثر فرماتے کہ شریعت کے بغیر کوئی طریقت نہیں۔ اگر کوئی نصیحت کے لیے عرض کرتا تو فرماتے بیٹا نماز پڑھا کرو، نماز کو مضبوطی سے پکڑو۔ مریدین، مخلصین کی اصلاح ہر وقت پیش نظر ہوتی، طہارتِ قلب و نظر کی تلقین فرماتے، عقائد و اعمال کی تصحیح پر تاکید فرماتے۔ مخلصین علماء اہلِ محبت کی قدر کرتے، افتراق و انتشار سے ہمیشہ الگ رہنے کی تاکید فرماتے، ہر شخص کو اس کے فرائض کی انجام دہی کی ہدایت فرماتے، صبر و شکر کے کلمات ہمیشہ آپ کی زبان پر رہتے۔

آپکی صحبت میں غرباء اور فقراء کو دیکھ کر سلف الصالحین کی یاد تازہ ہوتی، تواضع و انکسار آپ کا مزاج تھا۔ آپ کی خدمت میں جو بھی آتا حسب مراتب اسکی پذیرائی فرماتے۔ آپ کا دروازہ سب کے لیے کھلا اور دسترخوان عام ہوتا۔ آپ کے پاس جتنے پیسے بھی آتے، سب کے سب خرچ فرما دیتے، کچھ بچا کر نہ رکھتے اور اکثر مہمانوں پر خرچ فرماتے۔ مفتی شام حضرت علامہ شیخ محمد علی مُراد دامت برکاتہم العالیہ جب بھی حاضر ہوتے اور سلام عرض کرتے تو حضرت فوراً فرماتے کہ ان کے لیے ٹھنڈی بوتلیں لاؤ۔ [1]

---

[1] مکتوب محمد حنیف قادری (مدینہ منورہ) بنام حضرت محمد موسیٰ امرتسری لاہور مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۲ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کے خادم محمد حنیف قادری ضیائی بیان کرتے ہیں کہ شوال ۱۴۰۰ھ میں امیر دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس[1] قادری ضیائی کراچی سے زیارت کے لیے مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ حضرت نے مجھے فرمایا مہمان کو چائے پلانی چاہیے۔ میں نے عرض کی حضرت آپ بھی چائے پیجیے، حضرت نے انکار فرمایا جب اذان ہوئی تو حضرت نے چائے نوش فرمائی، تب معلوم ہوا کہ حضرت روزے سے تھے، اس وقت حضرت کی عمر سو سال سے زائد تھی۔

---

[1] حضرت مولانا محمد الیاس قادری ضیائی ۱۹۵۱ء میں کراچی کے ایک متمول گھرانے میں پیدا ہوئے، آپ کے والد عبدالرحمٰن بانی دعوت اسلامی بھی نیک اور پرہیزگار شخص تھے۔ ان کا انتقال ۱۹ سال کی عمر میں ہوا اس وقت آپ کی عمر صرف ۲ سال تھی، والدہ کراچی کے جنرل ہسپتال میں نرس تھیں، آپ نے ابتدائی تعلیم [illegible] پڑھنے اور دینی کام کرنے کا جذبہ [illegible] کے ساتھ [illegible] انجمن طلبہ اسلام کے رکن رہے [illegible] میں مصروف رہے [illegible] اولاد نرینہ کی [illegible] ملاقاتیں [illegible] آخر کار چند احباب کے ساتھ مل کر [illegible] مسلسل اور انتھک کوششوں کے [illegible] محبت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں اور احباب کو بھی ان پاکیزہ کاموں کی [illegible] تقریباً ۲۰ ممالک میں [illegible] کیا اور یہ سفر آپ نے ننگے پاؤں رہ کر گزارا۔ آپ بڑے ہی سادہ منکسر المزاج ہیں، ہر چھوٹے بڑے سے بڑی محبت سے ملتے ہیں۔ فروری تا مئی ۱۹۸۰ء میں آپ نے سری لنکا

بقیہ حاشیہ ۔۔۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

محمد حنیف قادری مقیم مدینہ منورہ لکھتے ہیں، ۲۵ صفر ۱۴۰۱ھ کو حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کے مکان پر اعلیٰحضرت احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ کے عرس مبارک کے موقع پر قرآن کریم کا ختم شروع ہوا تو حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ ایک پارہ مجھے دیں اور دریافت فرمایا کہ کونسا پارہ ہے؟ میں نے عرض کی فلاں پارہ ہے۔ حضرت نے اسے اپنے ہاتھوں میں بند رکھے ہوئے اسے پڑھنا شروع کر دیا، اس دن علم ہوا کہ حضرت حافظ قرآن بھی ہیں۔ اس سے قبل آپ نے کبھی نہ فرمایا کہ میں حافظ ہوں۔ شام کے وقت میں نے عرض کیا کہ حضرت آپ نے قرآنِ کریم کب حفظ کیا، تو فرمایا کہ بیٹا بڑی عمر میں۔

جب بھی کوئی عالم دین آتے تو حضرت ان کے ہاتھ چومنے میں پہل فرماتے، اور بالخصوص ساداتِ کرام علماء کی تو بہت ہی عزت فرماتے۔ اگر کوئی عرض کرتا کہ حضرت ہم فلاں عالم دین سے ملنے جا رہے ہیں تو فوراً فرماتے کہ ان سے میرا سلام عرض کرنا اور دعا کے لیے کہنا۔ محفلِ میلاد کے آخر میں کسی عالم دین سے دعا کراتے۔

محمد رفیق کشمیری مقیم مدینہ منورہ کے بچے ہر جمعہ کو حضرت مدنی سے ملنے آتے وہ سب قرآنِ مجید حفظ کر رہے تھے۔ حضرت ان کو بہت دعائیں دیتے اور اپنی جیب سے پیسے نکال کر دیتے کہ جو تمہارا دل چاہتا ہے کھانے کو لے آؤ۔

سادگی آپ کا شعار تھی، آپ کی صورت خدا یاد اور سیرت، سیرتِ رسول کا

(بقیہ حاشیہ ۲۸۴) کا تبلیغی دورہ کیا۔ اس تبلیغی دورہ میں آپ کی ملاقات پیر طریقت حضرت حافظ عبدالسلام قادری رضوی فتحپوری سے ہوئی۔ انہوں نے آپکو اپنی خلافت اور خلیفۂ اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہٗ، حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وکالت سے مشرف فرمایا۔

نماز کا جائزہ
مطبوعہ انجمن اشاعت اسلام کراچی
۱۴۰۱ھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

منظر تھی۔ سُنّت رسول کی اتباع میں آپ نے بکریاں بھی پالی، ان کے دودھ سے مہمانانِ رسول کی ضیافت فرماتے۔ آپ کا اصل مشغلہ محبت رسول کی دولتِ جمیل اور نعتِ رسول تھا۔ آپ کی ہر مجلس، مجلسِ نعت ہوتی اور ہر محفل یادِ خدا ہوتی و ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آباد ہوتی۔ عرب و عجم کے ہر حصے سے لوگ آتے اور مجلسِ نعت میں شریک ہوتے۔ عربی، ہندی ترکی، شامی، مصری، ایرانی، سوڈانی، کردستانی، سب اپنی اپنی زبان میں نعت رسول پڑھتے، حضرت ہمیشہ دوزانو ہو کر نعت سنتے۔ اسی شیخ کامل امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ نعت "حدائقِ بخشش" سے خصوصاً بارہا نعتیں شروع سنتے۔

"میٹھے میٹھے چہرے والے، کالی کملی والے سلام"

کی گونج سے آج بھی ہر طرف کی "بلڈنگ" معمور ہے۔ عربی، فارسی، ترکی، اردو، ہندی، انڈونیشی، ملائی، افریقی، یورپی، امریکی، ہر زبان میں نعت رسول ہوتی ہے۔ مصر، ترکی، شام کے علاوہ [illegible] سے ہر سال [illegible] سب کے لیے [illegible] کشف کا ہے یہاں [illegible] کہ لوگ ہو۔ عام و خاص [illegible] احترام کرتے اور آپ کے [illegible] آپ کے ست خلص اور [illegible]

شب بیدار [illegible] خانہ رضا [illegible] رہتے [illegible] رہتے اور [illegible] حاضرین کی [illegible] مفتی پاک [illegible]

لے مکتوب محمد حنیف قادری (مدینہ منورہ) بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری (لاہور) محررہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۲ء

• مکتوب مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی (انگلینڈ) بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری محررہ مئی ۱۹۸۱ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قبلہ کے مشہور زمانہ سلام پر ہوتا۔ نبیرہ شاہ جی میاں محترم الحاج شاہ قاری، غلام محی الدین خان خطیب شیری رضوی بلدوانوی جب اس محفل میں حاضر ہوئے تو برجستہ یہ قطعہ قلم بند فرمایا ؎

ضیائے دیں کی محفل سجی سلام کے ساتھ
قریب گنبدِ خضرا اس اہتمام کے ساتھ
خطیب منشاء سرکارِ دوجہاں ہے یہی
مرے رضا کا بھی ہو ذکر مصطفےٰ کے نام کے ساتھ [1]

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات سے بے پناہ اُلفت و عقیدت تھی۔ ان کی محفل میں ہر وقت ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور نعت خوانی ہوتی تھی۔ پاکستان اور بھارت کے نعت گو نعت خوان حضرات میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جس نے مدینہ منورہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر نعت نہ پڑھی ہو۔ مدینہ منورہ میں محافل میلاد کھلے طور پر منعقد نہیں ہوتیں، لیکن ان پابندیوں کے باوجود اکثر گھرانوں سے نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح پرور آوازیں سُنائی دیتی رہتی ہیں۔ ان تمام نجی محفلوں میں محبت و عقیدت کا جس شوق اور اہتمام سے حضرت منیار الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ کے ہاں مظاہرہ ہوتا تھا وہ اپنی مثال آپ تھا۔ اس موقع پر مدینہ طیبہ میں حاضر ہونے والے شیخ رسالت کے پروانے گلہائے عقیدت پیش کرتے۔ اگر کوئی خطیب صاحب محفل میں موجود ہوتے تو وہ بھی اپنے فرمودات سے اہل محفل کو نوازتے۔ نعت کے دوران ذرا عقیدت سے حضرت کے چہرہ پر محبت کے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی۔ [2]

نعت خوانی سے لگن کا یہ عالم تھا۔ کہ مغرب کی نماز کے بعد عربی وقت کے مطابق عشاء تین بجے کا انتظار فرماتے رہتے اور بار بار وقت پوچھتے اکثر تین بجنے سے دو چار

---

[1] ماہنامہ اعلیٰ حضرت، بریلی (بھارت)، ش جنوری ۱۹۸۲ء
[2] ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، ش اکتوبر ۱۹۸۲ء ص ۸۲

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

منٹ قبل ہی بلند آواز سے درود شریف پڑھنا شروع فرما دیتے۔ ادب کا یہ عالم تھا کہ محفل شروع ہونے کے بعد کبھی کسی کا آکر ہاتھوں کو بوسہ دینے کو اچھا محسوس نہیں فرماتے تھے۔ محفل کے علاوہ ہر آنے والے کے سلام کا جواب مرحمت فرماتے اور بہت دعائیں دیتے اور اس محبت و شفقت سے پیش آتے کہ آنے والا یہی محسوس کرتا کہ حضرت کا سب سے زیادہ پیار مجھ پر ہی ہے۔ محفل کے اختتام پر تناول طعام فرماتے اور اپنے بستر پر بیٹھ کر ذکر و اذکار میں مشغول رہتے۔ کھانا بہت کم تناول فرماتے۔ اگر کوئی کھانے کی چیز لے آتا تو محفل کے بعد سب حاضرین کے ساتھ کھاتے۔[1]

[illegible]

---

[1] مکتوب محمد حنیف قادری بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۲ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مگر نظر حضرت کے سوا کسی چیز پر نہیں ٹک رہی تھی۔ میں نے قریب بیٹھے ایک صاحب سے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ معلوم ہوا کہ یہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد ہیں، ساٹھ سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہیں۔ اسی عمارت کے ماہر گلی میں بائیں ہاتھ کی طرف آخری مکان میں رہتے ہیں۔ اور کہا دیکھئے وہ صاحب جو انتظامات میں مشغول ہیں وہ حضرت کے اکلوتے صاحبزادے ہیں جن کا نام فضل الرحمٰن ہے۔ اس محفل میں میں نے بھی ایک نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سنائی۔

دوسرے دن عصر کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں اکیلا حاضر ہوا، باہر کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ میں نے اندر داخل ہو کر دائیں جانب کی سیڑھیوں کے دروازے کے پاس سے آواز دی کیا میں اندر حاضر ہو سکتا ہوں؟ جواب ملا چلے آئیے، میرے دل کی حرکت تیز ہو گئی تھی اور میں کچھ پریشان سا نظر آ رہا تھا۔ مصافحہ کے بعد حضرت نے میری اس کیفیت کو محسوس فرمالیا اور مجھے اصلی حالت میں لے آئے۔ حضرت نے فرمایا آپ کا نام کیا ہے؟ میں نے نام بتایا۔ فرمایا کہاں سے آنا ہوا؟ میں نے کہا حیدر آباد دکن سے۔ فرمایا خوب، خوب، مبارک مبارک اور فرمایا میں بھی حیدر آباد ایکمرتبہ جا چکا ہوں، پھر بڑی شفقت سے فرمایا کہ یہاں رات کو نماز عشاء کے بعد محفل نعت شریف ہوتی ہے آیا کیجئے۔ میں اس اجازت پر بہت خوش ہوا اور جب تک مدینہ منورہ میں حاضر رہا برابر اس نورانی محفل میں حاضر ہوتا رہا۔ وہاں کے دیگر فرد کار محفل سے بھی تعارف ہو گیا اور سب اہل محفل بشمول حضرت مدنی علیہ الرحمۃ مجھے مرزا صاحب کہنے لگے۔

تین چار سال بعد پھر مدینہ منورہ میں حاضری کی عزت نصیب ہوئی، وہی حاضرین مجلس اور حضرت قبلہ کی شفقت شامل رہی بلکہ اسمیں بھی بہت اضافہ ہو گیا۔ اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسا کرم ہوا کہ سولہ سترہ سال سے مسلسل حاضری کی عزت نصیب ہو رہی ہے۔ اور ہر سال تقریباً تین ماہ تو ضرور ہی مدینہ منورہ میں گزارنے کی عزت نصیب ہوتی ہے۔ شروع میں پانی کے جہاز میں جایا کرتا تھا، پہلے جہاز سے جاتا اور آخری جہاز سے واپس ہوتا۔ مدینہ منورہ میں قیام کے دنوں کی ہر رات حضرت علیہ الرحمۃ کی مجلس میں شریک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہوتا تھا۔ کبھی سُنا تھا کہ اگر تو فقیر نہیں بن سکتا تو کسی فقیر کے دل میں جگہ ہی پیدا کرلے۔ اللہ تعالیٰ کے انوار کی جو بارش اس فقیر کے قلب پر ہوگی اس کا تو بھی حصہ دار بن جائے گا۔ میں نے بھی یہی کیا بلکہ منجانب اللہ اس کی توفیق مجھے نصیب ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے اہل مدینہ کے دل میں میری محبت ڈال دی۔ وہ بھی میرے لیے بہت دعائیں کرتے اور باوجود ملکی قانون کے کہ ایک مرتبہ حج کرنے والا پھر پانچ سال تک نہیں جاسکتا، میرے ہر سال حاضری نصیب ہوتی رہی۔ قانون اپنی جگہ رہا، کرم اپنی جگہ، نہ میں نے قانون کی خلاف ورزی کی، نہ قانون نے مجھے روکا۔ کوئی نہ کوئی ایسی صورت نکلتی رہی کہ حاضری ہوتی رہی اور [illegible] مدنی کی تشنگی بڑھتی رہی۔

جہاں تک میرے معلومات کا تعلق ہے یہ بات کہ اپنے ٹھکانہ پر نہیں ہوتا بلکہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] یا اپنے کے پاس رات گزار دیتا ہوں۔ حضرت صلاح الدین کی مجلس میں ایک بڑا سا کمبل لے کر جاتا تھا۔ محفل برخاست ہوجانے کے بعد جب حضرت [illegible] تو میں یہ کمبل [illegible]

[illegible] میں یہ [illegible]

علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے سفرنامہ میں لکھتے ہیں کہ ۳۱ اگست ۱۹۵۶ء کو بعد نماز فجر حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قبلہ کے دولت کدہ پر

لے شکور بیگ مرزا، ضیائے مدینہ، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۹۸۲ء

لہ شیخ التفسیر حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں ابن مولانا محمد یار خاں بدایونی قدس سرہ العزیز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حاضری دی، حضرت نے بہت پُر تکلف ناشتہ کرایا، ناشتہ کے بعد مجلسِ نعت خوانی گرم ہوئی۔ ایک شامی نعت خوان نے جو تُرک قوم سے تھے عربی اشعار پڑھے۔ میں نے ترجمہ سنایا، مجمع تڑپ گیا، نعت کا مضمون یہ تھا۔

"میں آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہمان زمینِ مدینہ میں ہوں اور کریم اپنے مہمانوں کو نوازتے ہیں، شاہوں کا طریقہ یہ ہے کہ اگر مجرم اُن کی پناہ میں آجائے تو معافی دے دیتے ہیں۔ آپ تو رسولوں کے شاہ ہیں، میرا تجربہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مجرموں سے درگزر فرماتے ہیں، خطاء پر عطا فرماتے ہیں۔"

۳ رمحرم الحرام ۱۳۷۴ھ / ۲ ستمبر ۱۹۵۴ء کی شب ہم بعض حجاج نے حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی کے دولت خانہ پر محفل میلاد منعقد کی، جس میں پاکستانی، ہندی، مصری، شامی، مدنی حجاج نے شرکت کی۔ حضرت سید عبدالسلام حسینی مصری نے تلاوتِ قرآن پاک اس طرز سے کی کہ ایمان تازہ ہو گئے۔ پھر اہل مدینہ نعت خوانوں نے برجستہ میلاد شریف عربی میں پڑھا۔ سلام و قیام کیا، بہت ہی لطف آیا۔ پھر ہم لوگوں کی طرف سے طعام پیش کیا گیا۔ بعد طعام پھر مجلس ہوئی، پہلے حافظ ولی محمد صاحب نے اُردو میں نعت پڑھی، پھر سید عبدالسلام حسینی مصری نے عربی میں نعت پڑھی۔ حاضرین ماہی بے آب کی طرح لوٹنے لگے، یہ مبارک محفل قریباً ۲ بجے رات ختم ہوئی۔ [1]

(بقیہ ص) ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء میں محلہ کھیڑہ اوجھیانی (ضلع بدایوں، یو۔پی) کے دیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ پھر مدرسہ شمس العلوم بدایوں میں داخل ہو کر تین سال تک (۱۹۱۶ء تا ۱۹۲۱ء) مولانا قدیر بخش بدایونی اور دیگر اساتذہ سے اکتساب فیض کیا۔ اسی زمانے میں بریلی شریف جا کر حضرت مولانا امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ مدرسہ شمس العلوم بدایوں کے بعد مدرسہ اسلامیہ، منڈھور (ضلع علی گڑھ) میں داخل ہو کر کچھ عرصہ پڑھا وہاں سے تعلیم ترک بقیہ ص

---

[1] احمد یار خاں نعیمی، مفتی، سفرنامہ حجاز، مطبوعہ نوری بک ڈپو لاہور ۱۹۶۱ء ص ۱۲۴، ۱۲۷

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ جو محافل خصوصی طور پر منعقد فرماتے ان میں ۲۵ صفر المظفر کو اعلیٰحضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ کا عرس مبارک، ۱۲ ربیع الاول میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱۱ ربیع الثانی عرس پاک سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ، ۶ رجب عرس حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہٗ، ۲۷ رجب شب معراج، ۱۵ شعبان شب برأت، ان کے علاوہ خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایام اور رمضان المبارک میں خصوصاً سید الشہداء حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا عرس منعقد فرماتے اور شہداء احد کے دن کے قریب قریب کوئی دن مقرر فرماتے۔ سن وصال تک آپکا یہی معمول رہا۔ [1]

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کی محفلوں میں عرب و عجم کے بڑے بڑے علماء شریک ہوتے اور سب حضرت مدنی کے سامنے ایسے باادب بیٹھتے تھے جیسے استاد کے سامنے شاگرد، ایک مرتبہ ترکی کے ایک ایسے عالم بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے جنہوں نے وہاں کی سیکولر حکومت

(بقیہ ص) کر کے جامعہ نعیمیہ مراد آباد چلے گئے۔ یہاں صدر الافاضل مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی سے اور مولانا مشتاق احمد کانپوری ابن مولانا احمد حسن کانپوری سے کتابیں پڑھیں۔ ایک سال بعد مولانا مشتاق احمد کانپوری میرٹھ تشریف لے گئے، ساتھ مفتی صاحب بھی چلے گئے اور ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۵ء میں درس نظامی سے فراغت حاصل کی۔ اس وقت آپکی عمر بیس سال تھی۔ تدریس کا آغاز جامعہ نعیمیہ مراد آباد سے کیا اس کے بعد مدرسہ مسکینیہ دھوراجی کا ٹھیاواڑ میں نو سال تک تدریس اور نظامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ پھر ایک سال جامعہ نعیمیہ مراد آباد اور تقریباً تین سال کچھوچھہ شریف رہے۔ پھر مفتی اعظم پاکستان علامہ سید ابوالبرکات علیہ الرحمۃ کے بلانے پر بارہ تیرہ سال جامعہ العلوم خدام الصوفیہ گجرات اور دس برس انجمن خدام الرسول میں فرائض تدریس انجام دیتے رہے۔ وصال سے دو برس قبل جامعہ غوثیہ نعیمیہ میں تدریس کا کام جاری کیا۔ ۳۰ رمضان المبارک ۱۴ اکتوبر ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء کو وصال ہوا۔ نماز جنازہ مولانا ابوالبرکات سید احمد لاہوری علیہ الرحمۃ نے پڑھائی۔ آخری آرام گاہ گجرات میں ہے۔

(تفصیل کے لیے دیکھئے "تذکرہ اکابر اہل سنت از مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری مطبوعہ ۱۹۷۱ء)

---

[1] مکتوب محمد حنیف قادری (مدینہ منورہ) بنام حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہور محررہ ۲ دسمبر ۱۹۷۲ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کی وجہ سے سکونت ترک کرنا چاہی تو وہاں کی حکومت اور عوام نے ان سے معروضہ کیا کہ آپ یہاں سے جاکر ہمیں یتیم نہ بنائیے، وہ بزرگ جب بھی حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کے پاس آتے تو باادب بیٹھے رہتے اور بالکل خاموش بیٹھے رہتے، کوئی بات یا استفسار کا جواب دیتے تو نہایت ادب سے اور آہستہ آواز میں جواب دیتے کہ اہل محفل بھی نہ سن پاتے۔

مولانا جمال خاں رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں جونپور کے نواب کی ریاستوں کے نگران تھے، بڑے صاحب کشف بزرگ تھے اور عبدالغنی خاں لودھی تھے، حکیم سلطان بخش رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ یہ سب بزرگ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کی محفل میں بیٹھنے والے تھے۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری قدس سرہٗ کا قیام مدینہ منورہ میں آپ ہی کے پاس ہوتا، حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں مدینہ منورہ میں آنے کے بعد حضرت امیر ملت نے تقریباً بائیس حج کئے ہیں۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے حضرت امیر ملت کا بستر اور چارپائی تبرکاً رکھا ہوا تھا[1]

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن علیہ الرحمۃ رئیس اعظم اڑیسہ (بھارت) حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں آتے تو حضرت کے روکنے کے باوجود کوشش فرما کر حضرت کے تلوے کا بوسہ لے لیتے، حضرت اگر کھانے میں شریک ہونے کے لیے فرماتے تو عرض کرتے کہ اپنا لب لگا ایک نوالہ مجھے عطا فرمائیے اور اس طرح معروضہ کرتے کہ حضرت قبلہ کو ان کی بات ماننی پڑتی۔

پاکستان سے حضرت علامہ کاظمی امروہوی دامت برکاتہم العالیہ جب حضرت مدنی علیہ الرحمۃ سے ملنے آتے تو ایسے ادب سے ملتے کہ بیان نہیں کیا جاسکتا، حضرت مدنی ان سے کچھ بیان کرنے کے لئے فرماتے، تو قبلہ کاظمی صاحب کچھ تأمل کے بعد یوں بیان شروع فرماتے کہ حضرت مدنی قبلہ کے سامنے زبان کھولنا بے ادبی سے کم نہیں، تعمیل حکم بھی ضروری ہے اس لئے کچھ عرض کرتا ہوں۔ حضرت مدنی اکثر فرماتے کہ پاکستان کے وکلاء عالم بہت بڑے ہیں اور انہوں نے دین کی بڑی خدمت کی ہے۔ ایک علامہ سید ابوالبرکات لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے علامہ کاظمی صاحب قبلہ۔

---

[1] سیرت امیر ملت از پروفیسر طاہر فاروقی ۱۲

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پاک و ہند کے علاوہ شام، ترکی، اور مصر کے اکثر علماء کرام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔ فن خطابت میں مولانا حافظ محمد شفیع اکاڑوی علیہ الرحمۃ اور مولانا عبدالغفور ہزاروی علیہ الرحمۃ کی مدح فرماتے احسان کو بہت دعائیں دیتے۔ قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمۃ کا جب بھی تذکرہ ہوتا تو حضرت فرماتے وہ نیک آدمی ہیں، بہت بزرگ ہیں۔ اور فرماتے کہ کراچی میں سب کچھ انہی کے قدموں کی برکت ہے۔ تمام اہل سنت علماء و مشائخ بالخصوص سادات کا بہت احترام فرماتے، حضرت سید مسکین شاہ صاحب مدنی علیہ الرحمۃ کے یہاں تو حضرت ان کے پاؤں چھوتے۔

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کے تحمل، بردباری، تواضع و انکساری، ایثار و اخلاص، اعتدال و وسعت نظری، سنجیدگی، ضبط و وقار، فہم و تدبر کا ہر شخص معترف تھا، دوست دشمن سب آپ کی ان خوبیوں کے معترف تھے، جو شخص بھی آپ کے قریب آتا، آپ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا اور آپ کی محبت کا گرویدہ ہو جاتا۔ اس کی بنیادی وجہ آپ کی وہ بے لوث خدمات تھیں جو آپ نے مقدمہ کے علاوہ تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں مصر، عراق، لیبیا، انڈونیشیا، ملائشیا، ماریشس، جاپان، انگلستان، جنوبی افریقہ، ہالینڈ، امریکہ، کینیڈا، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، فرانس، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، اٹلی، بلجیم، آسٹریا، یونان، ترکی، سعودی عرب، کویت، بحرین، قطر، متحدہ عرب امارات، عمان، یمن، اردن، شام، لبنان، سوڈان، نائیجیریا، گھانا، سیرالیون، لائبیریا، آئیوری کوسٹ، ٹوگو، بینن، نائیجر، مالی، موریطانیہ، سینیگال، گیمبیا، گنی بساؤ، گنی کوناکری، برکینا فاسو، گھانا

https://ataunnabi.blogspot.in

حاصل تھا ۔ وہ ہر سال حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں مدینہ منورہ میں حاضری دیتے اور تزکیہ نفس فرماتے ۔[1]

(بقیہ حاشیہ صہ) یتیمی دیا اور پالنے پوسنے کی ساری ذمہ داری والدہ پر پڑگئی ۔ سن شعور آیا تو روزگار کی تلاش میں مارے مارے پھرتے رہے ، یہ آزمائش کچھ کم نہ تھی کہ ان کی زندگی میں ایک ایسا المیہ پیش آیا جس نے انہیں بدل کر رکھ دیا ۔ حیدرآباد شہر کے عین کے وسط میں ایک چھوٹی سی ندی بہتی ہے ۔ اسے رود موسیٰ یا موسیٰ ندی بھی کہتے ہیں ، شعبان ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء میں اس ندی نے عذاب الٰہی بن کر قیامت کا سماں پیدا کردیا ، ہزاروں جانیں ضائع ہوگئیں اور قریب کے سارے محلے چشم زدن میں طیا میٹ ہوگئے ، امجد صاحب بھی اپنے خاندان کے ساتھ پانی کے زبردست ریلے میں بہہ گئے ، ان کی والدہ ، بیوی ، اور چار سالہ بچی سبھی طغیانی کی نذر ہوگئے صرف امجد صاحب کسی طرح بچ گئے ، وہ اپنی خودنوشت داستان میں فرماتے ہیں ،

"..... ماں نے بیٹے کی آواز سن لی ، اس بدحواسی میں ہاتھ بڑھا کر ایک پتلی سی ڈالی پکڑ لی اور ہماری طرف دیکھ کر کہا ہائے بیٹا میرے دونوں چاند (یعنی بہو اور پوتی) ڈوب گئے ۔ ہم نے کہا خیر جو ہوا سو ہوا تم کسی طرح بچ جاؤ ..... اور وہ پتلی سی ڈالی بھی چھوٹ گئی ۔ اماں کے دو چاند کے ساتھ ہمارا ایک چاند (یعنی ماں) بھی ہمیشہ کے لیے پانی میں ڈوب گیا ۔ ہم ننگ خاندان ، خاندان کو ڈبو کر ڈوبتے ڈوبتے ندی کے زبردست دھارے میں بہتے چلے گئے ، اس دھارے میں کچھ دور بہہ کر زنانہ ہسپتال کے محازی میں آنے کے بعد ہسپتال کی بیمار عورتوں نے ہمت کر کے ڈوبنے سے بچالیا ۔"

پھر کئی برس بعد امجد صاحب کا نکاح مولانا نادرالدین کی صاحبزادی جمال النسا بیگم سے ہوا ، یہ بڑی صاحب دل خاتون تھیں جنہوں نے امجد صاحب کے روحانی ارتقاء میں اہم کردار ادا کیا ، بیوی کے ساتھ حج پر گئے واپسی پر ان کا انتقال ہوگیا ، یہ صدمہ امجد صاحب کے لئے سیلاب کے حادثہ سے کم نہ تھا ۔ اس کے بعد دو عقد اور کئے مگر زندگی کی مسرتیں نہ لوٹیں ۔ ان پے در پے صدمات نے امجد صاحب کی زندگی کا رُخ بدل دیا اور

---

[1] روزنامہ حریت کراچی مش ۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ امجد حیدرآبادی نے اپنی ایک شہرۂ نعت مدینہ منورہ میں اپنے گھر میں لکھی۔ جس کے چند اشعار یہ ہیں :۔

کس چیز کی کمی ہے مولا تیری گلی میں
دنیا تیری گلی میں عقبیٰ تیری گلی میں

جام سفال اُن کا تاجِ شہنشاہی ہو
آجائے جو بھکاری داتا تیری گلی میں

سورج تجلیوں کا ہر دم چمک رہا ہے
دیکھا نہیں کسی دن سایہ تیری گلی میں

کس طرح پاؤں رکھے یاں صاحب بصیرت
آنکھیں بچھی ہوئی ہیں ہر جا تیری گلی میں

دیوانہ کر دیا ہے دیوانہ ہو گیا ہوں
دیکھا ہے میں نے ایسا جلوہ تیری گلی میں

ہے فیض کی تجلی گھر گھر اندھیریوں میں!
بٹتا ہے راشد ہی کوثر تیری گلی میں

دیوانگی پہ میری ہنستے ہیں عقل والے
رستے تیری گلی کا پوچھا تیری گلی میں

(بقیہ حاشیہ ۲۹۵) دنیا کی بے ثباتی کے احساس اور حزن و ملال کی کیفیت نے ان کی طبیعت میں ایک ہلکا سا دوار نشتگی کی سی کیفیت پیدا کر دی اور یہی سوز و گداز مختلف مراحل سے گزر کر ان کی شاعری کا طرۂ امتیاز بن گیا۔

ماہنامہ ضیائے حرم، لاہور، ش اپریل ۱۹۷۷ء
نقوش، لاہور، شخصیات نمبر ص ۳۲۹

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

موت و حیات میری دونوں ترے لیے ہیں
مرنا تری گلی میں جینا تری گلی میں
امجد کو آج تک اونی سمجھ رہے تھے
لیکن مقام اُس کا دیکھا تری گلی میں [1]

عالم اسلام کے عظیم مورخ و مفکر ڈاکٹر حمید اللہ مقیم پیرس (فرانس) بھی ہر لمحہ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کے روحانی فیوض و برکات کے معترف رہتے ہیں[2]۔ حضرت نے ایک مرتبہ ڈاکٹر صاحب کے بارے میں فرمایا کہ حمید اللہ میسور (بھارت) کا رہنے والا ہے، قابل آدمی ہے حنبلی مسلک رکھتا ہے ڈاکٹر حمید اللہ نے ترکی ہسپانوی، انگریزی، جرمن اور دُنیا کی دوسری زبانوں میں اسلام کی نصرت کے لیے کتابیں لکھیں ہیں اور اس کی کتابوں سے سینکڑوں آدمی مسلمان ہوئے۔ مدینہ منورہ میں جب بھی حاضر ہوتا ہے روزہ سے داخل ہوتا ہے اگرچہ قیام دو ماہ بھی ہو پھر بھی روزہ سے رہے گا۔ [3]

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ) لاہور آپ ہی کی نظر کرم سے پروان چڑھی، مرکزی مجلس رضا کے اکثر عہدہ داران اور اراکین آپ ہی کے حلقہ ارادت سے وابستہ ہیں، مرکزی مجلس رضا کے زیر اہتمام شمالی لاہور کے علاقہ چاہ میراں، محبوب روڈ محمدی سٹریٹ میں ایک عالی شان سہ منزلہ مسجد رضا قلیل مدت میں پایا تکمیل تک پہنچی، ۸ دسمبر ۱۹۸۲ء کو اسی مسجد میں حضرت ضیاء المشائخ علامہ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ کی یاد میں تعلیم القرآن کا ایک مدرسہ بنام ضیاء الاسلام کا اجراء کیا۔ اس کا افتتاح حضرت مولانا مفتی تقدس علی خاں قادری بریلوی مدظلہ العالی نے کیا۔

---

[1] انٹرویو حضرت مدنی علیہ الرحمۃ (ٹیپ کیسٹ)، مملوکہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ، لاہور
[2] روزنامہ حریت، کراچی مجریہ ۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء
[3] انٹرویو حضرت مدنی علیہ الرحمۃ (ٹیپ کیسٹ) مملوکہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ، لاہور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے مدینہ منورہ میں ہی دو مرتبہ نکاح کیا، پہلی اہلیہ محترمہ بڑی کی رفاقت کے بعد انتقال کر گئیں، ان کے انتقال کے بعد آپ نے دوسرا نکاح کیا۔ پہلی بیوی سے ہی آپ کے ہاں اولاد ہوئی ،، بیٹیاں اور چار ،، نہ چھوٹی عمر میں ہی انتقال کر گئے، ایک صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن اور ایک صاحبزادی ہے۔ ——— آپ کی صاحبزادی بیچاری ایک ٹانگ سے معذور ہیں۔ انہیں ٹانگ میں ناسور ہو گیا تھا، آٹھ نو برس بیمار رہیں۔ ایک لبنانی ڈاکٹر نے آپریشن کیا ——— کیونکہ ہڈی خراب ہو گئی تھی، الحمد للہ! زخم بھر چلی جاتی ہیں۔ ایک بدوی رنگ کو اپنی بیٹی بنایا اس کا نام حمدہ ہے، یہ بے چاری سگی بیٹی سے بھی زیادہ معذور ہے۔ [2]

مولانا فضل الرحمٰن ۱۳۱۲ھ / ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے، فضل الرحمان مدنی سے مادہ تاریخ نکلتا ہے۔ آپ ماشاء اللہ حافظ، عالم، نہایت با اخلاص بامروت، خوش خلق اور نہایت سخی انسان ہیں، مدینہ منورہ میں ہمارے اہل سنت کے مفتی ہیں، اپنے والد ماجد حضرت مدنی قبلہ علیہ الرحمۃ کے خلیفہ مجاز ہیں، اور حضرت شاہ سید عبدالرزاق اشرفی میاں قدس سرہ سے بھی اجازت و خلافت یافتہ ہیں۔ ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء میں حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفےٰ رضا خان رضی اللہ عنہ کی دعوت پر پاکستان تشریف لائے تو انہوں نے بھی قبلہ مولانا فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ کو تیسری مرتبہ مدینہ منورہ میں بیعت اللہ شریف میں مشرب رضویہ کے نہج پر اپنے سلسلہ کی اجازت و خلافت کے الفاظ ارشاد فرمائے۔ مولانا فضل الرحمٰن مدنی کی اولاد میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے کا نام حبیب الرحمٰن ہے دوسرے کا رضوان اور تیسرے کا فضل الرحمٰن ہے۔ [3]

---

[1] روزنامہ جنگ، کراچی، بحوالہ ۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء ص ۳

[2] انٹرویو حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ (ٹیپ کیسٹ) مملوکہ حکیم موسیٰ امرتسری مدظلہ لاہور

[3] ماہنامہ عرفات، لاہور، شمارہ ستمبر، اکتوبر ۱۹۸۱ء ص ۲۳

[4] انٹرویو (ٹیپ کیسٹ) شیخ محمد شفیع اوکاڑوی، مولانا، ماہنامہ عقیدت (سفرنامہ حج) مطبوعہ کراچی

[5] روایت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی (لاہور)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اساتذہ کرام

حضرت مولانا محمد حسین نقشبندی پسروری رحمۃ اللہ

حضرت مولانا محمد حسین نقشبندی پسروری سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ پسرور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ مشہور شاعر دلشاد پسروری کی اولاد سے تھے۔ تحصیل علم کے بعد، عارف باللہ حضرت فقیر محمد المعروف باباجی تیراہی قدس سرہٗ چورہ شریف ضلع اٹک سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت سے نوازے گئے۔ ان کے علاوہ آپ کو حضرت حافظ خواجہ فتح الدین رحمۃ اللہ علیہ سے بھی خلافت حاصل تھی[1]۔ آپ عرصہ تک پسرور میں لوگوں کو فیض عام سے بہرہ ور فرماتے رہے۔ آپ خوش خلق، شیریں زبان اور پُر تاثیر مرد خدا تھے۔ آپ کی طبیعت میں انکساری اور رحم دلی کمال درجے کی تھی[2]۔

مولانا نور احمد پسروری امرتسری (محشی مکتوبات شریف حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ) آپکے چھوٹے بھائی اور شاگرد تھے۔ بروایت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہٗ کو حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قدس نے ایک مرتبہ فرمایا کہ مولانا نور احمد پسروری سیالکوٹی پر علم کا غلبہ اور مولانا محمد حسین پسروری پر تصوف کا غلبہ تھا۔[3]

پروفیسر ڈاکٹر سانا احسان الٰہی ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی سابق صدر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مولانا محمد حسین نقشبندی پسروری علیہ الرحمہ کی بینائی معدوم ہوگئی تو انہوں نے قصیدہ بردہ شریف پڑھ کر دم کرنے کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فرمائش کی۔ چند روز یہ عمل کیا گیا تو آپ کی بینائی واپس آگئی۔ [1]

آپ کا وصال سیالکوٹ میں ہوا۔ جامع مسجد حنفیہ اعوانان محلہ اعوانان رنگ پورہ سیالکوٹ کے احاطہ میں شمال کی جانب اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ حافظ فتح الدین رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹ رشعبان المعظم ۱۳۱۲ھ) کے دامن میں دفن ہوئے۔ اسی مسجد میں آپ سے مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ نے تعلیم حاصل کی۔ آپ کے مزار مبارک پر کوئی کتبہ وغیرہ نہیں ہے۔ دیوار پر ایک کاغذ چسپاں ہے جس پر یہ عبارت درج ہے۔

برگزیدہ زماں کاشف ہر سرّ خفی و جلی قدوۃ العارفین عالم باعمل صوفی باصفا حضرت مولانا الحاج الشیخ محمد حسین صاحب پسروری رحمۃ اللہ علیہ، وصال ۲۰ رشوال المکرم سنہ ۱۳۷۶ھ [2]

حضرت مولانا علی قادری سبزواری ظفر

عارف باللہ، استاذ العلماء حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد علی قادری سبزواری ظفر، المعروف مولانا ظفر سبزواری رحمۃ اللہ تعالیٰ ۱۲۶۵ھ / ۱۸۴۹ء میں بمقام سبزوار ضلع سرگودھا پیدا ہوئے۔

---

[1] مکتوب محمد نور المصطفےٰ رضوی سیالکوٹ بنام راقم الحروف (طبع ہذا)

[2] انساب الخلافت مترجم و مؤلف ابراہیم شاہ ص ۱۱ و ضلع سیالکوٹ، ص ۳۳ مملوکہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہور

[3] یادداشت حکیم محمد موسیٰ امرتسری ظفر۔ لاہور

[4] فضل احمد عارف: برکات بردہ، مطبوعہ لاہور ص ۹۱

[5] مکتوب محمد نور المصطفےٰ رضوی سیالکوٹ، بنام راقم الحروف

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ابتدائی تعلیم مولانا غلام محی الدین بگوی اور ان کے چھوٹے بھائی مولانا احمد دین بگوی سے حاصل کی۔ مزید تعلیم حاصل کرنے کیلئے حضرت مولانا مفتی صدرالدین آزردہ صدرالصدور کی خدمت میں دہلی حاضر ہوئے۔ تکمیل علوم کے بعد لاہور تشریف لائے اور اندرون بھاٹی دروازہ اونچی مسجد میں خطیب مقرر ہوئے۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت خواجہ شمس العارفین سیالوی قدس سرہٗ سے بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت سے بہرہ ور ہوئے۔

آپ کے اوراد و اشغال میں حضور سیدنا غوث اعظم قدس سرہٗ سے اویسی نسبت کی بنا پر قادریت کا غلبہ تھا۔ مشہور تاریخ گو اور تذکرہ نویس بزرگ مولانا غلام دستگیر نامی اپنی کتاب "بزرگانِ لاہور" میں لکھتے ہیں۔ کہ آپ کو اہل عہد کا قطب سمجھا جاتا تھا۔ ۱۲۹۷ھ / ۱۸۷۹ء میں اورینٹل کالج لاہور میں عربی کے نائب استاد مقرر ہوئے اور دو سال تک طلبار کو علم و فضل سے فیضاب کرتے رہے۔ انہی دنوں انگریزوں نے ایک فتوے پر دستخط کروانا چاہے مگر آپ نے انکار کر دیا اور کالج کی ملازمت سے استعفٰے دے دیا۔ اس کے بعد آپ نے جامعہ نعمانیہ ٹکسالی دروازہ لاہور میں درس و تدریس کا کام شروع کر دیا۔ پنجاب کے علمار میں سب سے پہلے مرزا قادیانی کے خلاف آپ ہی نے فتوے دیا اور اس وقت مرزا کی تردید کی جب کہ اس نے ابھی تک نبوت کا دعوے نہیں کیا تھا۔ پنجاب کے علمار کی غالب اکثریت آپ کی شاگرد تھی۔ چند تلامذہ کے نام یہ ہیں :-

۱- امیر ملت حافظ پیر جماعت علی شاہ محدث علی پور علیہ الرحمۃ

۲- مولانا محمد عالم آسی امرتسری (مصنف الکاویہ علی الغاویہ)

۳- مولانا نبی بخش حلوائی لاہور (مصنف تفسیر نبوی)

۴- مولانا غلام احمد حافظ آبادی (سابق مدرس جامعہ نعمانیہ لاہور)

۵- حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ

آپ نے مختلف موضوعات پر بارہ کتابیں لکھیں۔ ان میں مشہور تصنیف اسلام کی گیارہ کتابیں دینی تعلیم کا بہترین نصاب ہے۔ آج بھی پنجاب کے چھوٹے دیہاتوں تک کی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مساجد و مدارس میں اسلام کی پہلی کتاب اور سلام کی دوسری کتاب وغیرہ پڑھائی جاتی ہے۔
آپ نے ۱۹ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ / ۱۰ اپریل ۱۹۰۹ء کو وصال فرمایا۔ اور بیگم شاہی
مسجد لاہور میں استراحت ابدی ہوئے۔ [1]

علامہ وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ

مولانا وصی اللہ محدث سورتی ۱۸۳۹ء میں ساندھیر (ضلع سورت بھارت) میں پیدا
ہوئے۔ ۱۲۷۱ھ میں آپ دہلی آئے، یہاں مسجد فتحپوری میں قیام کیا پھر مدرسہ حسین بخش
دہلی پہنچے وہاں کچھ عرصہ پڑھنے کے بعد ۱۲۷۹ھ میں مدرسہ فیض عام کانپور چلے گئے جہاں
ان کو مولانا لطف اللہ علی گڑھی جیسا استاد ملا، یہاں مولانا حسن کانپوری آپ کے ہم سبق
رہے۔ ۱۲۸۶ھ میں مدرسہ فیض عام سے فارغ ہوئے اور گنج مرادآباد (ضلع اناؤ
یوپی) پہنچے جہاں آپ نے مولانا احسن گنج مرادآبادی سے بیعت کی۔ ۱۲۹۳ھ میں آپ
مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور پہنچے یہاں مولانا اسرائیل سہارنپوری سے درس حدیث لیا
اور تقریباً ۱۲۹۵ھ میں سند حدیث لی۔ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپ
سورتی کانپور پہنچے جہاں مدرسہ فیض عام میں مدرس دوم اور مدرسہ اویسیہ کی ذمہ داریاں
تفویض کی گئیں۔ یہاں آپ آخر سال زرقانی شریف کا حاشیہ نہیں لکھا شرح
کیا۔ شادی کے بعد کانپور سے پیلی بھیت تشریف لائے اور یہاں مدرسہ حافظ العلوم
میں صدر مدرس ہو گئے۔ پندرہ سال تک درس و تدریس میں مشغول رہے۔ پھر آپ نے
مدرسۃ الحدیث کے نام سے اپنا الگ مدرسہ پیلی بھیت میں قائم کیا اور درس حدیث

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھئے تذکرہ اکابر اہل سنت از مولانا عبدالحکیم شرف قادری مطبوعہ لاہور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کا آغاز کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ مسجد شیخ کبیر میں آخر عمر تک امامت کے فرائض انجام دیتے رہے، درمیان میں دو سال کے لیے قاضی عبدالحمید کی دعوت پر مدرسہ حنفیہ پٹنہ چلے گئے لیکن دو سال بعد پھر اپنے مدرسہ میں آگئے۔ محدث سورتی نے تحریکِ ندوۃ العلما میں بھی حصہ لیا۔ ۱۳۱۰ھ میں مدرسہ فیض عام کانپور میں اس کا آغاز ہوا۔ امام احمد رضا بھی اس کے ایک اجلاس میں شریک ہوئے اور اصلاحِ نصاب کے بارے میں ایک مقالہ پڑھا۔ لیکن جب ندوۃ العلماء کا مزاج اور کردار بدلا تو پہلے امام احمد رضا علیحدہ ہوئے اس کے بعد محدث سورتی۔ یہی نہیں بلکہ ندوۃ العلماء کے خلاف مستقل ایک تحریک کا آغاز ہوا اس سے قبل محدث سورتی نے پاک و ہند اور حجاز میں مولوی نذیر حسین دہلوی کے زیر اثر چلنے والی مہم کا تعاقب کیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے ایک کتاب جامع الشواہد لکھی۔

فقہ و حدیث میں آپ کو بڑا تبحر حاصل تھا جس پر ان کے مندرجہ ذیل تصانیف و حواشی گواہ ہیں۔

۱ : حاشیہ مدارک

۲ : حاشیہ بیضاوی

۳ : حاشیہ جلالین

۴ : تعلیقات سنن نسائی

۵ : تعلیقات شرح معانی الآثار

۶ : تعلیقات شروح اربعہ ترمذی

۷ : شرح سنن ابی داؤد

۸ : شرح مشکوٰۃ المصابیح

۹ : افادات حسن حسین

۱۰ : التعلیق المجلی لما فی منیۃ المصلی

۱۱ : التنہ فی عقد الایدی تحت السرۃ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۱۲ : کشف الغمامہ عن سنیۃ العمامہ

۱۳ : اظہار شریعت

۱۴ : انقع الشواہد

۱۵ : حاشیہ مقالات حریری

۱۶ : حاشیہ شافیہ

۱۷ : حاشیہ ملا حسن

۱۸ : حاشیہ میبذی وغیرہ

محدث سورتی کے تلامذہ یا وہ حضرات قابل ذکر ہیں :۔

۱ : مولانا محمد لطف اللہ بہاری

۲ : مولانا منیر الدین مئی

۳ : مولانا مشتاق احمد کانپوری

۴ : مولانا شاہ ناصر کانپوری

۵ : مولانا سید صدر حسن کانپوری

۶ : مولانا غلام حسین علی پوری

۷ : سید سلیمان اشرف بہاری وغیرہ

محدث سورتی کے حلقہ احباب میں یہ حضرات شامل تھے

۱ : امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی

۲ : مولانا عبدالقدیر بدایونی

۳ : مولانا احمد حسن کانپوری

۴ : مولانا عبدالکریم گنج مرادآبادی

۵ : مولانا ارشاد حسین رامپوری

۶ : مولانا عبدالعلی آسی

۷ : پیر مہر علی شاہ گولڑوی

۸ : مولانا وحید الدین شاہ الوری وغیرہ

۸ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ / ۱۲ اپریل ۱۹۱۶ء کو وصال فرمایا۔ [1]

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھئے تذکرہ محدث سورتی از خواجہ رضی حیدر مطبوعہ کراچی ۱۹۸۱ء)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شیوخ طریقت

حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ

امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی بن مولانا نقی علی خاں بن مولانا رضا علی خاں قدس سرہم، ۱۰ر شوال ۱۲۷۲ھ / جون ۱۸۵۶ء کو پیدا ہوئے۔ میزان و منشعب حضرت مولانا غلام قادر بیگ بریلوی علیہ الرحمہ سے پڑھی، بعد میں مرزا صاحب نے آپ سے ہدایہ کا درس سبق لیا تھا۔ ۱۲۸۲ھ میں تیرہ ۱۳ برس کی عمر میں والد ماجد سے درسیات مکمل کرلیں۔ ۱۲۹۱ھ کے بعد رام پور میں مولانا عبدالعلی رامپوری داں سے شرح چغمینی کے چند اسباق پڑھے۔ ۵ر جمادی الآخر ۱۲۹۴ھ میں مخدوم سید آل رسول مارہروی نور اللہ مرقدہٗ سے بیعت ہوئے، اسی وقت اجازت و خلافت مرحمت ہوئی۔ ۱۲۹۵ھ میں والد ماجد کے ساتھ پہلی بار حج و زیارت کے لیے گئے۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن سراج مکی مفتی احناف مکہ نے فقہ کی اجازت و سند دی۔ شیخ الاسلام علامہ احمد زین دحلان مکی نے حدیث کی اجازت بخشی، حضرت شیخ حسین صالح جمل اللیل شافعی امام مسجد الحرام بغیر کسی تعارف کے مغرب کے بعد مقام ابراہیم سے آپ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور دیر تک فرماتے رہے انی لاجد نور اللہ فی ھذا الجبین (یعنی میں اس پیشانی میں اللہ کا نور پاتا ہوں) اور ضیافت کے بعد صحاح ستہ اور سلسلہ عالیہ قادریہ کی سند و اجازت دی۔ ۱۳۲۳ھ میں دوسری بار حرمین طیبین حاضر ہوئے۔ اس حاضری میں دیار عرب کے علماء و مشائخ کبار نے آپ سے استفادہ کیا، اجازت و خلافت حاصل کی، اور آپ کے علمی تبحر کا اعتراف کیا، فقہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حنفی کے عظیم المرتبت عالم علامہ صالح کمال کے پانچ سوال متعلقہ علم غیب کا بغیر کتب دیکھے ساڑھے آٹھ گھنٹے میں کتاب "الدولۃ المکیہ" کے نام سے جواب لکھے۔ شیخ الظہار علامہ احمد ابوالخیر مکی نے مذکورہ کتاب کی سماعت کے بعد حسن انشاء، طرز استدلال اور جامعیت کی بے حد تحسین کی اور علوم غریبہ کے اضافے کا مشورہ دیا نیز کتاب پر تقریظ لکھی اور آپ کی شان میں امام و مجدد جیسے کلمات لکھے۔ شیخ الظہار کے فرزند حضرت مولانا عبدالبشیر داد اور ان کے استاد مولانا حامد محمد عباسی سندھی نے فرقہ کے بارے میں استفتا کیا۔ آپ نے اس کا مبسوط مدلل جواب تحریر فرمایا۔ جو تحت عنوان الفقیہ الفاھمی احکام قبر حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم شائع ہوا۔ مفتی احناف مکہ علامہ عبداللہ بن عباس بن صدیق کتبی نے علوم عباسی کا علم کیا۔ اور غایت درجہ تحسین و آفرین کی۔ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے آپ نے مدینہ منورہ کے متعدد سفر کئے۔ [illegible] آپ کا وصال ہوا۔ [illegible]

۱؎ تفصیل کے لئے دیکھئے "جہاد امام احمد رضا" از ڈاکٹر مسعود احمد مطبوعہ کراچی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت شیخ حسین الحسنی الکردی رحمۃ اللہ

قدوۃ الواصلین حضرت شیخ سید حسین الحسنی الکردی قدس سرہٗ بغداد شریف (عراق) میں ایک متقی بزرگ تھے۔ یہ کردستان کے رہنے والے تھے۔ جن دنوں بغداد شریف میں حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ان سے ملاقات ہوئی، اس وقت ان کی عمر ۱۸۲ برس تھی۔ گھوڑے پر سواری فرماتے تھے۔ اتنی عمر ہونے کے باوجود کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے اور دوران قیام قرآن کریم کے دو تین پارے تلاوت فرماتے تھے۔ بڑے عابد و زاہد تھے۔ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ نے ان کی خدمت میں تقریباً ۱½ سال قیام کیا۔ حضرت سید حسین نے حضرت مدنی قبلہ کو اپنے سلسلہ معمرہ میں مجاز و ماذون فرمایا۔ سلسلہ اجازت اس طرح ہے:

حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ
↓
سید حسین الکردی علیہ الرحمۃ
↓
سید اسماعیل اولیائی قدس سرہٗ
↓
سیدی عبدالعزیز الجشی رحمۃ اللہ
↓
سید عبدالرزاق قدس سرہٗ
↓
سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ [1]

---

[1] روزنامہ جنگ کراچی ۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء

- انٹرویو مولانا ضیاء الدین احمد مدنی (کیسٹ ٹیپ ۱۹۷۳ء) مملوکہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہور
- غلام قادر اشرفی، مولانا: مجموعہ وظائف مطبوعہ لالہ موسیٰ (گجرات۔ پاکستان) ۱۳۹۹ھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت شیخ احمد الشمس المالکی المدنی المراکشی الدرعی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیدی شیخ احمد الشمس المالکی المراکشی مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔ یہ بزرگ حافظ الحدیث تھے۔ ہمیشہ تلاوت میں مشغول رہتے تھے۔ اگر کسی بات کا جواب دینا ہوتا تو صرف اسی مفہوم کی حدیث سنا دیتے تھے۔ [illegible] فرماتے تھے، ایک بکری پالی ہوئی تھی اس کا دودھ [illegible] گزارا۔ آخر [illegible] حضرت شیخ ضیاء الدین احمد [illegible] بیعناری شریف کو دوبارہ ختم کرایا [illegible] ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۳ء میں [illegible] میں ہوا۔ اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

لے انتخاب حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی و نسب گیلانی، مؤلف محمد یعلم محمد یوسف امرتسری لاہور
ماہنامہ ترجمان اہل سنت، کراچی شمارہ جولائی ۱۹۷۵ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت علامہ سیدی عبدالرحمٰن سراج مکی مفتی حنفیہ قدس سرہٗ

حضرت سیدی عبدالرحمٰن بن عبداللہ سراج مکی رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں مفتی حنفیہ تھے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء میں اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پہلے حج پر مکہ مکرمہ حاضر ہوئے تو حضرت سیدی عبدالرحمٰن سراج مکی قدس سرہٗ نے آپ کو تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ کی سند سے نوازہ اور اپنے سلسلہ طریقت میں اجازت عطا فرمائی۔ ۱۳۰۱ھ/ ۱۸۸۳ء میں مکہ مکرمہ میں وصال ہوا اور جنت المعلیٰ میں دفن ہوئے۔ حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ سے بواسطہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اس طرح اجازت ہے۔

حضرت سیدی مدنی قدس سرہٗ

↓

امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ

↓

سیدی عبدالرحمٰن سراج مکی رحمۃ اللہ علیہ

↓

سید محمد بن علی السنوسی قدس سرہٗ

↓

سیدی عبدالعزیز الحیش قدس سرہٗ

↓

سیدی عبدالرزاق قدس سرہٗ

↓

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ [1]

---

[1] فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، مطبوعہ لاہور ص ۴۷

" مجموعہ وظائف از مولانا غلام قادر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت علامہ محدث بدرالدین حسنی شامی رحمۃ اللہ

قطب شام علامہ شیخ بدرالدین محدث دمشق قدس سرہٗ نہایت متبحر سنت بیگانہ روزگار مرجع العلماء بزرگ تھے انہوں نے امام نووی شارح صحیح مسلم کے مشہور مدرسہ دار الحدیث کے جانشین تھے شیخ عبدالحی کتانی نے "سلوۃ الاخبار دمشق (شام) کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں

[redacted]

حضرت مولانا ضیاء الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف میں باب رفع الیدین کے تحت شامی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بھی فرمایا ہے کہ وہ صلوٰۃ وسلام پڑھا کرتے تھے[2] ان کے وصال کا حال اور تاریخ معلوم نہ ہو سکی۔

---

[1] الحطۃ المکیین الفیض ساسۃ المکیہ، مطبوعہ کراچی صہ ۱۸۱ و ۱۸۲

[2] انثروپولوجی مولانا ضیاء الدین علیہ الرحمۃ (کیسٹ خطبہ) مملوکہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت شیخ سیداحمد الشریف السنوسی قدس سرہٗ

حضرت شیخ السید احمد الشریف السنوسی بن سید المہدی السنوسی بن محمد بن علی السنوسی رحمہم اللہ تعالیٰ مشہور مجاہد، مصلح اور صوفی تھے۔ آپ طرابلس (لیبیا) اور برقہ کی جنگ میں طالبوں کے چھکے چھڑا دیئے تھے اور تیرہ برس تک محض اپنے تربیت یافتہ رفقاء اور تلامذہ کی مدد سے یورپ کی اس بڑی طاقت کا کامیابی سے مقابلہ کرتے رہے۔ آپ سیف، تسبیح اور قرآن و شمشیر کے بیک وقت حامل تھے۔ آپ اپنے وقت کے شیخ کبیر اور بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ سے طریقہ سنوسیہ میں اجازت اس طرح ہے:

حضرت سیدی مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ
|
سیدی احمد الشریف السنوسی قدس سرہٗ
|
سیدالسید المہدی قدس سرہٗ
|
سید محمد بن علی السنوسی قدس سرہٗ (بانی طریقہ سنوسیہ)
|
سیدی عبدالعزیز الحبش قدس سرہٗ
|
قطب الآفاق سیدی عبدالرزاق قدس سرہٗ
|
حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید احمد الشریف السنوسی نے ۱۳۵۱ھ / ۱۹۳۳ء میں مدینہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ [1]

---

[1] نقوش رسول نمبر ۱ جلد اول مطبوعہ لاہور ص ۲۳
• غلام قادر اشرفی، مولانا: مجموعہ وظائف ص ۳۸۴

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شیخ العالم حضرت ملا شاہ عبدالباقی فرنگی محلی المہاجر المدنی قدس سرہٗ

مولانا شاہ عبدالباقی بن مولانا ملا محمد بن مولانا محمد مبین بن ملا محمد مبین انصاری قدس سرہم
۱۰۸۶ھ میں فرنگی محل (لکھنؤ) میں پیدا ہوئے۔ مولانا سید عبدالحی چانگامی، مولانا ابوالحسن
عبدالحی بن مولانا عبدالحلیم فرنگی محلی، مولانا سید حمید القضاۃ بن محمد وزیر حیدرآبادی،
مولانا فضل اللہ بن رحمت اللہ فرنگی محلی اور مولانا نور نسیم بن مولانا محمد عبدالحکیم نظامی وغیرہم سے
استفادہ علوم کیا۔ حضرت مولانا شیخ عبدالرزاق بن مولانا شاہ جمال الدین لکھنوی
قدس سرہٗ سے بیعت ہوئے۔ ایک مدت تک فرنگی محل میں درس و تدریس میں مشغول رہے،
پھر حرمین شریفین کا سفر کیا، جہاں کے قیام کے دوران میں مکہ معظمہ میں انتقال کیا اور قبرستان
رحمۃ اللہ علیہ باقی کے نام سے مشہور ہوا۔ آپ نے متعدد کتابیں تصنیف کیں اور اپنی توجہ سے
تدریس کے کام میں مصروف رہے۔ نظام حیدرآباد میر نظام علی مرحوم کی طرف سے
مدرسہ کا وظیفہ مقرر تھا مگر اس کے ملنے کے بعد آپ سخت آزمائش
میں مبتلا ہو گئے۔ نجدی حکومت کی آپ پر شدید زیادتی (کہ آپ نے اعتقادی امور
میں کبھی ملاہنت گوارا نہیں کی)[1]

آپ کا ذاتی کتب خانہ جو مختلف علوم و فنون کی نادر کتابوں پر مشتمل تھا، پروفیسر محمد رضا
انصاری نے ۱۹۶۵ء میں اس کتب خانہ میں موجود ایک کتاب "خیر الحق" جو ملا
فرنگی محل" تالیفات ابوالحسنات محمد عبدالحی فرنگی محلی سے استفادہ کیا تھا۔[2]

---

[1] محمود احمد قادری، مولانا، تذکرہ علمائے اہل سنت مطبوعہ انڈیا ۱۹۷۱ء ص ۱۲۲

[2] محمد رضا انصاری، پروفیسر، بانی کلاس نظامی مطبوعہ اردو اکادمی، اتر پردیش (یو۔پی۔ بھارت) ۱۹۷۳ء ص ۱۴

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آپ کی تصانیف میں حسرۃ الغزل بوفاۃ نائب الرسول، المنح المدنیہ فی مختارات الصوفیہ، رسالہ فی مبحث الفناء۔ رسالہ فی تحقیق علم الغیب[3]، قرۃ الابصار فی نسب قطب الانصار اور دوسرے رسائل کے نام ملتے ہیں۔

۴ ربیع الآخر ۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۵ء کو وصال ہوا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ سبحان اللہ۔ حضرت علامہ شیخ محمد علی حسین الخیرآبادی المدنی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۷۴ھ) آپ کے ممتاز تلمیذ اور خلیفہ مجاز تھے۔ حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مہاجر مدنی قدس سرہٗ کو آپ نے اپنے سلسلہ طریقت کی اجازت مرحمت فرمائی تھی[4]۔

---

[3] عبدالحی لکھنوی، مولانا، نزہۃ الخواطر (عربی) جلد ۸ مطبوعہ کراچی ص: ۲۱۷
(صاحب نزہۃ الخواطر نے مولانا عبدالباقی فرنگی محلی کے حالات میں تصانیف کا ذکر کیا ہے لیکن رسالہ قرۃ الابصار کا ذکر نہیں کیا۔ پروفیسر محمد رضا انصاری نے کتاب "بانی درس نظامی" میں اس کا ذکر کیا ہے۔

[4] محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علمائے اہل سنت ص ۱۷۲

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شیخ الدلائل حضرت مولانا شاہ عبدالحق الہ آبادی مہاجر مکی قدس سرہٗ

شیخ الدلائل حضرت مولانا عبدالحق بن شاہ محمد بن یار محمد صدیقی النسب اپنے وطن نیوان ضلع الہ آباد میں پیدا ہوئے، مولانا تراب علی لکھنوی وغیرہ سے درسیات پڑھی، حضرت مولانا عبداللہ گوپامئوی سے بیعت کی، ۱۲۸۵ھ میں مکہ کا سفر کیا، پچاس برس تک آپکا درسِ علم مکہ میں موجبِ استفادہ رہا۔ آپ شیخ الدلائل کے لقب سے مشہور تھے[1]۔ آپ بہت بڑے ولی اللہ، عالم باعمل، متقی، شب زندہ دار اور عبادت گزار بزرگ تھے۔ اہلِ مکہ مکرمہ آپکو قطب مکہ مکرمہ کہا کرتے تھے[2]۔ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ دوسرے سفرِ حج میں آپکی قیام گاہ پر بار بار ملاقات کے لئے جاتے رہے، انکے ملفوظات میں آپ کا ذکر خیر اس طرح موجود ہے۔

"حضرت مولانا عبدالحق الہ آبادی کو چالیس برس سے زائد مکہ معظمہ میں گزرے تھے۔ کبھی شریف مکہ کے یہاں بھی تشریف نہ لے گئے۔ قیام گاہ پر فقیر حاضر ہوا، تشریف رکھتے، مولانا سید اسماعیل دہلوی کتب خانہ درسِ شریف اور فیروز آبادی کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ میری اولاد ہے۔ مولانا کا دم بابرکت تھا، بھری تھے مگر ان کے اولاد مکہ میں چمک رہے تھے۔ الحمد للہ سال بھر کرتے تھے۔ مولانا اسمٰعیل فرماتے تھے کہ ایک سال حج میں حضرت مولانا عبدالحق مہاجر مکہ بہت علیل اور صاحب فراش تھے۔ نوبتی تاریخ اپنے تلامذہ سے کہا کہ

---

[1] محمود احمد قادری، مولانا، تذکرہ علمائے اہل سنت مطبوعہ کانپور انڈیا ۱۳۹۱ھ صفحہ ۱۰۷

[2] محمد طاہر فاروقی، پروفیسر: سیرت امیر ملت، مطبوعہ لاہور ۱۳۹۱ھ صفحہ ۶۱

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حرم شریف میں لے چلو! کئی آدمی اٹھا کر لائے۔ کعبہ معظمہ کے سامنے بٹھایا، زمزم شریف منگا کر پیا اور دُعا کی کہ الٰہی حج سے محروم نہ رکھ۔ اسی وقت مولا تعالیٰ نے ایسی قوت عطا فرمائی کہ اُٹھ کر اپنے پاؤں سے عرفات شریف گئے اور حج ادا کیا۔ [1]

حضرت شیخ علیہ الرحمۃ نے سند و اجازت دلائل الخیرات شریف حضرت سید علی حریری مدنی قدس سرہٗ اور شیخ محمد المغربی قدس سرہٗ دونوں بزرگوں سے حاصل فرمائی۔ لیکن حضرت شیخ اپنے تلامذہ کو موافق روایت سید علی حریری مدنی قدس سرہٗ ہی اجازت عطا فرماتے تھے۔ حضرت شیخ کی اجازت اس طرح ہے:

حضرت شاہ عبدالحق الہ آبادی قدس سرہٗ کو عارف باللہ حضرت علامہ شیخ سید علی الحریر المدنی بن یوسف ملک باشلی المدنی قدس سرہما سے۔ ان کو حضرت شیخ السید محمد بن السید احمد المدغوی الشریف الحسنی قدس سرہٗ سے، ان کو ابی البرکات سیدی محمد بن احمد بن احمد المثنیٰ قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت شیخ احمد بن الحاج قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت شیخ سیدی احمد المقری قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت سیدی عبدالقادر الفاسی قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت شیخ سیدی احمد بن ابی العباس الصمی قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت شیخ سیدی السملالی قدس سرہٗ سے ان کو حضرت شیخ سیدی عبدالعزیز التباع قدس سرہٗ سے، انہ کو مؤلف دلائل الخیرات شریف قطب ربانی حضرت شیخ السید محمد ابن سلیمان الجزولی قدس سرہٗ سے۔ [2]

---

[1] مصطفےٰ رضا خاں، مولانا؛ ملفوظات اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، مطبوعہ لاہور ص

[2] نسخہ صحیحہ دلائل الخیرات مطبوعہ مطبع احمدی لکھنؤ بار اول ۱۹۱۳ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ کو بھی حضرت شیخ الدلائل نور اللہ مرقدہٗ سے دلائل الخیرات شریف کی سند اجازت حاصل تھی۔

مولانا حکیم غلام مصطفےٰ کوثر امجدی بلیاوی (بھارت) ۱۹۵۹ء میں حج پر گئے تو مکہ معظمہ میں کئی اکابر علماء سے ملاقاتیں ہوئیں جن میں مفتی سعد اللہ مکی، مولانا سید محمد علوی، مالکی استاذ حرم شریف، علامہ شیخ محمد المغربی الجزائری اور مولانا عبد الرحمٰن درویش مکی سے خصوصی ملاقاتیں ہوئیں۔ حکیم صاحب مولانا عبد الرحمٰن درویش کی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> یہ نہایت ہی سرد علاقہ ہے۔ دن کے وقت ان کے گھر گرمی سے بچنے کے لیے پہلے منزل پر ان کا مکان حرم سے متصل اور نہایت شاندار تھا۔ ان کی عمر تقریباً اسی سال کی تھی لیکن جوانوں سے زیادہ چست تھے۔ دن چڑھنے کی وجہ سے سورج سر پر آ جانے کا تقاضا کر رہا تھا اس لیے مولانا کو رخصت کرنے کے لیے باہر تشریف لائے۔ یہ حضرت شیخ دلائل الخیرات کے خلیفہ ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ یہ حضرت مولانا موصوف نے عطا فرمائی۔ [1]

شیخ الدلائل نور اللہ مرقدہٗ نے ۱۴ شوال المکرم ۱۴۰۵ھ کو وصال فرمایا اور مکہ مکرمہ کے قبرستان جنت المعلیٰ میں دفن ہوئے۔ تصانیف میں الاکلیل علیٰ مدارک التنزیل (قرآن پاک کی تفسیر) فقہ میں التعلیقات علی الدر المختار، المکثر الاکبر شرح فقہ الاصغر، الدر المنتظم فی حکم مولد النبی الاعظم (صلی اللہ علیہ وسلم)

---

[1] بدر الدین، مولانا، سوانح اعلیٰ حضرت مطبوعہ لاہور

[2] ہفت روزہ الہام بہاولپور ش ۲۱ جولائی ۱۹۸۵ء ص ۶ ک ۱

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مشہور ہیں ۔ [1]

---

[1] محمود احمد قادری : تذکرہ علمائے اہل سنّت مطبوعہ کانپور ۱۳۹۱ھ ص ۱۷۸
" شاہ ابوالحسن زید فاروقی دہلوی : مقامات اخیار (فارسی) مطبوعہ دہلی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قطب العالم شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی قدس سرہٗ

حضرت مولانا شاہ علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہٗ العزیز ۲۲ ربیع الثانی ۱۲۶۶ھ / ۱۸۵۰ء بروز دوشنبہ بوقت صبح صادق کچھوچھہ (ضلع فیض آباد، اتر پردیش (یو۔پی)، بھارت) میں پیدا ہوئے۔ حضرت مولانا گل محمد خلیل آبادی علیہ الرحمۃ نے بسم اللہ خوانی کی رسم ادا کرائی۔ مولانا شاہ علی کچھوچھوی، مولانا سید علی گرکپوری اور مولانا قلندر بخش کچھوچھوی علیہم الرحمۃ سے درسی کتابوں کی تکمیل کی۔ ۱۲۸۲ھ میں اپنے پدر بزرگوار قطب المشائخ حضرت شاہ اشرف حسین قدس سرہٗ سے مرید ہوئے اور تکمیل سلوک فرما کر اجازت و خلافت حاصل فرمائی۔ ۱۲۹۳ھ میں [illegible] دربار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خاص نعمتیں مرحمت ہوئیں۔ ۱۲۹۴ھ میں [illegible] کچھوچھہ و مضافات میں ارشاد و تبلیغ فرماتے رہے۔ ۱۳۲۳ھ میں دوبارہ حج بیت اللہ کا سفر کیا، اور ۲۴ ۱۳۲۴ھ میں مناسک حج ادا کئے اور زیارت [illegible] سے مشرف ہوئے۔ بیت المقدس (فلسطین)، حلب شریف، حمص، حریص (شام) کربلا معلیٰ، بغداد شریف (عراق)، اور مصر کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ پھر شام اور آخری حج ۱۳۵۴ھ میں کیا۔ مذکورہ بالا ممالک میں صدہا علماء و مشائخ داخل سلسلہ ہوئے اور اجازت و خلافت سے سرفراز کئے گئے۔ حضرت میاں راج شاہ صاحب قدس سرہٗ[1] سونده

---

[1] حضرت میاں راج شاہ صاحب سونده شریف ضلع گرداس پور کے باشندے تھے اور سلسلہ عالیہ قادریہ کے عالی نسبت بزرگ تھے۔ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۰۹ھ میں واصل بحق ہوئے۔ (بشیر القاری شرح بخاری از مولانا غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمۃ)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شریف (ضلع گڑگانواں) نے سلسلہ قادریہ زاہدیہ کی اجازت کے ساتھ سلطان الاذکار و دیگر اشغال مخصوصہ کی اجازت دی، اور ایک دوتی عطا فرمائی۔ حضرت شاہ محمد امیر کابلی قدس سرہٗ سے مقام بلیا میں سلسلہ قادریہ منوریہ میں مجاز و ماذون ہوئے اور تعلیم طریقہ خاص ذکر خفی جو قلب مدور سے متعلق ہے حاصل کی۔ اس سلسلہ کو سلسلۃ الذہب کہنا چاہیئے جو عرفی طور سے چار واسطوں سے حضرت غوث پاک سیدنا عبدالقادر جیلانی رح تک پہنچتا ہے۔ سلسلہ اجازت اس طرح ہے، حضرت شاہ ابو احمد علی حسین اشرفی میاں رح کو حضرت مولانا شاہ محمد امیر کابلی قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت ملا عبدالکریم رامپوری معروف بہ ملا خوند قدس سرہٗ (م ۱۲۰۶ھ) سے، ان کو حضرت شاہ منور علی الہ آبادی قدس سرہٗ سے۔[2]

---

[1] محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علمائے اہل سنت، مطبوعہ بھوانی پور (ضلع مظفر پور۔ بہار) رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ ص ۱۸۸

[2] حضرت شاہ منور علی علیہ الرحمۃ کو ستر ہویں ماہ ربیع الاول ۵۸۷ھ بروز دوشنبہ بوقت عصر بغداد شریف (عراق) میں حضرت شاہ ولد سید کبیر الدین بغدادی قدس سرہٗ نے بیعت خلافت سے مشرف فرمایا۔ اور نفس بغزمی کا خطاب دے کر عبدالغفور ابدال کو خدمت کے لیے ساتھ کر دیا۔ حضرت شاہ منور علی الہ آبادی، عبدالقاہر سہروردی کے بھانجے تھے۔ ان کا شجرہ نسب یہ ہے شاہ منور علی بن سید عبداللہ بن سید عبدالرحمٰن بن سید عثمان بن القاسم جنید بغدادی۔ پھر شاہ منور علی الہ آباد (ہندوستان) آگئے۔ حضرت شاہ منور علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب فقر الضعیف میں لکھا ہے کہ ۲۸ برس کی عمر میں بتاریخ ۲۱ ماہ ذوالحجہ ۵۱۹ھ بروز یکشنبہ بعد نماز مغرب حضرت سید عبدالقادر جیلانی رح کے ہاتھ پر بیعت توبہ سے مشرف ہو کر ۲۲ برس وضو کرانے کی خدمت پر مامور رہا۔ بتاریخ ۲۷ ماہ شوال ۵۴۱ھ بروز چہارشنبہ وقت ظہر کے حضرت ممدوح کو وضو کرا رہا تھا۔ میں نے عرض کی یا حضرت آب حیات کی کیا کیفیت ہے جس کو نوش کرنے سے حضرت خضر علیہ السلام کو حیات ابدی حاصل ہوئی۔ حضرت ممدوح نے ایک جرعہ آب سبیہ سے ہاتھ میں لے کر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

(ان کی عمر ساڑھے پانچ سو برس ہوئی) ان کو حضرت سید کبیر الدین شاہ دولہ قدس سرہٗ سے
ان کو حضرت غوث اعظم میراں محی الدین ابو محمد سید شیخ عبد القادر الحسنی الحسینی الحنبلی الجیلانی سے

(بقیہ حاشیہ) ارشاد فرمایا اس وقت فقیر کے ہاتھ میں ساڑھے چھ سو برس کی عمر کا آب
حیات ہے تو نوش کرے۔ میں نے اسی وقت نوش کر لیا۔ اس وقت میری عمر کو اس برس کی
ہوئی۔۔۔۔ الخ

پھر کہتے ہیں کہ بتاریخ [illegible] قمری ۱۲۸ ہجری بروز دوشنبہ وقت عصر سے
حسب حکم حضرت [illegible] دولہ گیراں رحمۃ اللہ علیہ کی
[illegible] ماہ ربیع الاول [illegible]

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اسی طرح سلسلہ اویسیہ اشرفیہ کی تعلیم حضرت سید محمد حسن غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی، سید محمد حسن قدس سرہٗ کو شاہ باسط علی قدس سرہٗ سے ان کو حضرت شاہ عبدالعلیم سے، ان کو شاہ ابوالغوث گرم دیوان قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت مخدوم

(بقیہ حاشیہ صہ) نے تذکرہ علمائے اہلسنت مطبوعہ مظفر آباد۔ بہار ۱۳۹۱ھ نے ص ۱۳۴ پر لکھا ہے کہ آپکی عمر ساڑھے پانچسو برس ہوئی۔ غلام بھیک نیرنگ نے "تحائف اشرفی" مطبوعہ ازہر ڈپو کراچی نے آپکی اتنی ہی عمر شریف کا ذکر کیا۔ محمد عبدالرحمٰن ست چشتی قدوسی محمدی منصور پوری نے سلاسل اربعین مطبوعہ مطبع بیت الشرف دہلی رجب ۱۳۳۱ھ کے صفحہ ۲ پر تین سو برس کی عمر کا ذکر کیا۔ واللہ اعلم (خلیل احمد)

حضرت شاہ دولہ گجراتی (کاٹھیاواڑ۔ بھارت) کا نام سید کبیر الدین ابن سید موسیٰ حنبلی بغدادی ہے۔ آپ تقریباً ۵۰۰ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ کے خاص دوست تھے۔ اس لیے حضرت شاہ دولہ علیہ الرحمۃ کو حضرت غوث پاک قدس سرہٗ سے ارادت تھی۔ حضرت غوث اعظم قدس سرہٗ اپنی کتاب کرتبۃ الوحدت میں فرماتے ہیں :۔

"میں نے بتاریخ ۱۹ ماہ رجب ۵۲۱ھ بروز پنج شنبہ بعد نماز مغرب سید کبیر الدین شاہ دولہ بن حضرت سید سعید موسیٰ حنبلی علیہ الرحمۃ دوست عمومی حقیقی اپنے کو بیعت توبہ سے شرف کر کے تعلیمات کیفیات باطنی سے بہرہ مند کیا اور ترقی کیفیت باطنی میں متوجہ کر دیا۔"

اس واقعہ کی تصدیق شاہ دولہ علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب تحفۃ الارواح میں فرمائی۔

"میں ۲۲ سال کی عمر میں بتاریخ ۱۹ رجب ۵۲۱ھ بروز پنج شنبہ بعد نماز مغرب بیعت توبہ سے حضرت قطب ربانی غوث صمدانی شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی کریم الطرفین الحسنی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ سے، ان کو خود حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے بسلسلہ شطاریہ میں سید شاہ سعادت علی محقق احمد پوری قدس سرہٗ سے اجازت حاصل ہوئی۔ مرزبانی کی اجازت مولانا سید شاہ عبدالقدیر خلیفہ سید شاہ علی قدس سرہٗ سجادہ نشین بغداد شریف سے مکہ معظمہ میں حاصل ہوئی۔ دلائل الخیرات شریف کی اجازت مولانا ابو الاحیاء محمد نعیم فرنگی محلی لکھنوی قدس سرہٗ سے نیز حضرت شاہ عبدالغنی مجتہدی علیہ الرحمۃ حضرت سید محمد رضوان مدنی علیہ الرحمۃ اور شیخ الدلائل مولانا عبدالحق مہاجر مدنی قدس سرہٗ سے حاصل ہوئی۔ حضرت سید شاہ [illegible] قدس سرہٗ سجادہ نشین مارہرہ شریف ضلع ایٹہ

(بقیہ حاشیہ [illegible]

[illegible]

لرماوزی قصبہ [illegible]

ارشاد سے مشرف ہوئے [illegible]

سے ملی تھی اور [illegible]

ہاتھ سے شاہ [illegible]

کر خرقہ پہنا [illegible]

ابدال اور [illegible]

دکن (بھاسکر، ص [illegible]

(پروفیسر شریف کنجاہی، حضرت شاہ [illegible]

ڈاکٹر وحید قریشی، زیر اہتمام مرکزی [illegible]

اشاعت اول شوال المکرم [illegible] ص ۱۴۳ تا ۱۴۴)

(مولوی حاجی محمد احسن صاحب چشتی صابری نگرامی: وفیات الاخیار، مطبوعہ [illegible]

شام اودھ واقع لکھنؤ ص ۱۲۴، ۱۲۴)

لہ حضرت مخدوم شاہ آل رسول قادری مارہروی قدس سرہٗ تیرھویں صدی ہجری کے اکابر اولیاء اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

(یو۔پی)، حضرت مولانا سید نوازش علی شاہ بیتھوی قدس سرہٗ حضرت شاہ مقبول احمد حافظ عبدالعزیز دہلوی عرف اخون صاحب علیہ الرحمۃ[1] حضرت شاہ حافظ احمد حسین خان شاہجہانپوری علیہ الرحمۃ، حضرت شاہ خلیل احمد مخاطب بہ عین اللہ صفی پوری قدس سرہٗ نے اپنے سلاسل کی اجازتیں عطا فرمائیں۔ حضرت کچھوچھوی علیہ الرحمۃ علاوہ باطنی اعلیٰ اوصاف و خصوصیات کے ظاہری شکل و صورت حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہٗ کے ہم شکل و صورت تھے۔ ارباب مشاہدہ نے اس کی تصدیق کی ہے۔ حضرت مولانا سید شاہ اظہار اشرف مدظلہٗ سجادہ نشین کچھوچھہ شریف کی روایت ہے کہ ایک بار حضرت شاہ علی حسین اشرفی میاں قدس سرہٗ حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رضی اللہ عنہٗ کے مزار پاک کے اندر سے فاتحہ پڑھ کر نکل رہے اور امام اہلِ سنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ بغرض فاتحہ جا رہے تھے کہ فاضلِ بریلوی کی نظر حضرت اشرفی میاں پر پڑی، دیکھا تو بالکل ہم شکل محبوب الٰہی تھی اسی وقت برجستہ یہ شعر کہا ؎

اشرفی اے رخت آئینہ حسنِ خوباں ؛ اے نظر کردہ و پروردہ سہ محبوباں[2]

(بقیہ حاشیہ صـ) سے تھے۔ ۱۲۰۹ھ میں ولادت ہوئی، اپنے بڑے چچا حضرت اچھے میاں اور والد ماجد حضرت شاہ آل برکات ستھرے میاں قدس سرہٗ کی آغوش شفقت و محبت میں تربیت و نشو و نما پائی، حضرت عین الحق شاہ عبدالمجید بدایونی، حضرت شاہ سلامت اللہ کشفی بدایونی قدس سرہما سے خانقاہ برکاتی میں ابتدائی درسیات پڑھ کر فرنگی محل کے علماء حضرت ملا نور صاحب اور مولانا عبدالواسع صاحب سے تکمیل کی، ۱۲۲۶ھ میں مخدوم شیخ العالم عبدالحق ردولوی قدس سرہٗ (م ۸۷۰ھ) کے عرس مبارک کے موقع پر مشاہیر علماء و مشائخ کی موجودگی میں دستار بندی ہوئی۔ اسی سنہ میں حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ کے درس حدیث میں شامل ہوئے۔ حضرت کو اجازت و خلافت حضرت اچھے میاں قدس سرہٗ سے تھی۔ حضرت شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی، امام احمد رضا فاضل بریلوی، حضرت شاہ ابوالحسن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ آپ کا بہت احترام کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ کے پاؤں کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ ہزارہا افراد تو صرف آپ کے حسنِ خداداد کی زیارت سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ [1]

آپ کی تقریر نہایت مؤثر ہوتی تھی۔ مثنوی مولانا روم منفرد انداز میں پڑھتے تھے۔ آپ سے سلسلہ اشرفیہ کو بہت فروغ ہوا۔ ہزاروں علماء آپ کے حلقۂ ارادت سے وابستہ تھے۔ آپ کے محبوب مرید اور مشہور مبلغ اسلام میر غلام بھیک نیرنگ وکیل انبالہ نے دیوانِ عرفان ترجمان کے مجموعہ بنام "تحائف اشرفی" ۱۳۱۳ھ میں مرتب کر کے شائع کیا۔ دوبارہ از ہر بکڈپو کراچی نے شائع کیا۔ آپ کا وصال ۱۱ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء کو ہوا۔ مرقد درگاہ مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ میں زیارت گاہ ہے۔ [2]

حضرت شاہ علی حسین اشرفی میاں قدس سرہٗ نے مدینہ منورہ کی حاضری کے موقع پر شیخ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ کو از خود سلسلہ عالیہ قادریہ منوریہ میں اجازت و خلافت علاوہ ازیں سلسلہ اجازت اس طرح ہے۔ حضرت مدنی قدس سرہٗ کو حضرت سید علی حسین اشرفی قدس سرہٗ سے، ان کو عارف باللہ مولانا شاہ محمد امیر احمد کاظمی قدس سرہٗ سے، ان کو قاضی خدا بخش پوری قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت شاہ منور علی الہ آبادی قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت سید کبیر الدین شاہ دہلوی قدس سرہٗ سے، ان کو حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے۔ [3]

(بقیہ حاشیہ ص) نوری جیسے یگانہ روزگار عارف آپ کے خلفاء میں تھے۔ ۱۸ ذوالحجہ ۱۲۹۶ھ کو وصال فرمایا۔ [1] غلام بھیک نیرنگ، تحائف اشرفی مطبوعہ از ہر بکڈپو، کراچی سنِ طباعت ندارد ص: ۵، ۶ [2] محمد محمود احمد قادری، مولانا: تذکرہ علماء اہلسنت ص ۱۹۰

---

[1] اذکارِ حبیب ص ۲۴ مطبوعہ لاہور [2] محمود احمد قادری، تذکرہ علمائے اہل سنت ص ۱۹۰ [3] یادداشت حکیم محمد موسیٰ امرتسری مظلہٗ۔ غلام قادر اشرفی، مولانا: مجموعہ وظائف مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت شیخ ابوالخیر قدس سرہٗ

یہ مشائخ کبار میں سے تھے۔ حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ بزرگ دمشق (شام) میں شیخ اکبر حضرت شیخ محی الدین ابن العربی قدس سرہٗ کی شہرۂ آفاق کتاب "فتوحاتِ مکیہ" کا درس دیتے تھے۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے ان سے بھی علمی اور روحانی استفادہ کیا۔ [1]

حضرت شیخ سید احمد الحریری قدس سرہٗ

حضرت سید احمد الحریری قدس سرہٗ مشائخ مدینہ میں سے تھے۔ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سید احمد الحریری قدس سرہٗ نے مجھے دلائل الخیرات شریف کی اجازت دی۔ [2]

حضرت شیخ سید الصباغی قدس سرہٗ

حضرت شیخ الصباغی قدس سرہٗ مشائخ مکہ معظمہ میں سے تھے۔ حضرت الصباغی علیہ الرحمۃ نے ۱۲۹۵ھ میں مکہ معظمہ میں امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی زیارت کی۔ حضرت مدنی علیہ الرحمۃ نے ان سے بھی علمی اور روحانی استفادہ کیا۔ [3]

---

[1] انٹرویو حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی قدس سرہٗ (ٹیپ) مملکہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہٗ لاہور

[2] " " " " " " " "

[3] " " " " " " " "

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

علامہ شیخ یوسف النبہانی علیہ الرحمۃ

یکے از مشائخ حضرت قدس سرہٗ

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل بن یوسف بن اسمٰعیل بن ناصرالدین نبہانی قدست سرہ
فلسطین کی شمالی جانب واقع قصبہ اجزم میں ۱۲۶۵ھ/۱۸۴۸-۹ء میں پیدا ہوئے یہ قصبہ
اس وقت حیفا کی سرحدوں میں واقع ہے، عرب کے ایک بادیہ نشین قبیلہ بنو نبہان کی نسبت سے
نبہانی کہلاتے ہیں، قرآن پاک والد ماجد شیخ اسماعیل نبہانی سے پڑھا، اسّی سال کی عمر کے باوجود
اللہ کے خاص فضل اور رحمت سے صحت بہت عمدہ تھی اکثر و بیشتر اوقات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں
صرف کرتے تھے، ہر روز دس پارے کی تلاوت کرتے پھر ایک ہفتے میں تین قرآن پاک ختم کیا
کرتے تھے۔

پھر علامہ نبہانی جامع ازہر مصر میں داخل ہوئے اور محرم ۱۲۸۲ھ سے رجب
۱۲۸۹ھ تک تکمیل علم میں مصروف رہے، دوران تعلیم میں انہوں نے وہاں ایسے ایسے مستند
اساتذہ سے استفادہ کیا کہ ان میں سے ایک بھی کسی دانشگاہ میں موجود ہو تو وہاں کے سینکڑوں
طلبہ کی راہ پر چلانے کے لئے کافی ہو اور تن تنہا تمام علوم میں لوگوں کی ضرورت کو پورا کرے۔
چند اساتذہ کے نام یہ ہیں:

۱۔ علامہ سید محمد دمنہوری شافعی (م ۱۲۸۶ھ)
۲۔ علامہ شیخ ابراہیم الدردیر خلیل شافعی (م ۱۲۸۷ھ)
۳۔ علامہ شیخ احمد الابیوری شافعی نابینا (م ۱۲۹۳ھ)
۴۔ علامہ شیخ حسن العدوی المالکی (م ۱۲۹۸ھ)
۵۔ علامہ شیخ سید عبدالہادی نجا الابیاری (م ۱۳۰۰ھ)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۶ علامہ شیخ شمس الدین محمد الانبابی الشافعی (اس وقت کے شیخ الازہر)

۷ علامہ شیخ عبدالرحمٰن الشربینی الشافعی

۸ علامہ شیخ عبدالقادر الرافعی الحنفی الطرابلسی (شامی پر التحریر کے نام سے ۲ جلدوں میں ان کا حاشیہ ہے۔)

۹ علامہ شیخ یوسف برقاوی حنبلی

۱۰ شیخ المشائخ علامہ ابراہیم السقا الشافعی (م ۱۲۹۸ھ) رحمہم اللہ تعالیٰ

علامہ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی سب سے زیادہ اپنے استاذ علامہ ابراہیم السقا کے معترف اور مداح دکھائی دیتے ہیں، ان سے شیخ الاسلام زکریا انصاری کی شرح التحریر اور شرح منہج اور ان پر علامہ شرقاوی اور بجیرمی کے حواشی پڑھے اور تین سال تک اُن سے فیضیاب ہوئے انہوں نے علامہ نبہانی کو سند دیتے ہوئے ان القاب سے نوازا ہے۔

الامام الفاضل والہمام الکامل والجہبۃ الالبّ
اللوذعی الادیب والالمعی الاریب ولدنا الشیخ یوسف
ابن الشیخ اسمٰعیل النبہانی ایدہ اللہ بالمعارف
ونصرہ

اندازہ کیجئے کہ اساتذہ کی نظر میں علامہ نبہانی کی کتنی قدر و منزلت تھی، اس اقتباس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علامہ مذہباً شافعی تھے۔

جب علامہ کے علم و فضل کا چرچا ہوا تو بیروت میں محکمۃ الحقوق العلیا کے رئیس (وزیر انصاف) مقرر کئے گئے، ایک عرصہ تک اس منصب پر فائز رہے، آخر عمر میں انہوں نے اپنے اوقات عبادت اور تصنیف و تالیف کے لئے وقف کر دیئے۔ اور ایک عرصہ مدینہ منورہ میں رہے۔ [1]

آپ کے سوانح نگار حضرت علامہ محمد حبیب اللہ شنقیطی (استاذ شعبہ تخصص جامع ازہر۔ مصر) کا بیان ہے کہ میں نے آپکو مدینہ طیبہ میں اتنی زیادہ عبادت و ریاضت

---

[1] ماہنامہ تاجدارِ کائنات، رامپور، یوپی، بھارت، اگست، جنوری ۱۹۸۱ء ص ۱۳ ک ۱

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کرتے دیکھا ہے، جسے دیکھ کر بے ساختہ یہ کہہ دینا پڑتا ہے کہ اتنی زیادہ عبادت وریاضت کی توفیق اللہ تعالیٰ بطور کرامت اپنے اولیاء واصفیاء ہی کو عنایت فرماتا ہے۔[۲]

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عاشق صادق تھے کہ اپنے دل کو ہمیشہ محبوب کی قیام گاہ بنائے رکھتے تھے۔

مولانا ابو النور محمد بشیر احمد مدظلہ "مدیر ماہنامہ طیبہ" کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ اپنے والد ماجد لقیہ اعلم حضرت علامہ محمد شریف محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ مجاز امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ) کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:۔

میرے والد ماجد علیہ الرحمہ نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا تھا کہ میں جب شریف مکہ کے دور میں حج کرنے گیا تو مدینہ منورہ کی حاضری اور زیارت گنبد خضرا کے شرف سے مشرف ہوتے ہوئے میں نے باب السلام کے قریب اور گنبد خضرا کے سامنے ایک سفید ریش اور انتہائی نورانی چہرہ والے بزرگ کو دیکھا جو گنبد خضرا کی جانب منہ کر کے دونوں ہاتھ باندھے کھڑے ہوئے تھے۔ یہ حضرت شیخ دلائل بہائی تھے جن کی وجاہت اور چہرے کی نورانیت دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا اور ان کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور ان سے گفتگو کرنے لگا۔ دوران گفتگو جب شریف مکہ کے بارے میں میں نے ان سے کہا کہ میں ہندوستان سے آیا ہوں اور آپ کی کتابیں جواہر البحار وغیرہ میں نے پڑھی ہیں جن سے میرے دل میں آپ کی بڑی عقیدت ہے۔ انہوں نے یہ بات سن کر مجھ پر بڑی توجہ فرمائی اور علم ہے تو میری طرف محبت سے توجہ بڑھائی اور مصافحہ فرمایا۔ میں نے ان سے عرض کیا حضور! آپ قبر انور سے اتنی دور کیوں بیٹھے ہیں؟ تو رو پڑے اور فرمانے لگے "میں اس لائق نہیں ہوں کہ قریب جاؤں"۔ اس کے بعد اکثر ان کی جائے قیام پر حاضر ہوتا رہا اور ان سے سند حدیث بھی حاصل کی۔"

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بقول حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ کی اہلیہ محترمہ کو چوراسی مرتبہ سرورِ کون و مکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا) علامہ موصوف جو شمعِ رسالت پر پروانہ وار نثار رہتے، ان کی حالت و کیفیت کے بیان سے الفاظ قاصر ہیں۔ [1]

حضرت علامہ نبہانی قدس سرہٗ نے اپنی دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رکھا، ان کی تمام تصانیف مفید ہیں اور مقبولیت عامہ کی سند حاصل کر چکی ہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ ان کی تمام تصانیف حدیث شریف اور اس کے متعلقات سے وابستہ ہیں، حدیث شریف کے علاوہ انہوں نے ان موضوعات پر خامہ فرسائی فرمائی۔ سیرت مبارکہ، علم الاسانید، اکابر علماء و مشائخ کا تذکرہ، دُرود شریف اور بارگاہِ رسالت میں پیش کئے جانے والے قصائد و جواہر پارے جو خود علامہ نے لکھے یا مذاہب اربعہ کے متقدمین اور متاخرین نے لکھے۔ ان کی تصانیف کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ان کی تمام کتابیں چھپ چکی ہیں، بلکہ بعض کتابوں کے تو کئی کئی ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔

علامہ نبہانی نے سات سو پچاس اشعار پر مشتمل قصیدۃ الرائیۃ الکبریٰ لکھا جس میں دینِ اسلام اور دیگر ادیان کا تقابل پیش کیا ہے۔ بالخصوص عیسائیت کا تفصیلی رد کیا ہے کیونکہ عیسائی آئے دن اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کرتے رہتے تھے، دوسرا قصیدہ الرائیۃ الصغریٰ پانچ سو پچاس اشعار پر مشتمل ہے جس میں سنتِ مبارکہ کی تعریف و توصیف اور بدعت کی مذمت کی اور اُن اہلِ بدعت مفسدین کا بھرپور رد کیا جو اجتہاد کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اور خُدا کی زمین پر فساد برپا کرتے ہیں۔

ان قصائد کو آڑ بنا کر بعض کفار اور منافقین نے سلطان عبدالحمید، سُلطانِ تُرکی کے کان بھرے کہ علامہ نبہانی ان قصائد کے ذریعے تمہاری رعایا میں انتشار پھیلا رہے ہیں، چنانچہ ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۳ء میں جب علامہ مدینہ طیبہ پہنچے تو انہیں شاہی حکم کے تحت نظر بند کر دیا گیا۔ علامہ فرماتے ہیں:

---

[1] اختر شاہجہانپوری، مقدمہ جواہر البحار (اردو) مطبوعہ لاہور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حبست فی المدینہ مدۃ اسبوع لکن بالاکرام والاحترام۔

مجھے مدینہ منورہ میں ایک ہفتے تک قید رکھا گیا، لیکن عزت و احترام کے ساتھ۔

قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مہاجر مدنی خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہما اس واقعہ کے عینی شاہد تھے انہوں نے یہ واقعہ تفصیل سے بیان فرمایا اور مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری نے اسے قلم بند کیا، انہی کے الفاظ میں تفصیل ملاحظہ ہو:

ایک دفعہ سیدنا ابراہیم پاشا نے مدینہ منورہ کے گورنر (عبدی پاشا) کو علامہ نبہانی کی گرفتاری کا حکم دیا، گورنر علامہ کا [illegible] تھا، آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطان کا حکم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

https://ataunnabi.blogspot.in

کی بارگاہِ اقدس میں صلوٰۃ وسلام کے ساتھ یوں استغاثہ عرض کریں ؛

صلی اللہ علی النبی الامی صلے اللہ وسلم صلوٰۃً وّ

سلاماً علیک یارسول اللہ قلت حسلیتی انت وسلیتی

ادرکنی یا سیدی یارسول اللہ۔

حضرت قطب الوقت (مولانا ضیاء الدین مہاجر مدنی قدس سرہٗ) نے فرمایا چنانچہ ہم نے ابھی تین دن تک ہی اس درود شریف کے ساتھ استغاثہ پیش کیا تھا کہ سلطان عبدالحمید کے گورنر بصری کو پیغام ملا حضرت الشیخ یوسف النبہانی کو باعزت بری کر دیا جائے۔[۳]

علامہ نبہانی فرماتے ہیں :

جب حکومت پر واضح ہوگیا کہ میں پورے خلوص کے ساتھ دین اسلام کی خدمت کر رہا ہوں اور دین متین اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے دفاع کر رہا ہوں تو میری رہائی کا حکم صادر کر دیا گیا اور حکومت کے ذمہ دار افسر نے گرفتاری پر معذرت پیش کی۔[۴]

علامہ نبہانی کی تصانیف عالیہ کی فہرست حسب ذیل ہے :

۱ الفتح الکبیر فی ضم الزیادات الی الجامع الصغیر

جامع صغیر اور اس کے حاشیہ "زیادۃ الجامع الصغیر" پر مشتمل ہے، یہ دونوں کتابیں چودہ ہزار چار سو پچاس حدیثوں پر مشتمل تھیں علامہ نبہانی نے انہیں حروف معجم کے مطابق مرتب کیا ہر حدیث کے بارے میں بتایا کہ یہ کس نے روایت کی ہے اور ان کا اعراب بھی بیان کیا، یہ کتاب مطبوعہ مصطفےٰ البابی الحلبی واولادہ مصر کی طرف سے تین جلدوں میں علامہ کے وصال کے بعد چھپی۔

۲ منتخب الصحیحین : تین ہزار دس حدیثوں پر مشتمل ہے اور اعراب وحرکات مکمل طور پر لگائے گئے ہیں۔

۳ قرۃ العینین علی منتخب الصحیحین، منتخب الصحیحین پر حاشیہ

۴ وسائل الوصول الیٰ شمائل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۵ افضل الصلوٰت علی سید السادات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

۶ الاحادیث الاربعین فی وجوب طاعۃ امیر المؤمنین۔

۷ النظم البدیع فی مولد الشفیع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۸ البہجۃ الانیقہ (طیبۃ الغراء) فی مدح سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم۔

۹ الاحادیث الاربعین فی فضائل سید المرسلین۔

۱۰ الاحادیث الاربعین فی امثال افصح العالمین۔

۱۱ قصیدۃ سعادۃ العباد فی موازنۃ بائنت سعاد۔

۱۲ مثال نعل الشریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۳ حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۴ سعادۃ الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم

۱۵ السبحات البہاوی فی مدح سید العباد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۶ خلاصۃ الکلام فی تاریخ خیر الانام۔

۱۷ [illegible]

۱۸ الفضائل الحمیۃ فی الاربعین من الاحادیث العلویۃ للفتح الباریہ

۱۹ الاحادیث المشتملۃ علی الاوصیاء والاذکار النبویہ

۲۰ [illegible]

۲۱ الجوہرۃ النبہانیۃ فی المدائح النبویہ واسماء رجالہا (جلد اول و ثانی)

۲۲ نجوم المہتدین فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، والرد علی اعداء الرحمان الشیطین

۲۳ ارشاد الحیاری فی تحذیر المسلمین من مدارس النصاریٰ التی انکرت ابن مریم

۲۴ جامع الثناء علی اللہ وہو یشتمل علی جملۃ من الاحسناب اکابر الاولیاء۔

۲۵ منہج الکروب، وبلیہ حزب الاستغاثات، وبلیہ احسن الوسائل فی نظم اسماء

۲۶ وبلیہ کتاب الاسماء فیما لسیدنا محمد من الاسماء۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۲۷ البرہان المسدد فی اثباتِ نبوۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ودلیل التجار الی اخلاق الاخیار۔

۲۸ والرحمۃ المہداۃ فی فضل الصلوات وحسن الشرعۃ فی مشروعیۃ صلاۃ الظہر بعد الجمعۃ ورسالہ۔

۲۹ التحذیر من اتخاذ الصور والتصویر، وتنبیہ الافکار لحکمۃ اقبال الدنیا علی الکفار۔

۳۰ سبیل النجاۃ فی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ۔

۳۱ القصیدۃ الرائیۃ الکبریٰ فی مجموعۃ منہا سعادۃ الانام فی اتباع دین الاسلام۔

۳۲ ومختصر ارشاد الجباری۔

۳۳ الرائیۃ الصغریٰ فی ذم البدعۃ ومدح السنۃ الغراء۔

۳۴ جواہر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم۔ (چار جلدوں)

۳۵ تہذیب النفوس فی ترتیب الدروس مختصر ریاض الصالحین للنووی۔

۳۶ اتحاف المسلم بعد خاصا بما ذکرہ صاحب الترغیب والترہیب من احادیث البخاری ومسلم۔

۳۷ جامع کرامات الاولیاء ومعہ رسالۃ فی اسباب التالیف (دو جلدوں میں)

۳۸ دیوان المدائح المسمی العقود اللؤلؤیۃ فی المدائح النبویۃ۔

۳۹ الاربعین، اربعین من احادیث سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وہو کتاب نفیس جامع۔

۴۰ الدلالات الواضحات شرح دلائل الخیرات، ویلیہا المبشرات المنامیۃ۔

۴۱ صلوات الثناء علی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

۴۲ القول الحق فی مدح سید الخلق صلے اللہ علیہ وسلم

۴۳ الصلوات الانیقۃ فی الکمالات المحمدیہ

۴۴ ریاض الجنۃ فی اذکار الکتاب والسنۃ۔

۴۵ الاستغاثۃ الکبریٰ بالاسماء اللہ الحسنیٰ

۴۶ جامع الصلوات علی سید السادات

۴۷ اشرف فی المؤبد لآلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۴۸ الانوار المحمدیۃ مختصر المواہب اللدنیۃ۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۴۹ صلوات الاخیار علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵۰ تفسیر قرۃ العین من البیضاوی والجلالین

۵۱ البشائر الایمانیۃ فی المبشرات المنامیۃ

۵۲ الاسالیب البدیعۃ فی فضل الصحابۃ واتباع الشیعۃ ۔

علامہ نبہانی راسخ العقیدہ مسلمان اور سچے عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تھے کسی شخص یا گروہ کو بارگاہِ رسالت میں گستاخی اور بے ادبی پاتے تو بے دھڑک اس کی تردید کرتے اور کسی طرح کی رو رعایت روا نہ رکھتے، ابن تیمیہ کے علم و فضل اور خدمات کے قائل ہونے کے باوجود اس پر سخت رد کیا کیونکہ وہ [illegible] انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر حاضری کی [illegible] فرماتے ہیں:

جب ایسے شخص نے [illegible] اور اس کے شاگرد ابن قیم اور ابن عبدالہادی ——— ایسے اکابر پر جرأت کر ڈالی ہے کہ اگر اس مسئلے کا تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہوتا تو میں کہتا کہ [illegible] ہے میں ایک مدت تک مبتلا رہا یہاں تک کہ میں نے [illegible] جب میں نے دیکھا کہ ان لوگوں کی کتابیں پھیل رہی ہیں تو میں نے یہ مناسب سمجھا کہ [illegible] اٹھا رکھے

اگر میں نے ان کے خلاف جہاد کا [illegible] انبیاء کرام صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم اور اولیاء کرام کے [illegible] اور ان سے استعانت کرنے والے ایمانداروں پر جرأت کی ہے اور [illegible] سے شمار کیا ہے، ان کی جرأت اور دیدہ دلیری اس سے بڑی ہے کہ [illegible] کوئی نسبت نہیں ہے۔ ل

ایک جگہ علامہ نبہانی نے خود یہ سوال اٹھایا ہے کہ ابن تیمیہ وغیرہ کا علم و فضل ان کے مخالفین کے نزدیک بھی مسلّم ہے، اگر ان کے نزدیک انبیاء و اولیاء کے مزارات کے لیے جمہور مسلمانوں کا سفر کرنا اور ان سے استعانت کا طلب ثابت نہ ہوتا تو وہ انہیں مشرک قرار دیتے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کی جسارت نہ کرتے ۔

اس سوال کا جواب یہ دیا کہ آئمہ بدعت وہ ہوا بھی بڑے بڑے علماء ہوئے ہیں ، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہی میں رہنے دیتا ہے ، اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے کہ آپ کی امت میں دین کے معاملے میں اختلاف ہوگا اس لئے ہمیں حکم دیا کہ ہم سوادِ اعظم کا ساتھ دیں ، سوادِ اعظم جمہور مسلمان ہیں یعنی مذاہب اربعہ (مذہب حنفیؒ ، شافعیؒ ، مالکیؒ اور حنبلیؒ) کے متبعین اور ہمارے مشائخ صوفیہ اور اکابر محدثین امت محمدیہ یہی ہیں اور یہ سب ابن تیمیہ کی بدعات کے مخالف ہیں اور ان میں ایسے ایسے حضرات ہیں جن کا علم اس سے زیادہ ، سمجھ زیادہ دقیق ، ذوق زیادہ سلیم اور معرفت بہت ہی وسیع ہے ، اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے اسوقت تک لاکھوں ایسے حضرات ہوئے ہیں جو علم و فضل میں ہر اعتبار سے ابنِ تیمیہ سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں ، کیا وہ تمام بزرگ اور ساری امتِ مسلمہ سفرِ زیارت اور استعانت کے سبب گمراہ ہوگی ، ابن تیمیہ اور گروہ وہابیہ حق و ہدایت پر ہوگا ؟ یہ ایسی بات ہے جسے کوئی نرا جاہل بے عقل اور ذوق سلیم سے عاری ہی قبول کرے گا خصوصاً اُن بدعات میں سے جسکی شدید اور فاش قبیح ظاہر ہے اور از قبیل خیالات واوہام ہے ، ائمہ اسلام کی آراء میں سے نہیں ہے ۔"

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں فرماتے ہیں ؛

وہ ابن تیمیہ سے پانچ سو سال بعد آیا اور اسکی بدعت کو زندہ کرنے کے لیے فتنے اٹھائے کہ ان کے سبب شر اور بلا عام ہوگئی ، خون کے سمندر بہا دیئے گئے اور اتنے مسلمانوں کی جانیں تلف کی گئیں کہ ان کو تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے ۔

علامہ نبہانی اپنا ایک عجیب خواب بیان کرتے ہیں ؛

میں نے ۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ پیر کی شب خواب میں دیکھا کہ میں قرآن پاک آیات مبارکہ بکثرت تلاوت کر رہا ہوں ، گویا کوئی لکھوانے والا مجھے لکھوا رہا ہے ، مجھے اس وقت خاص طور پر وہ آیات یاد نہیں البتہ اتنا یاد ہے کہ ان میں بعض انبیاء کرام کے اوصاف ، دشمنوں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے خلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی امداد اور انہیں صبر کا حکم تھا۔ خصوصاً سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا ذکر تھا بہت دیر تک میں اُن آیات کو پڑھتا رہا اور اسی حالت میں بیدار ہوگیا، میں نے اس خواب کی یہ تعبیر نکالی کہ یہاں مصر میں محمد عبدہٗ مصری کی جماعت کی طرف اشارہ ہے، میں نے پانچ سو پچاس اشعار پر مشتمل القصیدۃ الرائیۃ الصغریٰ میں ان کی، ان کے شیخ مذکور (محمد عبدہٗ) اس کے شیخ جمال الدین افغانی اور محمد عبدہٗ کے شاگرد، جریدہ المنار کے ایڈیٹر اور ان سب سے زیادہ شریر رشید رضا کی مذمت کی۔

میں نے خواب میں اشارہ ان اشعار کی طرف اس لیے سمجھا کہ اس خواب سے تین دن پہلے ان میں ایک شخص میرے گھر آیا اور آرزو ہوئی ہے کہنے لگا کہ میں محمد عبدہٗ اور جمال الدین افغانی سے تعرض نہ کروں کیونکہ ان کا [illegible] رشید رضا کے سبب ناراض ہے اور مجھے اذیت دینا چاہتی ہے۔

ان اقتباسات کے پیش کرنے سے مقصد یہ دکھانا ہے کہ مقام نبوت کس قدر راسخ العقیدہ تھے اور ان کی محبت کے سوتے کہاں سے پھوٹتے تھے۔

عرب ممالک میں مقام نبوت اور ہندوستان میں نام احمد رضا نے ایک ہی [illegible] تھے کہ افکار و نظریات میں ایک دوسرے سے ہم آہنگ رکھتے تھے۔ مولانا احمد رضا کی تصنیف لطیف "الدولۃ المکیہ" پر بے مثال تقریظ لکھتے ہوئے [illegible] سید عبدالباری صاحب (جو بعد میں مفتی مکہ بنے) لکھتے ہیں کہ [illegible] میرے پاس بھی، میں نے اول سے آخر تک اس کا مطالعہ کیا اور اسے تمام دینی کتابوں میں بہت ہی نفع بخش اور مفید پایا۔ اس کے دلائل بہت قوی ہیں جو بڑے امام اور علامہ ہی سے ظاہر ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور اپنی نوازشات سے انہیں راضی رکھے اور ان کی پاکیزہ امیدوں کو بر لائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے بارگاہ الٰہی میں دعا ہے کہ وہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اس کتاب کے مصنف لیے افراد زیادہ سے زیادہ پیدا فرمائے، جو امت اسلام ہوں، اسلام کے حامی ہوں اور کفار اور اہل بدعت کے رد میں مشغول رہیں۔ لیے علماء عظیم مجاہد اور دین کی حدود کے محافظ ہیں۔ [1]

حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی قدس سرہٗ کا وصال بیروت میں ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۲ء ماہِ رمضان المبارک کی ابتداء میں ہوا، آپ کا آخر تک یہ معمول رہا کہ باقاعدگی سے فرض ادا کرنے سے علاوہ کثرت سے نوافل ادا کرتے اور بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ درود و سلام پیش کرتے، عبادت اور اتباع سنت کا نور آپ کے چہرہ پر چمکتا رہتا تھا۔ [2]

نقوش رسول نمبر، لاہور

جلد اول، ۶۹۱ تا ۶۹۷

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اقوالِ ضیاؔ

ضیائے ملت حضرت شیخ سید ضیاء الدین احمد القادری المدنی قدس سرہ العزیز

- جو شریعت کا پابند نہیں وہ طریقت کا بھی نہیں۔
- اللہ تعالیٰ کا بہترین عطیہ ہے اس کی دل سے قدر کرو۔
- میں نے سب سے پہلے ان کی آنکھوں میں محبت کا رنگ دیکھا۔
- میں نے زندگی میں ثابت قدمی کا درس اپنی ماں سے سیکھا۔
- ایک عورت کی تعلیم کنبے کی تعلیم ہے اور مرد کی تعلیم صرف اس کی تعلیم ہے۔
- خواہش پرستی مہلک دشمن ہے اور بُری عادت زبردست دشمن ہے۔
- جو شخص اپنے کام کو پسند کرتا ہے اس کی عقل میں فتور آجاتا ہے۔
- دولت کی مستی سے خدا کی پناہ مانگو اس سے بہت دور میں ہوش اڑتا ہے۔
- دنیا بہت بُری چیز ہے جو اس میں پھنسا وہ پھنستا ہی چلا جاتا ہے اور جو اس سے دُور بھاگتا ہے اس کے قدموں میں ہوتی ہے۔
- کسی نیک عمل کی توفیق ہونا ہی قبولیت کی نشانی ہے۔
- نجد کی مٹی میں خیر نہیں ہے۔
- مدینہ منورہ میں اگر کسی کا خط پڑھا جاتا ہے یا اُس کا ذکر کیا جاتا ہے یا اُس کا نام لیا جاتا ہے تو یہ اُس کی خوش نصیبی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

خُلفاءؔ

حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد قادری مدنی قدس سرہٗ نے جن خوش بخت علماء ومشائخ کو خلافت واجازت سے سرفراز فرمایا، ان کے نام ورج ذیل ہیں۔

سعودی عرب

۱ فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ مفتی فضل الرحمٰن قادری مدظلہ العالی مدینہ منورہ
(خلف الرشید حضرت قطب مدینہ قدس سرہٗ)

۲ حضرت علامہ مفتی شیخ محمد بن علوی بن عباس المالکی الحسنی استاذ مسجد الحرام، مکہ مکرمہ

۳ شیخ العلماء حضرت علامہ مفتی سید محمد علی مراد حنفی مفتی اعظم شام (نزیل مدینہ منورہ)

جنوبی افریقہ

۴ پیر طریقت حضرت مولانا محمد ابراہیم خورشید صدیقی رضوی، ڈربن (نزیل ماریشس۔ افریقہ)

بھارت

۵ ابو المساکین حضرت مولانا مفتی محمد ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۶۲ھ) پیلی بھیت

۶ شیر بیشۂ اہل سنت حضرت مولانا حشمت علی خاں لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۰ھ)

۷ عاشق رسول حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عباسی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۸۱ء) وحام نگر۔ اڑیسہ

۸ غازی ملت حضرت مولانا محبوب علی رضوی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۵ھ) بمبئی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۹ پیرِ طریقت حضرت مولانا مفتی رفاقت حسین کانپوری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۸۳ھ) کانپور

۱۰ حضرت حافظ شجاع الدین قادری ضیائی (دھوردہا۔ ضلع ہمیرپور۔ یو۔ پی)

۱۱ حضرت شیخ الطریقت علامہ مظفر احمد ضیائی (رانا گنج۔ بدایوں)

۱۲ حضرت مولانا مفتی محمد وجیہ الدین غازی پوری (پیلی بھیت) م ۱۳۸۱ھ غازی پور

۱۳ حضرت مولانا مفتی محمد طیب رضوی بمبئی

۱۴ حضرت علامہ مفتی محمد شاہد فضلی ـــــ پیلی بھیت

۱۵ حضرت [illegible]

۱۶ حضرت [illegible]

۱۷ حضرت مولانا [illegible] کانپور

۱۸ شیخ [illegible] کانپور شریف

۱۹ حضرت علامہ [illegible]

۲۰ حضرت مولانا [illegible]

۲۱ حضرت [illegible]

۲۲ حضرت [illegible]

۲۳ حضرت مفتی [illegible]

۲۴ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد [illegible] (بر پاکستان فتح پیلی)

۲۵ حضرت شیخ القرآن مولانا [illegible]

۲۶ نقیب اہل سنت حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی [illegible]

۲۷ پیر طریقت حضرت ابو الخیر محمد عبد اللہ خان نقشبندی مجددی [illegible] پشاور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۲۸ شیخ الطریقت حضرت قاری محمد مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۸۳ء) کراچی

۲۹ حضرت مولانا غلام رضا علوی راولپنڈی

۳۰ حضرت مولانا شاہ تراب الحق قادری (ممبر پاکستان ممبر قومی اسمبلی) کراچی

۳۱ شیخ طریقت حضرت مولانا غلام قادر اشرفی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۷۹ء) لالہ موسیٰ

۳۲ استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی تقدس علی خاں رضوی بریلوی پیر جو گوٹھ سندھ

۳۳ حکیم اہل سنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری چشتی نظامی قادری لاہور

۳۴ شیخ طریقت حضرت صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی قدوسی قادری چشتی (م ۱۹۸۳ء) کراچی

۳۵ خطیب پاکستان حضرت مولانا الٰہی بخش قادری ضیائی لاہور

۳۶ عمدۃ المقررین حضرت مولانا محمد محفوظ الحق شاہ بورے والہ

۳۷ حضرت مولانا محمد عبد الخالق شاہ " "

۳۸ فاتح عیسائیت حضرت مولانا ابو النصر محمد منظور احمد شاہ ساہیوال

۳۹ مجاہد ملت حضرت مولانا عبد الستار خاں نیازی لاہور

۴۰ حضرت مولانا محمد سعید شبلی قادری حامدی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۸۲ء) ساہیوال

۴۱ فاضل شہیر علامہ سید حسین الدین شاہ راولپنڈی

۴۲ حضرت شیخ الحدیث حافظ محمد احسان الحق فیصل آباد

۴۳ فاضل جلیل حضرت مولانا محمد منظور احمد فیضی اوچی. احمد پور شرقیہ

۴۴ حضرت مولانا مفتی سید زاہد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۷۸ء) فیصل آباد

۴۵ حضرت مولانا الحاج لطیف احمد چشتی کامونکی (گوجرانوالہ)

۴۶ حضرت مولانا محمد علی شیخ الحدیث جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور

۴۷ حضرت مفتی غلام سرور قادری رضوی لاہور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سفرِ آخرت

حضرت سیدنی مدنی مدظلہ العالی رمضان سے دو ماہ قبل کچھ عجیب کیفیت طاری تھی، کچھ ارشاد فرماتے تو کسی کی سمجھ میں نہ آتا۔ بعض اوقات آپ بار بار استرحام فرماتے کہ آپ قبلہ میں تشریف لائیے اور کبھی کسی سے پاس مسلح تشریف فرما ہوتے تھے، ان کے لئے جگہ چھوڑ دو، ان کے لئے جگہ خالی کرو۔ اس کو سمجھنا بے اول ہے۔ حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ جب تک قدس سرہ میں ادا ہوتے تھے تو حضرت سلام میں ان کے لئے جگہ خالی کر دو، پھر زمانہ حضرت بے عقل میں آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت کے باعث کھڑا نہیں ہوتا۔ آخری ایام میں آپ کو مدینہ منورہ کے خیال میں لے جاتا رہا۔ یہی پہلے معمول کے مطابق جلسہ و شریعت کا اہتمام کرتے تھے۔ [illegible] میں رہے، الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

[illegible] رات کو طبیعت کچھ بحال ہوئی اور کچھ [illegible] بتلائے [illegible] بمطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۱ء بدھ کو طبیعت کچھ بحال ہوئی اور دوا پینے کے لئے بتایا، حضرت نے پہلے انکار فرمایا لیکن جب احباب نے اس پر اصرار کیا تو حضرت نے دوا پی لی۔ پھر فرمایا الحبیب والحبیب الحبیب۔ یہ سن کر حضرت کچھ دیر مراقبہ میں رہے پھر ایک گلاس دودھ نوش فرمایا۔ تقریباً بارہ بجے دن حضرت خواجہ الشقلین میرزا محمد المدعو بہ سید عبداللہ بلیانی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین جیلانیہ کے خطیب شیخ صبیح حامت برکاتہم العالیہ تشریف لائے، حضرت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

وفات کرنے والے یہ آخری شخص ہیں، چند لمحے بعد جمعہ کی اذان کے لیے مؤذن نے اللہ اکبر کہا اور حضرت مدنی قدس سرہٗ نے کلمہ شریف پڑھ کر جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ کے وصال کی خبر مدینہ منورہ، پاک و ہند اور دوسرے ممالک کے مسلمانوں میں تیزی سے پھیل گئی، جو کہ حج کے بعد مدینہ منورہ آئے ہوئے تھے۔ بعد نماز جمعہ بوقت اذانِ عصر آپ کو غسل دیا گیا۔ غسل میں حضرت مدنی کے صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ، حضرت کے خادم ابوالقاسم سمین مہاجر مدنی رح، قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمۃ (کراچی)، مولانا ریحان رضا بریلوی، مفتی محمد نور اللہ بصیر پوری علیہ الرحمۃ، علامہ اشرف القادری (یونان)، جناب حنیف بھائی، عبدالقیوم، اقبال سلیمان، اقبال صوفی، ڈاکٹر محمد عاشق فیضی، سید کاظم اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔

بعد ازاں حلقہ قادریہ مدینہ منورہ کے احباب و غیرہم نے کفن پہنایا، سر کے نیچے خاکِ حجرہ شریف، غلاف روضۂ مطہرہ، غلاف قبر اطہر، حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ کی تربت مبارک کے غلاف کا ٹکڑا، اور مختلف عطر اور پھول ڈالے گئے۔ پھر کفن شریف باندھا گیا، بعد نماز عصر درود و سلام اور قصیدہ بردہ شریف کی گونج میں جنازہ اٹھایا گیا، مسجد نبوی شریف میں باب رحمت سے داخلہ ہوا، محراب نبوی میں منبر شریف کے قریب جنازہ رکھا گیا، فضیلۃ الشیخ علامہ مفتی محمد علی مرادستی دامت برکاتہم العالیہ خلیفہ مجاز حضرت مدنی قدس سرہٗ نے نماز جنازہ پڑھائی پھر دعا ہوئی، اس کے بعد تین منٹ تک آپکا جنازہ مواجہہ شریف میں رکھا گیا۔ آپ کی میت و چارپائی پر اس وقت وجدانی حرکت و کیفیت کا مشاہدہ کیا گیا، اتنی ہی دیر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پائنتی جنازہ رکھا گیا۔ سوگواروں کے عظیم ہجوم کے ساتھ جنازہ باب جبریل سے باہر لایا گیا، ازدحام کی یہ کیفیت تھی کہ باب عمر سے گزرتے ہوئے بیسیوں آدمی زخمی ہو کر گرے ہے

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بلند آواز سے کلیسہ کا ذکر ہو رہا تھا، کچھ لوگ امام بوصیریؒ کا قصیدہ بردہ شریف پڑھ رہے تھے، کچھ اعلیٰحضرت فاضلِ بریلوی کا مشہور نذرانہ عقیدت مصطفیٰ جانِ رحمت پر لاکھوں سلام" پڑھ رہے تھے اور کچھ لوگوں کی زبان پر اعلیٰ حضرت کی مشہور نعت تھی، "کبھی بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود"

جنت البقیع میں آمد جانے کی اجازت نہیں، حکومت کے مقرر کردہ آدمی ہی دفن کرتے ہیں لیکن مولانا فضل الرحمٰن مدنی نے کچھ پردہ داں کی انتظامیہ سے، رازداری کے ساتھ کہا کہ میں کسی کو نہ روکوں، اس طرح تمام احباب جنازہ کے ساتھ جنت البقیع میں داخل ہو گئے۔ مولانا فضل الرحمٰن نے خود قبر میں اتر کر حضرت [illegible] اس کے بعد تمام احباب نے باری باری مٹی دی، تمام احباب درود شریف پڑھتے رہے۔ تدفین کے بعد مولانا فضل الرحمٰن [illegible] قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر [illegible] جنازہ میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

https://ataunnabi.blogspot.in

تک مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے اور حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے قدم بقدم اس آرزو میں زندگی بسر کردی کہ مدینہ طیبہ میں جنت البقیع کی خاک پاک نصیب ہو جائے اور بالآخر انہوں نے یہ مقدس آرزو پالی۔ ؎

خاک طیبہ کی طلب میں خاک ہوئی یہ زندگی
خاک طیبہ اچھی، اپنی زندگی اچھی نہیں

حضرت فرمایا کرتے تھے میں وقار کے ساتھ رہا ہوں اور وقار کے ساتھ جاؤں گا، ہر روز عشاء کی نماز کے بعد آپ کے ہاں محفل میلاد منعقد ہوتی تھی، جس میں خصوصی طور پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کا کلام پڑھا جاتا تھا اور جب نعت خوان اشارۃً قریب سے "ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں" پڑھتے تو کیف و سرور کا عجیب عالم ہوتا۔

الحمد للہ! گنبد خضراء کے سایہ میں باب مجیدی کے پاس اب بھی وہ محفل جمتی ہے، جس کی سرپرستی حضرت فرزند ارجمند مولانا فضل الرحمٰن مدنی مدظلہ العالی فرماتے ہیں، اور حسب سابق آخر میں دعا کے بعد تمام حاضرین میں لنگر تقسیم کیا جاتا ہے، وہاں صلوٰۃ وسلام بیٹھ کر پڑھا جاتا ہے، آخری شعر یہ ہوتا ہے ؎

یعنی وہ اعلیٰ حضرت بریلی کے شہ
جن کی باب مجیدی میں چمکی ضیاء
ایسے پیر طریقت پہ لاکھوں سلام

حضرت شیخ علامہ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا عرس ۲۲ ستمبر ۱۹۸۲ء کو جبل اُحد کے متصل حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کے دامن میں دانیال میں منعقد ہوا۔ [1]

---

[1] مکتوب مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری (لاہور) بنام راقم (خلیل احمد) محررہ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۱ء
ماہنامہ اعلیٰ حضرت (بریلی)، ش جنوری ۱۹۸۲ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

(بقیہ حاشیہ)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

یا اللہ علیہ السلام ۹۲ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت شیخ العرب والعجم عاشق رسول اکرم

الحاج مولانا ضیاء الدین احمد قادری

خلیفہ ارشد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی محدث مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

بتاریخ ۲۹ اکتوبر ۱۹۹۱ء

جمعرات بعد نماز عشاء

بنڈہ

بمقام: جامع مسجد ظفریہ (جی۔ٹی روڈ) مریدکے

خطاب:

قائد اہل سنت الحاج الحافظ حضرت مولانا

شاہ احمد نورانی

دامت برکاتہم

صدر آل ورلڈ اسلامک مشن

صدارت:

پیر طریقت حضرت علامہ الحاج سید

حیدر حسین شاہ

نبیرہ امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری

مہمانان خصوصی

فاضل جلیل حضرت علامہ مفتی مختار احمد تعیمی مدظلہ — الحاج محمد عبدالحکیم شرف قادری

اکابر اہلسنت:

- نبیرہ حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی
- خطیب ملت حضرت مولانا الحاج مفتی خلیل احمد قادری
- حضرت مولانا ملک محمد اکبر خان ساقی
- حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی
- حضرت مولانا الحاج محمد لطیف صاحب

خطاب قرآن حکیم:

جناب الحاج قاری محمد بخش صاحب

شیخ سیکرٹری:

حضرت مولانا الحاج محمد منشا تابش

خطیب جامع مسجد ظفریہ مریدکے

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم:

خوشتر گرامی شرقپوری

لیاقت کلی یادگار اور سنی نعت خوان

شرکت فرمائیں گے

میزبانی

مدرسہ تعلیم القرآن

جامعہ ظفریہ

ممتاز علماء کرام:

- حضرت مولانا سید ملک حسین شاہ صاحب بخاری
- حضرت مولانا الحاج سید میر حسین شاہ صاحب نقشبندی
- حضرت مولانا سید ہدایت حسین شاہ صاحب
- حضرت مولانا سید امیر حسین شاہ صاحب نقشبندی
- حضرت مولانا الحاج محمد عارف صاحب قادری
- حضرت مولانا الحاج محمد اسحاق صاحب
- حضرت مولانا الحاج قاری غلام عباس صاحب نقشبندی
- مولانا الحاج مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی
- مولانا الحاج محمد لطیف صاحب چشتی گولڑوی
- مولانا الحاج قاری محمد بخش صاحب قادری
- مولانا الحاج قاری محمد منشا تابش صاحب قادری

الداعی الی الخیر: پیر بہاؤالدین سہروردی بانی جامعہ ظفریہ جی۔ٹی روڈ مریدکے ضلع شیخوپورہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قطعاتِ تاریخ وصال

ماہنامہ المیزان بمبئی
اپریل ۱۹۸۲ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت شیخ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر

مولانا فضل الرحمٰن گنوری کے نام

ایک تاریخی تعزیت نامہ

تواریخ وصال ہادیٔ بلاد	ملال افزا تاریخ	بنگاہ سیدی فضل الرحمٰن	ادب آگاہ مولانا فضل الرحمٰن
۱۴۰۱	۱۴۰۱	۱۴۰۱	۱۴۰۱

سیدی سندی حضرت مدنی سلام علیک	جانشین وحید ضیاء الدین احمد	
۱۴۰۱	۱۴۰۱	

باب صفا جانشین ضیاء	السلام علیکم ورحمۃ اللہ	زندہ باشی	آہ سیدی
۱۴۰۱	۱۴۰۱		۱۴۰۱

یہ تاریخی نامہ	وصال کعبۂ من مولانا ضیاء الدین احمد	وصال ضیاء الدین احمد قادری	
۱۴۰۱	۱۴۰۱	۱۴۰۱	

وصل سیدی مولانا ضیاء الدین احمد مدنی	وصال ولی عالم مولانا ضیاء الدین احمد		
۱۴۰۱	۱۴۰۱		

پر مشتمل۔ ان کا ابراہیم غلام۔ پیش کرتا ہے اور۔ تعزیت سرور اولیاء۔ کر رہا ہے۔

۱۴۰۱	۱۴۰۱

درگاہ سیدی مولانا ضیاء الدین احمد۔ میں میرا سلام اور نذرانۂ ثواب پیش کر دیں۔

۱۴۰۱

آہ محفل سلوک اُجڑ گئی۔ خاتم محفل سالک کامل نہ رہا۔ عالم زہد و تقوےٰ ویران

۱۴۰۱

ہوگیا۔ زاہد عالم خاتم جام محفل۔ روپوش ہوگیا۔ زمانہ مرثیہ خواں ہے۔

۱۴۰۱

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فدائے ملی جہاں مولانا ضیاء الدین احمد مدنی ۔ پاک نگاہ رخصت ہوا ۔

قادری رضوی جلوہ گاہ ۔ سوگ میں ۔ یہ مکتب بزم رضوی ۔ چھپ گیا ۔ خاتم حبس اصحاب نہم

خوش ہوگیا ۔ داماد کی محفل میں روان ہوگئی ۔ وہ ہی محفل خاتم اصفیاء ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

https://ataunnabi.blogspot.in

مولانا فضل الرحمٰن خلف الرشید مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ کے نام

تاریخی مکتوب

از مبلغ اسلام مولانا محمد ابراہیم صاحب خوشتر، مانچسٹر، انگلینڈ

بنگاہ سیدی فضل الرحمٰن ۔ ادب آگاہ مولانا فضل الرحمٰن ۔ سیدی سندی حضرت مدنی سلام علیک

۱۴۰۱ ۱۴۰۱ ۱۴۰۱

جانشین وحید ضیاء الدین احمد۔ باب صفا جانشین ضیا ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ، زندہ باشی

۱۴۰۱ ۱۴۰۱ ۱۴۰۱

آہ سیدی ۔ یہ تاریخی نامہ ۔ وصال کعبۂ من مولانا ضیاء الدین احمد۔ وصال ضیاء الدین احمد قادری

۱۴۰۱ ۱۴۰۱ ۱۴۰۱

وصالِ سیدی مولانا ضیاء الدین احمد مدنی ۔ وصال ولی عالم مولانا ضیاء الدین احمد۔ پرمشتمل ۔ انکا ابراہیم غلام

۱۴۰۱ ۱۴۰۱ ۱۴۰۱

حاضر کر رہا ہے۔ اور ۔ تعزیت سرور اولیاء ۔ کر رہا ہے درگاہ سیدی مولانا ضیاء الدین احمد

۱۴۰۱ ۱۴۰۱

میں راقم الحروف کا سلام اور نذرانۂ قواب پیش کر دیجئے ۔ آہ محفل سلوک اجڑ گئی۔ خاتمِ محفل سالکِ کامل ۔ نہ رہا ۔ عالم زہد و تقوے ویران ہوگیا۔ زاہد عالم خاتم جام محفل

۱۴۰۱

روپوش ہوگیا ۔ زمانہ مرثیہ خواں ہے ۔ فدائے ولی جہان مولانا ضیاء الدین احمد مدنی۔

۱۴۰۱

پاک نگاہ رخصت ہوا ۔ قادری رضوی جلوہ گاہ ۔ سونی ہے ۔ بدر فلک بزم رضوی ۔ چھپ گیا۔

۱۴۰۱ ۱۴۰۱ ۱۴۰۱

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہادیٔ محفل خاتم اصفیا - محبِ مولیٰ حضور جانِ اصفیا ہے - ختم مجلس اصحاب فہم

۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۱

خوش ہوگیا۔ داناؤں کی مجلس ویران ہوگئی۔ اسلاف تو عالم فانی چھوڑ ہی چکے تھے۔ آہ

خاتم اسلاف جو دل صنکی عالم خلد بریں ہوا صلوٰۃ تائب خیر رسل یا رب۔

۱۴۰۱

حاضر و ناظر رسول اللہ علیہ وسلم ہیں ہمارے مغالب المکرمین یا عبد الشاکر

۱۴۰۱

مرجا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

منقبت

عشق کا پیکر شرع کا پاسباں جاتا رہا
منزلِ مقصود کا روشن نشاں جاتا رہا

روتے ہیں چھوٹے بڑے اُن کا دُعا گو چل بسا
اہلِ سُنّت کا کفیل اور پاسباں جاتا رہا

وہ رہا تو برکتیں ہی برکتیں تھیں بزم میں
وہ گیا تو برکتوں کا اِک جہاں جاتا رہا

گھس نہ آئے کارواں میں اختلاف و انتشار
ہو الٰہی خیر، میرِ کارواں جاتا رہا

وہ کہ جو اوروں کے غم میں دِل سے ہوتا تھا شریک
وہ کہ جس کی تھی بہت میٹھی زباں جاتا رہا

وہ نبی کا تھا چہیتا، غوث کا تھا لاڈلا!
اپنے مُرشد کا دُلارا، مدح خواں جاتا رہا

ہائے وہ کیسا ہمارے سر سے سایہ اُٹھ گیا
جس کے اُٹھ جانے سے سب آرام جاں جاتا رہا

فضل ہے رحمٰن کا، محفل بھی، لنگر بھی ہے
پھر بھی یوں لگتا ہے جیسے وہ سماں جاتا رہا

چیر کر سینہ کوئی مرزاؔ کے غم کو دیکھ لے
چین اور آرام جو کچھ تھا یہاں جاتا رہا

مرزا شکور بیگ حیدرآبادی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مقطعات

[illegible]

[illegible] اپنے [illegible] بنا کر [illegible] گئے
یادِ خدا دیا جو [illegible] یاد [illegible] کر چلے گئے
تعظیم سے [illegible] ہمیشہ [illegible] تازہ رکھیں گے اور [illegible]
ہر چند سوداؔ ہر [illegible] غافل [illegible] پہ [illegible]
آنکھوں کو بند [illegible] دل نے کہا جانے لگے
لختِ جگر کی شکل میں [illegible] حضرتِ خیالؔ کے اور بھی [illegible] مرزا سلامت علی دبیرؔ کی [illegible] میں کی بہار کو دکھا کر چلے گئے

مرزا شکور بیگ حیدرآبادی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نذرانۂ عقیدت

پرتوِ مرتضیٰ ضیاء الدین — ظلِّ احمد رضا ضیاء الدین
سچے وارث علوم مولا کے — آپ ہیں باخدا ضیاء الدین
وہی احمد وہ شہرۂ آفاق — تم ہو ان کی ضیا ضیاء الدین
کیا فضائل ہوں انکے مجھ سے بیاں! — جب ہوں واصفِ رضا ضیاء الدین
دینِ حق کے چراغ کو تم نے — خوب روشن کیا ضیاء الدین
اس سے روشن ہوئے ہزاروں چراغ — پُرضیاء، پُرضیاء ضیاء الدین
قطبِ بلیا کہا مشائخ نے! — مرحبا، مرحبا، ضیاء الدین
اعلیٰحضرت سے تم نے جو پایا! — کم کسی کو ملا ضیاء الدین
مرشدی مصطفیٰ سے پوچھے کوئی — آپ کا مرتبہ ضیاء الدین
اک نگاہِ کرم ہو مجھ پر بھی! — کنزِ لطف و عطا ضیاء الدین
فضلِ رحمٰن عالمِ ذی شان — ہیں تمہاری ضیا ضیاء الدین

ہے امانت رسول مصطفوی
تیرے در کا گدا ضیاء الدین

قاری امانت رسول پیلی بھیتی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

منقبت

عارفِ حق رہبر و رہنما شیخ

کشف و کرامت کے سلطان ضیاء الدین تھے

کی ولایت اعلیٰ حضرتؒ نے خلافت آپ کو!

بل گیا اذنِ انابت آپ کو

بے گمانی سے ہر اک مشکل میں ضیاء الدین تھے

محمد اللہ یار چشتی، کی مروت (میانوالی)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

منقبت

پیرِ کامل اور پابندِ شریعت آپ تھے
فضلِ حق سے واقفِ رازِ حقیقت آپ تھے

حضرت والاضیاء الدین احمد قادری
اس شہر کی نعمتوں میں ایک نعمت آپ تھے

عمر تو تھی آپ کی نوّے سال سے زائد مگر
اس ضعیفی میں بھی کیا پابندِ سنّت آپ تھے

آپ پر تو اعلیٰحضرت کی شفقت خاص تھی
اور دل وجاں سے فدائے اعلیٰحضرت آپ تھے

غوث اعظم سے تو تھی ایسی محبت آپکو!
ہے بجا گر میں کہوں غرقِ محبت آپ تھے

سرورِ کونین سے جو والہانہ عشق تھا
اس کا صدقہ تھا مجسم خیر و برکت آپ تھے

ہر دُعا جو آپ فرماتے تھے ہوتی تھی قبول
کیونکہ مقبولِ حبیبِ ربّ العزت آپ تھے

اس لیے نازاں تھے سارے اہلسنت آپ پر
ان کے حق میں پیکرِ ہمت و قوت آپ تھے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آپ کے لختِ جگر اِک فضل ہے رحمٰن کا
قلب کی ٹھنڈک اماں کا چین و راحت آپ تھے
رہتی دنیا تک رہے گا نام باقی آپ کا!
خلوت و جلوت میں بارع ولایت آپ تھے
وہ حقیقت مند مرزا کیوں نہ روئے زار زار
اسکی ساری زندگانی کی متاع آپ تھے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

منقبت

عبدیت کا رُخ دکھایا آپ نے
اور ولایت کو چھپایا آپ نے

خواب غفلت سے جگایا آپ نے
راستہ سیدھا دکھایا آپ نے

لے رہا اَب بھی دِل جس کے مزے
نغمہ کچھ ایسا سُنایا آپ نے

شکر ہے میخانۂ طیبہ کا جام
خُود پیا ہم کو پلایا آپ نے

سب پہ فرمائی شفقت آپ نے
سب کو گرویدہ بنایا آپ نے

کام وہ جو اور کے بس کا نہ تھا
کام وہ بھی کر دکھایا آپ نے

کام یعنی اہل سنّت کا چراغ
بادِ صرصر میں جلایا آپ نے

شہر طیبہ نے بسایا آپ کو
دِل میں طیبہ کو بسایا آپ نے

منہ لگانے کے بھی قابل نہ تھے!
ہم کو سینے سے لگایا آپ نے

چند قطرے بھی کرم کے تھے بہت
ہم پہ تو دریا بہایا آپ نے

سال کے بارہ مہینوں، سالہا
غوث کا لنگر چلایا آپ نے

فاطمہ زہرہؓ کے قدموں کے قریب
قبر کی منزل کو پایا آپ نے

ہے دُعا سب کی یہی، پھولے پھلے
وہ چمن جس کو لگایا آپ نے

معاف کیجئے ہے یہ مرزا کو گِلہ
پردہ فرما کر رُلایا آپ نے

مرزا شکور بیگ حیدرآبادی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

منقبت

مقتدائے اہلسنت سیدی شاہ ضیا
رہنمائے دین و ملت سیدی شاہ ضیا

شاہ محدث صدقہ کے آپ تھے شاگرد خاص
فیضیاب اعلیٰحضرت سیدی شاہ ضیا

دشمنوں میں یہ کسی کی ہمت نہیں جو بول دے
آپکی ہے کرامت سیدی شاہ ضیا

مصطفےٰ نے اپنے ہاتھوں سے عطا کی پگڑی
کہاں مجھ سے تری فضیلت سیدی شاہ ضیا

جسکے آگے آپ نے ہر باطل کو ہے روکا
وہ ہے ہم سب کا عقیدہ سیدی شاہ ضیا

مصطفےٰ اور غوث کے ہیں آپ نائب
کہاں ہے یہ فضیلت سیدی شاہ ضیا

شان سے آئے ہیں اس محفل میں سب کے
[illegible] شاہ ضیا

میں چلا قبلہ ہند سے ہوا کی سیر کے
[illegible] شاہ ضیا

آل و اصحاب نبی پاک کے ہیں خاص
[illegible] شاہ ضیا

چار دانگ عالم میں ہے آپ کا فیض جاری
[illegible] شاہ ضیا

آپکے شاگرد اعلیٰحضرت افضل عالم
[illegible] شاہ ضیا

ہر غلاموں پر ہے آپ کا لطف و کرم
[illegible] شاہ ضیا

میرے مرشد اعلیٰ کے ہیں آپ پیارے
[illegible] شاہ ضیا

خادم در آپ کا منصور رضوی ہے شرمسار
کیجئے لطف و عنایت سیدی شاہ ضیا

مولانا منصور علی خاں رضوی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مسدّس

نہ یہ قصہ ہے کوئی اور نہ یہ کوئی کہانی ہے
نہ یہ زورِ قلم ہے اور نہ اس کی ورفشانی ہے
حقیقت سے جو ہے بھرپور ایسی حق بیانی ہے
ضیاء الدین احمد کی دلوں پہ حکمرانی ہے

نہ رُکنے پائے راہ شرعِ و سُنّت سے قدم اِنکے
جہاں کی رفعتیں ان کی نظر میں راہ کے تِنکے

ضیاء الدین احمد قادری فیضِ مسلسل تھے
یہ تھے مجموعۂ حسنات الطاف مکمل تھے
یہ اپنے چاہنے والوں کی ہر مشکل کا بھی حل تھے
کتابِ زیست کے ہر باب کی شرح مفصل تھے

گزارا بچپن کے دن گنبدِ خضرا کے سایہ میں
رہے اسی برس تک یہ فہ لعلیٰ کے سایہ میں

ضیاء الدین تھے روحانیت کے جو مصدرِ قابل
تبتلِ حق تعالیٰ تھے علومِ دین کے حامل
یہ پابندِ شریعت بھی تھے اور تھے ذاکر و شاغل
خلافت قادری سلسلہ کی ان سے کو تھی حاصل

امامِ اہلسنّت نے دیا ان کو وثیقہ تھے!
یہ تھے احمد رضا خاں اعلیٰ حضرت کے خلیفہ بھی!

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فیوض پیر سے دارین کی دولت ملی ان کو
بزرگوں سے چلی آئی تھی وہ نعمت ملی ان کو
مدینے میں رسول پاک کی قربت ملی ان کو
یہ قربت کیا ملی بس جیسے جی جنت ملی ان کو

پیر رُخ، زندگی حضرت کی تابندہ نظر آئی
پس مرگ بھی یہ ہستی درخشندہ نظر آئی

تھی عمر اٹھارہ سال کی، مگر یہ دیکھ کر حیرت
وطن کو چھوڑ کر کی آپ نے بغداد کی ہجرت
[illegible]
[illegible]
بڑی ایمان کی دولت ملی عرفان کی نعمت

[illegible]
[illegible]
[illegible]

دل و روح و نظر سے تا ابد [illegible]
[illegible]
ہوا اسرار و رموز [illegible]
شریعت کے بنے محرم، طریقت کے [illegible]

[illegible]
[illegible]

وہی ہیں پیر پیراں، میر میراں غوث صمدانی
خدا نے جن کو بخشا تھا لقب محبوب سبحانی
خزانہ آپ کا ہے نازش صد گنج سلیمانی
جہانِ اولیاء پر حشر تک ہے ان کی سلطانی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فیوضِ پیکراں ہے آستانہ غوثِ اعظم کا!
خُدا ہے غوثِ اعظم کا زمانہ غوثِ اعظم کا!

گھڑی آخر وہ آئی اور بھی جب سرفرازی کی
نئی آئی نظر اِک شانِ حق کی کارسازی کی
ملی ہے قوتِ پرواز ان کو شاہبازی کی
بشارت میں تھی پنہاں شان بھی بندہ نوازی کی

ہوا ارشاد حضرت ارضِ طیبہ کو کریں ہجرت
قوی تر تاکہ ہو جائے قوی نغمہ داد کی نسبت

بشارت ملتے ہی حضرت مدینے کو چلے آئے!
جو دولت غوث نے دی تھی اُسے بھی ساتھ لے آئے
گھبرائے، اگرچہ آئے نازک مرحلے آئے
پھنکھیں تازہ تازہ اور نوادر حوصلے آئے

وہ جب آئے تو ترکوں کی خلافت کا زمانہ تھا
مگر پیشِ نظر اُن کے نبی کا آستانہ تھا

مدینہ مکہ کا دَور آگیا اُن کی نگاہوں میں
حبیب آئے فراز آئے ہمیشہ اُنکی راہوں میں
تھے عاصیوں میں اور کبھی تھے شہنشاہوں میں
بٹھائے برابر مسجدوں میں خانقاہوں میں

مدینے میں سعودی دَور بھی برسا برس دیکھا
ذرا سا بھی نہ بدلے آپ، گو سارا جہاں بدلا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

یہ عالم جس پہ نازاں ہو، مقدر ایسا پایا تھا
رسول اللہ نے ان کو مدینے میں بلایا تھا
نبی کے نورِ ہستی کو ان کی جاں بنایا تھا
شرف یہ اختصاصی آپ کے حصہ میں آیا تھا

رسولِ پاک جس پر مہرباں، حق مہرباں ہوگا
خدا جس مہرباں تو مہرباں سارا جہاں ہوگا

نظارہ گنبدِ خضرا کا روز و شب کیا کرتے تھے
ان ہی گلزار سے مسجد کے ہم بھی گھر بناتے تھے
یہ بحرِ معرفت میں ڈوبتے تھے اور ابھرتے تھے
ہمیشہ نعت کے صدقے سے دامن اپنا بھرتے تھے

عقیدے کے رہینِ منت ہے شکیب ضیاء الدین کا سینہ
نبی کی نعت کا ہر شعر ہے جنت کا آئینہ

یہ اس گھر کی تربیت کا، طریقِ محبت کا
رکھا اونچا ہی جھنڈا اپنے عشق و صداقت کا
تھا آپ کو فیض بھی فیضانِ رسالت کا

ہر ایک عہد کو معلوم ہے حضرت کی

خدا و مصطفیٰ سے رابطہ اور دنیا سے بے گانہ
رہے ہیں جب شمعِ نبوت پر یہ بن کے پروانہ
یہی ہے مختصر سے مختصر حضرت کا افسانہ
خزانہ دولتِ دارین کا تھا ان کا کاشانہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نہ ہٹنے پائے راہِ شرع و سنت سے قدم ان کے
نبی کے فیض سے جاری ہے لطف و کرم ان کے

غمِ رحلت وہ ہے جو خون کے آنسو رُلاتا ہے
بھلا دُوں لاکھ پھر مجھے لُطف ان کا یاد آتا ہے
یہاں آتا ہے جو بھی ایک دن دنیا سے جاتا ہے
یہ سب ہے ٹھیک مرزا دل کہاں سے چین پاتا ہے
ہُوا گم دین و دُنیا کا گہر دن کے اُجالے میں
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

مرزا شکور بیگ عید آباد دکن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

منقبت

نقیب دین فطرت، حضرت قبلہ ضیاء الدین
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق!
نگہبان شریعت، حضرت قبلہ ضیاء الدین
نگہ معرفت، قلب ہدیٰ، مہر کامل
[illegible] حضرت قبلہ ضیاء الدین
خلیق و مہرباں و میزبان زائر طیبہ
فقیر راہ نشیں، حضرت قبلہ ضیاء الدین
حافظ مسلک غوث الوریٰ کی آخری امید
صدیق الفطرت، حضرت قبلہ ضیاء الدین
مبلغ دین برحق، مقتدی سنت کے مثل
چراغ بزم کہن، حضرت قبلہ ضیاء الدین
محبان محمد کے، ثنا خوان محمد کے!
دلی رکھتے تھے اُلفت حضرت قبلہ ضیاء الدین
مٹا دیتے تھے جو دل کی سیاہی اک توجہ سے
وہ تھے شیخ طریقت، حضرت قبلہ ضیاء الدین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دِلوں کو بخشے تھے روشنی عشقِ محمد کی
بہ فیضِ اعلیٰحضرت، حضرت قبلہ ضیاء الدین

حصارِ منکروں میں بھی نبی کے نام نامی کی!
بلند کرتے تھے عظمت، حضرت قبلہ ضیاء الدین

ستارہ بادلوں میں چھپ گیا جو جگمگاتا تھا!
مدینے میں بصورت، حضرت قبلہ ضیاء الدین

چراغِ قادری بجھ کر بھی تابندہ و روشن ہے
ہیں زندہ درحقیقت، حضرت قبلہ ضیاء الدین

سکندرؔ بھی سلامی ہے لئے شرفِ قبولیت
یکمِ قہرِ جنت، حضرت قبلہ ضیاء الدین

سکندر لکھنوی (کراچی)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قطعہ تاریخ وصال

ہیں آج واصلِ حق حضرت [illegible]
گئے ہیں عشقِ نبی کی وہ لے کے دل میں تڑپ
زہے نصیب یہ عظمت یہ رفعتیں اوراد
وہ تھے مجددِ دوراں کے نائبِ برحق
وہ انکا زہد و تقدس وہ درس و پند و بہی
تھے ایک عالم دیں وہ جہانِ فکر و نظر

کہ جن کا قبلہ و کعبہ دریپہ ہے
نگاہ، شافعِ محشر کی خاص ان پر ہے
میسر آج انہیں جو مدام کوثر ہے
یہ ان کے روحِ فضیلت کا خاص جوہر ہے
نظر نواز، دل افروز، موج برسے ہے
علوم و فضل میں جن کا نہ کوئی ہمسر ہے

سنِ وصال یہ اُن کے فدا نے ہاتف سے
کہا "یگانہ آفاق شیخ اکبر" ہے

۱۴۰۱ھ

نتیجۂ فکر: ابوالطاہر فدا حسین فدا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

لوح واحد تاریخ وصال

۱۴۰۱ھ

مکین دیار سید المرسلین حضرت شیخ علامہ ضیاء الدین احمد مدنی قادری علیہ الرحمۃ

بسم اللہ الغنی الکافی

۱۴۰۱ھ

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما غن عباہ محمد صلی علیہ وسلما

۱۴۰۱ھ

آہ غروب مہر علمار

۱۴۰۱ھ

زبدہ عالیہ، فاضل اوحد عالم نبیل وجلیل

۱۴۰۱ھ

شمس رضا

۱۴۰۱ھ

نائب الشاہ رضا

۱۴۰۱ھ

سلطان مناظرین

۱۴۰۱ھ

ضیاء الدین احمد القادری المدنی

۱۴۰۱ھ

شاہ ضیاء الدین احمد مدنی

۱۴۰۱ھ

فاضل اکمل اوحد ضیاء الدین احمد

۱۴۰۱ھ

الشاہ ضیاء الدین احمد مدنی

۱۴۰۱ھ

الحاج شاہ ضیاء الحق والدین

۱۴۰۱ھ

علیہ رضوان احکم الحاکمین

۱۴۰۱ھ

مستخرجہ قاری محمد امانت رسول رضوی (پیلی بھیت، یوپی)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

احساسات و تأثرات

بر وصال حضور ضیاء الملت مدنی رحمۃ اللہ علیہ

آہ! بعد اولیاء جاتا رہا ؛ تاجدارِ اصفیاء جاتا رہا
اہلِ حق کا پیشوا جاتا رہا ؛ سنیوں کا مقتدا جاتا رہا
واصفِ شاہِ مدنی جاتا رہا ؛ عاشقِ غوث الوریٰ جاتا رہا
کیا مناقب ہوں بیاں مجھ سے بھلا ؛ رہبرِ راہِ ہدیٰ جاتا رہا
اہلِ سنت اہلِ حق ، اہلِ نظر ؛ کا معلم رہنما ، جاتا رہا
جس سے پر رونق تھا اسلامی چمن ؛ وہ جمالِ اولیاء جاتا رہا
تھا ضیاء الدین احمد نام پاک ؛ مظہرِ احمد رضا جاتا رہا
نام میں الشاہ مدنی جعفر ملا ؛ سالِ رحلت مل گیا جاتا رہا
چار ذی الحجہ تھی روز جمعہ تھا ؛ سوئے جنت باخدا جاتا رہا
جس نے عالم کو منور کر دیا ؛ آہ وہ شمسِ رضا جاتا رہا
ہے درودِ رضویہ میں دیکھ لو ؛ اس کی رحلت کا پتا جاتا رہا

نیز

اللہ رب محمد صلی علیہ وسلم اھن عبدہ محمد صلی علیہ وسلم اھ

مسجدِ نبوی سے سُن لی جب اذاں ؛ کرنے چلے کو ادا جاتا رہا
ملنے محبوبِ خدا سے بالیقیں ! ؛ جب بلاوا آگیا جاتا رہا
ربِ کعبہ کی حضوری کے لیے ! ؛ اس جہاں سے دلربا جاتا رہا
سوئے فردوس بریں کلمہ شریف ؛ پڑھتے پڑھتے باخدا جاتا رہا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اہلِ بیت پاک کے قدموں کا وہ — بوسہ لیتے باخدا جاتا رہا
بے ٹھکانوں کا ٹھکانہ جس کا در — بے کسوں کا آسرا جاتا رہا
مَوْتُ عَالِمٌ مَوْتُ عَالَمٌ ہے حدیث — زندگی کا اب مزہ جاتا رہا
فضلِ رحمٰن عالمِ ذیشان کو — چھوڑ کر اپنی ضیا جاتا رہا

قطعۂ تاریخِ وفات

اے امانتؔ بس یہی تاریخ ہے
نائبُ الشاہِ رضا جاتا رہا

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ

ایک نظر میں

ولادت	۱۲۹۴ھ	۱۸۷۷ء
تکمیلِ درسِ نظامی و سلسلۂ قادریہ میں اجازت و خلافت	۱۳۱۵ھ	۱۸۹۷ء
بغداد شریف روانگی	۱۳۱۸ھ	۱۹۰۰ء
مدینہ منورہ کا سفر	۱۳۲۷ھ	۱۹۱۰ء
علامہ یوسف نبہانی سے ملاقات	۱۳۳۰ھ	۱۹۱۲ء
بریلی شریف کا سفر	۱۳۳۹ھ	۱۹۲۱ء
مولانا فضل الرحمٰن مدنی کی پیدائش	۱۳۴۴ھ	۱۹۲۵ء
وصال	۱۴۰۱ھ	۱۹۸۱ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قطعۂ تاریخ وصال

شیخ العالم حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی مدنی علیہ الرحمۃ

چوں شد مرخص از جہاں آں مخزن معانی — رحلت سفر بہ بست و بگذاشت داغ فانی
شیخ عرب ممالک، مہر سپہر عجم بود — در علم و فضل یکتا شہباز لامکانی
در عشق ذات احمد عمرے سفر بسر برد — اسرار فقر و عرفاں جملہ بر عیانی
جائش بباد رحمت در بقعۂ مدینہ — ایں مرحمت شد او را از مغفرت نشانی

رحیل او خرد گفت "مظہر جاودانی"

سالِ وصال رحمت "مظہر جاودانی"

۱۴۰۱ھ

ان المتقین فی جنت و نعیم

ضیاء الدین ارشد ۱۴۰۱ھ

ضیاء الدین نیک کردار ۱۴۰۱ھ

حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

قطعۂ تاریخ وصال

ضیاء الملت والدین شیخ العالم حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری رضوی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ضیائے دینِ متیں حضرت ضیاء الدین
گئے ہیں دارِ فنا سے وہ سوئے دار بقا

رضائے حق سے ہم آغوش وہ ہیں آج ہوئے
رضائے شیخ طریقت تھی ان کی "عین رضا"

بہارِ گنبدِ خضرا کی ان کی آنکھوں میں
سمائی ہر رگِ دل میں تجلیٔ بطحا

حبیبِ خالقِ یکتا کی نگہ الفت سے
ہے مل گیا انہیں جنت میں رتبۂ اعلیٰ

سنِ وصال پہ حماد مجھ سے ہاتف نے
کہا ہے "پاک ادا عاشقِ رسولِ خدا"

۱۴۰۱ھ

صاحبزادہ میاں محمد سلیم حماد سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخش

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

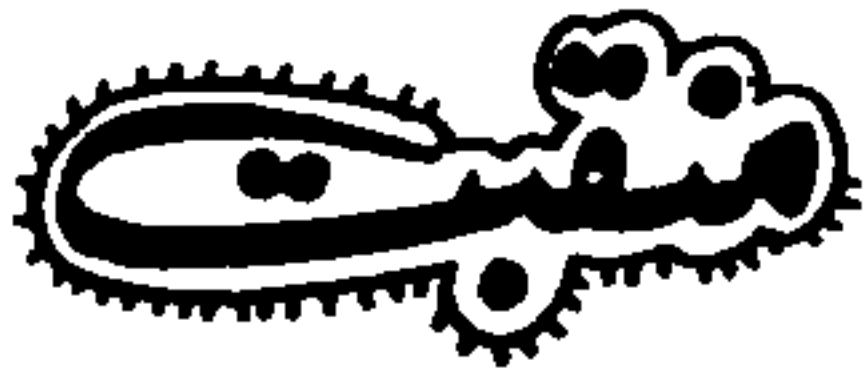

ہیں آپ ہادیٔ اہلِ جہاں ضیاء الدین
ضیائے چشمِ غوثِ زماں ضیاء الدین
امیرِ قافلۂ عاشقاں ضیاء الدین!
ہیں آپ مایۂ سازِ دلِ یکساں ضیاء الدین
نگاہِ حضرتِ اسرار کے ہیں فیضِ رساں
بنایا عاشقِ اچھے میاں ضیاء الدین
ہے غوثِ پاک کی اس پر نگاہِ لطف و کرم
ہوئیں خصوصیت پہ تم مہرباں ضیاء الدین
عطا کے ہاتھ سے پائی جو تم نے مے اتنا
عطا ہو بہرِ شہِ مرسلاں ضیاء الدین
ہے حسن و حسن یہ یک میں غرقِ دید
ہیں آپ نائبِ غوثِ جہاں ضیاء الدین
تباہ حال ہیں غربت میں حسنؔ ناداں برباد
ہیں تم سے طالبِ امن و اماں ضیاء الدین
دُعا جو دی تھی مظفرؔ کو اسکے صدقے میں
رہے جہاں بھی رہے شادماں ضیاء الدین

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

منقبت

ضیاء پیر و مرشد مرے رہنما ہیں
سرورِ دل و جاں مرے دِل رُبا ہیں
کلی ہیں گلستانِ غوث الورے کی
یہ باغِ رضا کے گل خُوش نما ہیں
شریعت طریقت ہو یا معرفت ہو
یہ حق ہے حقیقت میں حق آشنا ہیں
سہارے ہیں بے کس کے، دکھیوں کے والی
سخا کے ہیں مخزن تو کانِ عطا ہیں
خُدا کی محبت سے سرشار ہیں وُہ
دل و جان سے مصطفےٰ پر فدا ہیں
ملا سبز گنبد کا قسمت سے سایہ
دیارِ محمد میں جلوہ نما ہیں
بلا لو مجھے اپنے قدموں میں اب تو
کہ ایام فرقت بڑے بے مزا ہیں
مجھے رُوئے زیبا ذرا پھر دکھا دو
زیارت کے لمحے بڑے جانفزا ہیں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تصور جماؤں تو موجود پاؤں
کروں بند آنکھیں تو جلوہ نما ہے
نہ کیوں اہل سنت کریں ناز اُن پر
کہ وہ نائب غوث و احمد رضا ہے
منور کریں قلب عطار کو بھی
شہا آپ دین مبیں کی ضیا ہے

[redacted]

[redacted]

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

منقبت

تصوّر میں یہ کیسا منظرِ طیبہ ہے لہرایا
زباں پر نام جب آیا ضیاء الدین احمد کا

مقدّر کیوں نہ ہو نازاں کہ اُن کو تا دمِ آخر
مکینِ گنبدِ خضرا کا قربِ خاص حاصل تھا

چراغِ عشقِ مصطفوی جلائے عمر بھر جس نے !
کہ روز و شب رہا معمول ذکرِ مصطفےٰ جن کا

وہ جس کی ذات اِک سرچشمۂ رشد و ہدایت تھی
عرب میں اور عجم میں بھی ہے اُس فیض کا چرچا

مہکتا تھا جو حبِ احمدِ مرسل کی خوشبو سے
وہ پیکر نسبتِ احمد رضا خانؒ سے منوّر تھا

رہا کردار اُس کا شیوۂ اسلاف کا مظہر
نہیں ملتا کہیں دنیا میں گوہر بے بہا ایسا

سبق دیتی ہے اُن کی زندگی ہر سانس ہو جائے
رسولِ ہاشمی کی ہر ادا پہ والہ و شیدا

ظہوری نے بھی اُن کے ہاں حضوری کے مزے لوٹے
"خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را"

جناب محمد علی ظہوری (قصور)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عاشقِ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ

۱۹۸۱ء

اعلیٰحضرت کے خلیفہ چل دیئے سوئے عدم
اب ہے ان کا آستانہ جنت الفردوس میں

زُہد و تقویٰ حسبِ خالق اور دلائے پنجتن
لے کے پہنچے یہ خزانہ جنت الفردوس میں

خیر مقدم کر رہے ہیں حور و غلمان و ملک
والہانہ والہانہ جنت الفردوس میں

ہے زباں پر یا رسولَ اللہ الفرمانا
کیا سماں ہے عارفا جنت الفردوس میں

ہے اگر صابر براری فکر تاریخ وفات
کہو ضیاء الدین یگانہ جنت الفردوس میں

۱۹۸۱ء

(تاریخ رفتگان، صابر براری، مطبوعہ باہتمام ادارہ فکرِ نو، کراچی، مطبوعہ فروری ۱۹۸۶ء ص ۴۰۷)

(صابر براری - کراچی)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
فیضِ اعلیٰحضرت بریلی کے شاہ
جن کی ہر ہر ادا ، سنّتِ مصطفےٰ
جن کی بابِ مجیدی میں چمکی ضیاء
ایسے پیرِ طریقت پہ لاکھوں سلام

وہ ضیا مردِ حق تھا وہ جب تک جیا
اہلسنّت کے جھنڈے کو اُونچا کیا
وقت آیا تو جنّت کا رستہ لیا !
جانشینی کو لختِ جگر دے دیا !
ایسے فرزندِ حضرت پہ لاکھوں سلام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ستیدی الکریم حضرت قبلہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت قبلہ عالم آپ کے والد معظم ستیدی حضرت مولانا ضیاء الدین تالاندی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کی خبر سے جو صدمہ قلب حزیں پر ہوا قابل بیان نہیں۔ حضرت اقدس کا وجود مبارک دنیائے اسلام کے لیے آیۂ رحمت و موجب برکت تھا۔ تمام سنی سوگوار ہیں خصوصاً علماء اہل سنت کے قلوب حضرت کے وصال کی خبر سے انتہائی مغموم ہیں۔ مدینہ منورہ میں حضرت مدوح قدس العزیز کا مقصد ہی یہ تھا کہ خدمت نبوی میں وفات پاکر شہادت کا درجہ حاصل ہو۔

رب العزت نے جیسا کہ تم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم حضرت مخدوم معظم قدس سرہ العزیز کو دیا ہے جیسا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انوار و برکات سے مستفیض فرما کر جنابت الفردوس میں اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے اور جناب والا و نیز جملہ اہل سنت و منتسبین گرامی سب مریدین و مسترشدین حسین و جمیع اہل سنت کو صبر جمیل اور اس پر اجر جزیل عطا فرمائے۔

والسلام مع الاحترام

مسکین و غمگین

احمد سعید کاظمی غفرلہٗ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا ضیاء العلم والعجم دُنیا بھر کے سنّی مسلمانوں کے لیے مرکزِ رشد و ہدایت اور مینارِ نور تھے، ان کی ذات ہمارے لیے زبردست سہارا تھی، ان کی محبت آمیز گفتگو اور پدرانہ شفقت ایسی نعمت تھی جو از قبیل مغتنمات ہے، موت العالِم موت العالَم کا راز، ان کی دارِ فانی سے عالم جاودانی کی جانب رحلت کے بعد معلوم ہوا۔ میرا ایمان ہے کہ ان کا روحانی تصرف پہلے سے زیادہ ہے۔ میری دُعا ہے کہ "الولد سرلابیہ" کے مصداق اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے خصوصی الطاف و عنایات بے غایات سے نوازے۔ آپ کے ذریعے بابا رحمۃ اللہ علیہ کے دعوت و ارشاد کے مشن کو جاری و ساری رکھے، آمین، اور آپ کو اپنی عافیت میں رکھے اور مدارج بُلند فرمائے۔

آمین ثم آمین

فقط والسلام

مخلص محمد عبدالستار خاں نیازی

۲ر نومبر ۱۹۸۱ء ۱۲ر محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سند حضرت مدنی قدس سرہ

سند

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دستاویز محبّت

۲۹ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ ۷۸۶

باب المجیدی مدینہ منورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ کا بے پایاں کرم واحسان ہے کہ عین القریٰ مدینہ منورہ میں عاجز کا فقیر خانہ شمع محمدی کے پروانوں کا مرکز بنا ہوا ہے ۔ چار دانگِ عالم سے اور خصوصاً ہندوستان پاکستان سے مشائخ وعلماء اہل سنت جب کبھی مدینہ طیبہ حاضرِ دربار سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوئے ۔ فقیر کے ہاں محافل نعت میں ضرور تشریف لائے ۔ میرے پیر ومرشد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی مجدد ماۃ حاضرہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس عاجز پر نہایت درجہ عنایت وتوجہ روحی ہے کہ آجتک ذکر سید المرسلین شہنشاہ کون ومکان سردار انبیاء حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برابر فقیر خانے پر جاری ہے ۔

اولیاء اللہ جو اُن کے چمن کے پھول ہیں ، ان پھولوں کی سیر ریاض الجنۃ مدینہ منورہ میں دیکھنے کے قابل ہے اور الحمد للہ ! فقیر کو ان کی خدمت کا بہت اچھا موقع ملتا ہے ۔

؎ مدینے کی سی شادابی نہیں گلزارِ رضوان میں
ہزاروں جنتیں آکر بسی ہیں کوئے جاناں میں

جو بندگانِ دین یہاں آئے ان میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ نقشبندی محدث علی پوری علیہ الرحمۃ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں کہ وہ ۲۲ حج متواتر فقیر خانے پر حسبہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فرماتے رہے۔

سنہ ۱۹۵۹ء سے ہر دوسرے سال حج پر اور امسال عمرۂ رمضان المبارک کے مقدس موقعہ پر میرے مخلص قلبی روحی دوست شیخ طریقت شاہ محمد فاروق رحمانی المقلب بہ محبوب رحمانی بڑے اخلاص اور ذوق و شوق سے فقیر کے ہاں محفل نعت میں تشریف لائے ہوئے۔ حسب دستورِ سابق امسال بھی فقیر کے زیر اہتمام انہوں نے ایک عظیم الشان جشن عید میلاد النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرایا، جس کی نظیر فی زمانہ کم ملتی ہے۔

فقیر کے ساتھ ان کا تعلق ربط و ضبط اس قدر گہرا ہے کہ اس دفعہ دوران گفتگو انہوں نے بے ساختہ ارشاد فرمایا کہ آپ میں اپنے شیخ کی شبیہ نظر آتی ہے اور میرا دل آپ کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور بندہ یہ سمجھتا ہے کہ ان کے مرشد اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا فاضل بریلوی کے دلائل عشق و محبت رسول کا نقش جو میرے سامنے ہے، انہی سے کما حقہ ہوا ہے۔ میں اپنی محفل کی زینت بنا کر اسے اپنے شیخ کی نسبت انہی سے کرتا ہوں۔ فقیر نے دیکھا کہ وہ صاحب دیوان شاعر ہیں اور اپنے کلام کے ذریعے سے اپنے شیخ کی روحی سیرت کی سادی مگر بلیغ سلیس زبان میں ترجمانی کرتے ہیں۔ اس لئے دل تمناؤں کا بچوڑا اس میں ہوتا ہے۔ سوز گداز سے معمور نیاز کے آنسو ہر بیت پر وہ حاضر دربار متصل بارگاہ ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں ان کے مخزن کلام میں بہ لحاظ محبوب رحمانی یعنی جوہر تصوف جو ان کے مخلیۂ خاص میاں صوفی محمد الحسن رحمانی نے بڑی محنت اور ذوق سے محبت شیخ میں لکھے جمع کئے اور مرتب کر کے طبع کرائے ہیں، نہایت سلیس زبان میں تصوف کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس دور الحاد و بے دینی یقینی میں ان کا مطالعہ طالبان حق کے لئے مشعل ہدایت ثابت ہوگا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ان میں جملہ ملفوظاتِ خواجگان کا خلاصہ اور قرآنِ کریم کی تفسیرِ صوفیانہ اور احادیث رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا عام فہم مطلب بیان کر دیا گیا ہے۔ حضرت محبوبِ رحمانی کے یہ روح پرور بیانات بعد حلقہ ذکر اور مجالسِ اعراس بزرگانِ دین کو جو بھی پڑھے گا اُس کے ذوقِ رحمانی میں ترقی ہو کر ذوقِ نوری عطا ہو جائے گا اور ایمانی قوتیں عروج پر پہنچ جائیں گی۔ میری دلی دعا ہے کہ محبوبِ رحمانی کے روحی فیضان بتعلم جناب مصطفیٰ ظہیر الحسن رحمانی تمام عالم میں جاری و ساری ہوں اور اُن کے ذریعے طالبانِ راہِ حق سیراب ہوں اور تمام مخلوق کو نفع کثیر پہنچے۔ فقیر کے روحی حالات اور تعلیم کے متعلق سند کی نقل اُن کو دے دی ہے اور کچھ حالات ترجمانِ اہل سنت کراچی میں شائع ہوئے ہیں۔ فقیر اجازت دیتا ہے کہ محبوبِ رحمانی اپنے ملفوظات میں ان کو شامل کر سکتے ہیں۔ الحمد للہ! بفحوائے حدیث مبارک تھادوا تحابوا جہاں دیگر تحائف کا سلسلہ باہمی جاری ہے وہاں یہ تحریری ہدیہ بھی یادگارِ دوست کے طور پر ملفوظات میں محفوظ ہو گا کیوں کہ کل علم لہ فی القرطاس ضاع "

دعاگو

ضیاء الدین القادری

باب المجیدی، مدینہ منورہ

بروز جمعرات ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ

۲۳ ستمبر ۱۹۷۶ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مکتوب

حضرت علامہ شیخ ضیاء الدین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ

بنام : حضرت بخشی مسلمے علی خاں علیہ الرحمۃ (خلیفہ مجاز حضرت امیر ملت علی پوری قدس سرہٗ

ناظرین کرام کے لیے اللہ عزوجل ان پر رحمتیں نازل فرمائے غلبہ فتنہ کے لیے جاسوس
خفیہ نگرانی کی صعوبت کے ایام میں سیدان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد
کرے یا کروائے یہ مکتوب گرامی مولانا شیخ کے بنام حضرت مرزا
ضیاء الدین صاحب علیہ الرحمۃ ملاحظہ فرمائیں ہے، بعد از تحمید نعت

از مدینہ منورہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علیٰ صاحبہا

والسلام علیٰ منتظرا

بروز جمعہ مبارک

حضرت جناب شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ الحاج بخشی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تشریف لا کر بندہ پر بڑا کرم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر خیر و مسرت سے نوازے
سعادت دارین کی دولت سے مالا مال فرمائے آمین، نائب مسلمان صاحب
داؤد سیٹھ صاحب نے مدینہ طیبہ میں اہل مدینہ طیبہ کی بڑی خدمت کی اللہ تعالیٰ قبول
فرمائے آمین اور مزید توفیق عطا فرمائے، اہل مدینہ منورہ اس شدت گرانی اور عدم آمد
کی وجہ سے از حد پریشان حال ہیں۔ ہر مسلمان پر ان کی خدمت واجب ہے، ہر ممکن
طریق سے مولا تعالیٰ اخلاص و محبت سے توفیق خدمت عطا فرمائے۔
حضرت قبلہ عالم امیر ملت مدظلہٗ کی آمد کی خبر آج تا ہنوز تک تحقیق نہیں پہنچی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جہاز آخری پہنچنے پر معلوم ہوگا۔

حضرت قبلۂ عالم مدظلہٗ کا اہل مدینہ طیبہ بصمیم قلب انتظار کر رہے ہیں اور ان کی حاضری بارگاہِ اقدس کے لیے دائماً دعاگو ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپکو بھی مدینہ طیبہ کی حاضری کی سعادت عطا فرما کر ہم سے ملاقات کرا دے۔ آمین ثم آمین

مدینہ طیبہ میں تقسیم خیرات کی حکایت خود حاجی سلیمان صاحب وحاجی داؤد صاحب بیان فرمادیں گے۔

مجھے بہت افسوس ہے میں اس وقت چند دانے کھجور بھی ہدیہ روانہ نہیں کرسکا۔ کھجور بھی گراں اور ٹین اس سے گراں۔ اللّٰھم لاحول ولا قوۃ الا باللہ! اللہ تعالےٰ اس شدت گرانی کی مصیبت جلد ٹال دے اور اپنی حفاظت وصیانت میں رکھے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی مشکور فرمادے کہ جو آپ اہل مدینہ منورہ کی خدمت دل وجان سے کر اور کرا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالےٰ جانبین کو جانبین میں اپنی حفاظت اور صیانت میں رکھے آمین۔ عزیزم حافظ فضل الرحمٰن سلمہٗ اور سب گھر کے لوگ سلام مسنون عرض کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اپنی خیریت سے گاہے بگاہے شاد فرماتے رہیں گے۔ تاکہ آپکی یاد مدینہ طیبہ تازہ ہوتی رہے۔ مکتوب نصف الملاقات کی مثل مشہور ہے، جملہ احباب حاضرین کی خدمات میں سلام مسنون گزارش ہے۔[1]

کتبہ فقیر ضیاء الدین احمد القادری عفی عنہٗ

---

[1] ہفت روزہ الفقیہ، امرتسر جلد ۲۸ شمارہ ۲½ مطبوعہ ۲۱/۲۸ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ
۱۴ جنوری یوم یکشنبہ ص ۸ ک ۱، ۲

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مکتوب

حضرت علامہ الشاہ مفتی ضیاء الدین احمد القادری قدس سرہٗ العزیز

بنام

پروفیسر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی دہلوی مدظلہٗ

مدینہ منورہ

۱۶ ذی قعدہ ۱۳۹۳ھ / ۱۰ دسمبر ۱۹۷۳ء

عزیز اللہ گرامی منزلہ پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہٗ

تحریر زائرین و عید الاضحیہ کے بعد آپ کی تازہ ترین تصنیف

"فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں"

نظر نواز ہوئی۔ آپ کی یہ کاوش اور ہدیہ ارزی قابل صد ستائش و لائق تحسین ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ آپ کی یہ کوشش خدا تعالیٰ مقبول اور خدا شناس مشکور ہو۔

آمین آمین ثم آمین!

یہ امر محتاج بیان نہیں کہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت کی عظیم شخصیت کے لیے ضرورت تھی کہ اس موضوع پر سیر حاصل بحث کے بعد آپ کی عظمت کو اُجاگر کیا جائے۔ سو یہ آپ کی قلم حقیقت رقم سے پوری ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور سعی مشکور ہو۔

فقیر ضیاء الدین احمد القادری عفی عنہٗ

۱۶ ر ۱۱ ر ۹۳ ۱۳ھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

من عبد ربہ مجدہ علوی الاستاذ وخلیفتہ خادم الاسماع احمد الشریف السنوسی المغربی الحسنی
الحضرۃ الاجل الاعلی الکامل ذی غایۃ الوداد وھدایۃ المراد العالم العامل النحریر
الشیخ احمد ضیاء الدین الخالدی الشہرزوری لازال مامولا للمریدین

السلام الکامل التام والرضوان الشامل الاعم علیکم ورحمۃ اللہ تعالی وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ وبعد فقد وصلنی
علم رجوا اللہ تعالی ان تکونوا بحال الصحۃ والسلامۃ وانا سائلہ عنا بضد ولمزید المسرۃ لنا بخبرات عمیمہ ونعم وافرۃ جسیمہ ادام
اللہ تعالی علی الجمیع بحاہ النبی الشفیع صلی اللہ علیہ وسلم وشرف وکرم وعظم وفخم وجمعنا بحبیبہ وحبیبہ ودعونا اللہ تعالی لنا ولکم بالجمع
السعید بجنان ونعیم ورضوان ونسالہ ان یتقبل ذلک انہ ارحم المسئول وفرحنا اشد فرح فہل الیکم جمیعا
جمیعا سیدی کم فلم تواتنا اخبارکم بالجمعۃ وانا بمکۃ عرفہا بمدینۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم وشرف وعظم
والواصل الیکم دعاء الاسم اللطیف ودعاء الاسم الاعظم لعلی ھذا یصلکم ان شاء اللہ وانتم بحمد اللہ واعلموا بوصول
ذلک الیکم ولا تحملہ لعیب لکم بضائع الدعاء عندنا بحمد اللہ الحرام والمشاعر العظام لما ھو المطلوب منکم عند ضیاع بیر
الرسلین واعلموا للاخ علیکم ان الصلاۃ والسلام وعلی آلہ الغبول انہ ارحم مسئول وخیر ما سئل ورد منہ محبوب
ومصیر الغایۃ ملحوظین والسلام تحریرا ۲۷ ذی الحجہ ۱۲۷۶ھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

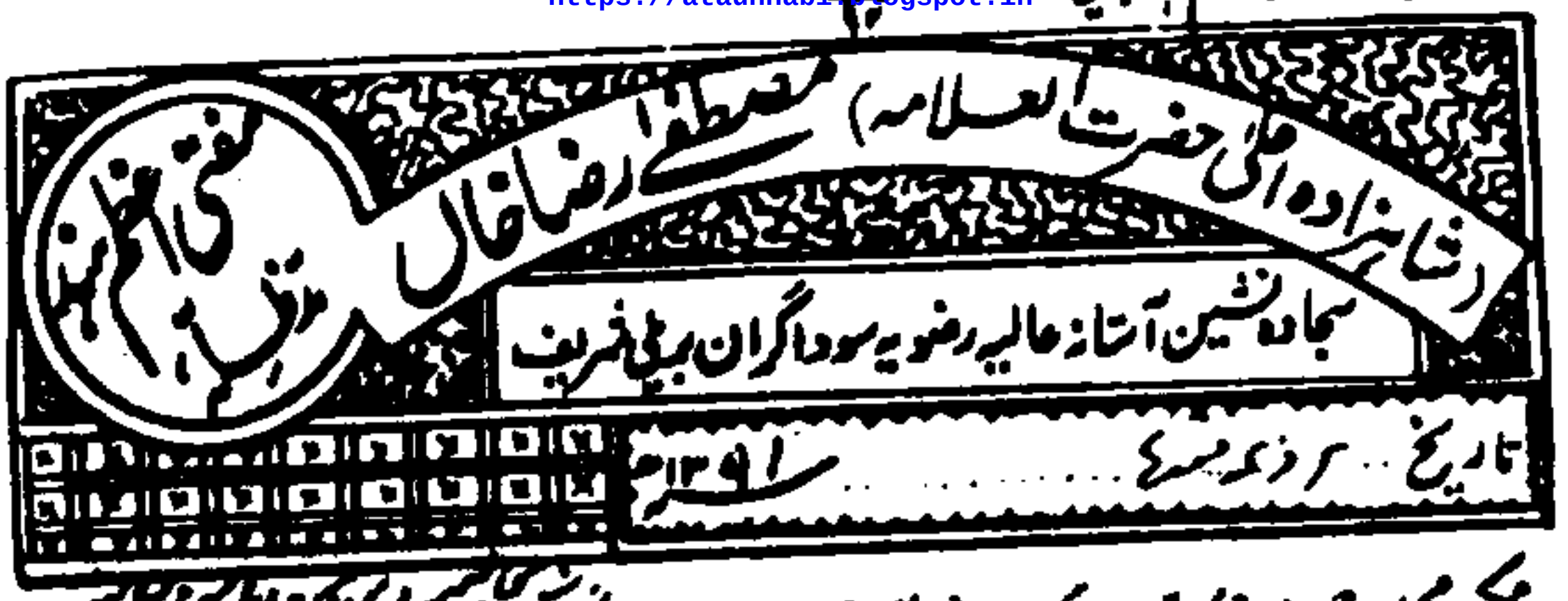

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مکتوب حضرت شیخ الفضیلت علامہ محمد فضل الرحمٰن مدنی مظلہ العالی

بنام

مولانا محمد مظفر اقبال مصطفوی

لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از مدینۃ المنورہ

محرم الحرام سنہ ۱۴۰۲ھ

الیٰ حضرۃ المحترم الفاضل الکامل مولانا محمد مظفر اقبال مصطفوی صاحب

السلام علیکم! ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جناب والد محترم کے سانحۂ ارتحال پر آپکا تعزیتی خط ملا جس کے لیے میں آپکا بیحد مشکور وممنون ہوں، خدا تعالیٰ آپکو جزائے خیر عطا فرمائے۔

حقیقت یہ ہے کہ جناب والد صاحب کا سایۂ کرم ہمارے سروں سے اُٹھ جانے پر ہم یتیم ہوگئے ہیں، آپ سب مزید دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس صدمہ کے تحمل کی قوت عطا فرمائے۔ اور ان کے روحانی فیوض و برکات سے متمتع فرمائے۔ آمین

المرسل الداعی لکم بالخیر

فضل الرحمٰن

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

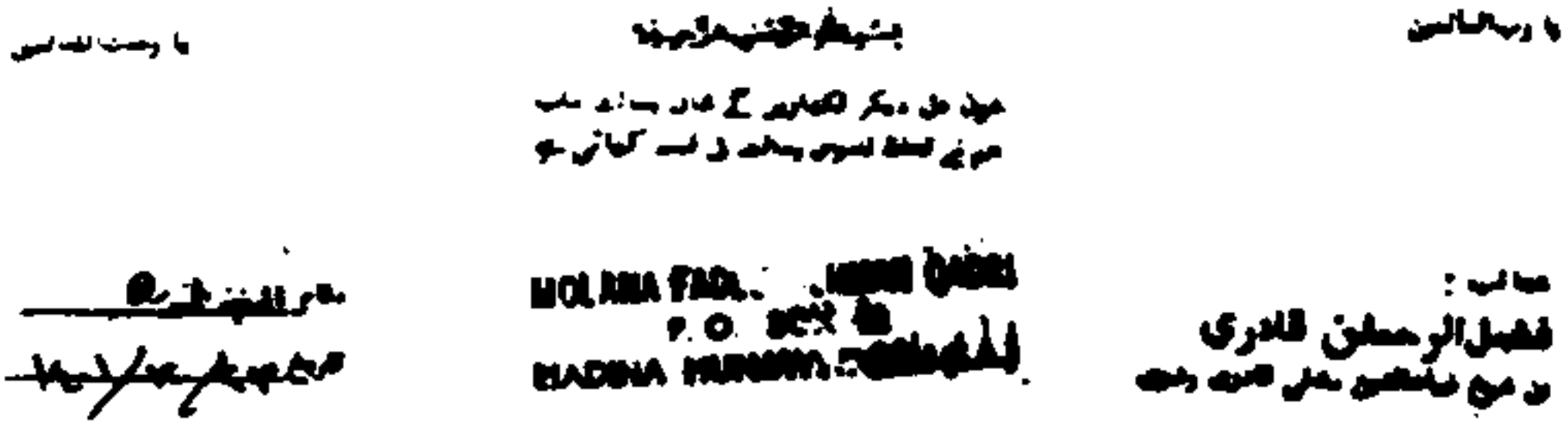

خدمت جناب مکرمی و محترمی جناب الحاج حکیم مکرمی و حضرات محترمین اراکین مجلس رضا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الجواب صحیح

شکر آپکا تار اور ایک خط موصول ہوا خوشی ہوئی دل جو بیکا بنہ آپ سب حضرات کا دیدار مشتاق نشاف الحضرت وعشق رسول ﷺ میں مخلص داعیہ [illegible] بلوا کر [illegible] اور عرس کے بعد [illegible] منہ بلوی الشنو [illegible] خانوادہ سنت سنیا [illegible] جنازہ دوم دفن سے قبل [illegible] اعالیان سیہ سنورہ [illegible] بکثرت شرکت فرمائی [illegible] فرمان بہ بندہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جزاکم اللہ خیر الجزاء اللہ تعالیٰ سے آپکو سبکو سکون والے صحت کے ساتھ دیر تک [illegible] حق اہل سنت کے خدمات میں سلام مسنون و دعا بالخیر کے ساتھ [illegible] کا طالب اپنی خیریت سے مطلع فرماتے رہا کریں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بسم اللہ الرحمن الرحیم ——— نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

[illegible] فقہ حنفی [illegible] ۱۹۲۸ء [illegible] آپ کے [illegible] جانشین ہونا [illegible] ۱۹۶۲ء [illegible] حاصل کی [illegible] اسلام [illegible] حضرت شیخ فضل [illegible] ، [illegible] ، [illegible] ،

https://ataunnabi.blogspot.in

Sheikh al Hadith
Dab Almajidi Medina
(Telg. Alhadith Muslim Masjid)
Tel. 28 : 106

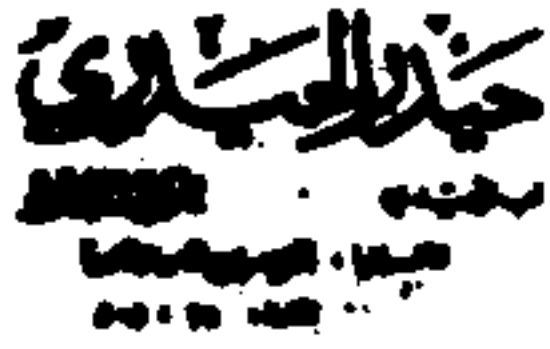

https://ataunnabi.blogspot.in

بسم الله الرحمن الرحيم

المدينة

ریال

جریدہ یومیہ جامعۃ ملکیا وتصدرھا مؤسسۃ المدینہ للصحافہ

روزنامہ "المدینہ"
جدہ (سعودی عرب)
شمارہ اتوار ۴ اکتوبر
سنہ ۱۹۸۱ء

الشیخ القاری
الی رحمۃ اللہ

● مکتب المدینۃ :

انتقل الی رحمۃ اللہ صباح یوم امس فی المدینۃ المنورۃ فضیلۃ الشیخ شمس الدین عبدالعظیم القاری عن عمر ناھز الثالثۃ والثلاثین عاما قضاھا فی خدمۃ العلم ..

نعزیٰنا اسرۃ الشیخ واعلانا بان یتغمد اللہ الفقید بواسع رحمتہ ..

اخبار المسلمین فی العالم

● کراتشی

وفی کراتشی تجمعت جماً کبیراً من العلماء والشیوخ و الشعب لاھل لسنہ و الجماعۃ فی منزل الداعی الاسلامی الکبیر العلامہ الشاہ احمد النورانی الصدیقی رئیس الجمعیۃ الدعوۃ الاسلامیۃ العالمیہ و قدم التعازی الی العلامۃ النورانی حفظہ اللہ بوفاۃ الشیخ صاحب الفضیلہ والارشاد العلامہ ضیاء الدین احمد القادری المدنی رحمۃ اللہ و دعا من مولی القدیر ان یتغمد الفقید بواسع رحمتہ و یحبوہ جنانہ۔ (امین) (ماہنامہ "الدعوۃ" عربی کراچی شمس نومبر ۱۹۸۱ء)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

رسالہ
من مرقاتنا إلى الهدى المنورة

بسم الله الرحمن الرحيم
لهمة الشذر

"يا أيتها النفس المطمئنة ارجعي إلى ربك راضية" مرضية فادخلي في عبادي وادخلي جنتي" صدق الله العظيم

انتقل الى رحمة الله [illegible] والارشاد الشيخ [illegible] أحمد القادري البدني ثم [illegible] المنورة .

فتعم خاص الشذر [illegible] التعازي سواء شفاها او برقا او [illegible] ابعاد الاحزان [illegible] وال [illegible]

طالب الدعاء والداعي لكم [illegible]
مقبل الرحمن لطف الله الشذر الخادم بالمدينة [illegible]

(ماہنامہ نور الدرجۃ "مرزہ کلاں" ضلع گوجرانوالہ)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شجرۂ طریقت منظومہ

سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ برکاتیہ ضیائیہ

یا الٰہی رحم فرما مصطفےٰ کے واسطے
یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے

مشکلیں حل کر شہ مشکلکشا کے واسطے
کر بلائیں رد شہیدِ کربلا کے واسطے

سیّد سجّاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
علمِ حق دے باقرِ علمِ ہدیٰ کے واسطے

صدقِ صادق کا تصدق صادق الاسلام رکھ
بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

بہرِ معروف و سری معروف دے بجو و سری
جندِ حق میں گن جنیدِ باصفا کے واسطے

بہرِ شبلی شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا!
ایک کا رکھ عبدِ واحد بے ریا کے واسطے

بوالفرح کا صدقہ کر غم کو فرح دے حسن و سعد
بوالحسن اور بوسعید سعد زا کے واسطے

قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اٹھا
قدرِ عبدالقادرِ قدرت نما کے واسطے

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَہُمْ رِزْقًا سے دے رزقِ حسن
بندۂ رزاق تاج الاصفیاء کے واسطے

نصرِ ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ
دے حیاتِ دینِ محمی جانفزا کے واسطے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

طورِ عرفاں دعلو دحسنی دُبہا! دے علی موسیٰ حسن احمد بہا کیواسطے

بہرِ ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر بھیک دے داتا بحکمِ بادشاہ کیواسطے

خانۂ دل کو ضیا دے روئے ایماں کو جمال شہ ضیاء ملت جمال الاولیاء کیواسطے

دے محمد کیلئے رمزی کرامت کیلئے خوان فضل اللہ سے حصہ گدا کیواسطے

دین و دنیا کے لئے برکات و برکت کیلئے عشق حق دے عشق عشق انبیا کیواسطے

حبِ اہل بیتِ آلِ رسول کیلئے [illegible]

دل کو ایقان کو [illegible]

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کیلئے [illegible]

کر عطا احمد رضا نسبت احمدِ مرسل مجھے [illegible]

دین و ایماں رکھ سلامت استقامت کر عطا [illegible]

صدقہ ان احسان کا دے چھوٹ میں عزم و عمل
عفو و عرفاں عاقبت اس پہ نوا کیواسطے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

پیشِ لفظ

حضرات گرامی!

پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی پاکستان میں اسلامی دستور کا نفاذ کر دیا جاتا تو آج ملک میں موجود افراتفری پیدا نہ ہوتی۔ پاکستانی پود کو اسلامی کردار و اخلاق نیز دینی تعلیم و تربیت دینے کی بجائے بے دینی اور آوارگی کا بیہودہ راستہ دکھایا گیا۔ نتیجۃً آج اغیار نے ان حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ملک کو اپنے اساسی نظریۂ اسلام کی بجائے غیر ملکی نظریہ "سوشلزم" کی دعوت سے دوچار کر دیا ہے۔ جمعیۃ العلمائے پاکستان نے اس دینی اور ملکی فتنے کو چیلنج کیا۔ اور وہ بھولے بھالے پاکستانی مسلمان جو اپنی نادانی کی وجہ سے سوشلزم یا اسلامی سوشلزم کے نعرے کے فریب میں پھنس گئے ہیں ان کو اس فتنہ سے بچانے کے لیے کمر ہمت باندھی۔ ایک سو تیرہ پاکستانی علماء کے فتوے کے بعد مکۃ المکرمہ اور مدینہ منورہ کے باسٹھ علماء کی طرف سے سوشلزم پر کفر کا فتوے عوام کے سامنے آ چکا ہے۔ اب اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجتہد العصر حاضرہ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مدنی مدظلہ العالیہ کے فرزند ارجمند مفتی مدینہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی کا سنی کانفرنس کامونکی منعقدہ ۱۹-۸-۷۰ پر مرسلہ پیغام حاضر خدمت ہے۔ نیز حضرت موصوف نے جو خطبۂ صدارت اجلاس عام منعقدہ مورخہ ۱۰-۸-۷۰ بمقام مرید کے "پڑھا وہ بھی ساتھ ہی پیش خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ مسلمانانِ پاکستان مدینۃ المنورہ کے ایسے معزز بزرگ، معتمد و معتبر عالم دین کے مدلل خیالات کو مسترد کر کے آخرت میں رسول عربی علیہ السلام کو کیا منہ دکھائیں گے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اب بھی وقت ہے کہ محبان رسول علیہ السلام اس فتنہ سے اپنے
ایمان کو بچائیں اور سوشلزم کے تصورات سے تائب ہوکر اپنی نجات کے
راستہ پر گامزن ہوجائیں

وما علینا الا البلاغ

[illegible]

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

خطبہ صدارت

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدنی

اجلاس عام "مردیکے" ۱۰:۵۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باسم اللہ ونحمدہ تعالیٰ ابتدائی القاء کلمتی ھذا مصلیا ومسلما علی افضل الخلق سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرات الافاضل المشائخ العظام والعلماء الکرام وجمھور الحاضرین وفقھم اللہ لخیر العمل، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ان العالم اسلامی الیوم فی حالۃ تدعوا الی اللہ شفاق الکرام من لحظر الفادح والامر الخطیر الا وھی الشیوعیہ التی مدت تفشی فی اکثر البلدان العربیۃ والاسلامیۃ وان تفشی ھذا المرض الفتال فی ھذہ لبلاد اسلامیہ باکثر کان الحبوبۃ صبح تنذابہ کثیرا علما بان الشیوعیۃ ھی اشد الطبقات فی العالم الاسلام عدادۃ ومایجری واناء الناد الحدیدی اصبح معروف الی حد ما ویظھر لنا فی البلدان الاشتراکیہ بانھا لم

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ترک الجماهیر فیہا ای اثر من الحریہ مطلق
او من قدسیۃ الانسان وحقۃ فی المیاہ بل فی ان
حکمتہا واضطہادہا فی العالم الیوم والبلدان الشیوعیہ
الاجنا حکمیا ہذا یجب بیان لان شق ولا نعمۃ علی
اعداء الاسلام الذین لا یریدون فی مؤمن الا ولا ذمۃ
فہم لا یلیرون معاہدۃ ولا عہد ولا میثاق ولا صلہ
تحدہم مناسبۃ لاطماعہم المادیۃ وبنظامہم من
بنظام العامۃ والامۃ وینکرون فی تقویۃ
معالم القضاء علی الاسلام والمسلمین لیدفعوا
ما یہیا المسلمون ان اتحدہ وخلقہ علیہ الشیعیہ
فی عہد ان الاشتراکیۃ والشیوعیۃ
المتشیعۃ لہم ابعد الامم انہا من
الاسلام ما دام الاسلام منیعا فلن تقضی
القضاء علی الاسلام لان الاسلام یستحیل
لا یمنع ان یعیش المسلم انہ خلق اشرف
الله الیکم فی نفسہ الذی یہا کل شی
فاذا اصحابہ وکلہ لیعیش علی الہم
بفضل العمل وتعلق فکرہ ان التدین الاسلام
الجدیر بہ بان الاسلام انتشر کثیرا
فی عہد الخلفاء الراشدین بفضل الہیبۃ
المحسنۃ فی نفس المخلوقۃ الناشئۃ عن
عبد العزیز کان یعجب من احیاء الزکاۃ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فلا یجد مستحق لها فیه خلاف بیت مال المسلمین
ولم یبق فتیلًا واحد لبیه علی الدستور الاسلام
ایها المسلمون ان ذهاب المسجد الاقصیٰ ثالث الحرمین
واولی القبلتین ما الا نتهبة لتغشی الشرعیة
فی الملک العربیة وقد نزل بالمسلمین ما نری
الیوم فی احتلال فلسطین الطاهره ارض الانبیاء
ثم سقوط القدس الشریف وحبیبتها واقدم الیهود
الملعونین علی تمزیق المسلمین . وادتکابهم الفظائع
نجبة للسیر علی الشرعیه. فیها ایها المسلمون انا
اشد کم بالله ان تکاتفوا وتنازروا توحدد
اصفوکم وتمتکی ابدینکم ودستورکم انما مثل
المؤمنین للمؤمن کالبنیان یشد بعضه بعضًا فیجب
وعلینا الاعتقاد فان فی الاتحاد قوة لنصر المؤمنین
یقول الله عز وجل ان تنصروا الله ینصرکم وثبت اقدامکم
فلا شیء واشتراکیه فی الاسلام فلنتحد
لاعلاء کلمة بکل ما ادتینا من قوة وستکون
کلمة الذین کفروا السفلی وکلمة الله هی
العلیا ۔

والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کے نام اور اس کی تعریف کے ساتھ افضل الخلائق سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے اپنی اس تقریر کا آغاز کرتا ہوں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرات! افاضل، مشائخ عظام، علمائے کرام اور معزز حاضرین۔ اللہ تعالیٰ آپکو بہتر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ بے شک آج عالم اسلام ایسی حالت میں ہے۔ جو رُلا دینے والے خوف، بھیانک خطرے اور عظیم فتنے کی خبر دے رہا ہے۔ خبردار ہو کر سُن لیجئے کہ وہ عظیم خطرہ سوشلزم ہے جو کہ اکثر عربی اور اسلامی ممالک میں پھیلتا جا رہا ہے اور اگر یہ ملک جس سے مراد اسلامی ملک پاکستان ہے بھی پھیلا ہوگیا تو یہ زیادہ ہے بڑھتا چلا جائے گا کیونکہ اس سوشلزم نے پہلے ہی عالم اسلام میں شدید طبقاتی کشمکش پیدا کر دی ہے [illegible] سرمایہ کے ساتھ [illegible] اشکارا ہے کہ [illegible] کا احترام [illegible] میں پریشانی [illegible] قید خانوں کی [illegible] اعتماد [illegible]

پس یہ وہ لوگ ہیں [illegible] لالچوں کی خاطر [illegible] ہیں لیکن بالآخر [illegible] کے متعلق ہی سوچتے رہتے ہیں۔

اے مسلمانو! جن ممالک میں سوشلزم آیا وہ نہایت بُری حالت میں ہیں۔ سوشلزم اور کمیونزم جن کو آج اسلام کا نام دیا جا رہا ہے یہ مسلمانوں کے خلاف انگریز کی سازش اور مکر و فریب کا جال ہے۔ اسلام ایک کامل دستور ہے ایک غیر متبدل نظام ہے ایک ایسا قانون ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قرآن کی صورت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں نازل فرمایا جو ہر چیز کی وضاحت کرنے والا ہے جب ہم اس قرآن کو اور اللہ کے نبیؐ کی سنت کو مضبوطی سے تھام لیں گے تو ہم ترقی حاصل کر لیں گے۔ ہم اگر اسلامی تاریخ میں نگاہ ڈالیں تو ہم پر یہ واضح ہو جائے گا کہ خلفائے راشدین کے زمانے میں اسلام بہت زیادہ پھیلا یہاں تک کہ خلیفہ زاہد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دورِ خلافت میں لوگ زکوٰۃ لیکر کسی مستحق کی تلاش میں پھرتے تھے اور کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ پاکر بیت المال میں داخل کر دیتے تھے۔ اور دستورِ اسلامی کی برکات تھیں کہ اس دور میں کوئی فقیر نہ رہا۔

اے مسلمانوں! بلادِ عربیہ میں سوشلزم آنے ہی کا نتیجہ ہے کہ ہمارے ہاتھوں سے مسجد اقصیٰ جو تیسرا حرم اور قبلہ اوّل ہے چھن چکا ہے۔ مسلمانوں پر آج جو مصائب نازل ہو رہے ہیں اور جنہیں ہم دیکھ رہے ہیں یعنی انبیاءؑ کی سرزمین مقدس فلسطین پر یہودیوں کا غاصبانہ قبضہ بیت المقدس کا سقوط اور اس کے جلائے جانے کا سانحہ۔ مسلمانوں کا قلع قمع کرنے کے صیہونی اقدامات اور ان کی ذلت اور رسوائی کے سامان یہ سب سوشلزم پر گامزن ہونے کا ہی نتیجہ تو ہیں۔

پس اے مسلمانو!

میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ تم کندھے سے کندھا ملا کر باہمی تعاون کی فضا پیدا کرتے ہوئے یا اپنی صفوں کو متحد کر لو۔ اور اپنے دین اور دستورِ حیات کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور آپس میں کینے اور بغض کو ختم کر دو اور آپس کے اختلافات چھوڑ دو۔ یقیناً مومن دوسرے مومن کے لیے ایک دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو قوت دیتا ہے۔ پس ہم پر متحد ہو جانا واجب ہے کیونکہ اتحاد ہی میں مسلمانوں کی نصرت کے لئے طاقت ہے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد فرمائیں گے اور تمہیں ثابت قدمی بخشیں گے۔ پس سوشلزم اور اشتراکیت کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں۔ اس لیے ہمیں اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے پوری طاقت اور تمام وسائل

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کے ساتھ تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور ان شاء اللہ مغرب کا کفر ذلیل ہو جائے گا اور اللہ
کا کلمہ بلند ہو جائے گا۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی جعلنا من امة سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم، وامرنا باتباعه صلوات الله وسلامه علیه وعلی اله و اصحابه وسلم تسلیمًا، اما بعد ایها السادہ حضرات الافاضل العلماء والمشائخ الفضلاء والحاضرین الکرام ! السلام علیکم ورحمة الله وَبرکاته وبعد ایها المسلمون نحمد الله سبحانه ان جعلنا من خیر اُمة اخرجت للناس تأمر بالمعروف وتنهی عن المنکر فالواجب الیوم علی کل مسلم محاربة الشیوعیه والصهونیة لانهما لیست من الاسلام فلا شیوعیة ولا صهونیه فی الاسلام وان الاسلام بریٌ عنها ولو تمعنا بالحقیقة فیهما لوجدنا بیجنٌ للمومن اِذ لایکون الانسان حُرًّا فی تصرفاته الشرعیه بل یکون مقیدًا بتعالیم الباطله المزیّفه ان دین الاسلام هو دین العقیدة ان دین الاسلام هو دین التسامح والتسامی والتاخی والتاخی ویدعونا الی ان یکون یدًا واحدة ضد الکفار الشیوعیة والصهونیة والملحدون مثل المؤمن للمؤمن کالبنان یشدُّ بعضه بعضًا لاخلاف بعد الیوم بین المسلمین الا اذا خرج عن الشریعة السمحاء فیجب له نصیحة وافهامه بالتی هی احسن متجنبا الانانیة والتناغض والتحاسد فان قبل فیها ونعمت والا فترکه لله لان الحب لله والبغض لله

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ایھا المسلمون یجب علینا ان نوحد صفوفنا ونجمع بین کلمتنا
وان نفشی تعالیم الدین الاسلامی وان یکون دستورنا ھو
کتاب اللہ عزوجل وسنۃ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم و
والتقید باحد المذاھب الاربعۃ المحققہ اسوۃ باسلافنا وان
نحتفظ بآداب النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم ونتخلق باخلاقہ
الشریفہ صلی اللہ علیہ وسلم ایھا الاخوان المسلمون ھل ترون
دستورا یعمل بہ غیر کتاب اللہ التی لا یاتیہ الباطل
من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید تاھتدوا الصادق
المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] او نظام فی [illegible]
وفقنا اللہ لما فیہ [illegible]
لمع المامونیہ [illegible]
انبت بعقلہ [illegible]
عن جمعیۃ [illegible]
واما [illegible]
الکتب [illegible]
العلامۃ البحقہ [illegible]
الماکین علی [illegible]
المید بن صفرت [illegible]
المسلمین بطول حیاتہ لحمی برئۃ الناس والسلمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قالہ بفمہ وحررہ بنانہ نعمل الوجان القاسمی المدنی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بے حد مہربان بہت رحم کرنیوالا ہے ۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے بنایا اور ہمیں آپ کی پیروی کرنے کا حکم فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلام آپؐ پر ہوں اور آپ کی آل و اصحاب پر ہوں اور اللہ تعالیٰ سب پر صحیح طور پر سلامتی رکھے ۔ اس کے بعد مدعا یہ ہے ،

اے سردارو ، عالمو ، فاضلو ، بزرگو اور حاضرین کرام ! آپ پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں اور اے جمیع مسلمانو ! ہم خدائے پاک کی تعریف کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں بہترین امت میں سے بنایا جو لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے تیار کی گئی جو نیکی کا حکم دیتی ہے اور برائی سے منع کرتی ہے ۔ پس آج ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ سوشلزم اور یہودیت کا مقابلہ کرے ۔ کیونکہ اسلام میں ان کا کوئی وجود نہیں ۔ نہ تو اسلام میں کوئی سوشلزم ہے اور نہ یہودیت ہے اور یقیناً اسلام ان چیزوں سے بری الذمہ ہے ۔ اور اگر ہم صحیح طور پر اس میں فائدہ بھی حاصل کر لیتے ہیں ۔ تو ہم ضرور اسے مؤمنین کے لیے ایک قید خانہ کی مثال ہی سمجھیں گے ۔ کیونکہ انسان اس نظام میں اپنے شرعی تصرفات میں آزاد نہیں رہتا ۔ بلکہ ان کے باطل اور ملمع شدہ نظام کی پیروی کا مقید ہو جاتا ہے ۔ بے شک دین اسلام ہی صحیح العقیدہ دین ہے ۔ اور دین اسلام ہی درگزر ، اخوت اور رواداری کا مذہب ہے ۔ اور وہ ہمیں اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ سوشلزم ، یہودیت اور ملحدوں کی ملت کے مقابلے میں ایک متحد طاقت ہونی چاہیئے ۔ مومن کی مثال اس بنیاد کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کر جاتا ہے ۔ آج کے بعد مسلمانوں کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہونا چاہیئے ، سوائے اس کے کہ کوئی اس کشادہ دامن شریعت سے ہی نکل جائے ۔ تو اس صورت میں اسے نصیحت کرنا اور احسن طریقے سے سمجھانا ضروری ہے ۔ اس حالت میں کہ سمجھانے والا تکبر بغض اور حسد سے ماورا ہو ۔ پس

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اگر وہ خیال کرے تو اچھی بات ہے اور اس کے لئے بہتر ہے ورنہ اس کو خدا کی رضا کے لئے چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ محبت اور عداوت خدا کی رضا کے لئے ہونی چاہیئے۔

اے مسلمانو! ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی صفوں کو منظم کریں اور ہم اپنی آواز کو متحد کریں اور دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں اور ہمارا دستور العمل اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ اور ائمہ اربعہ حقہ میں سے کسی ایک کی پیروی اپنے بزرگوں کے نمونے کے مطابق ہونا چاہیئے اور یہ بھی کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پیروی کریں اور آپ کے شرعی اخلاق سے آراستہ رہیں۔

اے مسلمان بھائیو!

کیا تم ایسے راستہ کا تصور کر سکتے ہو جو اللہ کی کتاب سے پڑھ کر ہو۔ جس کے مقابلے میں بالکل کسی چیز کا سہارا لیے بغیر اس کا تصور کر سکتے ہو جو ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت کرے جنہیں صادق و مصدوق تسلیم کیا گیا ہے۔ اور کوئی دستور یا نظام اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز ٹکرا نہیں سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور اپنے [illegible] پہلے کا موقع" کے اس اجتماع میں [illegible] کر [illegible] اپنی اس تقریر کے ذریعے جناب [illegible] جمعیت علمائے پاکستان کے [illegible] اور ان [illegible] ان علمائے حق کو بہتر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ملت اسلام اور امت مسلمہ کے ڈوبتے جہاز میں ان کی مدد فرمائے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہم سب کی نجات کے لیے شیخ الاسلام حضرت علامہ محمد شاہ صاحب صدر جمعیت العلمائے پاکستان، صاحب العقد الدرر للسالکین صاحب فضیلت والا ارشاد، عمدۃ العارفین، ہادی المریدین حضرت خواجہ قمر الدین صاحب کی حفاظت کرے اور مسلمانوں کو ان کی عمر دراز سے ہدایت پہنچائے تاکہ وہ تمام لوگوں اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچاتے رہیں۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت مدنی علیہ الرحمۃ کے مورث اعلیٰ

ملک العلماء علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی قدس سرہٗ

علامہ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کا وطن سیالکوٹ تھا۔ عہد اکبری ۹۶۸ھ میں پیدا ہوئے یہیں پرورش پائی۔ آپ کے والد ماجد کا نام شمس الدین تھا۔ علامہ مشرقین، معلم الثقلین مولانا محمد کمال کشمیری رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کی۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ کو مجدد الف ثانی کے لقب سے سب سے پہلے آپ ہی نے یاد کیا، اور مجدد صاحب نے آپ کو آفتابِ پنجاب کا لقب دیا۔

علامہ سیالکوٹی عالم، فاضل، فقیہہ، محدث، مفسر اور خصوصاً علمِ معقولات کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ کا شمار اکابر علماء و فضلاء میں ہوتا ہے۔ آپ نے زیادہ تر منطق و فلسفہ کی ادق ترین کتابوں کے حواشی اور ان کی شرحیں لکھیں

۔اس کے علاوہ آپ کی جملہ کتب عربی زبان میں ہیں۔ جو کہ پاک و ہند کے علاوہ مصر، شام، ترکی، اور بلادِ عرب میں بھی شائع ہوتی ہیں۔ اور بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ آپ کی تصانیف کے نام درج ہیں:۔

۱: حاشیہ تفسیر بیضاوی

۲: حاشیہ کتاب مشہود

۳: حاشیہ مقدمات تلویح

۴: حاشیہ مطوّل

۵: حاشیہ شریفیہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۶ : حاشیہ شرح عقائد تفتازانی

۷ : حاشیہ شرح عقائد ملا جلال دوانی

۸ : حاشیہ شرح شمسیہ

۹ : حاشیہ شرح مطالع

۱۰ : حاشیہ رسالہ تحقیقیہ فی اثبات علم واجب

۱۱ : حاشیہ عبد الشکور

۱۲ : حاشیہ شرح ہدایۃ الحکمۃ

۱۳ : تکملہ عبد الشکور

۱۴ : حاشیہ قطبی

۱۵ : حواشی [illegible]

۱۶ : حاشیہ شرح آداب

۱۷ : تکملہ [illegible]

۱۸ : حاشیہ شرح مواقف

۱۹ : حاشیہ [illegible]

۲۰ : شرح [illegible]

۲۱ : اصول الہیئۃ

۲۲ : رسائل الہیئۃ

۲۳ : رسالہ فی الکسوفات

۲۴ : حاشیہ خیالی

مغل بادشاہ شاہجہان نے آپکو دو مرتبہ میزان میں تلوایا اور ہر دفعہ چھ چھ ہزار روپیہ دیا۔ ۱۸ ربیع الاول ۱۰۶۸ھ / ۱۶۵۷ء کو سیالکوٹ میں وصال ہوا۔ "شیخ محسن" آپ کی تاریخ وفات ہے[1]

---

[1] تفصیل کے لیے "سوانح فاضل سیالکوٹی از مولانا ضیاء القادری" اور "حدائق الحنفیہ" دیکھئے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۱۵م

حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمۃ

دنیائے صحافت میں

روزنامہ امروز لاہور۔ ملتان

راولپنڈی ۳ر اکتوبر (ریڈیو رپورٹ) برصغیر کے ممتاز عالم دین مولانا ضیاء الدین آج مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۸۰ برس تھی اور وہ ۷۰ برس پہلے سے ہی عرب چلے گئے تھے ان کا سارا زندگی اسلام کی خدمت میں گزری تاہم وہ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے آزاد وطن کے قیام کے حامی تھے۔ اور اس کے لیے سرگرمی سے کام کرتے رہے۔

۵ ہجدہ ۳ر اکتوبر۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی کے ممتاز خلیفہ اور اہل سنت کے روحانی پیشوا، شیخ ضیاء الدین احمد قادری گذشتہ رمضان مدینہ منورہ میں ایک سو سات سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ وہ ۷۰ سال سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے اور انہوں نے ہجرتیہ کے بیت اللہ کی سعادت حاصل کی، دینی تنظیموں کی طرف سے ان کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا ہے، مرحوم کی رسم قل کل صبح ۸ بجے جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری دروازہ لاہور میں ادا ہوگی، اس موقع پر علمائے کرام شیخ ضیاء الدین قادری کو خراج عقیدت پیش کریں گے۔

تنظیم اہلسنت کے ناظم اعلیٰ مفتی عبدالقیوم ہزاروی نے شیخ ضیاء الدین احمد مدنی کی دینی اور قومی خدمات کا ذکر کیا اور کہا کہ وہ بہترین محدث، عابد اور بے مثال عاشق رسول تھے، ان کی دینی خدمات دنیائے اسلام کے لیے بے مثل ہیں، جامعہ نظامیہ رضویہ کے ایک اجتماع میں جو مرکزی مجلس رضا کے زیر اہتمام ہوا، مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ خدام گنج بخش روڈ کے اجلاس میں جو میاں محمد سلیم حماد کی صدارت میں ہوا۔ حضرت شیخ طریقت کی وفات کو عالم اسلام کا بڑا عظیم نقصان قرار دیا گیا۔ دارالعلوم نعمانیہ میں قرآن خوانی کی گئی اور شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید نے حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی کو خراج عقیدت پیش کیا۔

کراچی ۴ر اکتوبر۔ سندھ کے صوبائی وزیر اطلاعات جناب عبدالوحید آگرو مولانا ضیاء الدین مدنی کی فاتحہ خوانی کے لئے گئے اور مولانا ضیاء الدین مدنی کی فاتحہ خوانی میں شرکت کی۔ مولانا مدنی کا انتقال ایک سو سات برس کی عمر میں گزشتہ دنوں میں مدینہ منورہ ہوا تھا۔ فاتحہ خوانی میں ممتاز علماء اور شخصیات نے شرکت کی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

لاہور ۔ ملتان

کراچی ۱۵ اکتوبر (نمائندہ جنگ) [illegible]
روحانی پیشوا مولانا ضیاء الدین احمد [illegible]
کے بعد نماز عشاء جامع مسجد شیر ربانی گلبرگ روڈ
چوک مدینہ روڈ میں ہوگا۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]

https://ataunnabi.blogspot.in

اداریہ

روزنامہ حُرّیت (کراچی)

۴ر اکتوبر ۱۹۸۱ء

موت العالِم موت العالَم

ممتاز عالمِ دین اور سالکِ راہ طریقت، حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی رح گزشتہ روز ۸۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ط

گزشتہ صدی ہجری میں جن علماء و مشائخ نے مذہب اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور مقامِ مصطفےٰ کے تحفظ کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں ان میں مولانا ضیاء الدین مدنی کا اسمِ گرامی سرِ فہرست ہے۔ آپ برصغیر کے ممتاز عالم دین اور صاحبِ شریعت و طریقت فاضلِ بریلوی مولانا احمد رضا خاںؒ کے آخری خلیفہ اور حضرت محدثِ سورتی کے شاگردِ رشید تھے۔ مولانا ضیاء الدین مدنی کا قلب عشقِ مصطفےٰ سے سرشار تھا۔ اور یہی عشق ان کو دیارِ نبیؐ لے گیا، جہاں ۵ سال مستقل قیام کے بعد آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

مولانا ضیاء الدین مدنی کی صحبتِ کیمیا اثر نے بے پناہ افراد کے دیدہ و دل کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ آپ سلف الصالحین کی منہ بولتی تصویر اور خلق مصطفویؐ کے مظہر تھے۔ پورے عالمِ اسلام سے علماء و مشائخ، مفکرین اور دانشور آپ کے حلقۂ درس میں شریک ہوتے اور آپ کے روحانی فیوض و برکات سے بہرہ مند ہو کر بھٹکی ہوئی انسانیت کو حق و صداقت کی راہ دکھاتے رہے ہیں۔ آپ کے ارادتمندوں کی ایک بڑی تعداد پورے عالمِ اسلام میں پھیلی ہوئی ہے۔ خصوصاً پاکستان میں آپ کے خلفاء اور مریدین بکثرت موجود ہیں۔

ہم مولانا ضیاء الدین مدنی کے صاحبزادے حضرت مولانا فضل الرحمٰن (مقیم مدینہ) آپ کے خلفاء اور ارادت مندوں سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتے ہیں کہ وہ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔ (آمین)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فرمانی میاں کی قیام گاہ پر قرآن خوانی ہوگی۔ صفا
شیخ ضیاء الدین گزشتہ ۱۸ سال سے مدینہ منورہ میں
مقیم تھے اور چہار سمت سے آنے والے مسلمانوں کے
لیے مدینہ منورہ میں ان کی ذات نہایت مستحکم تھی
مولانا تمام زندگی خدمت دین میں مصروف رہے
ضیاء الدین نے بے شمار طلبہ کو فیض پہنچایا
ضعیفی کے سبب سفر چھوڑ دیا۔ اور گزشتہ دس برس
سے مدینہ منورہ سے باہر بھی نہیں جا سکے تھے کہ کہیں
مجھے مدینہ سے باہر موت نہ آ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے
ان کی یہ خواہش پوری کی۔ وہ ۲۰ مئی کو بھلے چنگے
جمعہ تک کے دن مدینہ منورہ میں لوگوں کو دین کا
مولانا ضیاء الدین نے بے شمار کتابیں بھی
ہیں۔ آپ کے والد گرامی [illegible]
تھا۔ وہ بھی کئی مرتبہ [illegible]
اور مصر کی علمی دینی محفلوں [illegible]
غلام قادر صاحب بھیروی سے [illegible]
اسی بنا پر حضرت [illegible]
صدقے سے دور [illegible]
تعلیم پر [illegible]
شاہ احمد رضا بریلوی سے بیعت ہوئے۔ وہ وہ
حدیث کی تکمیل پر [illegible] مولانا ضیاء الدین
نے [illegible] خلافت سے نوازا۔ مولانا ضیاء الدین
پاکر مدینہ منورہ گئے اور پانچ برس وہاں
قیام کرنے کے بعد ۱۳۴۸ھ میں حجاز مقدس پہنچے
اور مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ اور وہیں
دوسری شادی کی۔ ایک صاحب زادی اور

ایک صاحب زادے حیات ہیں۔ باقی بچوں
مردوں میں انتقال کر گئے۔ مولانا ضیاء الدین
اردو، عربی، فارسی، پنجابی، انگریزی اور دیگر
زبانوں پر عبور رکھتے تھے عالم اسلام میں ان
کی شخصیت نہایت محترم سمجھی جاتی تھی آخر عمر میں
جوڑوں کے درد اور دیگر امراض نے اتنا کمزور
کر دیا کہ مسجد میں بھی نہیں جا سکتے تھے گھر پر
ملنے والوں سے ان کی شفقت عیاں تھی جس کے اپنے
اور غیر سب معترف ہیں۔ پاکستان میں مولانا کے
بیک بھائی اور بہن حیات ہیں۔ ان کی چوتھی برسی
اور قرآن خوانی کی تقریب ہے۔ مولانا کے متعلق مزید
مولانا محمد شفیع اوکاڑوی قابل ذکر ہیں۔ زبانی
[illegible] مولانا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

https://ataunnabi.blogspot.in

اعلیٰ حضرت کے متاز خلیفہ و دنیا فیاء الدین مدینہ منورہ میں وفات پا گئے

[illegible]

کراچی ۳ر اکتوبر (نامہ نگار) اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی کے ممتاز خلیفہ اہل سنت کے مقتدر عالم پیشوا مولانا شیخ ضیاء الدین احمد القادری المدنی آج بعد نماز عصر مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپکے صاحبزادے مولانا کے انتقال کی خبر ملتے ہی تمام اہل سنت علماء اور عوام مکہ میں تھے۔ مولانا ضیاء الدین مولانا نقیب الرحمٰن مدراس کے والد اور مولانا شاہ احمد نورانی کے ماموں خسر تھے۔ مولانا نورانی نے اپنے تمام پروگرام منسوخ کر دیئے ہیں۔ اور وہ کل صبح کراچی واپس پہنچ رہے ہیں۔ مولانا ضیاء الدین مرحوم کو ایصال ثواب کے لئے کل ہفتہ ۴ر اکتوبر بعد از نماز عصر نورانی میاں کی خانقاہ پر قرآن خوانی ہوگی۔ مولانا شیخ ضیاء الدین گزشتہ ۵۰ سال سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے اور چہار سمت سے آنے والے مسلمانوں کے لئے مدینہ منورہ میں ان کی ذات نہایت محترم تھی۔ مولانا نے تمام زندگی خدمت دین میں بسر کی۔ مولانا ضیاء الدین کی عمر ۹۰ کے قریب ہو چکی ہے۔ آخر عمر میں نہایت ضعیفی کے سبب سفر چھوڑ دیا۔ اور گزشتہ دس برس سے مدینہ منورہ سے باہر بھی نہیں جاتے تھے کہ کہیں مدینہ سے باہر موت نہ آجائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری کی اور ذوالحجہ کے پہلے جمعۃ المبارک کو مدینہ منورہ میں ان کا وصال ہوا۔

کراچی ۳ر اکتوبر (پریس ریلیز) صدر الافاضل سوسائٹی کے اجلاس میں مولانا ضیاء الدین احمد مدنی کی وفات کو مسلمانان عالم کے لیے ایک عظیم نقصان قرار دیا گیا اور ان کی دینی اور روحانی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور اجلاس میں مرحوم کے لیے دعائے مغفرت بھی کی گئی۔

کراچی کے شہریوں کو ہفتہ ۳ر اکتوبر کے اخبارات کے ذریعے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی کے خلیفہ و ممتاز عالم دین شیخ طریقت مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی خبر سے سوگوار کر دیا مولانا مدنی گزشتہ ۵۰ سال سے مدینۃ النبیؐ میں قیام پذیر تھے ان کا آبائی وطن سیالکوٹ تھا۔ لیکن مدینہ شریف پہنچے تو گنبد خضرا کی بہاروں نے انہیں اپنا گرویدہ بنا لیا، اور وہیں کے ہو رہے ان کی عمر انتقال کے وقت ۱۱۰ سال تھی اور وہ گزشتہ کئی سالوں سے علیل تھے۔ لیکن پھر بھی ان کا وجود نہ صرف یہ کہ ملت اسلامیہ کے اتحاد کی علامت تھا بلکہ ان کا مسکن مدینہ منورہ میں باب مجیدی کے سامنے

مولانا شیخ ضیاء الدین وفات پا گئے

کراچی ۳ر اکتوبر (نامہ نگار) اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلوی کے ممتاز خلیفہ اور اہل سنت کے مقتدر روحانی پیشوا مولانا شیخ ضیاء الدین احمد القادری المدنی طویل علالت کے بعد ۹۰ برس کی عمر میں آج ایک بجے دن مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔ مولانا شیخ ضیاء الدین مرحوم ۵۰ برس سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے افسوس نے ۶۰ کے قریب حج کئے لیکن گزشتہ دس برس سے وہ مدینہ منورہ سے ایک میل بھی باہر نہیں جاتے تھے کہ کہیں مدینہ منورہ سے باہر موت نہ آجائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری کی اور ذوالحجہ کے پہلے جمعۃ المبارک کو مدینہ منورہ میں ان کا وصال ہوا۔ مولانا ضیاء الدین ۱۲۹۳ھ میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے وہ ۲۲ برس کی عمر میں گھر سے یہاں ہجرت کر گئے اور حصول علم دین میں مشغول ہو گئے دوران تعلیم ہر پختہ بریلی شریف لے جاتے۔ اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا بریلوی سے بیعت کی اور دورہ حدیث کی تکمیل پر اعلیٰ حضرت نے مولانا ضیاء الدین احمد کو خرقہ خلافت سے نوازا۔ خلافت پانے کے بعد وہ بغداد گئے پانچ برس وہاں قیام کرنے کے بعد ۱۳۲۷ھ میں حجاز مقدس پہنچے اور مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ وہیں شادی کی پاکستان میں مولانا کے ایک بھائی اور بہن مقیم ہیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی جو حال ہی میں اندرون سندھ کے دورے پر ہیں کل نواب شاہ سے واپس آرہے ہیں ان کی رہائش گاہ پر ہفتہ اور اتوار کو عصر اور مغرب کے درمیان مولانا مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوگی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے محزون ہونے
جیسی کیفیت تھی۔ مجھے بھی حضرت کی خدمت میں حاضری کا
موقع ملا ہے۔ نورانی چہرہ، نرم اور دل کو
گرویدہ کرنے والی گفتگو، وہی سادگی
جو صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہر وقت سنتِ مصطفیٰ
کی تبلیغ ان کا شعار تھا۔ عالم اسلام میں جو بھی
ایک بار ان کی خدمت میں حاضر ہو گیا پھر اپنا کچھ نہیں
رہا کہ وہ دوبارہ مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جا کر
ہر ادا میں مولانا ضیاء الدین کو ملاقات میں حاضر نہ ہو۔
ہو۔ روزانہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ ان کی زیارت
مختصر وقفہ کے لیے ہوتی تھی۔ ان کے صاحبزادے مولانا ضیاء
ان کے

ایک بار ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کی
بیماری کی وجہ سے مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں جا کر
ہر ادا میں مولانا ضیاء الدین کو ملاقات میں حاضر نہ ہو۔
ہو۔ روزانہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ ان کی زیارت
مختصر وقفہ کے لیے ہوتی تھی۔ ان کے صاحبزادے مولانا ضیاء
ان کے

اہلِ سنت کراچی (جس کے صدر مولانا ضیاء الدین
ہیں) کے زیر اہتمام منعقد ہوا، جس میں متعدد علماء
کرام، سماجی کارکن اور سیاسی راہنماؤں نے مولانا
ضیاء الدین مدنی کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔
اور ان کے وصال کو عالم اسلام کے لیے عظیم نقصان
قرار دیا۔

کراچی میں [illegible] مولانا ضیاء الدین مدنی کے
[illegible] منعقدہ ہوئی جس سے [illegible]
[illegible] مولانا ضیاء الدین مدنی کے [illegible]
[illegible] کی قیام گاہ پر تعزیت کرنے والوں کا تانتا بندھ
گیا۔ ہفتہ اور اتوار کو مولانا ضیاء الدین کی قیام گاہ پر
قرآن خوانی کا سلسلہ جاری رہا۔ دار العلوم امجدیہ
میں ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں مولانا الحاج مفتی
علامہ عبد المصطفیٰ الازہری، مفتی وقار الدین اور مفتی
وقار الدین نے خطاب کیا۔ جامع مسجد حبیب کنری میں قرآن
کی شب تعزیت کے سلسلے میں مرکزی جنرل عام، جماعت

https://ataunnabi.blogspot.in

استحکام پاکستان کونسل کے رہنما مولانا محمد نفیس خاں
اکبر آبادی، نشے خاں محمد خان، خان غنی ناہد القادری
نے ایک مشترکہ بیان میں ممتاز عالم دین، مفتی ضیاء الدین مدنی
کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے
مرکزی انجمن حزب الاحناف ریاض رسولؐ کے صدر علامہ سید
محمد ریاض الدین سہروردی نے مولانا ضیاء الدین مدنی کے
وصال پر تعزیت کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ حضرت مولانا ضیاء الدین
عالم باعمل اور صحیح معنوں میں درویش کامل تھے۔

کراچی ۳ اکتوبر (پ ر) عالم اسلام کے ممتاز روحانی
پیشوا اور اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی
کے خلیفہ مولانا شاہ محمد ضیاء الدین احمد مدنی کے ایصالِ ثواب
کے سلسلے میں آج مولانا شاہ احمد نورانی کی قیام گاہ پر
قرآن خوانی ہوئی جس میں مولانا شاہ احمد نورانی، علامہ
عبدالمصطفیٰ الازہری، پروفیسر شاہ فرید الحق، مولانا نقیس علی
خان، مفتی جعفر علی نعمانی، مفتی شجاعت علی قادری، قاری
رضا المصطفیٰ، مولانا شاہ صوفی بلانی، مفتی غلام قادر کشمیری
مولانا شوکت حسین خان، مولانا غلام یسٹگیر افغانی، مولانا شاہ
تراب الحق قادری، مولانا منظور الحق، مولانا علی نواز سعیدی
محمد حنیف حاجی طیب، مولانا ابدار احمد خانی، مولانا عبدالہادی
مولانا رجب علی نعیمی، قاری محمد ظفر، صوفی عبدالہادی، صوفی
یار محمد نیازی اور متعدد علمائے کرام کے علاوہ جناب
نسیم فاروقی ایڈووکیٹ، جناب قاضی محفوظ ایڈووکیٹ
ڈاکٹر محمد اقبال صدیقی، ڈاکٹر محمد سلیم میمن، پروفیسر
عبدالصمد قادری، حاجی انوار توکل، انوار الحق ایڈووکیٹ
اور دیگر معززین شہر نے شرکت کی۔ کل بعد نماز عصر
مغرب سوئم کے سلسلے میں فاتحہ خوانی ہوگی۔

آج مولانا نورانی کی قیام گاہ پر تعزیت کرنے
والوں کا تانتا بندھا رہا۔ ممتاز عالم دین مولانا محمد شفیع
اوکاڑوی نے علامہ مولانا شیخ ضیاء الدین احمد القادری،
مدنی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے
کہا کہ مولانا ضیاء الدین مرحوم ایک جامع الصفات روحانی
بزرگ اور بہت بڑے عالم تھے۔ ان کی وفات ناقابلِ
تلافی نقصان ہے۔ صاحبزادہ پیر سید محمد علی شاہ، مولانا
غلام حیدر، صوفی محمد لطیف نقشبندی اوکاڑوی اور
حاجی محمد عظیم نقشبندی نے بھی مولانا ضیاء الدین احمد کے
انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔

ملتان ۳ اکتوبر (سٹاف رپورٹر) جماعت اہل سنت
پاکستان کے مرکزی صدر علامہ سید احمد سعید کاظمی نے مولانا
شاہ احمد رضا خانؒ کے خلیفہ اجل مولانا مفتی ضیاء الدین
مدنی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ مرحوم
گزشتہ ساٹھ برس سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے اور
وہ برصغیر پاک و ہند اور اہل حجاز کے فاضل علماء کا مرجع
بنے ہوئے تھے وہ آج مدرسہ انوار العلوم ملتان میں ایک
تعزیتی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے علامہ کاظمی
نے کہا کہ مفتی ضیاء الدین مدنی کے انتقال سے دنیائے
اسلام میں زبردست خلاء پیدا ہو گیا ہے جس کی تلافی
کرنا مشکل ہے۔

دریں اثناء ورلڈ اسلامک مشن ضلع ملتان کے صدر مفتی
ہدایت اللہ پسروری اور دیگر عہدیداروں نے مولانا
ضیاء الدین مدنی کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بیان میں مرد نا صیاء الحق مدنی کے مدینہ منورہ میں انتقال پر تعزیت کا اظہار کیا۔

کراچی ۲۰ اکتوبر (پ ر) مولانا الشیخ ضیاء الحق مدنی کے ایصال ثواب اور سوئم کے سلسلے میں آج صدر بادشاہ احمد غوثانی کی رہائش گاہ پر قرآن خوانی ہوئی جس میں علمائے کرام اور عوام نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ [illegible]

https://ataunnabi.blogspot.in

حیدرآباد ۲۲ اکتوبر (جنگ نیوز) ورلڈ اسلامک مشن حیدرآباد کے سیکرٹری جنرل علامہ عباس قادری نے ورلڈ اسلامک مشن کے سرپرست علامہ شاہ احمد نورانی کے والد سربراہ صوفی کے ممتاز روحانی پیشوا عالم باعمل اور شیخ طریقت حضرت علامہ مفتی ضیاء الدین احمد مدنی قادری رضوی کی وفات پر تعزیت کی اور فاتحہ پڑھی۔ اس موقع پر خرقہ پور شریف کے سجادہ نشین صاحبزادہ میاں جمیل احمد خرقہ پوری سابق میر قوم اسمٰعیلی مخدوم نور محمد ہاشمی، جماعت اہل سنت سندھ کے صدر پیر فرید شاہ قاسمی اور ناظم اعلیٰ مولانا علی بخش کے علاوہ جلسہ حیدرآباد کے میئر و دیگر معززین نے مولانا ضیاء الدین احمد مدنی کی وفات پر دلی تعزیت کی اور فاتحہ خوانی کی۔

کراچی ۲۶ اکتوبر (پ ر) انجمن ضیاء الدین مدنی کے پریس ریلز کے مطابق مولانا ضیاء الدین مدنی کی یاد میں محفل میلاد ۲۹ اکتوبر کو بعد نماز عصر تا عشاء آستانہ عالیہ قادریہ حضرت پیر نیاز احمد قادری کی کوٹھی واقع ڈاک خانہ فضیل کارنر (ڈرگ کالونی) نمبر ۱ میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس کی صدارت زائر حرمین شریفین حضرت قبلہ پیر نیاز احمد قادری کریں گے جبکہ شیخ الحدیث علامہ عبدالسبحان قادری مہمان خصوصی ہوں گے۔

سکھر ۲۲ اکتوبر (نامہ نگار جنگ) انجمن نوجوانان اہل سنت نیو پنڈ کے صدر عبدالرزاق، سیکرٹری محمد اشرف، اہل سنت سکھر کے صدر حاجی قمرالدین، جنرل سیکرٹری قاری خیر محمد بلوچ نے مدینہ منورہ میں ممتاز عالم دین اور مولانا نورانی کے دوست مولانا ضیاء الدین

احمد مدنی کے انتقال پر رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ مولانا اسلام کے لیے ایک بڑی شخصیت تھے ان کی وفات ملت اسلامیہ کا عظیم نقصان ہے۔

کراچی ۲۷ اکتوبر (پ ر) مولانا شاہ محمد ضیاء الدین مدنی کے چہلم کے موقع پر بزم رضا کی جانب سے جامع مسجد کھوڑی گارڈن میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے علامہ سید احمد نورانی نے کہا کہ علامہ کا انتقال عالم اسلام کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ انہوں نے کہا جید عالم دین کی موت درحقیقت عالم کی موت ہے۔ علامہ نے کہا مرحوم جامع صفات کے مالک اور عشق رسولؐ سے سرشار تھے آپ اعلیٰحضرت کے صحیح جانشین تھے وہ زندگی بھر اعلیٰحضرت کے مشن کی نمائندگی کرتے رہے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے علامہ قاری مصلح الدین صدیقی نے کہا کہ علامہ ضیاء الدین نے اپنی زندگی کے ۵۰ سال حضور اکرمؐ محبت اہلبیت النبیع کے شوق دین مبین کی خدمت اور مسلمانوں کے اتحاد کے لیے گزارے۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری نے کہا کہ علامہ نے اپنی تمام زندگی دین اسلام کی سربلندی کے لیے وقف کر رکھی تھی آپ نے لوگوں کے دلوں کو عشق رسولؐ سے روشن کیا۔ جماعت اہلسنت کے ناظم اعلیٰ علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے کہا کہ علامہ کی شخصیت رفعت و عظمت مرتبہ اور وقار کے لحاظ سے مثالی تھی۔ جلسہ سے حنیف عباسی طیب و دیگر قائدین نے بھی خطاب کیا۔ جلسہ کے آخر میں مولانا احمد رضا خان بریلوی کے خلیفہ مولانا عبدالمصطفیٰ رضا خان بریلوی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا خیر کی گئی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

[redacted]

مولانا ضیاء الدین مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ (۲۵ ستمبر ۱۹۵۱ء) مدینہ منورہ: مشہور عالم دین مولانا ضیاء الدین نقشبندی مجددی نے مدینہ منورہ میں انتقال کیا۔ مرحوم کو مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں سپرد خاک کیا گیا۔ نماز جنازہ مسجد نبوی میں ادا کی گئی۔ مرحوم کے سوگواروں میں ایک بیوہ اور ایک لڑکی شامل ہیں۔

مولانا ضیاء الدین ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ (۲۵ ستمبر ۱۹۵۱ء) مدینہ منورہ سے، عالم اسلام کے ممتاز دینی رہنما حضرت شیخ ضیاء الدین مدنی ایک بلند پایہ عالم دین اور سچے عاشق رسول تھے۔ انہوں نے تحریک خلافت کے زمانہ کی کئی تحریکوں میں بھرپور حصہ لیا تھا۔ ان کے گذشتہ سفر مدینہ منورہ میں انتقال پر پاکستان کے دینی حلقوں میں انتہائی صدمہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور دینی حلقوں میں ان کے کلام سے مرحوم کی دینی اور ملی خدمات پر شاندار خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۴۴۵ کالم ۲)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آج دارالعلوم نعمانیہ میں بھی شیخ العرب والعجم حضرت مولانا ضیاء الدین احمد کی وفات حسرت آیات کے خبر ملنے پر اساتذہ وطلبہ کا ایک مشترکہ اجلاس میں قرآن خوانی کی گئی۔ شیخ الحدیث مولانا ارشاد الٰہی نے خطاب کیا۔ اور مولانا مرحوم کی دینی وملی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا۔

دارالعلوم صدیقیہ فاضل سوسائٹی کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت شیخ العالم ضیاء الدین احمد کی وفات حسرت آیات کو مسلمانان عالم کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان عظیم قرار دیا۔

تنظیم المدارس پاکستان کے ناظم اعلیٰ مفتی عبدالقیوم ہزاروی نے ایک تعزیتی بیان میں حضرت شیخ ضیاء الدین احمد مدنی کی وفات پر رنج وغم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ مرحوم اسلاف کی قابلِ قدر یادگار، مسلم علم دین اور سچے عاشق رسول تھے۔ انہیں عالم اسلام کی کئی تحریکوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقع ملا تھا۔ اور ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ مسلمانوں کی علمی خدمت میں گزرا۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ مرحوم مولانا نے تحریک خلافت میں ترکی خلافت کے خلاف سازشوں کو بے نقاب کرنے کے لیے جدوجہد کی اور بعد میں ہندوستان کی سیاسی قیادت کے رویے سے مایوس ہو کر دیارِ رسول میں چلے گئے وہ آخری دم تک روضۂ رسول کی چھاؤں میں زندگی بسر کرتے رہے۔ دنیا میں کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں آپ عقیدت مند اور شیدائی موجود نہ ہوں وہ بیک وقت بہترین محدث، فقیہہ، مفسر شب زندہ دار عابد اور بے مثال عاشقِ رسول تھے ان کی وفات عظیم لمحہ سانحہ ہے۔

خدام گنج بخش کا ایک ہنگامی تعزیتی اجلاس زیر صدارت صاحبزادہ میاں محمد سلیم حامد سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخشؒ صدر تنظیم منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا شیخ ضیاء الدین قادری مدنی کے وصال پر ایک قرارداد تعزیت پاس کی گئی جس میں آپ کی وفات کو عالم اسلام کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا۔

جامعہ نظامیہ میں منعقد ایک تعزیتی اجتماع میں جو مرکزی صبیں رضا کے صدر حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی صدارت میں منعقد ہوا، مولانا مرحوم کی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ مقررین نے کہا کہ آپ عالم اسلام کی عقیدتوں اور محبتوں کا مرکز تھے آپنے مسلمانان عالم کی دینی اور علمی راہنمائی کا فرض انجام دیا۔ مرحوم مولانا کی زندگی کا سرمایہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت تھا جس کے طفیل آپ کے ساٹھ برس تک دیارِ رسول میں رہنے کی سعادت ملی۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری، مفتی عبدالقیوم ہزاروی، الطاف کے مدیر سید ارشاد احمد عارف، مولانا محمد رشید نقشبندی مولانا محمد صدیق ہزاروی، سید فرخ رشید احمد گیلانی اور جناب شمشاد احمد الراعی شریک ہوئے۔

مولانا ضیاء الدین احمد مدنی کی یاد میں زیر سرپرستی صاحبزادہ میاں جمیل احمد نشتر قیوم ۱۵، اکتوبر بروز جمعرات بعد نماز عشاء جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ چوک مدینہ دس پڑہ لاہور میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوگا۔ جس میں ممتاز علماء و مشائخ خطاب کریں گے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مدینہ منورہ ۱۲ اکتوبر (پ ر) برصغیر پاک و ہند
کے ممتاز عالم دین مولانا ضیاء الدین کا آج یہاں انتقال
ہوگیا۔ ان کی عمر ۱۰۰ برس کی تھی۔ وہ ۷۰ برس پیشتر حکمت
دین کرنے چلے گئے تھے، یہاں وہ درس و تدریس
میں وقت گزارتے تھے۔ مولانا ضیاء الدین مرحوم،
مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے خلفاء میں سے تھے وہ
کلام حضرت اعلیٰ پاکستان کے سرچشمہ کا پیرو
بیعت و ارادت رکھتے تھے۔

جہانیاں اور اکتوبر (پ ر) مولانا ضیاء الدین
کے ذریعہ اسلام [illegible]
اصحاب مرحوم کی وفات کی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

https://ataunnabi.blogspot.in

[redacted]

ممتاز عالم دین مولانا ضیاء الدین قادری انتقال کر گئے

کراچی ۲ر اکتوبر (پ پ ا) ممتاز عالم دین حضرت مولانا ضیاء الدین قادری مدنی آج مدینہ طیبہ میں ۱۰۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ یہ بات یہاں موصول ہونے والی ایک اطلاع میں بتائی گئی ہے۔ مولانا مدنی کا تعلق پاکستان کے شہر سیالکوٹ سے تھا۔ لیکن گذشتہ پچاس سال سے وہ مدینہ میں مسجد نبوی کے بالکل سامنے ایک مکان میں رہائش پذیر تھے مولانا قادری مدنی، مولانا شاہ احمد نورانی کے اہلیہ کے دادا تھے۔ مولانا کے انتقال کی خبر سن کر مولانا شاہ احمد نورانی کراچی سے واپس کراچی آ رہے ہیں۔ ادھر مولانا شاہ احمد نورانی کے ہمراہ پر عصر اور مغرب کے درمیان قرآن خوانی ہوگی۔ اس موقع پر مولانا شاہ فرید الحق نے اپنے بیان میں مولانا مدنی کے انتقال پر تعزیت کی ہے۔

کراچی ۲ر اکتوبر (پ پ ا) ممتاز عالم دین حضرت مولانا ضیاء الدین قادری مدنی آج مدینہ طیبہ میں ۱۰۰ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ یہ بات یہاں موصول ہونے والی ایک اطلاع میں بتائی گئی ہے۔ مولانا مدنی کا تعلق پاکستان کے شہر سیالکوٹ سے تھا۔ لیکن گذشتہ پچاس برس سے وہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے سامنے ایک مکان میں رہائش پذیر تھے۔ مولانا قادری مدنی، مولانا شاہ احمد نورانی کی اہلیہ کے دادا تھے مولانا کے انتقال کی خبر سن کر مولانا شاہ احمد نورانی نواب شاہ سے واپس کراچی آ رہے ہیں۔ کل مولانا

لاہور ۳ر اکتوبر (پ پ) ممتاز مذہبی رہنما مولانا ضیاء الدین مدنی جن کا کل مدینہ منورہ میں انتقال ہوگیا تھا۔ ان کی قل خوانی اتوار کو صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں ہوگی۔ اس موقع پر قرآن خوانی ہوگی اور مرحوم کی روح کو ایصالِ ثواب کیا جائے گا۔

کراچی ۳ر اکتوبر (پ پ) مولانا احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی کے نائب مولانا ضیاء الدین احمد مدنی کی وفات کے سلسلے میں ایک تعزیتی اجلاس آج دار العلوم امجدیہ میں منعقد ہوا۔ جس سے خطاب فرماتے ہوئے مفتی فضل الرحمٰن نعمانی نے کہا کہ علم و فضل اور تقویٰ میں مولانا مدنی کا مقام بے حد بلند تھا۔ اور آپکی بزرگی اور عشق رسولؐ کو سند کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا نے دیار عرب میں اعلیٰ حضرت بریلوی کے مشن کو جاری رکھا۔ مرحوم پاکستان میں نظامِ مصطفیٰؐ کے نفاذ کے بے حد متمنی رہتے تھے اور متعدد بار انہوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار بھی کیا۔ مفتی فضل الرحمٰن نعمانی نے کہا کہ مرحوم مولانا ضیاء الدین مدنی پاکستان کو اسلام کا قلعہ سمجھتے تھے اور اس سے بے حد محبت کرتے تھے۔ اس موقع پر مولانا عبد المصطفیٰ ازہری نے مولانا مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے نگ و

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حسکی اپنی

پڑھ کر سنائی۔ اور مولانا کی ذات سے
اسکی پیکر تھی۔ اسی موقع پر حاضرین نے مولانا کی دینی و
ملی خدمات کو شاندار خراج عقیدت پیش کیا۔
اسی اثنا جلسے سے مفتی وقار الدین، مولانا قمر سراج خاں
رضوی، حاجی حنیف، حاجی حبیب، مولانا ابراہیم حلیمی، الحاج
داؤد اور مفتی اعظم ہند نے بھی خطاب کیا۔

ڈاکٹر مراد کوجک، ڈاکٹر [illegible]
کے بھائی اور [illegible]
صدارت کی۔ [illegible]
مولانا ضیاء المصطفیٰ [illegible]
کیا گیا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

https://ataunnabi.blogspot.in

مفتی سید شجاعت علی قادری نے خطاب کرتے ہوئے
کہا کہ علامہ مدنی نے تنہا دین کی اتنی عظیم خدمت کی
ہے جو بڑے بڑے ادارے اور اکیڈیمیوں نے
بھی انجام نہیں دیں، جماعت اہل سنت کراچی کے صدر
مولانا محمد رمضان، ناظم اعلیٰ مولانا منظور الحق، تاجر
اہل سنت کراچی کے نگران الحاج خان محمد پراچہ اور
مدیر اعزازی مولانا عبدالمجید اشرفی نے اپنے ایک مشترکہ
بیان میں کہا ہے کہ خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ
ضیاء الدین مدنی کا انتقال عالم اسلام کے لیے ایک
ناقابل تلافی نقصان ہے۔ مرحوم نے اپنی ساری زندگی
اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی پیروی
میں صرف کی، جماعت اہل سنت کراچی کے کارکنان کا
ایک تعزیتی اجلاس مولانا غلام دستگیر افغانی کی زیر
صدارت منعقد ہوا جس میں مولانا افغانی کے علاوہ،
مولانا شاہ تراب الحق، ظہور الحسن بھوپالی، اور
محمد حنیف حاجی طیب نے خطاب کیا اور مولانا شاہ
ضیاء الدین مدنی کے انتقال پر تعزیتی قرارداد
منظور کی۔

مدرسہ انوار القرآن قادریہ رضویہ کے ناظم اعلیٰ محمد
سکندر قادری نے حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی
کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے
اسے عالم اسلام کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان
قرار دیا ہے۔ بزم اہل سنت کراچی کے صدر محمد سلیم
قادری، جنرل سیکرٹری محمد ادریس قادری اور مدرسہ
قادریہ نوریہ کے ناظم محمد الطاف قادری نے اپنے مشترکہ
بیان میں پیر طریقت ولی نعمت، خلیفہ امام اہلسنت،
حضرت علامہ ضیاء الدین احمد مدنی کے انتقال پر گہرے
رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

ادارہ تبلیغ اہل سنت پاکستان کے سرپرست اور علاقہ
روحانی کے معروف پیشوا، صوفی محمد فاروق روحانی اور
ورلڈ اسلامک مشن کراچی کے نائب امیر مولانا ابرار
روحانی اور مولانا محمد حسن قادری، سید نثار علی، حمید عالم
روحانی، اصغر اللہ صدیقی نے اپنے مشترکہ تعزیتی بیان میں
اعلیٰحضرت کے خلیفہ اور پیر طریقت مولانا ضیاء الدین قادریؒ
کے وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا
کی وفات عالم اسلام اور وقار سنیت کے لیے
ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی کے انتقال پر
ملال کی خبر دارالعلوم قادریہ سبحانیہ کے طلبہ اور
اساتذہ میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ ناظم اعلیٰ مولانا،
عبدالہادی کے حکم پر مدرسہ کے علماء اور طلبہ قرآن
خوانی میں مشغول ہوگئے، جس کے بعد ایک تعزیتی
اجلاس ہوا۔ جس میں مرحوم کی دینی خدمات پر انہیں
زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

حلقہ ۲۸ کے کونسلر حاجی محمد یوسف قادری
نے ممتاز خلیفہ اور اہل سنت کے مقتدر روحانی پیشوا
مولانا شیخ ضیاء الدین احمد القادری المدنی کے انتقال
پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

روزنامہ **امن** کراچی

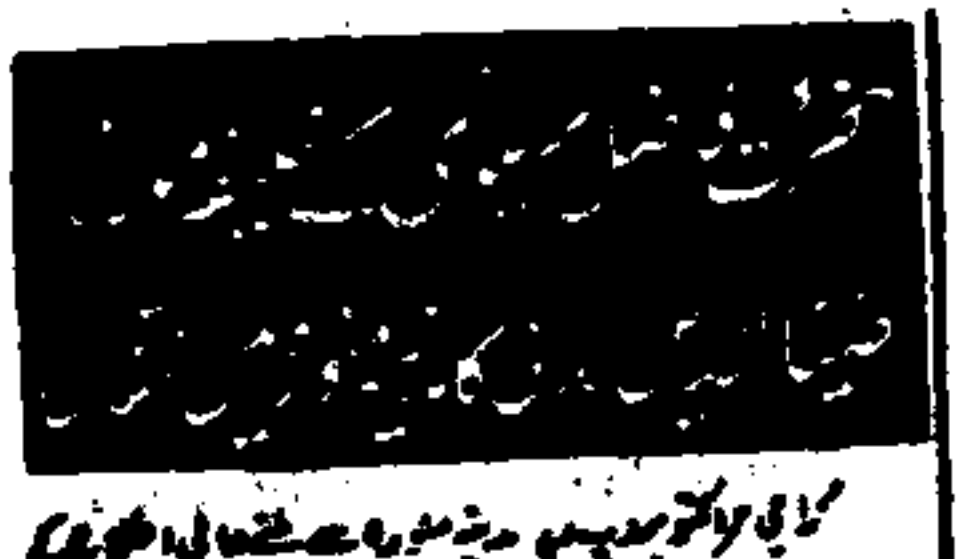

کراچی ۱۲ اکتوبر (پریس ریلیز) ادارہ تبلیغ اہل سنت پاکستان کے زیر اہتمام شیخ الاسلام مولانا ضیاء الدین قادری کی روح کو ایصال ثواب کے لیے ۱۴ اکتوبر بعد نماز عصر جامع مسجد انبیاء جہانگیر آباد میں قرآن خوانی ہوگی۔ اور ۱۵ اکتوبر علی اللہ شکر اور گلبہ نمبر ۱ میں ایک تعزیتی اجلاس ہوگا جس میں مولانا ابرار احمد واقی اور دیگر علماء مولانا مرحوم کو خراج عقیدت پیش کریں گے۔

کراچی ۱۱ اکتوبر (پ ر) عالمی تبلیغی و دارالعلوم اہل سنت وجماعت کھوکھر اپار کے سرپرست بزرگ اور مفتی کبیر کے لاکھوں عزیز اکابر علماء، نامور مشائخ عظام، دانشوران ملت کے ایک عظیم اجتماع میں مولانا ضیاء الدین امن اللہ کے وصال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔

کراچی ۱۲ اکتوبر (پ ر) میانوالی سے تعلق رکھنے والے علماء کے مشائخ کا اہل سنت والجماعت مولانا احمد رضا خان بریلوی کے جید نائب حضرت مفتی ضیاء الدین مدنی آگرہ میں نماز جمعہ کے وقت اپنے خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کے سوگواران میں مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری، مولانا مفتی محمد امین، مولانا ابوالخیر محمد زبیر، علامہ ڈاکٹر خالد محمود، علامہ عبدالحکیم شرف قادری، علامہ صاحبزادہ فضل کریم، علامہ ابوداؤد محمد صادق، علامہ عبدالستار خان نیازی، مفتی منیب الرحمن، مفتی محمد وقار الدین، مفتی محمد رفیق حسن، مفتی محمد نعیم، مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، مفتی محمد رفیع عثمانی، مفتی محمد زاہد، مفتی محمد عادل خان، مفتی محمد عبدالمنان، مفتی محمد عبدالقیوم، مفتی محمد عبدالرحیم، مفتی محمد عبدالرحمن

https://ataunnabi.blogspot.in

روزنامہ **جسارت** کراچی

[redacted] مدنی انتقال کر گئے

کراچی ۲ اکتوبر (اسٹاف رپورٹر) ممتاز عالم دین مولانا ضیاء الدین قادری مدنی آج دوپہر مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کی عمر ۸۰ سال تھی۔ وہ ۵۰ سال قبل سیالکوٹ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔ مرحوم کا قیام مسجد نبوی کے بالمقابل ایک مکان میں تھا۔ مرحوم شاہ عبدالعلیم صدیقی کے ساتھیوں میں سے تھے اور شاہ احمد رضا خاں کے تلامذہ میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ مدینہ سے ملنے والی اطلاع کے مطابق آج دوپہر ڈیڑھ بجے ان کا انتقال ہوا۔ عصر کی نماز کے بعد جنت البقیع میں انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔

قادری مدنی آج دوپہر مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کی عمر ۸۰ سال تھی۔ وہ ۵۰ سال قبل سیالکوٹ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔ مرحوم کا قیام مسجد نبوی کے بالمقابل ایک مکان میں تھا۔ مرحوم شاہ عبدالعلیم صدیقی کے ساتھیوں میں سے تھے اور شاہ احمد رضا خان کے تلامذہ میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ مدینہ سے ملنے والی اطلاع کے مطابق آج دوپہر ڈیڑھ بجے ان کا انتقال ہوا۔ عصر کی نماز کے بعد جنت البقیع میں انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔

کراچی ۲ اکتوبر (اسٹاف رپورٹر) ممتاز عالم دین مولانا ضیاء الدین قادری مدنی آج دوپہر مدینہ منورہ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کی عمر ۸۰ سال تھی۔ وہ ۵۰ سال قبل سیالکوٹ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔ مرحوم کا قیام مسجد نبوی کے بالمقابل ایک مکان میں تھا۔ مرحوم شاہ عبدالعلیم صدیقی کے ساتھیوں میں سے تھے اور شاہ احمد رضا خاں کے تلامذہ میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ مدینہ سے ملنے والی اطلاع کے مطابق آج دوپہر ڈیڑھ بجے ان کا انتقال ہوا۔ عصر کی نماز کے بعد جنت البقیع میں انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔

روزنامہ **سعادت** لاہور

کراچی ۲ اکتوبر (پ ر) دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ وارثی جامع مسجد حضرت مولانا کاروانی اور مسجد رضا کورنگی میں علامہ ضیاء الدین مدنی کی وفات پر تعزیتی جلسے منعقد ہوئے۔ مقررین نے ان کی وفات سے مسلمانانِ عالم ایک عظیم روحانی شخصیت سے محروم ہو گئے ہیں۔ دعائی اتحاد اہل پاکستان نیوا طبار السیوسی الیشن کے صدر محمد نعیم الحق اور دیگر جلسے داروں نے فنا فی عالم علامہ ضیاء الدین مدنی کے انتقال پر ملی رنج و غم کا اظہار کیا۔

روزنامہ **مغربی پاکستان** لاہور

لاہور ۲ اکتوبر (پ ر) شیخ العالم حضرت مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ارشد اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے وصال پر ملال پر اراکین مرکزی مجلس رضا کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری منعقد ہوا۔ جس میں حضرت کی ضمانت جلیلہ پر انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ ایک قرار داد میں حضرت شیخ العالم کی وفات حسرت آیات کو عالم اسلام کے لیے نقصان عظیم قرار دیا گیا۔

روزنامہ **جنگ** کراچی

جنگ۔ انجمن نقشبندیہ محمدیہ معصومیہ حنفیہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا بریلوی کے خلیفہ مجاز مفتی ضیاء الدین قادری مدنی کے وصال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

روزنامہ وفاق لاہور

لاہور ۲۰ اکتوبر (پریس ریلیز) تنظیم اہلسنت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مفتی محمد تقیم فیروزآبادی نے ایک تعزیتی بیان میں علامہ اسلام کے معتمد مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم اسلام کی عظیم شخصیت تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی اسلام کی تبلیغ اور مسلمانوں کی عملی خدمت میں بسر کی۔ آپ ایک بہترین مقرر اور بلند پایہ عالم دین تھے۔ آپ کے انتقال سے ملک ایک جید عالم سے محروم ہو گیا ہے۔ مرحوم کے پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا۔

روزنامہ افق لاہور

مفتی وفاق پاکستان، مرکزی صدر تنظیم اہلسنت پاکستان کے صدر اسلام مفتی فیروزآبادی نے ایک تعزیتی بیان میں علامہ اسلام کے معتمد مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مولانا علم اسلام کے مینار مشخصیت تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی اسلام کی تبلیغ اپنے پیرومرشد علامہ خان قادری فضلی صدر مفتی ہدایت اللہ پیروی اور اداره تنظیم اہلسنت کے جنرل سیکرٹری حافظ محمد فاروق خان سہیڑی نے ایک بیان میں ممتاز روحانی پیشوا مفتی

مولانا ضیاء الدین احمد مدنی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مولانا علم اسلام کے مینار مشخصیت تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی تبلیغ اسلام کے لئے وقف کر دی۔ آپ ایک بہترین مقرر اور بلند پایہ عالم دین تھے۔ آپ کے انتقال سے ملک ایک جید عالم سے محروم ہو گیا ہے۔ مرحوم کے پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کیا۔

[illegible] ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا قاری محمد اسلم، مولانا خیر البدیع، مولانا [illegible] قادری، مولانا خیر البدیع، مولانا [illegible] مولانا حافظ محمد صادق اور مولانا عبدالخالق صفدر حافظ محمد یعقوب نے مرحوم کے فضائل و شمائل اور زندگی اور آپ کے اخلاق کریمانہ کا ذکر۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

انجمن غلامان مصطفےٰ پاکستان کے مرکزی سرپرست اعلیٰ حافظ محمد اکبر جتوئی، مرکزی صدر سردار محمد علی خان جتوئی، صوبہ سندھ کے صدر محمد رفیق کشمیری کراچی کے صدر محمد حمید خدری نے ایک تعزیتی بیان میں شیخ طریقت حضرت علامہ ضیاء الدین مدنی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ پیر طریقت کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرکزی انجمن حنفیہ کراچی کے صدر محمد ادریس قادری، جنرل سیکرٹری محمد ہارون عبدالرحمٰن نے اپنے مشترکہ اخباری بیان میں سلسلہ قادریہ رضویہ کے روحانی پیشوا، خلیفہ اعلیٰ حضرت ممتاز عالم دین حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مدنی کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ پیر طریقت کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

کراچی ۳ اکتوبر (پ ر) ادارہ تبلیغ اہلسنت پاکستان کے سرپرست اور سلسلہ روحانی کے پیشوا صوفی محمد فاروق روحانی، ادارہ تبلیغ اہلسنت کے صدر و سلسلہ سلک مشن کراچی کے نائب صدر ڈاکٹر ابو الخیر محمد روحانی، مولانا محمد حسن قادری، سید نثار علی، حمید علم روحانی، ولی اللہ صدیقی، جواد بیگ، شعیب مشتاق نے اپنے اپنے مشترکہ تعزیتی بیان میں حضرت مولانا شاہ احمد رضا کے خلیفہ پیر طریقت، مولانا ضیاء الدین قادری کے وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا ضیاء الدینؒ کی وفات عالم اسلام کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے، وہ اٹھارہ سلسلہ روحانی کے روحانی پیشوا پیر محمد فاروق روحانی نے کراچی سے ٹیلیفون پر مولانا مرحوم کے صاحبزادے مولانا فضل الرحمٰن مدنی سے اظہار تعزیت کیا۔ دربار غوثیہ میں قائد اہلسنت شاہ احمد نورانی سے صوفی محمد فاروق اور مولانا ابرار رحمانی نے اظہار تعزیت کیا۔ تحریک اتحاد اہلسنت کے سربراہ علامہ شاہ حسین گردیزی، مولانا محمد اشرف حامدی، مولانا محمد شمس الدین ہزاروی اور مولانا محمد رفیق زاہد چشتی نے ایک مشترکہ بیان میں خلیفہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، مولانا ضیاء الدین مدنی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی ذات دنیائے اسلام کے لیے منارۂ نور تھی۔ آپ کی وفات سے عالم اسلام ایک شیخ طریقت ممتاز عالم دین، رہبر شریعت اور عظیم محقق سے محروم ہو گئی ہے۔ بزم امجدی رضوی کے صدر مولانا محمد شعیب کشمیری جنرل سیکرٹری مولانا محمد گل شریف چشتی، سابق جنرل سیکرٹری مولانا محمد رفیق زاہد چشتی، بلدیہ کراچی ۲۵ کے کونسلر حاجی محمد یوسف قادری اور اے ٹی آئی کراچی یونین مارکیٹ یونٹ کے ناظم عبدالرزاق دکھی نے بھی الگ الگ تعزیت کیا ہے۔ دارالعلوم قادریہ سبحانیہ میں جیسے ہی مولانا ضیاء الدین المدنی کے انتقال کی خبر پہنچی تو غم کی ایک لہر طلبا اور طلبہ کے دلوں میں دوڑ گئی، اور انتہائی کرب و الم کی وجہ سے ایک سناٹا چھا گیا۔ ناظم اعلیٰ مولانا عبدالہادی کے حکم کے مطابق مدرسے کے علماء اور طلبہ قرآن خوانی میں مشغول ہو گئے۔ قرآن خوانی کے بعد ایک تعزیتی اجلاس ہوا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ڈیلی مارننگ نیوز کراچی

Hazrat Ziauddin Madani dies

A renowned religious scholar, Hazrat Maulana Ziauddin Qadri Madani, yesterday (Friday) died in Madina Tayyaba at the age of 110, according to information reaching here.

Maulana Madani hailed from Sialkot but he had been living in Madina for the last over 50 years in a house just opposite the Holy Masjid-i-Nabvi.

Maulana Qadri Madani was grandfather of Wife of Maulana Shah Ahmed Noorani.

The news of the death of Maulana Madani was conveyed to [illegible] in Karachi. It is now [illegible] Quran Khwani for the departed soul will be held at the residence of Maulana Shah Ahmed Noorani today between Asr and Maghrib prayers.—APP.

MAULANA ZIAUDDIN DEAD

ISLAMABAD, Oct. 2: Maulana Ziauddin, a 110-year-old religious scholar and teacher, who had migrated to Saudi Arabia about 60 years ago, died today at Madina, according to information received here.

Maulana Ziauddin was one of the Khalifas of Maulana Ahmad Raza Khan Barelvi. He was the grandfather of Begum Shah Ahmed Noorani, wife of the chief of Jamiat-e-Ulema-e-Pakistan.

[illegible] Qadri Madani was grand father of the wife of Maulana Shah Ahmed Noorani.

Quran Khwani for the departed soul will be held at the residence of Maulana Shah Ahmed Noorani today between Asr and Maghrib prayers.—PPI

AFP

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ماہنامہ نورالحبیب بصیرپور

۲ر اکتوبر کو دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور میں شیخ العرب والعجم حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب مدنی علیہ الرحمہ کی یاد میں ایک تعزیتی جلسہ ہوا جس کی صدارت، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری مہتمم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور نے کی۔

اجلاس میں علماء کرام، طلباء اور عوام نے شرکت کی۔ صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری کے علاوہ پروفیسر منظور حسین نوری، مولانا منظور احمد نوری قصور، مولانا عبدالجبار مجاہد وغیرہ نے خطاب کیا اور حضرت کی علمی و روحانی خدمات کے پیش نظر انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ آخر میں موصوف کو ایصالِ ثواب کیا گیا۔

ماہنامہ نورالحبیب، بصیرپور، (ساہیوال) اکتوبر ۱۹۸۱ء

اسلاف کی درخشندہ نشانی

اداریہ ماہنامہ نورالحبیب ——— بصیرپور پنش اکتوبر ۸۱ء

۲ر اکتوبر ۱۹۸۱ء کو مدینہ منورہ کے فقید المثال عالم دین، شیخ العالم حضرت مولانا الشیخ ضیاء الدین صاحب مدنی انتقال فرما گئے۔

حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد اہلِ سنت و جماعت کے لیے یہ ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔

حضرت شیخ العالم زہد و تقویٰ کا پیکر اور مہر و محبت کا حسین و جمیل شجر تھے، جس کے سایہ میں مدینۃ النبی میں حاضر ہونے والے ہزاروں اہلِ ذوق پناہ لیا کرتے تھے۔

آپ ۱۲۹۲ھ میں ضلع سیالکوٹ کے ایک قصبہ میں پیدا ہوئے۔ مختلف

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اساتذہ سے علوم دینیہ حاصل کرتے ہوئے بریلی شریف پہنچے۔ یہاں مفتی حضرت فاضل بریلویؒ سے کسب فیض کیا۔ اور سلسلہ عالیہ قادریہ میں آپ سے بیعت ہوئے۔ اور خلافت سے نوازے گئے۔

ذوق علمی اور ستیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی محبت آپکو کشاں کشاں بغداد شریف لے گئی۔ ایک عرصہ تک یہاں مقیم رہنے کے بعد سرکار بغداد کے اشارے سے ۱۲۳۷ھ میں مدینہ پاک حاضر ہوئے اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ مدینہ پاک میں آپ نے ممتاز عالم دین صاحب تصانیف کثیرہ حضرت شیخ یوسف نبہانیؒ سے فیض پایا اور خلافت سے نوازے گئے۔

سرکار کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے آپ کو بے پناہ محبت تھی۔ آپنے روضہ عشاء کی نماز کے بعد محفل نعت اور ہر پیر کو خصوصی محفل کا اہتمام کیا اور نجدی حکومت کی کڑی بندشوں کے باوجود آخر دم تک اس سلسلہ کو جاری رکھا۔ مدینہ پاک میں حاضر ہونے والے ممالک اسلامیہ کے عقیدت مندوں کو آپ کی محافل کی یاد ہمیشہ تڑپاتی رہے گی۔

حضرت شیخ العلماء کی پوری زندگی تبلیغ اسلام اور عشق رسول کی شمع فروزاں کرنے میں گزری۔ آپ نجدی دور میں اسلاف کی درخشندہ روایات کے امین تھے۔ یہ مدینہ پاک سے آپ کی بے پناہ محبت کا ثمر ہے کہ آپ کو مدینہ طیبہ میں مستقل طور پر اپنے سینہ میں جگہ دے دی۔

آپ کی موت بلاشبہ موت العالم موت العالم کی مصداق ہے اللہ تعالیٰ حضرت شیخ العلماء کے درجات بلند فرمائے۔ پس ماندگان کو صبر کی توفیق ارزانی فرمائے اور موصوف کے مشن پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

محمد محب اللہ

ماہنامہ نور الحبیب بصیر پور (ساہیوال) اکتوبر ۱۹۸۱ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ماہنامہ ترجمان اہلِ سنت کراچی

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

پرچہ پریس جا چکا تھا کہ خلیفۂ اعلیٰحضرتؒ اور عالمِ اسلام کے عظیم روحانی پیشوا مولانا ضیاء الدین احمد مدنی کی رحلت کی خبر ملی۔ فی زمانہ دُنیاء اسلام اور دُنیا بھر سے مدینطیبہ آنے والے عوام اہلسنت کے لیے آپ کی ذات مرکزِ ہدایت تھی۔ مرکز جماعت اہلسنت پاکستان کے راہنماؤں شیخ الحدیث مولانا محمد رمضان، ناظمِ اعلیٰ مولانا منظور الحق، ترجمانِ اہلسنت کے نگران و پبلشر حاجی خان محمد پراچہ نے آپ کے انتقال کو دنیاء اہلسنت کا عظیم نقصان قرار دیا۔ اور دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپکو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ماہنامہ ترجمانِ اہلسنت کراچی، ش اکتوبر ۱۹۸۱ء

۴ اکتوبر، جماعت اہل سنت حلقہ بلدیہ ٹاؤن جامع مسجد نورِ اسلام میں جماعتِ اہل سنت حلقہ بلدیہ ٹاؤن کے صدر مولانا غلام شاہ اعوان کی صدارت میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس سے مولانا غلام ربانی نے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی کے اچانک سانحہ ارتحال پر دُکھ کا اظہار کیا اور اس سانحہ کو اسلام کا ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا۔ مولانا غلام شاہ اعوان نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مولانا ضیاء الدین المدنی نے اپنی ساری زندگی دین اسلام کی سربلندی کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ جناب مولانا ظہور الحسن نے فرمایا کہ حضرت پیر ضیاء الدین المدنی نے معرفت کے نُور سے عوام کے دلوں کو منور کیا۔ اجلاس سے مرکزی جماعت اہل سُنت کے رُکن صوفی محمد ایاز خان، زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر انوار اللہ شاہ قادری، ناظم اعلیٰ بلدیہ ٹاؤن صوفی محمد انیس قادری، جماعت اہل سُنت کے کارکن اور طالب علم رہنما بشیر الدین قادری اور بلدیہ ٹاؤن کے ممتاز سماجی کارکن بشیر احمد فاروقی نے بھی کیا۔ آخر میں سب حضرات نے مولانا ضیاء الدین مدنی کے لیے دُعائے مغفرت کی۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۵ر اکتوبر، جماعت اہلسنت کراچی کے دفتر میں علاقائی تنظیموں اور کارکنوں کا ہنگامی جلسہ منعقد ہوا جس سے ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت مولانا منظور الحق صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مولانا ضیاء الدین جیسی ہستیاں صدیوں میں ظہور پذیر ہوتی ہیں آپ نے مدینہ منورہ میں کافی سال قیام کیا اور کئی حج کئے۔ آپ اعلیٰ حضرت بریلوی کے نائب اور خلیفہ تھے۔

۱۴ر اکتوبر۔ جماعت اہل سنت پاکستان حلقہ بلدیہ ٹاؤن کے زیر اہتمام شیخ الاسلام مولانا ضیاء الدین احمد مالی قادری کی یاد میں ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد شفیع اکاڑوی نے فرمایا کہ مولانا کی وفات سے مدینہ طیبہ میں ایک عظیم [illegible] آپ نے فرمایا کہ مولانا ایک سچے عاشق رسول تھے آپ نے ساری زندگی [illegible] عشق رسول کا درس دیا۔

قائد اہل سنت علامہ [illegible] نے فرمایا کہ دنیا بھر سے آئے ہوئے [illegible] فیض بری مولانا کے [illegible] آپ نے ساری، زندگی حاجیوں اور زائرین [illegible] مسلک [illegible] کوشش کی اللہ تعالیٰ [illegible] اہل سنت [illegible] فرمایا آپ [illegible] جہانگیر، خانوادہ [illegible] کے سربراہ مولانا [illegible] شرکت فرمائی۔

۱۴ر اکتوبر بعد نماز ظہر جامعہ مسجد بلال [illegible] کمیٹی کے زیر اہتمام ایصال ثواب کی [illegible] کو ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کا [illegible] رحمانی امام مسجد ہذا و دیگر حضرات نے شرکت فرمائی۔ آخر میں قائد اہل سنت علامہ [illegible] احمد نورانی سے اظہار تعزیت کیا گیا۔ بعد ازاں تبرک تقسیم کیا گیا۔

(ماہنامہ ترجمان اہلسنت کراچی نومبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۵)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ماہنامہ المیزان، بمبئی

خلیفۂ اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ، علامہ شاہ الحاج مفتی محمد ضیاء الدین صاحب مہاجر مدنی مدینہ منورہ میں اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ دار العلوم سنیہ اسلامپورہ، مالیگاؤں میں آپ کی یاد میں ایک تعزیتی جلسہ ہوا۔ قرآن خوانی ہوئی اور صلوٰۃ و سلام پر جلسہ ختم ہوا۔ مولا تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور، وارثین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے،

(صدر المدرسین حنفیہ سنیہ، مالیگاؤں)

بذریعہ خط اطلاع ملی ہے کہ الحاج علامہ شاہ ضیاء الدین صاحب مرید و خلیفہ اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ جو کہ ایک عرصہ سے مدینہ منورہ میں مقیم تھے۔ ۳ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ کو مدینہ منورہ ہی میں ان کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ط

ہم جمیع عہدیداران وارکین آل انڈیا سنی لیگ بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہیں کہ پروردگار عالم حضرت مولانا کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد حسین انصاری سیکرٹری آل انڈیا سنی لیگ جونی مسجد کمپاؤنڈ بمبئی ۸

جوارِ رسولِ کے مکین، دیارِ رسولِ کے مقیم

ضیاء الملۃ والدین، حضرت علامہ الحاج محمد ضیاء الدین قادری اشرفی مہاجر مدنی ۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء / ۳ ذی الحجۃ الحرام ۱۴۰۱ھ یوم جمعہ بوقت جمعہ کائنات کے مقدس ترین شہر مدینہ منورہ میں وصال کر گئے۔ ———————

اور روئے زمین کا مقدس ترین شہر خموشاں جنۃ البقیع میں سپردِ خاک کئے گئے...

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حیاتِ ضیاء کا ایک ایک دن اعلاء کلمۃ الحق میں گزرا، ایک ایک سانس اسلام و ایمان، شریعت و طریقت اور فکر و آگہی کو جلا دینے میں صرف کی ــــ

علامہ ضیاء الدین!

دینِ رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشربِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی زندہ اور مقدس امانت تجھ۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا اور اعلیٰ حضرت سیدنا اخفر میاں

[illegible]

ماہنامہ المیزان بمبئی انڈیا شمارہ اگست ستمبر سید جلیل احمد ۱۹۸۱ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حجاز کے چند مشائخ

حضرت مولانا شاہ اعظم حسین مدنی قدس سرہٗ

محلہ رکاب گنج خیر آباد میں ۱۲۶۲ھ میں ولادت ہوئی، آپ کے والد لطف حسین صدیقی فوجی قیادت اور امورِ سیاست کے ماہر تھے، اور بھوپال میں ملازم تھے، ۲۲ یا ۲۳ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ میں وہ بھوپال ہی میں فوت ہوئے، لطف حسین صدیقی کے والد حضرت حسین ابن محمد پناہ اپنے وقت کے بڑے عالموں میں سے تھے اور سلسلۂ قادریہ کے مشہور مرشد اور عبداللہ ابن عتیق محمد ابن عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں تھے، یہ وہ شجرۂ نسب ہے جس کو آپ کے فرزند حضرت فردِ افراد مولانا محمد حسین علیہ الرحمۃ نے "سیرت محمد اعظم حسین" میں نقل فرمایا ہے۔ "تذکرۂ شعرار حجاز اُردو" میں امداد صابری دہلوی صاحب نے مؤلف تذکرہ آثار الشعراء کے حوالے سے حضرت حسین صدیقی کا نام حکیم خادم حسین اور بحوالہ مؤلف تاریخ تاج الاقبال۔ حضرت حسین کے والد حضرت محمد پناہ کا نام منشی بقاء اللہ لکھا ہے، اور اسی کو صحیح قرار دیا ہے۔ راقم السطور نے حضرت مولانا شاہ محمد علاؤالدین القادری المدنی ابن فرد الافراد مولانا محمد علی حسین سے مدینہ طیبہ کی حاضری کے موقع پر بزرگوں کے ناموں اور مولانا اشرف علی تھانوی کے معیت میں مولانا شاہ امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہٗ سے آپ کی بیعت کی تصدیق چاہی تو مولانا نے سختی سے اس کی تردید فرمائی اور فرمایا کہ بیعت، اور آثار الشعراء اور تاج الاقبال تذکرۂ شعرار حجاز اُردو کی مرقومہ عبارتوں کی تغلیط تذکرہ میں ضرور شائع کریں، مولانا نے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مولانا تھانوی سے بنیادی اختلاف کا بھی ذکر کیا۔

آپ نے میرٹھ تک حضرت مولانا سید نبی بخش م ۱۲۹۱ھ ابن عبدالوالی عرف پیر بخش المتوفی ۱۲۹۲ھ ابن حضرت مولانا شبہ غلام صدیق المتوفی ۱۲۱۱ھ نبیرہ حضرت محدث کبیر سے [illegible] المتوفی ۱۲۳۹ھ [illegible]

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں [illegible] آپ کے والد ماجد روپوش تھے۔ اس لیے آپ کو [illegible] آپ کو اپنے [illegible] اور آبائی علاقہ کا دورہ کیا۔ [illegible] رہے۔ [illegible]

https://ataunnabi.blogspot.in

کلکٹری مدارالمہام مقرر ہوئے تو انہوں نے آپ کو میر منشی کا عہدہ سپرد کیا۔ نواب عبداللطیف حضرت شاہ خیرآبادی کی دیانت داری اور راست بازی کے بے حد مداح و معترف تھے۔ آپ ریاست بھوپال کے مدبر اور نامور عالم و مصلح مانے جاتے تھے، والیٔ ریاست نواب سلطان جہاں بیگم نے اپنی روانگیٔ حج سے پہلے ۱۳۱۷ھ میں آپ پر غایت اعتماد اور اعتراف تقدس کی بنا پر آپ کو مدینہ منورہ تحائف وغیرہ دے کر روانہ کیا، تاکہ آپ رمضان المبارک میں والیٔ ریاست کے قیام کا بندوبست کریں، سلطان جہاں بیگم کو آپ سے تلمذ کا شرف بھی حاصل تھا۔

۱۳۲۶ھ میں استعفیٰ دے کر مدینہ منورہ جا بسے حرم شریف نبوی میں حدیث شریف کا درس دیتے اور باقی کتابیں گھر پر پڑھاتے تھے، آپ کا سلسلۂ بیعت و ارشاد مدینہ، شام و مشق وغیرہ میں کافی وسیع تھا، ۱۳۲۷ھ میں آپ کا وصال ہوا، جنۃ البقیع میں سید ابراہیم جگر گوشۂ عالم ماکان ومایکون (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رضی اللہ عنہ کے جوار میں دفن کئے گئے۔

احقر نے آپ سے غائبانہ عقیدت کی بنا پر اپنی حاضریٔ مدینہ منورہ کے موقع پر ۲ محرم الحرام ۱۳۹۱ھ کو اندازاً آپ کے مرقد پر حاضر ہو کر فاتحہ خوانی کا شرف حاصل کیا۔[1]

(سیرت شیخ اعظم حسین، تاریخ فرد آزاد، نزہۃ الخواطر)

حضرت مولانا آل احمد پھلواروی قدس سرہٗ

حضرت مولانا آل احمد ابن مولانا شاہ محمد امام (م ۱۱۹۲ھ / ۱۲۵۵ھ) ابن مولانا حضرت نعمت اللہ پھلواری ——— تاریخ ولادت ۷ رمضان المبارک ۱۲۲۳ھ

درسیات کی تکمیل اپنے والد مولانا شاہ محمد امام سے کی، اور وہ مولانا احمدی پھلواری کے تلمیذ رشید تھے، ۱۷ برس کی عمر میں ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۰ھ میں اپنے دادا بزرگوار سے بیعت کی۔

۱۲۴۲ھ میں حرمین شریفین کے ارادے سے گھر سے نکلے، ایک سال کلکتہ میں قیام کیا

---

[1] تذکرہ علمائے اہلسنت از علامہ مولانا محمود احمد قادری ← مولانا محمود احمد کانپوری

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

۲۷ رجب المرجب ۱۲۴۲ھ میں حرمین شریفین میں حاضر ہوئے وہاں پر آپ نے تین سال تک قیام کیا، حضرت شیخ الاسلام سید احمد زینی دحلان وغیرہ سے آپ نے اسناد حدیث حاصل کی۔

۱۲۴۵ھ میں ہندوستان آئے، اورنگ آباد میں مولانا میر شجاع الدین مرحوم کے مدرسہ میں مدرس ہو گئے۔ ۱۲۵۱ھ میں پھلواری وطن پہنچے، اس وقت مسند ارشاد پر حضرت فرد فائز تھے، ان سے استفادہ باطنی کیا، ایک سال بعد قصد بنارس کیا، مزارات مقدسہ کی زیارت کرتے ہوئے جون پور پہنچے، حضرت استاذ العلماء علام الحکماء مولانا ابا سید اللہ خاں قادری رام پوری رح المتوفی ۱۲۶۶ھ سے آپ نے سند حدیث حاصل کی۔

۱۲۶۲ھ میں پھر عرب کے قصد سے سفر کیا، بغداد مقدس، کاظمین، نجف اشرف کی زیارت کرتے ہوئے مکہ معظمہ پہنچے، ۱۲۶۳ھ میں آپ کی اپنے چچا مولانا شاہ محمد حسین سے ایک مخالفت سے ذاتی [illegible] ہوئی، ۱۲۶۳ھ تا ۱۲۶۸ھ [illegible] میں وہ کی سکونت رہی، ۱۲۶۸ھ میں [illegible] کے لیے پھلواری بلایا، اور بتاکید تمام کہنے پر [illegible] ۱۲۶۵ھ کی [illegible] میں واپس تشریف لے گئے۔

مولانا شاہ آل محمد [illegible] شاہ آل حبیب نصر [illegible] اور عرض کیا، کہ ڈرتا ہوں، کہ کہیں [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے [illegible] آجاؤ گے"۔ اس مقدمہ آپ نے [illegible] ۱۲۹۵ھ میں مولانا کا انتقال ہوا۔ [illegible]

حضرت مولانا سید اخلاص حسین پھلواروی قدس سرہٗ

حضرت مولانا شاہ اخلاص حسین ابن سید انوار حسین کی ولادت باسعادت تقریباً ۱۲۸۱ھ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں اپنے آبائی مکان سیدوارہ سہسوان ضلع بدایوں میں ہوئی، مولانا سید خواجہ عبدالصمد ابدال، پھپھوندوی قدس سرہٗ آپ کے برادر عم زادے نے ولادت سے پیشتر اخلاص حسین نام رکھا اور اپنا کرتہ آپ کے لیے اپنی چچی کو پیش کیا، چار برس کے ہوئے تو حضرت مولانا عبدالصمد صاحب آپکو اپنے ہمراہ پھپھوند لے آئے اور علوم نقلیہ وعقلیہ وتصوف کی تعلیم دی، طب کا درس مولانا حکیم مومن سجاد نے دیا۔ اکیس ۲۱ برس کے ہوئے تو مولانا سید عبدالصمد علیہ الرحمۃ نے اپنی بڑی صاحبزادی سے عقد کر دیا۔

آپ بہت پختہ استعداد فاضل، خوش خط، اور اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے۔ آپ کے مجاہدات وریاضات کے واقعات سُن کر متقدمین صوفیاء کی یاد آتی ہے، بڑے حلیم و بُردبار اور وسیع الاخلاق تھے، چڑیاں بھی مانوس تھیں، شانوں پر، ہاتھوں پر آکر بیٹھی رہتیں، لوگ متعجبانہ پوچھتے کہ حضرت یہ خوب ہل گئی ہیں ہنس کر فرماتے، کہ میری آدمیت غائب ہو گئی ہے جانور ہو گیا ہوں، اس لیے آجاتی ہیں۔

بیعت وخلافت اپنے بھائی اور خسر حضرت مولانا خواجہ عبدالصمد قدس سرہٗ سے تھی، سفر و حضر میں مرشد کی خدمت میں رہتے، ۱۶ رشوال ۱۳۳۷ھ کو گھر سے روانہ ہو کر بمبئی پہنچے اور ۱۳ رذی قعدہ کو حج کے لیے روانہ ہوئے۔ حج کے بعد مدینہ طیبہ میں معتکف ہو گئے۔ نہایت ہی صابر وقانع تھے۔ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ کو انتقال ہوا۔ بقیع شریف میں حضرت عثمان بن مظعون اور سیدنا ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب دفن کیے گئے۔

(ملفوظ مصابیح القلوب)

حضرت مولانا شاہ احمد سعید مجددی قدس سرہٗ

حضرت شاہ ابوسعید مجددی رام پوری المتوفی ۱۲۷۰ھ کے صاحبزادے مولانا شاہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

احمد سعید مجددی غرہ ربیع الاول ۱۲۱۵ھ بمقام رام پور پیدا ہوئے۔ "مظہر یزداں" تاریخ
ہے۔ آپ کے نانا حضرت شاہ محمد صدیقی جو صاحب کشف تھے انہوں نے بمکاشفہ بالہام آپکا
نام غلام غوث رکھا، حفظ قرآن کر کے دس برس کی عمر میں دہلی جا کر والد کے پیر ارشاد حضرت شاہ
غلام علی دہلوی قدس سرہ سے بیعت ہوئے اور کتب تصوف پڑھیں، مشکوٰۃ کا درس بھی
شاہ صاحب سے لیا۔ بعدہٗ مولانا فضل امام خیرآبادی، شاہ رفیع الدین، شاہ عبدالقادر، مولانا
نور زکی محلی قدست اسرارہم سے درسیات پڑھ کر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث قدس سرہٗ
سے حدیث کا درس لیا۔ آپ حضرت شاہ غلام علی کے خلیفہ اور مورد الطاف خاص تھے، حضرت
شاہ غلام علی آپ کو [illegible] ارشاد والد سید مجددی سے افضل فرماتے تھے
[illegible] مریدوں کے حال پر
[illegible]
[illegible]
[illegible]

https://ataunnabi.blogspot.in

دوسرا دن تپدق میں بروز شنبہ ۲ ربیع الاول ۱۲۸۲ھ انتقال ہوا، اور حسب وصیت حضرت سیدنا امیر المومنین امام المسلمین عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے پہلوئے مبارک میں دفن ہوئے۔ آپ نے وہابیوں کے رد میں مشہور کتاب "حق المبین فی رد علی الوہابیین" تصنیف فرمائی۔ حضرت کے اکثر خلفاء تھے جو افغانستان بخارا وغیرہ میں پھیلے ہوئے تھے،

——— مولوی رشید احمد گنگوہی نے بھی آپ سے اکتساب علم کیا تھا مگر بدعقیدہ ہونے کی وجہ سے آپ کا تذکرہ اہانت آمیز کرتے تھے۔ دیکھئے تذکرہ رشیدیہ۔

حضرت مولانا شاہ محمد علی حسین مدنی قدس سرہٗ

مولانا محمد علی حسین صاحب ابن حضرت مولانا شاہ اعظم حسین خیر آبادی قدس سرہما ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ میں بھوپال میں پیدا ہوئے، اردو فارسی کی ابتدائی تعلیم مولانا یداللہ سنبھلی سے حاصل کی۔ قرآن مجید حفظ کیا۔ معقول و منقول کی تکمیل والد ماجد سے کی، ۱۹۰۳ء میں والد ماجد کے ساتھ مدینہ طیبہ چلے گئے، اور وہیں سے بلاد [illegible] مصر کا سفر کیا، اور عتبات عالیہ کی زیارت کی، ۱۳۲۶ھ میں آپ نے دمشق میں امام الدہر حافظ العصر شیخ بدرالدین دمشقی سے اُن کے صاحبزادے مولانا تاج الدین کی معیت میں شرح وقایہ کا درس لیا، حضرت مولانا محمد عبدالباقی فرنگی محلی مدنی المتوفی ۱۳۶۲ھ کے درس میں مختصر المعانی، تلخیص المفتاح پڑھی صحیح مسلم اور بعض دوسری کتب حدیث کا حضرت مولانا شاہ محمد معصوم ابن شاہ عبدالرشید ابن حضرت شاہ احمد سعید مجددی سے درس لیا، شیخ المحدثین مدینہ منورہ سید علی بن ظاہر الوتری سے بھی کسب فیض کیا، ۱۳۲۷ھ میں حضرت مولانا شاہ محمد نعیم نبیرہ حضرت مولانا بحر العلوم فرنگی محلی نے فاتحہ تشکر کے بعد دستار فضیلت باندھی اور سند مرحمت فرمائی،

فراغت کے دور عثمانی و ہاشمی میں حضرت مولانا عبدالباقی کے مدرسۂ نظامیہ میں عرصہ تک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

درس دیا، مجدی تسلط کے بعد اپنے مکان پر یہ سلسلہ جاری رکھا۔

آپ کو اپنے والد ماجد سے سلسلۂ قادریہ میں بیعت و خلافت تھی، ان کے علاوہ (۱) حضرت شاہ معصوم (۲) مولانا عبدالباقی (۳) سید علی اوزبکی (۴) امام الدہر شیخ بدرالدین الحسنی الدمشقی (۵) شیخ عبدالحکیم افغانی (۶) شیخ احمد شمس مالکی قادری (۷) علامہ شیخ صالح (۸) شیخ علی مبارک المغربی (۹) حضرت ایوب رضوان شیخ الدلائل مدینہ (۱۰) حسان الزمان مدافع سید الاکوان صلی اللہ علیہ وسلم شیخ یوسف بن اسمٰعیل النبہانی سے بھی اجازت و خلافت ہے۔ مگر آپ بیعت والد ماجد کے طریقہ قادری پر کرتے تھے۔ مدینہ طیبہ کے آداب میں آپ کے اطوار امام مالکؒ جیسے تھے جہاں بھی [illegible] راستہ سے بھی گزرتا اس کو ضرور [illegible] مؤدب دست بستہ سلام عرض کرتے، پھر [illegible] سے پہلے سلام کرنے والے کا حال کی درخواست کرتے [illegible] نماز [illegible] کے مثل [illegible] نہیں کرتے [illegible] سے بتلاتے کہ [illegible] (۱۰) فصیل شہر [illegible] آپ کا خاص [illegible] ترک [illegible] (۱۱) [illegible] وغیرہ کے اقوال ہی سے قائل کرتے، آپ [illegible] میں خبر [illegible] کی شرعی نکات معلوم کرنے والوں کا آپ کے یہاں [illegible] رہتا تھا، [illegible] بہت گھبراتے تھے اختلاف عقائد و مسلک کے باوجود سلاطین نجد آپ کے [illegible] تھے۔

۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۶ھ کو بعد فجر اللہ اللہ کہتے ہوئے جاں بحق ہوئے اور سیدنا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں اپنے والد ماجد کے قریب دفن کئے گئے ،
اسی روز ریڈیو جبتہ نے آپ کے وفات کی خبر نشر کی ۔
تصانیف : (۱) ، الصواعق المکفوت علی استاذ شلتوت المصری (ثبوت حیات سیدنا عیسیٰ
علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے بارے میں شیخ الازہر شلتوت مصری کے فاسد عقائد کا رد (عربی)
۲۔ سیرت شیخ یوسف النبہانی (غیر مطبوعہ، عربی) ۳ ۔ سیرت اعظم حسین رحمۃ اللہ علیہ اعربی
غیر مطبوعہ ہم ۔ رد تجدید و احیاء دین ، ابوالاعلیٰ مودودی کے مزعومات کا رد (اردو مطبوعہ)
آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ محمد علاؤالدین مدنی مالک فندق طیبہ، مدینہ
طیبہ اعلیٰ اخلاق و اوصاف اور فقہی مہارت میں نامور ہیں ۔

حضرت مولانا شاہ عبدالحق الہ آبادی مکی قدس سرہٗ

شیخ الدلائل حضرت مولانا عبدالحق بن شاہ محمد، صدیقی النسب اپنے وقت نیوان ضلع
الہ آباد میں پیدا ہوئے ، مولانا تراب علی لکھنوی وغیرہ سے درسیات پڑھی ، حضرت مولانا عبداللہ
صاحب گورکھپوری سے بیعت کی ، ۱۲۸۳ھ میں مکہ کا سفر کیا ، پچاس برس تک آپ کا دیار
علم مکہ میں مرجع ماتا رہا ، آپ شیخ الدلائل کے لقب سے مشہور تھے ، امام اہلسنت ،
مولانا شاہ احمد رضا قدس سرہٗ دوسرے سفر حج میں آپ کی قیام گاہ پر بار بار حاضر ہوئے
ان کے ملفوظات میں بلند کلمات میں آپ کا ذکر خیر موجود ہے ۔
۱۶ رشوال المکرم ۱۳۳۴ھ میں آپ کا وصال ہوا ۔ جنۃ المعلیٰ میں مدفن ہے ۔ تصانیف
میں " الاکلیل " قرآن پاک کی تفسیر، اور فقہ میں " التعلیقات علی الدرالمختار " مشہور ہیں ۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت مولانا شاہ عبدالباقی فرنگی محلی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا شاہ عبدالباقی بن مولانا علی اصغر بن مولانا مرتضیٰ بن نور متین، ۱۲۵۸ھ میں فرنگی محل لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ مولانا سید عبدالحی بانسوی، مولانا ابوالحسنات عبدالحی فرنگی محلی، مولانا سید فضل الشہ، مولانا افضل الشہ بن مولانا عبدالحق فرنگی محلی، مولانا حکیم نعیم بن عبدالحکیم سے اخذ علوم کیا۔ اور حضرت مولانا سید عبدالرزاق بن مولانا آیت اللہ بلگرامی سے بیعت کی، ایک مدت تک فرنگی محل میں درس و تدریس کی۔ پھر وطن مالوف [illegible] کے بعد مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور وہاں علوم دینیہ کی اشاعت کی غرض سے مدرسہ قائم کیا اور پوری توجہ سے تدریس [illegible]

سلطنت [illegible] کے ہوتے ہوئے آپ سیاست آزادی میں [illegible] حکومت کی آپ [illegible] نہیں کی۔ [illegible]

حضرت مولانا [illegible]

حضرت مولانا شاہ [illegible]

حضرت مولانا مرتضیٰ مجید بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

والد ماجد حقائق آگاہ شاہ عبداللہ فاروقی بدایونی حضرت شاہ عین الحق عبدالمجید بدایونی کے مرید تھے۔ پیر و مرشد کے نام کی رعایت اور حصولِ برکت کے لیے لڑکے کا نام فضل مجید

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

لکھا۔ سلسلۂ نسب سولہ واسطوں سے گنج شکر کلانور تک حضرت فرید الحق مسعود قدس سرہٗ تک پہنچتا ہے۔ ۱۲۶۶ھ میں پیدا ہوئے، حضرت تاج الفحول مولانا شاہ محب رسول عبدالقادر رح استاذ العلماء مولانا فدا احمد قدس سرہٗ سے تکمیل کر کے فارغ ہوئے، ناصح اور متبحر علماء میں آپکا ممتاز مقام تھا۔

حضرت سیف اللہ المسلول کے مرید اور حضرت تاج الفحول کے شیدائی اور وارفتہ، کمال، خلوت و جلوت میں، سفر و حضر میں ہمرکاب رہتے، اخلاق، تدبر، اصابت رائے تقدس و تورع آپ کے اوصاف خصوصی تھے۔ حضرت تاج الفحول کے بعد حضرت مطیع الرسول شاہ عبدالمقتدر کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہتے، حضرت مطیع الرسول کی معیت میں ۱۳۲۹ھ میں حج کے لیے گئے۔ مدینہ منورہ میں حضرت مطیع الرسول کے زانو پر سر رکھ کر واصل بحق ہوئے۔ حضرت ذوالنورین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے جوار اقدس میں مدفون ہوئے، واصف تخلص تھا۔

(اکمل التاریخ)

حضرت مولانا نذیر احمد میرٹھی علیہ الرحمۃ

مبلغ اسلام حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی کے برادر بزرگ، آپ نے پہلے والد ماجد سے پڑھا، بعدہٗ مکتبۂ اسلامی عربی کے مدرس نور احمد سے تکمیل کی، فراغت کے بعد صحافت کی راہ کو اپنایا، میرٹھ سے تاجر اخبار جاری کیا اور بمبئی سے غالب۔

آپ کی زندگی کا زیادہ حصہ بمبئی میں گزرا، حضرت مولانا شاہ خیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی تعمیر کی ہوئی مسجد خیر الدین کے آپ امام و خطیب اور ناظم تھے، آزاد پارک میں عیدین کے امام آپ ہی تھے، بمبئی کی قدیم جمعیۃ علماء کے ناظم بھی رہے، تحریک خلافت میں بھی حصہ لیا، اور اسی سلسلہ میں ۱۳۲۱ھ میں جیل گئے۔

آپ جادو بیان مقرر بھی تھے، فن مناظرہ میں آپ کو کمال دستگاہ تھی، دیوبندیوں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

وہابیوں اور آریوں سے مناظرے کئے اور مذکورہ فرقۂ باطلہ کو ذلتیں دیں۔

آپ نے اشاعت اسلام کے لیے کافی کوشش کی۔ تبلیغ اسلام کے لیے برما وغیرہ کا سفر کیا۔ انتقال سے ڈیڑھ برس پہلے آپ مدینہ منورہ چلے گئے تھے، بڑے ذوق و شوق سے پنج وقتہ نماز مسجد نبوی میں ادا کرتے تھے، ۱۳۵۸ھ میں شبان المعظم کی کسی تاریخ کو رخت عالم باقی ہوئے اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔

حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ محلی قدس سرہٗ

[illegible]

تصانیف: شرح [illegible]

شرح وقایہ، تعلیق [illegible]

حضرت مولانا شاہ عبد العلیم میرٹھی مدنی علیہ الرحمۃ

آپ کی پیدائش ۱۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۰ھ / سنہ ۱۸۹۲ء میں محلہ شاہجہان میرٹھ میں ہوئی،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آپ کے والد ماجد مولانا عبدالحکیم کا ۱۳۳۲ھ میں انتقال ہوگیا، والدہ ماجدہ نے تعلیم و تربیت کی نگہداشت کی۔ ۱۳۳۶ھ میں آپ نے علومِ دینیہ سے فراغت پائی۔ علوم جدیدکی تحصیل کے لیے اٹاوہ کے مشہور اسلامیہ کالج میں داخلہ لیا، کالج میں آپ کے برادر بزرگ مولانا شاہ احمد مختار ہیڈ مولوی تھے۔ ۱۹۱۳ء میں میٹرک پاس کیا، ڈویزنل کالج میرٹھ سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی، وکالت پڑھی اور فن طب کو ملّاً اور عملاً حاصل کیا۔ مرید والد ماجد کے تھے، بعیت و ارشاد اور اجازت و خلافت اعلیٰ حضرت قطب المشائخ شاہ علی حسین اشرفی سرکار کچھوچھہ شریف اور اعلیٰحضرت امام اہل سنت قطب الارشاد مولانا شاہ احمد رضا بریلوی سے حاصل کی۔ مؤرخ الذکر سے آپ کو زمانۂ طالب علمی ہی سے حسنِ عقیدت تھی، آپ کو تقریر پر بھی مہارت تھی۔ قدرت نے آپکو شانِ محبوبی بخشی تھی، جہاں جلتے لوگ پروانہ وار آپ کے گرد جمع ہو جاتے۔ آپ نے ہندوستان سے باہر دُور دراز ملکوں میں جاکر تبلیغ اسلام کی، ہزارہا افراد آپ کے ہاتھوں پر مسلمان ہوئے، جن میں عیسائیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ نائیجیریا، جنوبی افریقہ، سیلون، ملایا، انڈونیشیا، جنوبی چین، امریکہ، جاپان آپ کے تبلیغ اسلام کے خاص مرکز تھے، ان ملکوں میں آپ نے مساجد، مدارس اور تبلیغی ادارے قائم فرمائے۔ آپ کو انگریزی عربی، فارسی، فرانسیسی، جاپانی، چینی، ملائی زبانوں پر پوری قدرت تھی، حاجیوں کو جو تکلیف دینا ہوتا تھا وہ آپ ہی کی کوشش سے عبدالعزیز والیٔ سعودی عرب نے ختم کیا۔ تقسیم ملک کے بعد کراچی میں آپ کی اقتدا میں نماز عید ادا کی گئی، محمد علی جناح بھی اس میں شریک تھے۔

روز دوشنبہ ۲۰ صفر ۱۳۶۶ھ / ۱۳ جنوری ۱۹۴۷ء کو آپ نے رہائش کے لیے مدینہ منورہ میں زمین خریدی اور مقیم ہوگئے، رشد و ہدایت کے ساتھ یہاں مطب بھی کرتے تھے۔ ۲۲ اگست ۱۹۵۵ء میں آپ کا انتقال ہوا، حضرت مولانا شاہ ضیاء الدین احمد مدنی نے نماز جنازہ کی امامت فرمائی، جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ آپ کی تصانیف میں۔ ہائی وائی واک، وتھ برناڈشا، ان پریچول اِن سلام، مسلم رول اِن سائن فنک و سکورینہ (انگریزی میں) ذکر محبوب (میلاد شریف) بہارِ شباب (نوجوانوں کی اصلاح میں) مدّ قادیانی ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت مولانا شاہ عبدالرشید مجددی قدس سرہ

حضرت مولانا شاہ عبدالرشید مجددی ابن حضرت مولانا شاہ احمد سعید ابن شاہ ابو سعید مجددی الہ [illegible] ۱۲۷۶ھ میں کھنؤ میں پیدا ہوئے، دس برس کی عمر میں یہ سعادت پائی کہ حافظ قرآن ہو گئے، صرف و نحو [illegible] علوم عقلیہ و نقلیہ فیض احمدی سے، کتب فقہ، تفسیر [illegible] کتب حدیث مولانا شاہ مخصوص اللہ ابن مولانا شاہ رفیع الدین [illegible]

[illegible] ماہ شعبان [illegible] کے مرض [illegible] ۱۲ ذی الحجہ [illegible] جانا، معلوم نہیں دو دن بعد کیا ہو۔ ۱۰ ذی الحجہ سے قے کے ساتھ دورہ شروع ہوا، جو رفتہ رفتہ شدت پکڑتا گیا، شکایت موت میں بار بار مبتلا کرتے، ۱۱ ذی الحجہ کو منگل کے دن عصر اور مغرب کے درمیان انتقال ہوا۔

حضرت ام المومنین سیدنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پائیں شریف دفن ہوئے،

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہزاروں بندگان خدا کو آپ کی ذات سے فیض پہنچا، ممالک عربیہ میں بکثرت آپ کے مرید اور خلیفہ تھے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شاہ احمد سعید مجددی کے چھوٹے بھائی، ۱۲۳۹ھ میں دہلی میں پیدا ہوئے حفظ قرآن کے بعد والد ماجد حضرت شاہ ابوسعید اور برادر بزرگ اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث و شیخ محمد عابد سندھی مدنی سے تکمیلِ علوم کی، والد ماجد کے مرید اور خلیفہ تھے۔ رشد و ہدایت کے ساتھ درس حدیث بھی خوب دیتے تھے۔ محرم ۱۲۹۶ھ میں مدینہ منورہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ اکثر مشاہیر علماء آپ کے شاگرد ہوئے۔

منہ وید فرقہ دیوبندی مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد صدر مکاس مظاہر علوم سہارن پور، آپ کے شاگردوں میں سے تھے۔

مولانا شیخ محمد عابد سندھی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

آپ مولانا احمد علی بن یعقوب سندھی کے فرزند، فقیہ و محدث، جامع علوم عقلیہ و نقلیہ تھے۔ نواح حیدرآباد سندھ میں شہر سیون میں پیدا ہوئے۔ علماء زبید ملک یمن سے اکتساب علوم فرمایا۔ وہاں سے صنعاء میں تشریف لائے۔ وزیر یمن نے آپ کو یکتائے عصر اور علامۂ دہر سمجھ کر اپنی لڑکی کی شادی آپ سے کر دی اور آپ امام صنعاء کی جانب سے مصر کی سفارت پر مامور ہوئے، مصر سے حب وطن کا جوش آپ کو سندھ میں لایا اور قصبہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نواحی میں کچھ دنوں قیام کرکے والیٔ باطنی کی ترقیوں سے مضطرب ہوکر مدینۃ الرسولؐ میں ہجرت کرکے آگئے۔ حنفیہ مصر کی جانب سے رئیس العلماء مدینہ منورہ مقرر ہوئے۔ آپ مذہب حنفیہ کے دلدادہ و جاں نثار اور حضرت سراج الامۃ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شیدائی تھے۔ آپ کی مشہور تصانیف میں کتاب مواہب اللطیفہ علی مسند الامام ابی حنیفہ، طوالع الانوار علی الدر المختار و شرح تیسیر الوصول الی احادیث الرسولؐ و شرح بلوغ المرام۔ علمی کتب خانوں کی زینت کا سبب ہیں۔

آپ نے مورخہ ۱۳ ماہ ربیع الاول ۱۲۵۸ھ میں جان کر جان آفریں کے سپرد کی۔ [illegible]

فاتح میسانیت و الحاد حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا عبدالحق [illegible]

کی اولاد سے تھے۔ نسب کی [illegible] ۱۲۱۲ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے بزرگوں سے حاصل کی [illegible] معقولی اور عقلی [illegible]

ان کے علاوہ مولانا امام بخش صہبائی [illegible] شاہ عبدالرشید محدث، مولانا [illegible] مولانا ناصر الدین [illegible]، مولانا محمد نعیم فرنگی محلی، مولانا شاہ احمد سعید مجددی، مولانا [illegible] اسی مکتب فکر کے علماء و مشائخ سے فیض حاصل کیا۔

لہ محمد ایوب قادری، پروفیسر۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء، مطبوعہ کراچی ۱۹۵۷ء ص ۱۹۴

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اپریل ۱۸۵۵ء میں آگرہ میں جو مشہور مناظرہ پادری فنڈر سے ہوا تھا اس میں آپ ہی کامیاب ہوئے تھے۔ آپ نے عارف کامل مولانا غلام دستگیر قصوری قدس سرہٗ کے مناظرہ بہاولپور کی روئیداد تقدیس الوکیل پر شاندار تقریظ لکھی۔ اس مناظرہ میں مولانا غلام دستگیر قصوری کو مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کے مقابلہ میں زبردست کامیابی ہوئی تھی۔ اور نواب محمد صادق عباسی والیٔ (سابق ریاست بہاولپور) نے اس مناظرہ کے بعد مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کو ریاست سے نکل جانے کا حکم صادر فرما دیا تھا۔ یہ تاریخی مناظرہ ماہ شوال ۱۳۰۲ھ میں براہین قاطعہ (مؤلفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی) کی گستاخانہ عبارت پر ہوا تھا۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی علیہ الرحمۃ نے تقریظ میں لکھا۔

"میں جناب مولوی رشید احمد کو رشید سمجھتا تھا مگر میرے گمان کے خلاف کچھ اور ہی نکلے۔"

اس کتاب پر علماء حرمین کی تصدیقات میں شیخ الدلائل حضرت مولانا عبدالحق مہاجر مکی ثم اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مولانا غلام دستگیر قصوری کی تائید فرمائی۔ [۱]

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں کیرانہ میں مجاہدین آزادی کی کمان مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کے ہاتھ میں تھی۔ اگست ۱۸۵۷ء کو کیرانہ میں انگریزی فوج سے مجاہدین کا مقابلہ ہوا، انگریزوں کے بھاری اسلحہ خانے کے سامنے مجاہدین کی ایک نہ چلی۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحہ گرفتاری سے بچنے کے لیے روپوش ہو گئے۔ تلاش بسیار کے باوجود جب مولانا انگریزوں کے ہاتھ نہ آئے تو انگریزوں نے ان کو مفرور قرار دے کر ان کی تمام جائیداد ضبط کر لی۔ اور ان کی گرفتاری پر انعام مقرر کر دیا۔ ان حالات میں کیرانہ سے بچ نکلنا مولانا کے لیے بڑا محال تھا۔ مگر آپ نے اپنا نام تبدیل کر کے ہندوستان چھوڑ دینے کی دل میں ٹھانی اور جے پور، جودھپور، کے

---

[۱] تقدیس الوکیل، مطبوعہ نوری بکڈپو لاہور ص ۱۵م

https://ataunnabi.blogspot.in

خطرناک ریگستانوں کو عبور کرتے ہوئے سورت پہنچے تاکہ وہاں سے حجاز مقدس کی جانب ہجرت کر سکیں[1]۔ سورت پہنچ کر آپ نے مولانا خیر الدین محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ پر قیام کیا۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے مولانا خیر الدین محدث سورتی کے خاندان سے بڑے دیرینہ مراسم تھے۔ اور آپ متعدد بار سفر حج کے دوران یہاں قیام فرما چکے تھے۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ مولانا طیب سورتی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے اہل خانہ کے ساتھ حجاز مقدس روانگی کی تیاری کر رہے ہیں۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی اور مولانا طیب سورتی نہایت خاموشی کے ساتھ ایک بادبانی کشتی پر سوار ہو کر حجاز مقدس کی جانب ہجرت کر گئے۔ صفر ۱۲۵۳ھ کی آخری تاریخوں میں جدہ پہنچے۔ یہاں سے مولانا طیب مدینہ منورہ اور مولانا کیرانوی مکہ معظمہ روانہ ہو گئے۔ مولانا نے مکہ پہنچ کر مستقل سکونت اختیار کر لی اور شوال کی ایک خیر خواہ خاتون صولت النساء بیگم کی امداد و اعانت سے ۱۲۵۷ھ میں مدرسہ صولتیہ قائم کیا۔ اور باقی ماندہ عمر تدریس و دینی علوم کی ترویج و اشاعت میں بسر کی۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۱ء میں ۷۵ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔

حصہ بخش مصطفےٰ مولانا سید احمد رضا بجنوری رحمۃ اللہ علیہ

خاندانی پس منظر

والد کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب ۲۱ واسطوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور والدہ کی طرف سے ۱۹ واسطوں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے جا ملتا ہے۔ آپ کے والد حافظ ہدایت اللہ نیک نیتی اور صاف دلی کی بدولت ترقی کرتے کرتے ریاست رامپور کے محکمہ جنگلات کے محکمہ جلیلہ تک پہنچ گئے۔ ۱۹۲۸ء میں ملازمت سے پنشن پا کر اپنی زندگی کو حضرت امیر ملت قدس سرہ کی خدمت کے لیے وقف کر دیا۔

۱۹۰۶ء میں جبکہ آپ سنٹرل کالج بنگلور میں ایف اے کے طالب علم تھے۔ آپ نے حضرت امیر ملت قدس سرہ کے دست حق پرست پر سعادت بیعت حاصل کی۔

[1] رضی حیدر خواجہ، تذکرہ محدث سورتی، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۱ء ص ۳۸، ۳۹

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اور بیعت کرنے کے بعد اپنی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھال لیا۔ آپ کی طالب علمی اور ملازمت کے دوران جب بھی حضرت امیر ملت قدس سرہٗ بنگلور، میسور یا حیدرآباد دکن میں جلوہ افروز ہوتے تو آپ شب و روز حاضر خدمت ـــــــ ہونے کی سعادت حاصل کرتے اور اپنی رُوح و قلب کو نورِ ایمان کی روشنی سے منور کرتے۔ انہیں خدمات سے خوش ہو کر حضرت نے آپ کو خرقۂ خلافت عطا فرمایا۔[1]

آپ بڑے نڈر، بے باک، متدین اور فرض شناس پولیس آفیسر تھے۔

جس کام میں کوئی دوسرا افسر ہاتھ ڈالتے ہوئے گھبراتا تھا۔ آپ بے تکلف اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کی اعانت کے بھروسے پر اس خطرناک مہم کو سر کر لیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے خود اپنا واقعہ مدینہ منورہ سے لکھ کر ارسال فرمایا تھا کہ:۔

"میں مدراس کے علاقے میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس لگا ہوا تھا۔ ایک مقام پر ہندوؤں کے دو فرقوں میں فساد ہو گیا۔ عوام مندر کے مہنت کے خلاف ہو گئے تھے اور یاترا کے رتھ کے مبلوس کے مزاحم تھے دونوں کے مددگاروں کا ازدحام ہو گیا۔ بھاری تعداد میں پولیس بھیجی گئی مگر ہجوم اور فساد بڑھتا ہی گیا۔ پولیس اور حکام کو بیس تیس ہزار کے مجمع نے محاصرہ میں لے لیا۔

تحصیلدار، تھانیدار اور سپاہی سب اپنی اپنی جانیں بچا کر بھاگ گئے فقط میں اور دو سپاہی رہ گئے۔ ان دو سپاہیوں میں بھی ایک ہندو تھا اور ایک مسلمان، ہر طرف خوف و ہراس چھایا ہوا تھا ہمیں بھی اپنی جان کا سخت اندیشہ تھا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ حضرت امیر ملت تشریف لائے اور میری پشت پر ہاتھ رکھ کر حکم دیا کہ "گھبراؤ مت" اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو"۔ اب تو میں شیر ہو گیا، میں نے پبلک کو

---

[1] آفتابِ عالمتاب مطبوعہ کراچی ۱۹۶۳ء صہ تذکرہ شہ جماعت صہ ۷۶

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

منتشر ہو جانے کا حکم دیا اور کہہ دیا کہ اگر چند منٹ میں منتشر نہ ہوئے تو گولی چلا دی جائیگی مگر مجمع بہت زیادہ مشتعل ہو چکا تھا کسی نے پرواہ نہ کی، چنانچہ ہم نے اللہ تعالےٰ کے بھروسے پر فائرنگ شروع کر دی۔ پانچ سات آدمی زخمی ہو گئے تو سب بھاگ کھڑے ہوئے اور ہمیں کسی قسم کا خطرہ نہ رہا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ تحصیلدار اور دوسرے افسروں کے ڈیروں کو مجمع نے لوٹ کھسوٹ کے برباد کر دیا تھا مگر میرا ڈیرا جو اُن کے قریب ہی تھا بالکل محفوظ رہا۔[1]

ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کے ہمراہ بے شمار کرامات و واقعات ہیں جو انشاء اللہ سے بعد فتح بیت اللہ کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے بعد ہی آپکو خلافت عطا کی گئی تھی۔ [2] [illegible] حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کے حکم پر کراچی سے [illegible] [3]

---

[1] سیرت امیر ملت ص ۴۵ تا ۴۷ کرامات امیر ملت ص ۴۳ تا ۴۷

[2] آفتاب عالمتاب ص ۳ سیرت امیر ملت ص ۲۳۶ کرامات امیر ملت ص ۱۰۱

[3] خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس مجاہد ملت نمبر الجمعیۃ کراچی ۱۹۶۱ء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آپ بڑے متقی، پرہیزگار اور صالح بزرگ تھے۔ حضرت امیر ملت قدس سرہٗ آپ پر بہت شفقت فرماتے تھے اور آپ کے ظاہر و باطن کی اصلاح و تربیت میں توجہ فرماتے تھے۔ آپ کو بھی اپنے شیخ اور سارے پیر خانے سے کمال عقیدت و محبت تھی۔ اگر کسی سے کوئی ایسی بات سرزد ہو جاتی جو بخشی صاحب کے خیال میں توہین کا شائبہ بھی رکھتی تھی تو اس سے بہت سختی سے پیش آتے سرزنش فرماتے اور ہمیشہ کے لیے ملک سلیک بند کر دیتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ فنا فی الشیخ کے درجہ تک پہنچے ہوئے تھے۔ [1]

آپ کی وفات حسرت آیات ۶ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ / ۲۲ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مدینہ طیبہ میں ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ [2] ایک صاحبزادہ صاحب یادگار چھوڑے جو میجر جنرل کے عہدے سے ریٹائرڈ ہو کر کراچی میں مقیم ہیں۔

علاوہ ازیں آپ کی مندرجہ ذیل کتابیں یادگار ہیں۔

۱۔ آفتاب عالمتاب : اس کتاب میں حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کی مختصر سوانح عمری اور مذہبی، ملی اور سیاسی کارناموں کا تذکرہ ہے۔

۲۔ کوکبۂ غزوہ بدر : اس میں جنگِ بدر اور اس میں شریک ہونے والے تمام غازیوں اور شہیدوں کے مختصر حالاتِ زندگی لکھے گئے ہیں۔

۳۔ تصویر یا تصور : حرمتِ تصویر اور اہمیتِ تصور پر نہایت مدلل رسالہ ہے۔

۴۔ جواہر المناقب : فضائل و مناقب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہٗ پر مختصر رسالہ ہے۔

۵۔ سبحۃ اصحاب بدر : اصحاب بدر کے اسماء و فضائل وغیرہ

۶۔ کرامات امیر ملت : حضرت امیر ملت قدس سرہٗ کی مستند اور مصدقہ اور مستند کرامات، یہ نادر کتاب ہے۔

---

[1] تذکرہ مشائخ نقشبندیہ (تکملہ) مطبوعہ لاہور صہ ۵۹۳

[2] ماہنامہ انوارِ صوفیہ قصور، نومبر ۱۹۷۴ء صہ ۳۰

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

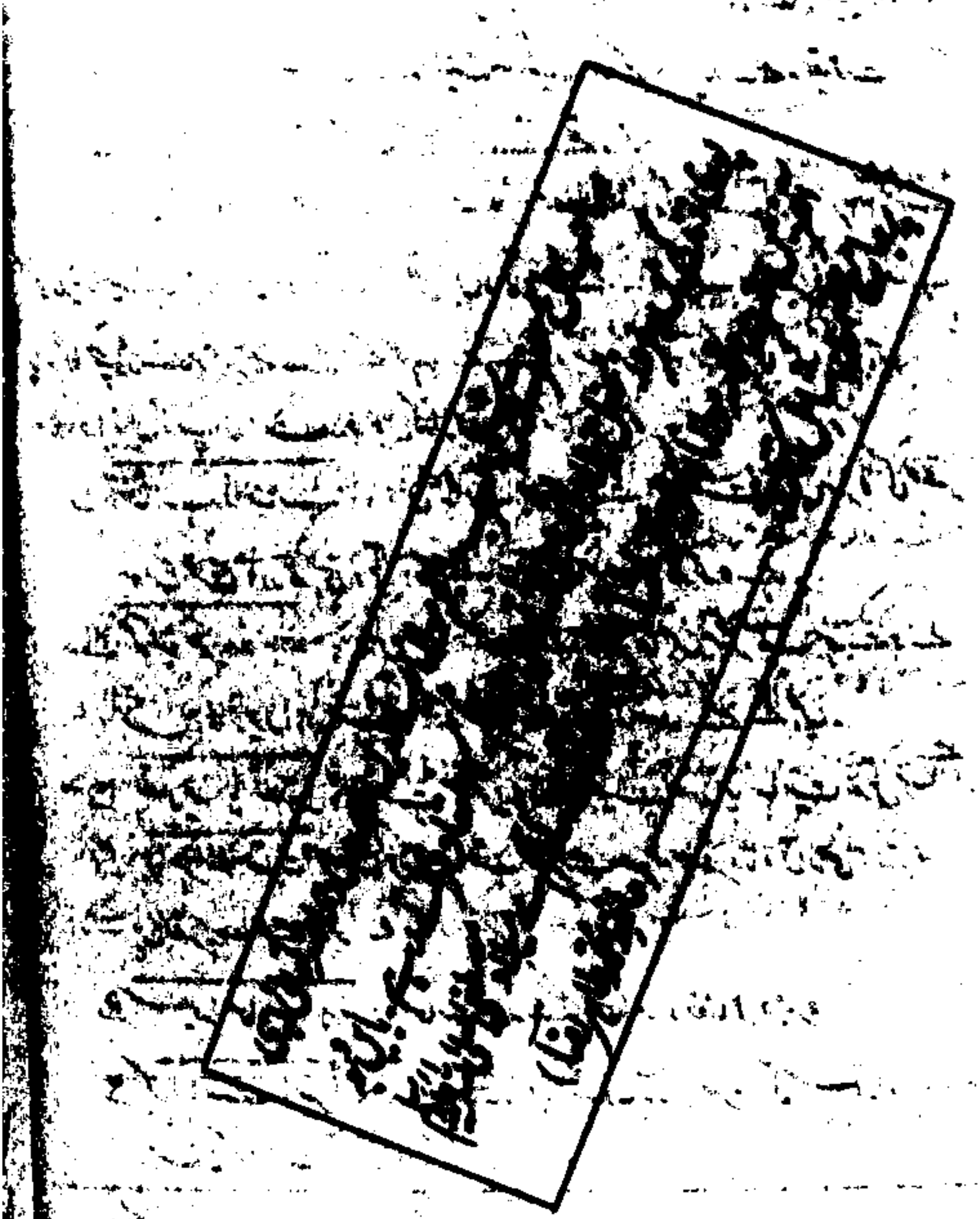

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میلادِ نور صلی اللہ علیہ وسلم

صحابہ کرام اور محفل میلاد

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں :

اِنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ ذَاتَ يَوْمٍ فِىْ بَيْتِهٖ وَقَائِعَ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمٍ فَيَسْتَبْشِرُوْنَ وَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ فَاِذَا جَآءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِىْ ۔

(الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم)

(تنویر لابی الخطاب الاندلسی ذکرہ الزرقانی)

(ایک دن وہ اپنے گھر ایک اجتماع سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے واقعات بیان فرما رہے تھے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بڑے محظوظ ہو کر حمدِ الٰہی اور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ (و سلام) پڑھ رہے تھے کہ اسی اثنار میں نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا : تمھارے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی)

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

صحابہ کرام اور تعلیم میلاد

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ،

"مَرَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَيْتِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ يُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِاَبْنَائِهٖ وَعَشِيْرَتِهٖ وَيَقُوْلُ هٰذَا الْيَوْمُ هٰذَا الْيَوْمُ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَ لَكَ اَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ لَكَ وَمَنْ فَعَلَ فِعْلَكَ نَجّٰى نَجَاتَكَ۔"

(حوالہ مذکور)

[illegible]

فائدہ: ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کا معمول تھا اور میلاد ولادت باسعادت کے دن یعنی ۱۲ ربیع الاول شریف کو بھی محفل میلاد کا انعقاد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ستاروں کی بارش

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے وقت حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اس رات مجھے ہر چیز سورج کی طرح روشن دکھائی دیتی تھی، میں نے ستاروں کو دیکھا تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے میری طرف چلے آرہے ہیں۔

نور ہی نور

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے وقت میں حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت انجام دے رہی تھی کہ میں نے دیکھا آپ کا نور چراغ کی روشنی پر غالب آگیا، میں نے اس وقت دس نشانیاں دیکھیں:

(۱) جب آپ پیدا ہوئے تو سب سے پہلے آپ نے سجدہ کیا۔
(۲) سجدے سے سر اٹھاتے ہی فصیح و بلیغ انداز میں کہا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔
(۳) میں نے کاشانۂ نبوت کو آپ کے چہرۂ انور کے نور سے نور و نور پایا۔
(۴) میں آپ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو ہاتف نے آواز دی: اے صفیہ! تم تکلیف نہ اٹھاؤ ہم نے اپنے حبیب کو پاک و طاہر پیدا فرمایا ہے۔
(۵) میں نے معلوم کرنا چاہا کہ لڑکی ہے یا لڑکا، تو میں نے دیکھا آپ مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔
(۶) میں نے کپڑے میں لپیٹنے کے لیے اٹھایا تو آپ کی پشت پر مہرِ نبوت تھی۔
(۷) آپ کے کندھوں کے درمیان تحریر تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔
(۸) وہاں سے میں نے آپ کے انوار سے بصرہ و شام کے محلات دیکھے۔
(۹) آپ کی آنکھیں سرگیں اور چہرہ متبسم تھا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

(۱۰) کاشانۂ اقدس پر نورانی پرچم لہراتا نظر آیا۔

بُت سرنگوں ہو گئے

حضرت عبدالمطلب بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کی شب طوافِ کعبہ میں مصروف تھا، نصف رات گزر رہی تھی کیا دیکھتا ہوں کہ مقامِ ابراہیم کی جانب بیت اللہ شریف سجدے کر رہا ہے اور اللہُ اکبر کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں، پھر آوازیں سنائی دیں کہ اب میں مشرکوں کی نجاستوں اور زمانۂ جہالت کی ناپاکیوں سے صاف کر دیا گیا ہوں، پھر وہاں پر تمام بت سرنگوں ہو گئے، [illegible] سب سے بڑا تھا وہ بھی اوندھے منہ گر پڑا [illegible] دے رہا تھا کہ پرندوں کی [illegible] پکار پکار کر کہہ رہے تھے [illegible] کاشانۂ آمنہ [illegible] حضرت [illegible] مبارک ہو۔ میں [illegible] ہوں۔ [illegible] سعادت مند فرزند [illegible] جو تلوار لیے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے عبدالمطلب واپس [illegible] مقربین اور تمام ملیکین تیرے شہزادے کی زیارت سے فارغ ہو جائیں اس پر میرا جسم لرزنے لگا اور میں فوراً باہر نکلا تاکہ قریش کو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کی خبر دوں لیکن ہفتہ بھر میری زبان بند رہی، میں کسی سے بات بھی نہ کر سکا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

یہودی بوکھلا اُٹھے

جس رات حضور خاتم النبیین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جلوہ افروز عالم ہوئے اس دن مکہ کا ایک یہودی قریش سے پوچھنے لگا: کیا پیر کو تمھارے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہُوا ہے؟ اُنھوں نے کہا: ہمیں خبر نہیں۔ پھر کہنے لگا: پیر کو اس امت کا رسول پیدا ہُوا ہے جس کے کندھوں کے درمیان چند خوب صورت بال ہوں گے دو رات تک وہ دُودھ نہیں پیئے گا کیونکہ کوئی اسے دُودھ پینے سے روک رکھے گا۔ قریش اس مجلس سے گھروں میں گئے تو انھیں پتا چلا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں خدا تعالےٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے اور اس کا نام محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) رکھا ہے۔ قریش نے یہ خبر یہودی کو پہنچائی تو وہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر آیا، جب آپ کی زیارت سے مستفید ہوا تو آپ کے کندھوں کے درمیان وُہ علامات دیکھیں تو اس کے ہوش اُڑ گئے، جب ہوش میں آیا تو اس نے کہا، خدا کی قسم! بنی اسرائیل سے نبوت رخصت ہو کر قریش کی طرف آگئی۔ اور وُہ بوکھلا کر کہنے لگا، بخدا! یہ تم پر ایسا غلبہ پائیگا کہ مشرق و مغرب تک کے لوگ جان لیں گے۔

جھنڈے لہرانے لگے

حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ولادتِ باسعادت کے وقت میری آنکھوں کے سامنے سے حجاب اٹھا لئے یہاں تک کہ میں نے مشرق و مغرب دیکھ لیے۔ اسی اثناء میں میں نے تین جھنڈے دیکھے، ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبہ کی چھت پر۔ بروایتِ دیگر اپنے مکان کی چھت پر ایک جھنڈا، دُوسرا کعبہ مقدسہ پر، اور تیسرا بیت المقدس میں مسجدِ اقصیٰ پر لہراتے دیکھا۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضور کی ولادتِ باسعادت کے وقت میرے لیے ایسا نور چمکا کہ شام تک کے محلات روشن ہو گئے۔ حضرت سیدہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

آمنہ رضی اللہ عنہا سے میلادِ مصطفٰے صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے وقت اتنے کثرت سے نشانات مروی ہیں جن کا احاطہ کرنا ممکن نہیں، اللہ تعالٰے ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک و مقدس روز کی برکات سے بہرہ ور ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

فرمانِ ابن جوزی محدث

آپ اپنی ایک بلند پایہ تصنیف "بیان المیلاد النبوی" میں فرماتے ہیں کہ یہ عمل جس سے ہمیشہ حرمین شریفین اور اطراف میں [illegible] کرتے مدت مدید [illegible] کرتے ہوئے [illegible] مشرق و مغرب [illegible] محفلیں قائم [illegible] خیل کرتے [illegible] پر حرج کرتے [illegible] پہنچتا [illegible] کی بدولت [illegible] کے تجربات [illegible] وہاں خوب خیر و برکت [illegible] پوتوں، نواسوں میں [illegible] اور سلامتی، گھروں میں [illegible] کی برکت سے رہتا ہے۔

یہودی عورت کا ایمان اور محفلِ میلاد

ابن جوزی اس بیان کے بعد ایک نہایت ہی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

رُوح پرور اور ایمان افروز واقعہ تحریر فرماتے ہیں پڑھئے اور اپنے یقین کی دولت میں اضافہ کیجئے ؛

بغداد شریف میں ایک شخص ہر سال میلاد النبی (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) کی محفل سجاتا، اس کے پڑوس میں ایک یہودی عورت انتہائی سخت اور متعصب رہتی تھی، ایک دن اس نے بڑے تعجب سے اپنے شوہر سے کہا ہمارے اس مسلمان پڑوسی کو کیا ہوگیا جو ہمیشہ اس مہینہ میں اپنی بہت بڑی دولت، مال و زر فقراء اور مساکین پر خرچ کر دیتا ہے اور قسم قسم کے کھانے تیار کر کے کھلاتا ہے، اس کے شوہر نے کہا غالباً یہ مسلمان یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اس ماہ میں پیدا ہُوئے ہیں اور یہ خوشی ان کی ولادتِ باسعادت کے سبب کرتا ہے اس کا خیال ہے کہ ان کے نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اس خوشی و مسرت سے خوش ہوتے ہیں۔ لیکن یہودیہ نے اس بات کو تسلیم نہ کیا، اور جب رات ہُوئی تو اس عورت نے خواب دیکھا کہ ایک بہت ہی نورانی شخصیت تشریف فرما ہے اور اس کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک بہت بڑی جماعت ہے، عورت نے یہ دیکھا تو بڑی متعجب ہُوئی۔ خواب ہی میں ایک صحابی سے پوچھا یہ کون سی شخصیت ہے جنہیں میں تم لوگوں میں سب سے زیادہ معزز اور بزرگ دیکھ رہی ہوں ؟ انھوں نے فرمایا : یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ہیں۔ عورت نے کہا اگر میں ان سے کچھ عرض کروں تو جواب عطا فرمائیں گے ؟ صحابہ نے فرمایا ہاں۔ تو اس نے حضور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف بڑھنے کا ارادہ کیا، قریب آئی، سلام عرض کر کے کہا : یا رسول اللہ۔ حضور نے فرمایا، اے اللہ کی بندی ! لبیک۔ اس پر یہودیہ بے اختیار رو پڑی اور کہنے لگی آپ مجھے اس طرح کیوں نواز رہے ہیں جبکہ میں آپ کے دین پر نہیں ہوں اس پر حضور پُر نور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے تجھے اس لئے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جواب دیا ہے کہ اللہ تعالےٰ تجھے ہدایت دینے والا ہے۔ اس نے
عرض کی، پھر میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں
اور بیشک آپ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ پھر اس کی
آنکھ کھل گئی، وہ اپنے اس خواب سے بیحد مسرور اور انتہائی خوش تھی کہ اس نے
سید الانام صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت پائی اور مشرف باسلام ہوئی اس
نے خواب ہی میں عہد کر لیا تھا کہ اگر صبح کی تو اپنا تمام مال و زر صدقہ کر دوں گی اور
محفل میلاد منعقد کروں گی۔ پھر جب اس نے صبح کی اور اپنے عہد کو پورا کرنے کا
ارادہ کیا، تو اس نے دیکھا کہ [illegible] نہایت خوش و خرم ہے اور اپنا تمام
مال [illegible] کر دیا ہے [illegible] نے اپنے شوہر سے کہا کیا
بات ہے کہ [illegible]

محقق عظیم الشیخ السید محمد بن علوی المالکی کا تعارف

مصنف، حجازِ مقدس کے عظیم محقق، شیخ العرب والعجم، استاذ محترم الکرام
الشیخ السید محمد بن علوی المالکی الحسینی المکی نے محافل میلاد النبی صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم کے انعقاد کے جواز پر ایک نہایت عمدہ، جامع اور تحقیقی

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کتاب تصنیف فرمائی ہے جس میں عدمِ جواز کے قائلین کے اعتراضات کا بڑے احسن پیرائے میں جواب دیا گیا ہے، موصوف نے اپنی اس گرانقدر تالیف کو "حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف" سے موسوم کیا ہے۔

عامۃ المسلمین کو اس کی افادیت سے روشناس کرانے کیلئے تلخیص پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، دُعا فرمائیے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری اس سعی کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

(تابش قصوری)

آغازِ کتاب

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محافلِ میلاد پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے جس سے ہر کہ و مہ خورد و کلاں اچھی طرح آگاہ ہے، راقم اس موضوع پر کچھ بھی لکھنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ میرا اور مسلمان مفکرین کا ذہنی رجحان آج کل جن معاملات کی طرف مذکور ہے وہ اس مسئلہ سے بھی زیادہ اہمیت رکھتے ہیں نیز میلاد النبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ایک ایسا عنوان ہے جو ہر زمانہ میں سال بھر جاری و ساری رہتا ہے جس سے بچہ بچہ آگاہ ہے، لیکن جب کثیر رفقاء نے اس مسئلہ میں میری رائے معلوم کرنے کے لیے مسلسل اصرار کیا تو اس خدشہ کے پیشِ نظر کہ اگر اس مسئلہ پر میں اپنا فیصلہ قلمبند نہ کروں تو صحیح علم کے چھپانے کا ارتکاب کرتا ہوں بناءً علیہ میں نے قلم سنبھالا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دستِ سوال دراز کرتا ہوں کہ وہ مجھے تمام امور درست لکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

میلاد کا مفہوم

بیشک ہم میلاد شریف کے بارے میں اس بات کے قائل ہیں کہ اس سے ہمارا مقصد سیرتِ مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا بیان، درود و سلام کا پیش کرنا، آپ کے محامد و محاسن کا سننا سنانا، حاضرینِ محفل کو کھانا کھلانا اور اُمتِ مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دل کو فرحت و انبساط سے شاد کام کرنا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مخصوص رات

بیشک ہم علی الاعلان اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم اس بات کے قطعاً قائل نہیں کہ میلاد شریف کی محفل صرف اسی مخصوص رات میں ہی کی جا سکتی ہے، بلکہ جو بھی ایسا اعتقاد رکھتا ہے وہ ہمارے نزدیک بدعتی ہے، کیونکہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے تعلق رکھنا ہر ساعت میں لازم ہے، اور یہ بھی ضروری ہے کہ تمام انسان آپ کے تعلق و ربط اور ذکر سے معمور ہوں۔

ہاں نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے ماہِ مقدس میں میلاد شریف کی محفل منعقد کرنے والا، لوگوں کو اس کی طرف بلانے والا، ان کے شعور و آگہی کو بیدار کرنے والا حصولِ فیضان کے لحاظ سے قوی اور مضبوط ہوتا ہے کیونکہ وہ ایک زمانے کی کڑیاں دوسرے زمانے سے ملاتا ہے چنانچہ اس ماہِ مبارک میں عاشقانِ مصطفےٰ کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ماضی کے ساتھ مربوط کرتے ہوئے حاضر سے غائب کی طرف متحرک ہوتا ہے۔

وسیلۂ کبریٰ

حضور نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی [illegible] وسیلہ ہیں اور ہر مسلمان کی [illegible] ضائع نہیں کرنا چاہیے [illegible] واجب ہے کہ [illegible] حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے [illegible] کردار، [illegible] سیرتِ مقدسہ [illegible] اور آپ کی جہاد [illegible] آگاہ کریں، نیز خطباء و واعظین پر یہ واجب ہے کہ لوگوں کی وعظ و نصائح کے ذریعہ خیر و فلاح کی طرف رہنمائی فرمائیں، بدعتِ سیئہ اور بداعتقادی کے شر اور فتنوں سے بچائیں۔

ہم بفضلہٖ تعالیٰ اپنے فرضِ منصبی کو پورا کرتے ہوئے اس کی طرف دعوت دیتے رہیں گے اور میلاد النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی مبارک محفلوں میں شرکت کرتے رہیں گے، نیز ہم اعلان کرتے ہیں کہ ایسے اجتماعات سے محض لوگوں کو جمع کرنے کا مظاہرہ مقصود نہیں ہوتا بلکہ ایسی محافل عظیم ترین مقاصد کے حصول کیلئے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

وسیلۂ کبریٰ ہیں، اور وہ مقاصد فلاں فلاں ہیں، پھر ایسے مبارک اجتماعات سے جس شخص نے اپنے دین کے لیے کوئی بھی فائدہ نہ اٹھایا تو وہ برکاتِ میلاد سے محروم رہے گا۔

دلائلِ انعقادِ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۱) عذاب میں تخفیف

محافلِ میلاد النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے انعقاد کا مقصد جناب احمدِ مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات سے فرحت و سرور کا حاصل کرنا ہے، ایسی خوشی و مسرت سے تو ایک کافر نے بھی فائدہ اٹھایا، جیسے بخاری شریف میں ہے کہ ابولہب سے ہر پیر کو عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے کیونکہ اس نے اپنی کنیز ثُوَیبہ کی زبانی نبی اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خبر فرحت اثر سُنی تو اسے جذباتِ مسرت میں آکر آزاد کر دیا تھا، چنانچہ حافظ شمس الدین محمد ناصر الدین الدمشقی اس روایت کو اپنے اشعار میں بڑی عمدگی سے موزون فرماتے ہیں: ؎

اِذَا کَانَ کَافِرًا جَآءَ ذَمُّہٗ
تَبَّتْ یَدَاہُ فِی الْجَحِیْمِ مُخَلَّدًا
اَتٰی اِنَّہٗ فِیْ یَوْمِ الْاِثْنَیْنِ دَائِمًا
یُخَفَّفُ عَنْہُ لِلسُّرُوْرِ بِاَحْمَدًا
فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِیْ کَانَ عُمْرَہٗ
بِاَحْمَدَ مَسْرُوْرًا وَفَاتَ مُوَحِّدًا

(جب ابولہب کافر ہے اور اس کی مذمت میں سورۂ "تبت یدا" نازل ہوئی اور وہ دائمی دوزخی ہے پھر یہ مستند روایت کہ ابولہب سے ہر پیر کے دن ہمیشہ عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اس سبب سے کہ اس نے احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد شریف پر اظہارِ مسرت کیا تھا، تو ایسے شخص کے متعلق تیرا کیا گمان ہے جو اپنی تمام زندگی میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے فرحت و سرور حاصل کرتا ہو!

عقیدہ توحید پر جان بھی ہوں

(۴) پیر کے دن روزہ رکھنا حکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از خود اپنی ولادت باسعادت کے دن کی تعظیم و اکرام بجا لاتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے اور یہ طریقہ ہمیشہ کریم ہے کہ ہر نیا کام جو نیکی کا ہو اور اس میں کوئی ناجائز بات نہ ہو اور نہ ممانعت پر دلالت کرتا ہو اور نہ اس میں کوئی بے ادبی ہو اور نہ کوئی فضول بات ہو اور صحیح بات یہ ہے کہ اس میں [illegible] جاسکتے ہیں، تاہم انعقاد کی صورت میں مستحب ہوتے ہیں، بہرحال مروی ہوا یہ روزہ رکھنے سے ہو یا کھانا کھلانے سے، ذکر مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محفل ہو یا صلوٰۃ و سلام کا روح پرور اجتماع، یا آپ کی سیرت مقدسہ کا جلسہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

(۳) فضل و رحمت

آپ کی ذاتِ اقدس سے خوشی و مسرت کا اظہار کرنا قرآن کریم کے حکم کے عین مطابق ہے۔

ارشادِ باری تعالےٰ ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔

(میرے حبیب! آپ فرما دیجئے اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوب خوشیاں مناؤ)

پس اللہ تعالےٰ نے ہمیں رحمت پر فرحت و سرور کے اظہار کا حکم فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ذاتِ والا برکات تو سب سے بڑی رحمت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

(اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے)

(۴) عاشورہ کا روزہ

بیشک نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سابقہ زمانہ میں ظہور پذیر اہم دینی واقعات کے ساتھ ربط و تعلق ملحوظِ خاطر رکھا، چنانچہ جب کسی واقعہ کے وقوع پذیر ہونے کا وقت لوٹتا ہے تو ہمیں بھی اس کے تازہ کرنے اور اس دن کی تکریم و تعظیم بجا لانے اور اس کی آمد کی وجہ سے یاد منانے کا اہم موقعہ میسّر ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آپ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ جلوہ افروز ہوئے تو یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے پایا، آپ نے سبب معلوم فرمایا تو کہا گیا اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے ان کی قوم کے ساتھ فرعون کو ہلاک کر کے اس کی ابتلا سے نجات عطا فرمائی، اس دن کی یاد میں خوشی و مسرت سے اظہارِ شکرانہ کے طور پر روزہ رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا ہم تم سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خوشی و مسرت کا اظہار کرنے میں زیادہ حق رکھتے ہیں۔ چنانچہ اسی بناء پر نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عاشورہ کا روزہ رکھتے، نیز

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حکم فرماتے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اگرچہ زمانہ نبوی میں اس ہیئت کذائیہ کے ساتھ میلاد کی محافل نہیں ہوتی تھیں مگر اس کی انفرادی حیثیت و کیفیت موجود تھی، تفصیل آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائیے گا۔

(۵) صلوٰۃ و سلام

محافلِ میلاد صلوٰۃ و سلام پر اُبھارتی ہیں، اور صلوٰۃ و سلام مطلوب و محبوب ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اور [illegible] پر اُبھارتی ہیں وہ [illegible] مطلوب و مقصود شرعیہ ہے [illegible] درود و سلام کے فوائد [illegible] محافلِ میلاد [illegible] تفصیل [illegible]

(۶) [illegible]

[illegible] ہمیں حضور [illegible] نہیں دیا [illegible] آپ کے فضائل [illegible] ایسی کتابیں [illegible] میلاد شریف [illegible] مقاصد پر کماحقہٗ روشنی ڈالتی ہیں۔

(۷) حقوق کی ادائیگی

اُمتِ مسلمہ [illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقوق جو ہم پر واجب ہیں ان کو آپ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاقِ جمیلہ کے بیان کرنے سے بجا لا سکتے ہیں اور اس واجب کی ادائیگی محافلِ میلاد سے پوری کی جا سکتی ہے۔ شعرائے کرام آپ کے محامد و محاسن کو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

نعت وقصائد کی صورت میں ہدیۃً پیش کرتے ہیں، ان کے اس فعل کو نبی کریم محبت وکرم سے ملاحظہ فرماتے ہیں اور اپنے انعام واکرام سے بھی نوازتے رہتے ہیں، جب حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعت وتعریف کرنے والے سے اپنی خوشی ومسرت کا اظہار فرماتے ہیں تو تم اس خوش نصیب شخص سے اظہارِ شادمانی کیوں نہ کروگے جو آپ کے شمائل وخصائل جمع کر رہا ہے، بلاشبہ محافلِ میلاد نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خوشنودی وقُرب کے حصول کا اہم ذریعہ ہے۔

(۸) تکمیلِ ایمان رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق وخصائص، شمائل وفضائل سے افضل واکمل واجمل واحسن کسی بھی شخص کے نہیں، حضور سے محبت اور ایمان کی تکمیل تقاضائے شریعت ہے، اور جو چیز محبت کی زیادتی اور ایمان کی تکمیل کی زیادتی اور ایمان کی تکمیل کی داعی ہو وُہ بھی اسی طرح محبوب ومطلوب ہے اور یہ نعمت میلاد النبی کی محافل سے بدرجۂ اتم پائی جاسکتی ہے۔

(۹) فضیلتِ جُمعۃ المبارک رسولِ کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم نے جمعۃ المبارک کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "جُمعہ کے دن کو اس لیے بھی فضیلت حاصل ہے کہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہُوئے۔

(۱۰) حضرت آدم علیہ السلام جب حضرت آدم علیہ السلام کے یوم کی نسبت سے جمعہ کو شرف وفضل حاصل ہے تو اس دن کو فضیلت وعظمت، بزرگی اور برتری کیوں نہ حاصل ہُوتی جس میں سیدالانبیاء والمرسلین جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ولادتِ باسعادت ہُوئی۔ نیز یہ عظمت و بزرگی ولادتِ باسعادت کے صرف اسی پیر کے ساتھ مختص نہیں بلکہ یومِ جمعہ کی طرح

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عام ہوگی (یعنی ہر پیر کا دن بزرگی و عظمت کا حامل قرار پائے گا، جیسے ہر جمعہ اپنے اندر خیر و برکت رکھتا ہے) تاکہ نعمتِ عظمیٰ کا شکریہ ادا کیا جا سکے۔ اور فیضانِ نبوت سے بہرہ ور ہوں، نیز تاریخِ انسانی میں جن واقعات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے انھیں زندہ رکھا جائے۔

(۱۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے میلاد

بیت اللحم سے جب شبِ معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزر رہے تھے تو حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس جگہ دو رکعت نماز ادا فرمالیں، آپ نے فرمایا: کیوں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا، حضور! یہ کونسی جگہ ہے؟ آپ نے فرمایا: جبریل! آپ جانتے ہیں یہ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: [illegible] جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ جب ایک نبی کی جائے میلاد کی تعظیم و تکریم کا یہ عالم ہے تو سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقامِ ولادت [illegible] یوم میلاد کی عظمت کا کون اندازہ کر سکتا ہے!

(۱۲) محبوب و مطلوب

[illegible] ممالک میں مستحسن قرار دیا ہے، دنیا کے کونے کونے میں میلاد کی [illegible] ہوتی آرہی ہیں جن کو روایت حسنہ [illegible] حسنہ شرعاً محبوب و مطلوب قرار دیا جا سکتا ہے کہ جس چیز کو مسلمان اچھا گمان کریں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھی ہے اور جسے وہ اچھا نہ سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کو بھی ناپسند ہے۔ پس ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی بھی مسلمان ناپسند و مکروہ تصور نہیں کر سکتا۔

محفلِ میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حمد و ثنا، نعت و صدقہ اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تعظیم وتوقیر مصطفٰے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے عبارت ہے جو شرعاً مطلوب مقصود ہے۔ ایسے افعال واعمال کے بجا لانے میں بکثرت آثار واحادیث وارد ہیں۔

(۱۳) واقعاتِ انبیاء قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ۔ (سورہ ہود)

(ہم تمام رسولوں کے واقعات اس لیے حکایت کرتے ہیں تاکہ آپ کا دل مطمئن ہو)

اس ارشاد سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ انبیاء ومرسلین کے واقعات بیان فرمانے میں یہ حکمت پوشیدہ تھی کہ سیدِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر کو مطمئن رکھا جائے، اور یہ حقیقت ہے کہ آج ہم اپنے دلوں کو مضبوط ومستحکم رکھنے کے لیے بہت ہی زیادہ محتاج ہیں۔ پس ہمارے لیے یہ لازمی امر ہے کہ ہم سیدِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے احوال وآثار، حالات ومعجزات اور واقعات سے آگاہی حاصل کریں کیونکہ ہم آپ کی نسبت بہت زیادہ حاجت مند ہیں۔

(۱۴) امرِ خیر ہر وہ چیز جو صدرِ اول میں موجود نہ تھی اور جسے سلف صالحین نے انجام نہیں دیا ضروری نہیں کہ وہ بدعت ہی ہو اور اس کا انجام دینا حرام ٹھہرے اور اس کا انکار کرنا لازم ہو، بلکہ اس امرِ جدید کو شریعت مبارکہ کے دلائل پر پیش کرنا لازمی ہے کیونکہ جو امرِ خیر پر مشتمل ہو اس کا بجا لانا واجب، اور جو حرام پر دلالت کرے اسے حرام وناجائز ٹھہرانا لازم ہے، اگر وہ مکروہ پر مشتمل ہو تو مکروہ، مباح پر دال ہو تو مباح، اور اگر مندوب پر ہو تو ایسا فعل مستحب قرار پائیگا نیز وسائل وذرائع کا حکم مقاصد کے حکم کے مساوی وبرابر ہوگا۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اقسامِ بدعت

علماء کرام نے بدعت کو متعدد اقسام پر تقسیم کیا ہے، (۱) واجبہ (۲) مندوبہ (۳) مکروہ (۴) مباح (۵) حرام۔

(۱) **بدعت واجبہ**: باطل و گمراہ لوگوں کے نظریات کا رد کرنا اور علمِ نحو کی تحصیل۔

(۲) **بدعت مندوبہ** پل بنانا، مدارس قائم کرنا، میناروں پر اذان دینا اور اعلان جو ابتدائے اسلام میں نہیں تھا۔

(۳) **بدعت مکروہہ**: مساجد و مصاحف کی تزئین و آرائش وغیرہ۔

(۴) **بدعت مباحہ**: آلیشان کے استعمال میں وسعت اور اشیاء متعرف

(۵) **بدعت حرام**: [illegible]

ہر بدعت حرام نہیں

[illegible] تعالیٰ عنہم قرآن پاک کی [illegible] علیہ وسلم کے اصحاب [illegible] صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم [illegible] صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے [illegible] تو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز تراویح کے لیے صحابہ کرام کو ایک امام کی اقتداء میں جمع نہ کرتے اور یہ اعلان نہ فرماتے:

نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ (یہ کتنی عمدہ بدعت ہے)

اگر یہی بات ہوتی تو تمام نافع علوم و فنون میں تصانیف و تالیفات ناجائز و حرام قرار پاتیں، اور پھر یہ بھی ہم پر واجب ہوتا کہ ہم جہاد میں کفار کے ساتھ مقابلہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں تیر، تلوار اور ڈھال سے ہی کام لیتے جبکہ دشمن ہم پر گولیاں چلاتے، توپوں، ٹینکوں، آبدوزوں اور جنگی طیاروں سے تباہی مچاتے۔ نیز میناروں پر اذان دینا، پُل، مدرسے، ہسپتال، رفاہی ادارے، یتیم خانے، جیلیں بنانا سب کچھ ناجائز و حرام ہوتا۔ اس لیے علماءِ کرام نے کُل بدعۃ ضلالۃ (ہر بدعت گمراہی ہے) کو بدعت سیئہ کے ساتھ مقید فرمایا ہے۔ اس قید کی بنا پر ایسے وہ تمام واقعات جو اکابر صحابہ و تابعین عظام سے وقوع پذیر ہوئے جو رسول کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک وقت میں ظہور نہیں ہوئے تھے ان کی تصریح و تشریح ہو جاتی ہے کہ شرعاً وہ جائز اور بھلائی پر دلالت کرنے والے ہیں، آج ہم نے ایسے مسائل ایجاد کر لیے ہیں جنھیں سلف صالحین نے قطعاً انجام نہیں دیا، مثلاً نمازِ تراویح کے بعد رات کے آخری حصہ میں ایک امام کی اقتدار میں نمازِ تہجد ادا کرنا، شبینہ کا اہتمام کرنا یعنی ایک ہی شب میں قرآن کریم کا ختم کرنا، ختمِ قرآن پر دعا، ستائیسویں شب کو نماز تہجد کے بعد امام کا خطبہ دینا، نمازِ تراویح کے لیے منادی کا یوں اعلان کرنا کہ آیئے نمازِ تراویح ادا فرمایئے، اللہ تعالیٰ تمھیں ثواب عطا فرمائے گا۔ یہ تمام امور ایسے ہیں جنھیں نہ تو نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انجام دیا اور نہ ہی سلف صالحین میں سے کسی نے ادا کیے، تو کیا انعقادِ محفلِ میلاد جو ہم کرتے ہیں یہی بدعت ہے؟ (مذکورہ امور میں بعض ہمارے ہاں نہیں ہوتے وہ صرف اسی زمانہ میں حرمین شریفین اور ممالک عربیہ میں شروع ہوئے ہیں (تلاش قصوری)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ایسی بات جو نئی ایجاد ہو اور وہ کتاب و سنت، اجماع یا کسی منقول کے مخالف ہو وہ بدعت سیئہ ہے، اور ہر وہ چیز جو بھلائی اور نیکی پر دلالت کرتی ہو اور مذکورہ بالا قواعد میں سے کسی ایک کے بھی مخالف نہ ہو وہ محمود و پسندیدہ ہے۔

سیدِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اسلام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا اور اس پر بعد میں آنے والے لوگوں نے عمل کیا تو اس کے لیے اتنا ہی اجر و ثواب ہے جس قدر لوگوں نے اس پر عمل کیا اور عمل کرنے والے کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔

میلادِ مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی محفل منعقد کرنا اس طرح سے جیسے آپ کے ذکرِ پاک کو زندہ کرنا ہے اور یہ ہمارے نزدیک اسلام میں محبوب و مشروع ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اکثر اعمال اہم واقعات کی یادگاریں اور مقامات محمودہ کی پسندیدہ جگہوں پر بجا لائے جاتے ہیں، چنانچہ مساعدِ مزدہ کی سعی، جمرات کو کنکریاں مارنا، [illegible] یہ تمام کرنے والے واقعات ہی جنہیں [illegible] شروع [illegible] اس کے [illegible] اخلاص [illegible] علیہ وسلم [illegible] ذاتی نہیں [illegible]

میلاد اور [illegible]

لوگ جو میلاد کے متعلق کہتے ہیں کہ حضرت [illegible] کے ان کی خوشی منانے چلے آرہے ہیں، بہرحال اللہ تعالےٰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اظہارِ محبت کرنے اور آپ کی تعظیم و تکریم بجا لانے پر ثواب عطا فرمائیگا مگر بدعت اپنانے پر نہیں۔

مزید کہتے ہیں کہ تم جان بوجھ کر بعض اعمال میں بدعت کا شبہ و خیال ہوتا ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

تو ایسا فعل دین سے کلیتہً اعراض کے باعث شر ہوتا ہے جیسے منافقین و فاسقین کی حالت، اس بیماری میں آخری زمانے کے اکثر امتی ہیں، اس لیے یہاں دو باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، پہلی یہ کہ تیری ظاہری و باطنی محبت اور شوق سنتِ مصطفٰے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والے کا بھی خاصہ ہو، نیز معروف کی معرفت اور ناپسندیدہ و مکروہ امور سے انکار کرنا تیرا خاصہ ہونا چاہیے۔ دوسری یہ کہ آپ سنت مصطفٰے صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی جانب حسبِ استطاعت لوگوں کو بلائیں اور جب یہ محسوس کریں کہ کوئی شخص شر کی طرف راغب ہے اور وہ اُسے ترک کرنے پر تیار نہیں، بلکہ اس سے بھی بڑی برائی اور گناہ کا مرتکب ہو سکتا ہے تو پھر اس امر کی دعوت دو کہ لوگ واجب یا مستحب کو تو ترک نہ کریں کیونکہ واجب یا مستحب کا ترک کرنا اس کا ناپسندیدہ منکر ہونے سے زیادہ نقصان ہے۔ پس جب بدعت میں کسی قسم کی مصلحت پائی جائے اور وہاں نیز وہ مصلحت مشروع بھی ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس سے نہ روکا جائے، کیونکہ لوگ اس وقت تک کسی چیز کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے جب تک اس کے بدلے کوئی دوسری چیز حاصل نہیں کر پاتے، اور اگر کسی شخص کو کبھی اچھائی یا نیکی چھوڑنی بھی پڑے تو اسے چاہئے کہ اس کی مثل یا اس سے بہتر کی طرف راغب ہو۔ رسول کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے میلاد کی تعظیم اور سالانہ محفلِ میلاد کا انعقاد اچھے ارادے اور نیک نیتی سے کرنے والے کو ابن تیمیہ اجرِ عظیم کا مستحق ٹھہراتا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کا پہلو نمایاں ہوتا ہے، البتہ بعض لوگ اسے اچھا نہیں سمجھتے، جبکہ بعض کے نزدیک یہ مستحسن امر ہے۔ جیسا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں کسی امیر کی حکایت بیان کی گئی کہ اس نے قرآن کریم کی آرائش و زیبائش پر اتنے دینار خرچ کئے ہیں، آپ نے فرمایا۔ یہ مصحف شریف پر سونا خرچ کرنے سے افضل ہیں، باوجودیکہ حضرت امام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں قرآن کریم پر نقش و نگار مکروہ ہیں۔
فقہاء کرام میں سے ایک فقیہ نے یوں وضاحت فرمائی کہ مذکور الصدر رئیس نے ایک ہزار روپے قرآن کریم کے اوراق کی جزبندی اور حروف کو نمایاں کرانے پر صرف کیے تھے، چونکہ اس میں دونوں امر پائے جاتے ہیں اس لیے امام نے مصلحت کی بناء پر عمدہ و افضل فرمایا اور نقص کے باعث اس پر نقش و نگار کو ناپسند کیا (اس حکایت سے ابن تیمیہ کے نزدیک محفلِ میلاد کا مشروع ہونے کے باعث منعقد کرنا بہتر و افضل ہے اور بدعت کی وجہ سے ناپسند و ممنوع)

میلاد کا مفہوم ہمارا عقیدہ ہے کہ محفلِ میلاد النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کسی خاص کیفیت سے منحصر نہیں اور نہ ہی لوگوں پر اس کا اہتمام و التزام لازم ہے، ہر وہ چیز جو خیر و برکت کی داعی ہو اور لوگوں کو ہدایت اور راہِ راست پر جمع کرتی ہو ان کے دینی و دنیوی امور میں سود مند ثابت ہو تو ایسی محفل سے اغراض و مقاصد کی تحصیل حاصل ہو جاتی ہے۔ پس جب ہم کسی اپنے معاصر کو بیان کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے محامد و محاسن پر دلالت کرتا ہوا پائیں آپ کے شمائل و خصائل، فضائل و خصائص، جہاد و غزوات اور معجزات کا بیان ہو، اگرچہ یہ حالات و واقعات کا تعلق میلاد سے نہ بھی ہو جو اہلِ عوام میں میلاد کے ساتھ کیے جاتے ہیں، تب بھی ہمارا مقصد حاصل ہو جائے گا، لہٰذا اس محفل کے منعقد کرنے کا مفہوم و مطالب ثابت اور مستحسن ہو جاتے ہیں اور ایسی صورت میں کوئی ایک کا بھی اختلاف نہیں ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

عجائبات میلاد مصطفیٰ

(صلی اللہ علیہ وسلم)

ابو محمد آدم علیہ السلام

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی کنیت ابو محمد ہے' تفاسیر' احادیث' آثار تواریخ اور کتب سیر میں اس کنیت کو ائمہ کرام' محدثین عظام' علماء اور مورخین نے تسلسل سے تحریر کیا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ کسی بھی انسان نے حضرت عبدالمطلب سے پہلے اپنی اولاد کے لئے اسم محمد کو علم نہ بنایا' جبکہ انبیاء و مرسلین اپنی اپنی قوموں اور امتوں کو نبی اکرم رسول اعظم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کمالات جمیلہ سے آگاہ فرماتے رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی جلالت شان نے ہر دل کو مرعوب کر رکھا تھا۔ بناء علیہ کسی بھی شخص کو اپنے بیٹے کا نام محمد رکھنے کی جرات نہ ہوئی۔ خصوصاً" ابو البشر سیدنا آدم علیہ السلام ساق عرش کے علاوہ جنت کے دروازوں' محلات اور درختوں کے پتوں' حوروں کی آنکھوں اور پیشانیوں پر اسم محمد نقش شدہ دیکھ چکے تھے' پھر لطف کی بات یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پانچ صد فرزند بھی عطا فرمائے مگر کسی ایک بیٹے کا نام حضور کے نام نامی پر نہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

رکھا بلکہ معلومات کا تو یہ عالم تھا کہ اپنی لغزش بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے وسیلہ جلیلہ سے معاف کرائی۔

بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو ابو محمد کنیت سے نوازا تو انہوں نے عرض کیا **یا رب لم کنیتنی ابا محمد**؟ الٰہی میری کنیت ابو محمد کس سبب سے ہے؟ ارشاد ہوا **ارفع راسک** اپنا سر مبارک اٹھایئے اور اوپر دیکھئے **فرفع راسہ** تو انہوں نے سر اقدس اوپر اٹھایا **فرای نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی سرادق العرش** انہوں نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساق عرش پر دیکھا تو عرض کی **الٰہی ما ھذا النور** یہ اس عظیم نبی کا نور ہے جو تمہاری اولاد سے ہوگا **اسمہ فی السماء احمد و فی الارض محمد**۔ ان کا اسم گرامی آسمانوں میں احمد اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے **لولاھما ما خلقتک ولا خلقت** [illegible] نہ تجھے پیدا کرتا نہ [illegible] **واضع** ہوا کہ ہر ایک [illegible]

تمنائے زیارت

اللہ تعالیٰ جلا وعلیٰ نے جب سیدنا آدم علیہ السلام کی پشت مبارک میں نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو ودیعت فرمایا تو ان کی پشت مبارک کے پیچھے کھڑے ہو کر فرشتے درود و سلام پڑھنے لگے سیدنا آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ الٰہی؟ فرشتے میرے پیچھے کھڑے کیا دیکھ کر درود و سلام پڑھ رہے ہیں۔ آواز آئی **ینظرون الی نور محمد و یصلون علیہ**۔ یہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے محظوظ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

ہو کر ان پر درود شریف پڑھ رہے ہیں تو آپ کے قلب اطہر میں بھی نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی عرض کیا یا اللہ؟ مجھے بھی اس نور مقدس کی زیارت سے مشرف فرما تو اللہ تعالیٰ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو ان کی انگلیوں کے ناخنوں میں ظاہر فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرط محبت سے انگوٹھے چوم کر آنکھ پر لگا لئے پھر کیا ہوا۔ مولوی عبدالستار صاحب اکرام محمدی میں تحریر کرتے ہیں:

حضرت نے اوہ انگلی چم کے اکھاں اوپر لائی
پڑھ صلوات نبی دے لتے عزت خوب بڑھائی
بانگ و چالے سنت آدم اوتھوں مومن کر دے
نام نبی دا سن انگوٹھے چم اکھیاں تے دھر دے
حوسبو ہی حوسبو

مواہب لدنیہ میں ہے کہ پشت در پشت نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اصلاب طاہرہ اور ارحام فاخرہ میں منتقل ہوتا ہوا حضرت عبدالمطلب کی صلب مبارک میں جلوہ افروز ہوا' جوانی کے عالم میں آپ ایک دن حطیم کعبہ میں سو گئے۔ جب بیدار ہوئے تو عجیب کیفیت تھی' آنکھوں میں سرمہ' سر پر تیل لگا ہوا اور نہایت دیدہ زیب لباس سے مرصع ہیں نیز حسن و جمال کا عالم ہی کچھ اور ہے حضرت عبدالمطلب اپنی اس نرالی ہیئت پر سخت حیرت زدہ اپنے والد ماجد ہاشم بن عبد مناف کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ انہیں قریش کاہنوں کے پاس لائے' اور مذکورہ واقعہ بیان فرمایا۔ کاہنوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ عبدالمطلب کو نکاح کا حکم فرما رہا ہے چنانچہ آپ نے پہلے قید سے عقد کیا وہ جلد ہی فوت ہو گئیں تو فاطمہ بنت عمرو سے نکاح ہوا۔ جس کے بطن اطہر سے حضرت عبداللہ پیدا ہوئے۔ بیان کرتے ہیں کہ جب تک نور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالمطلب کی پشت مبارک میں جلوہ افروز رہا ان کے بدن مبارک سے ہر وقت بھینی بھینی روح پرور خوشبو آتی رہتی تھی جہاں سے گزرتے فضا مشکبار ہو جاتی نیز بیان کرتے ہیں اگر مکہ مکرمہ میں قحط پڑ جاتا تو لوگ حضرت عبدالمطلب کا ہاتھ تھامے کوہ شبیر پر لے آتے اور ان کے توسل سے بارش کی دعا مانگتے تو باران رحمت کا نزول ہوتا اور قحط ختم ہو جاتا۔

مشرق و مغرب کا مالک

مستدرک الوفا میں ہے کہ ایک بار حضرت عبدالمطلب نے خواب دیکھا کہ ان کے سامنے اچانک ایک درخت نمودار ہوا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اس تیزی سے بڑھنا شروع کیا کہ مشرق و مغرب کے بیچ تک اس کی شاخیں پھیل گئیں' جڑیں تحت الثریٰ کی تک پہنچ گئیں اور آسمان سے باتیں کرنے لگا۔ اچانک ایک نور آیا جو اس درخت کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ اسی اثناء میں ایک مخبری جماعت ظاہر ہوئی جو اس کے [illegible] اور اس کو [illegible] آئی۔ جب حضرت عبدالمطلب بیدار ہوئے تو اس [illegible] ترین خواب کی تعبیر کے لئے ایک یہودی معتبر کے ہاں گئے۔ خواب بیان کیا اس نے [illegible] کہا یہ محض تمہارا خیال ہے پریشان ہونے کی چنداں ضرورت نہیں۔ مگر وہ سمجھ چکے تھے محض وہم و گمان تصور کر کے بھلایا نہیں جا سکتا۔ چنانچہ وہاں سے چلے اور ایک مجوسہ خاتون قریشیہ کے پاس آئے اسے خواب سنایا۔ وہ فوراً پکار اٹھی لعلہ من من صلبک رجل یملک المشرق والمغرب۔

پشت تیری تھیں بچہ ہوسی رب دیاں سبھ عطائیں
مالک ہوسی کل دنیا دا مشرق و مغرب تائیں

حفیظ جالندھری مرحوم اس تعبیر کو یوں موزوں فرماتے ہیں:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جوانی کے دنوں میں اک نرالا خواب دیکھا تھا
درخت نسل ہاشم اس قدر شاداب دیکھا تھا
کہ اس کے سایہ میں دونوں جہاں معلوم ہوتے تھے
مکان و لامکاں دو شنیاں معلوم ہوتے تھے

عبرتناک انجام

جوں جوں ظہور نور محمدی کا وقت قریب آتا جا رہا تھا توں توں شیطان اپنی ذریت کے ذریعے نئے نئے جال بن کر انہیں ختم کرنے کے منصوبے مرتب کرتا رہتا تھا ادھر عبدالمطلب کی پشت مبارک سے حضرت عبداللہ کے صلب اطہر میں نور نبوت جاگزین ہوا تو ادھر شیطان نے حضرت عبداللہ پر طرح طرح کے وار چلانے شروع کر دیئے۔ حضرت عبداللہ نہ صرف عبدالمطلب ہی کی آنکھ کا تارا تھے بلکہ اس قریشی' ہاشمی شہزادے پر مکہ مکرمہ کا ہر بچہ بوڑھا' نوجوان' مرد و زن شیدا تھے۔ اس رعنا جواں کا حسن و جمال دیدنی تھا' شرافت کا یہ پتلا ایک روز طواف کعبہ سے فارغ ہو کر گھر کی طرف پلٹا ہی تھا کہ بنت مرالخثعمیہ جبینہ نے آپ کو اپنی طرف رغبت دلائی اور اپنی خواہش کی تکمیل پر ایک سو اونٹوں کے عطیہ کی پیشکش بھی کی۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک غیرت مند انسان کی طرح نہ صرف اس کی تمنا کا جنازہ نکال دیا بلکہ اس کی پیشکش کو پائے حقارت سے ٹھکراتے ہوئے گویا ہوئے۔

فصل حرام کے ارتکاب سے تو مر جانا ہی اچھا۔ حلال کو بیشک میں پسند کرتا ہوں مگر اس کے لئے اعلان ضروری ہے کہ تم مجھے بہکاتی اور پھسلاتی ہو مگر شریف انسان کو لازم ہے کہ اپنی عزت اور دین کی حفاظت کرے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

دکھائی مرد نے جب اس طرح سے شوکت ایماں
ہوئی شرمندہ عورت پست ہو کر رہ گیا شیطان

اس کے بعد جب گھر تشریف لائے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت پر بے حد بوجھ تھا کہ میرے جیسے عفت مآب کی طرف اسے دیکھنے کی جرات تک کیوں ہوئی؟ والد ماجد نے آپ کی اندرونی کیفیت کو جاننے کی کوشش کی مگر ایک غیرت مند انسان کی طرح آپ نے شرم و حیا سے کام لیتے ہوئے عرض کیا۔ ابا جان! اجازت فرمایئے تاکہ میں ہرن کا شکار کھیل آؤں؟ حضرت عبدالمطلب نے اجازت فرمائی۔ شکار کے لیے باہر نکلے تھے انہی دنوں نجیر سے آئے ہوئے پانچ یہودی تاجر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے باتیں کرتے جا رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ دنیا عرب میں ایک نبی کا ظہور ہو گا وہ ابراہیمی دین کی تجدید کرے گا تیرے نے تمام باطل ادیان کو ختم اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے [illegible] کے علاوہ نہیں ہو سکتی [illegible] سے ہو گا [illegible] شکل میں نمودار ہونے [illegible] میں نے تمہاری [illegible] خوشی کے لئے یہاں سے [illegible] بھلا چاہتے ہو تو سنو آج کل پروردگار کی توجہ عرب کے مشہور شہر یثرب کی طرف مبذول ہے مکہ مکرمہ کے سردار عبدالمطلب کے صاحبزادے عبداللہ کی پشت میں اس نبی کا نور منتقل ہو چکا ہے عنقریب اس کی ولادت اسی شہر مقدس میں ہوا چاہتی ہے۔ اگر میری بات مانو تو عبداللہ ابن عبدالمطلب کو قتل کر دو' وہ بہت جلد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اس وادی میں ہرنوں کے شکار کے لئے آنے والا ہے۔

سحر کے وقت نکلو غار سے میدان میں جاؤ۔ وہیں اس نوجوان کو قتل کر ڈالو جہاں پاؤ۔ اسی اثناء میں حضرت عبداللہ شکار کھیلتے ہوئے ان یہودیوں کے قریب پہنچ گئے۔

ادھر پانچوں یہودی بھی اندھیرے غار سے نکلے
یہ بزدل گھڑ و چڑھے اس دامن کوہسار سے نکلے
جوان ہاشمی کی جستجو تھی ان کمینوں کو
کہ شیطان نے حسد سے بھر دیا تھا ان کے سینوں کو
یہودی گھڑ چڑھوں نے دفعتہ پیدل کو آ گھیرا
نظر تلوار آئی دیدہ حیراں جدھر پھیرا
مگر یہ شیر تلواروں کے سایہ سے نہ گھبرایا
مثل برق کوندا' پشت توسن پر چلا آیا
پکارا پہلے بتلا دو کہ حملے کا سبب کیا ہے
وہ بولے ایک ہی مقصد ہے تجھ کو قتل کرنا ہے

آناً" فاناً" انہوں نے آپ پر حملہ کر دیا' آپ نے وار روکے اور بہادری کے ایسے جوہر دکھائے کہ پہلے ہی ہلے ان کا ایک ساتھی ڈھیر ہو گیا۔ وہ تجربہ کار' جنگجو اور پختہ عمر رکھتے تھے جبکہ آپ عالم شباب میں قدم رکھ رہے تھے تاہم خاصی دیر تک مقابلہ جاری رہا۔ اس دوران حضرت وہب بن عبد مناف حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد ماجد کا اونٹ گم ہو گیا اس کی تلاش میں ادھر آ نکلے اور حضرت عبداللہ کو چار آدمیوں سے برسرپیکار دیکھا' ان کے دل میں معاونت کا خیال آیا اور انہی میں تھے کہ اچانک پاؤں میں کپڑا الجھ گیا اور گر پڑے۔ دوبارہ قصد کیا تو پھسل گئے' سر پر چوٹ آ گئی' تیسری مرتبہ پھر خون نے جوش مارا تو اچانک اژدہا راہ میں حائل ہو

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

گیا' تقدیر پر شاکر دل میں سوچا کہ اب آنکھیں بند کرلوں کیونکہ میں ہاشمی شہزادہ کو
قتل ہوتے دیکھ نہیں سکتا اس بات کے دل میں آتے ہی کیا دیکھتا ہوں کہ چار فرشتے
آسمان سے اترے اور ان یہودیوں کو ختم کر ڈالا۔ حضرت وہب وہاں پہنچے دیکھا ان
کے سر قلم ہو چکے ہیں۔

[illegible] تھے تب یہ [illegible] ایک اک سے دور [illegible] تھا
[illegible] تھا [illegible] فرزند عبدالمطلب تھا
[illegible] لے کر [illegible] آ
[illegible]
اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[

https://ataunnabi.blogspot.in

وہ نور لم یزل جس کی جھلک تھی روئے انور میں
نظر آنے لگی اس کی جھلک تقدیر مادر میں

انا ابن ذبیحین

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے میلاد کا تزکرہ بارہا فرمایا۔ انہیں واقعات والادت میں آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلب کے میلاد پاک کی کیفیت بیان فرمائی جو بڑی تعجب خیز لیکن ایمان افروز ہے۔ جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے والہانہ انداز میں بیان کرتے ہوئے فرمایا **انا ابن ذبیحین**۔ میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔ یعنی حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح عظیم علیہ السلام اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عبدالمطلب جن کے ذبح کا واقعہ بڑا دل دوز ہے' جو مکہ مکرمہ ہی میں ظہور پذیر ہوا' قصہ قدرے طویل ہے مگر اختصارا تحریر کیا جاتا ہے۔

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عبدالمطلب نے دعا مانگی' الٰہی! تو مجھے دس بیٹے عطا فرما' جوان ہونے پر ان میں سے ایک تیری راہ میں قربان کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مختلف ازواج سے دس فرزند عنایت کئے جن میں حضرت عبداللہ تمام سے فائق تھے' وعدہ کے مطابق حضرت عبداللہ کے ذبح کرنے کا پروگرام بنا اور منادی کردی گئی مگر مکہ مکرمہ کے تمام لوگ کیا یگانے کیا بیگانے حضرت عبداللہ کی قربانی کے خلاف رائے دینے لگے بھائیوں نے اپنی اپنی قربانی کی پیشکش کردی۔ معاملہ نہایت نازک ہو گیا آخر سرکردہ حضرات نے فیصلہ دیا کہ حضرت عبداللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے اور جب تک اونٹوں کے نام قرعہ فال نہ نکلے دس دس کا اضافہ کیا جائے چنانچہ دسویں مرتبہ ایک سو اونٹوں کے نام قرعہ نکلا۔ جو حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹے کے فدیہ میں ذبح کردیئے۔ اس طرح حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ نے زندگی محفوظ رکھی اور عظمت و رفعت

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

کو چار چاند لگا دیئے۔ دراصل دور جاہلیت میں سرداران مکہ نے یہ طے کر رکھا تھا کہ قتل کے بدلے قتل یا فدیہ و قصاص میں دس اونٹ مقتول کے ورثا کو دیئے ہوں گے۔ اسی بنا پر حضرت عبداللہ اور دس اونٹوں کے درمیان قرعہ اندازی عمل میں آئی۔ مگر حضرت عبداللہ کے فدیہ میں سو اونٹوں کی قربانی کے بعد مقتول کے ورثاء کے لئے یک صد اونٹ ہی جزیہ شہرت پکڑ گیا جو حجاز مقدس میں قبائلی سطح پر آج بھی قائم ہے۔ انما ابن ذبیحین اسی کی طرف مشہور ہے نیز اس قربانی کے بعد سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ جو لوگ دس اونٹوں کے بدلے میں انسان کو قتل کرنا آسان سمجھتے تھے اب ان کو سو اونٹوں کی ادائیگی کے بوجھ نے قتل سے اجتناب کی راہ دکھائی۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے قتل ہی قتل کے دروازے مقفل ہونا شروع ہو گئے تھے مگر دنیا کی خاطر انسان جب دیوانگی پر اتر آتا ہے تو اسے کچھ سجھائی نہیں دیتا وہ بہرحال نفس انسانی کی تسکین کو پورا کرتا ہے چنانچہ ابوجہل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرانے کا منصوبہ مرتب کیا تو اس کے لئے اس نے بھی سو اونٹوں کا انعام مقرر کیا مگر آپ کی حفاظت و صیانت تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھی تھی۔ واللہ یعصمک من الناس

حبیب جس طرح چاہو جہاں چاہو تبلیغ کرو تمہاری حفاظت ہم خود کریں گے۔ اللہ دیر تمہارے دشمنوں سے ہم خود نمٹ لیں گے۔

مٹ گئے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے
پر نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا! عرش پہ بھی اڑتا ہے پھریرا تیرا

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جبین منور

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک دن چرخہ کات رہی تھیں جبکہ قریب ہی سید عالم' حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نعلین شریف مرمت فرما رہے تھے۔ گرمی کے باعث جبین مصطفیٰ علیہ السلام پر پسینے کے قطرے ستاروں کی طرح چمک رہے تھے' ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جمال حبیب' پر انوار کی بارش ہو رہی ہے۔ حضرت ام المومنین فرماتی ہیں **فجعل جبینہ یعرق و جعل عرقہ تیولد نورا فبہت** یہ منظر دیکھ کر میں مبہوت ہو گئی **فقال مالک بہت؟ قلت جعل جبینک یعرق و جعل عرقک یتولد نورا**۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ عائشہ! تم مبہوت کیوں ہو رہی ہو۔ میں نے عرض کیا۔ آپ کی جبین اقدس پر پسینہ اس انداز میں پیدا ہو رہا ہے گویا اس سے نور کے فوارے پھوٹ رہے ہیں **و لو راک ابو کبیر ھذلی یعلم انک احق بشعرہ حیث یقول**۔ اگر آپ کی اس کیفیت کو ابو کبیر ہذلی (شاعر) دیکھ لیتا تو یقیناً پکار اٹھتا کہ حقیقتاً آپ ہی کی ذات اقدس اس کے ان اشعار کی مصداق ہے:

و مبرا من کل غیر حیضۃ
و فساد عرضعۃ و داء مغیل
و اذا انظرت الی اسرۃ وجہہ
برقت بروق العارض المتھلل

ترجمہ: آپ کی ذات حیض کی ہر آلودگی اور دودھ پلانے والی کی اس خرابی سے بری ہے جو زمانہ شیر نوشی میں مرض صحبت سے ہوتی ہے۔

اور جب آپ کی پیشانی کے شکن دیکھتا ہوں تو وہ ایسے چمکتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں جیسے باریک سے بادل میں چاند چمکنا لہلہاتی رہتا ہے۔

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان فی یدہ و قام' اتی' فقبل بین عینی و قال جزاک اللہ یا عائشہ خیرا فما انکرانی سررت کسروری بکلامک۔

یہ اشعار سنتے ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں جو کچھ بھی تھا رکھ دیا۔ اور کھڑے ہوئے اور میرے پاس تشریف لاتے ہی میری پیشانی چوم لی پھر آپ نے دعا سے نوازا فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے' مجھے جتنا تک یاد پڑتا ہے اتنا کبھی خوش نہیں ہوا جتنا آج تیرے اشعار پڑھنے سے مجھے بے حد سرور حاصل ہوا ہے۔ (دلائل)

واضح ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ذکر سے سرور حاصل کرتے ہیں اور خوشی و مسرت کے عالم میں ذکر کرنے والوں کو اپنی دعاؤں سے بھی نوازتے رہتے ہیں۔

خوشبودار سانپ

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئی' جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے راستہ میں انہوں نے ایک نہایت خوبصورت سیاہ رنگ کا سانپ دیکھا جس منہ رائحۃ المسک فقلت لا صحابی امکثوا فلبست بسلاحی حتی انظر الی ما یصیر امر ھذہ الحیۃ ما بقیت ان ماتت عمدت الی سرقۃ بیضاء فلففتھا فیھا ثم بعثتھا من الطریق فدفنتھا (الی آخر)

جس سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی۔ میں نے اپنے رفقاء سے کہا آپ جائیے اور میں اس وقت تک یہاں سے آگے نہیں بڑھوں گا جب تک اس کے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

انجام کو نہیں دیکھ پاتا' وہ سانپ کوئی چیز کھا رہا تھا' اس کے کھاتے ہی وہ مر گیا۔ میں نے سانپ کو ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر راستے کی ایک جانب دفن کر دیا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے جا ملا۔

واللہ ! ابھی میں ساتھیوں کے پاس بیٹھا ہی تھا کہ مغرب کی طرف سے چار عورتیں آئیں ان میں سے ایک نے پوچھا تم میں سے عمرو کو کس نے دفن کیا ہے۔ ہم نے دریافت کیا عمرو کون؟ اس نے کہا وہ سانپ! میں نے کہا' میں دفن کر کے آ رہا ہوں' وہ عورت بولی! بخدا تو نے دن کو روزہ رکھنے' رات کو عبادت کرنے اور شب و روز نیکی کی تبلیغ کرنے والے کو دفن کر دیا۔ جو تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے چار سو سال قبل تعریف سن کر آسمان پر ایمان لایا تھا۔ یہ سن کر ہم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر حج کعبہ کی سعادت عظمیٰ حاصل کر کے مدینہ طیبہ واپسی پر حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خوشبودار سانپ کا قصہ پیش کیا۔

تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ وہ میرے مبعوث ہونے سے چار سو سال پہلے آسمان پر ایمان لایا تھا۔

سبحان اللہ صدیوں پہلے آمد مصطفیٰ اور میلاد حبیب کی انتظار رہی' جب دنیا میں جلوہ افروز ہو گئے تو خضر عشاق کی تمنائیں بر آئیں اور حضور کی محبت کے باعث انسان تو انسان جنات اور حیوانات جنہیں آپ سے پیار تھا ان میں قدرتی طور پر خوشبو پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے عظمت محبوب کا سکہ بٹھا دیا۔

وہ شمع کیسے بجھے...؟

ملفوظات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ میں ایک سوال "میلاد

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شریف میں جھاڑ' فانوس وغیرہ سے زیب و زینت اسراف ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں ارشاد کے عنوان سے درج ذیل عبارت درج ہے پڑھئے اور اپنے ایمان کی دولت میں اضافہ کیجئے۔

ارشاد! علماء فرماتے ہیں لا خیر فی الاسراف و لا اسراف فی الخیر' جس شے سے تعظیم ذکر شریف مقصود ہو ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتی۔ امام غزالی علیہ الرحمتہ نے احیاء العلوم شریف میں سید ابو علی رودباری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کیا کہ ایک بندہ صالح نے مجلس ذکر شریف ترتیب دی اور اس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں' ایک شمع ہاتھ میں لیے' اور یہ کہتی دیکھ کر واپس جانے لگے' بی مجلس نے ہاتھ کا اشارہ کر کے فرمایا شمع میں نے غیر خدا کے لئے روشن کی' بجھا دیجئے' کوشش کی مگر بجھی نہیں' کوئی شخص قدرت نہ رکھتی' آخر کار شاعر نے۔ ج فرمایا کسی شاعر نے۔

فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے
وہ شمع کیسے بجھے جسے روشن خدا کرے

غالباً مولانا ظفر علی خان نے اسی مفہوم کو کہا ہے

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اس آیت کا مولوی عبدالستار صاحب یوں ترجمہ کرتے ہیں۔

پھونکاں مار بجھایا چاہن نور محمد والا
نور محمد کدے نہ بجھ سی وعدہ حق تعالیٰ

—○—

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابر صحابہ میں شمار ہوتے ہی' عشرہ مبشرہ اور السابقون الاولون میں شامل ہیں' سید عالم ﷺ کے رفقاء خاص میں آپ ممتاز مقام پر فائز تھے' سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ میں وہ خلفاء رسول کریم ﷺ کے منصب پر فائز ہونے کی صلاحیتوں سے آراستہ تھے۔ آپ ہی کے فیصلہ اور ایثار کے باعث حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ الرسول اور امیر المومنین منتخب ہوئے۔ ۳۲ھ کو پچھتر برس کی عمر شریف میں وصال پایا' ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے قبل از وصال' نبی کریم ﷺ کے روضہ پاک میں دفن کرنے کی پیش کش فرمائی تو آپ نے فرمایا۔ "مجھے حضور ﷺ کے پاس لیٹنے سے شرم آتی ہے لہٰذا جنت البقیع میں دفن کیا جائے"۔ آپ کی وصیت کے مطابق حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی' نبی کریم ﷺ کے شہزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ ہی قبر میں دفن کئے گئے اور معلم الامتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے پڑوسی اور رفیق خاص تھے بعد از وصال انہیں آپ کے پہلو میں دفن کیا گیا گویا کہ وہ عالم دنیا و عالم برزخ میں

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

منازل قرب سے شاد کام ہوئے' ان گنت خوبیوں کے مالک حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اسلام لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں نے یمن کا سفر بارہا کیا اور ہمیشہ عسکلان بن عواکن حمیری کے پاس قیام کرتا تھا اور وہ مجھ سے پوچھا کرتا تھا کہ تم میں کوئی شخص پیدا ہوا ہے جس کا چرچا لوگوں میں ہو' اس کا لوگ تذکرہ کرتے ہیں' کوئی ایسا شخص ہوا ہے جو تمہارے آبائی دین کی مخالفت کرتا ہو"۔ میں اس کا جواب نفی میں دیتا رہا' جس سال آنحضرت [redacted] مبعوث ہوئے آپ کا بیان ہے کہ اس سال میں پھر یمن گیا اور اسی کے پاس ٹھہرا اور مجھ کو آنحضرت [redacted] کی بعثت کا علم بالکل نہ تھا' اس زمانہ میں وہ بوڑھا ہو چلا تھا اور اونچا سننے لگا تھا۔ میری اطلاع ہوتے ہی وہ باہر آیا' یمنی باندھی اور تکیہ کا گدا بچھا اس کے اردگرد اس کے لڑکے بالے سب جمع ہو گئے۔ مجھ سے میرا سب نام و پتہ میں بیان کرتا رہا جب وہ ہو چکا تو اس نے کہا تم کہاں گئے ہو میں تم کو ایسی بات کی اطلاع نہ دوں جو تجارت سے بہتر ہو' آپ نے جواب دیا کہ آپ ضرور ارشاد کیجئے۔

اس نے کہا کہ میں تم کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے مہینے میں تمہاری قوم (قریش) میں ایک رسول مبعوث کیا ہے اور اس کو برگزیدہ اور مقبول بنایا ہے اور اس پر کتاب اتاری ہے اور اس کتاب پر عمل کرنے والوں کے لئے ثواب مقرر کیا ہے۔ اس کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ بتوں (یعنی اللہ کے سوا سب کی) پرستش سے منع کرتا ہے اور دعوت اسلام دیتا ہے۔ اچھے کام کا حکم دیتا ہے اور خود بھی اچھے کام کرتا ہے اور بیہودہ باتوں سے منع کرتا ہے

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اور ان کو مٹاتا ہے۔ آپ نے دریافت کیا کہ وہ کس قبیلہ سے ہے تو اس نے جواب دیا کہ وہ نہ قبیلہ ازد سے ہے اور نہ شمالہ سے وہ بنی ہاشم سے ہے اور تم اس کے ننھالی رشتہ دار ہو اور آپ کو مخاطب کر کے کہا کہ اے عبدالرحمٰن! اس بات کو تم پوشیدہ رکھو اور جلد واپس جاؤ اور ان سے جا کر ملو اور ان کی دلدہی کرو اور میری طرف سے یہ التماس نامہ پیش کر دینا۔

اشهد بالله ذی المعالی
فالق اللیل و الصباح

گواہی دیتا ہوں اللہ بڑائی اور بزرگی والے کو جو رات دن کا ظاہر کرنے والا ہے۔

انک ذو السر من قریش
یا ابن الذی من النباح

بے شک آپ قریش میں رازدار ہیں۔ اے اس شخص کے بیٹے! جس کی قربانی کا فدیہ دیا گیا ہے۔

ارسلت تدعوا الی بین
و یرشد للحق والفلاح

رسول بنا کر بھیجے گئے، یقینی باتوں کی طرف آپ دعوت دیتے ہیں اور حق دار اور بھلی باتوں کی ہدایت کرتے ہیں۔

اشهد بالله رب موسی
ان ارسلت بالمطاح

قسم ہے موسیٰ علیہ السلام کے رب کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بے شک

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

بلکہ میں رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

لکن لی هفها الی ملیک

یدعوا البرایا الی الفلاح

ہو جائیے شفیع اس مالک کے دربار میں جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ اشعار مجھ کو یاد ہو گئے اور میں سفر سے بعجلت تمام واپس آیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جن کے ساتھ میرے خاص محبت پہلے سے تھے واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے اسلام لانے کی [redacted] کی اور مجھ کو حضرت [redacted] کی خدمت میں حضرت خدیجہ کے گھر لے گئے۔ آنحضرت [redacted] کے چہرہ خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ مجھے دیکھ کر فرمایا [redacted] کرنے کی امید ہے۔ حق ہے اب اللہ تعالیٰ کیا کرتا ہے [redacted] عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ایک [redacted] پچھلا دن میں نے [redacted] حضرت نے [redacted]

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جب یاد آ گئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

اس دور کے معروف بین الاقوامی عالم حسن البنا شہید مصری بانی جماعت اخوان المسلمون مصر' عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس میں شمولیت کا ایک نہایت ہی پر درد' روح پرور' ایمان افروز واقعہ اپنی ڈائری میں درج کرتے ہوئے رقم طراز ہیں' جسے پاکستان میں ابو الاعلیٰ مودودی کے دست راست جناب خلیل احمد حامدی نے عربی سے اردو میں ترجمہ کیا اور اسلامک پبلی کیشنز لاہور نے "حسن البنا شہید کی ڈائری" کے نام سے کتاب کو شائع کیا' ایک مثالی کردار کے عنوان کے تحت صفحہ ۱۹۱' ۱۹۷ پر یوں بیان کرتے ہیں۔

"مجھے یاد ہے کہ جب ربیع الاول کا مہینہ آتا ہے تو یکم ربیع الاول سے لے کر ۱۲ ربیع الاول تک معمولاً ہر رات ہم "حصافی اخوان" میں سے کسی ایک کے مکان پر محفل ذکر منعقد کرتے اور میلاد النبی ﷺ کا جلوس بنا کر باہر نکلتے' اتفاق سے ایک رات برادرم شیخ شلبی الرجال کے مکان پر جمع ہونے کی باری آ گئی' ہم عادۃ عشاء کے بعد ان کے مکان پر حاضر ہوئے' دیکھا پورا مکان خوب روشنیوں (چراغاں) سے جگمگا رہا ہے۔ اسے خوب صاف و شفاف اور آراستہ و پیراستہ کیا جا چکا ہے۔ شیخ شلبی الرجال نے رواج کے مطابق حاضرین کو شربت اور قہوہ اور خوشبو پیش کی۔ اس کے بعد ہم جلوس بن کر نکلے اور بڑی مسرت و انبساط کے ساتھ مروجہ مناقب' اور نظمیں (میلادیہ نعتیں) پڑھتے رہے۔ جلوس ختم کرنے کے بعد ہم شیخ شلبی الرجال کے مکان پر واپس آ گئے اور چند لمحات ان کے پاس بیٹھے رہے۔ جب اٹھنے لگے تو شیخ شلبی الرجال نے بڑے لطافت آمیز اور ہلکے پھلکے تبسم کے ساتھ اچانک اعلان کیا کہ "ان شاء

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اللہ کل آپ حضرات میرے ہاں علی الصبح تشریف لے آئیں تاکہ "روحیہ" کی تدفین کرلی جائے"۔

روحیہ شیخ شلبی کی اکلوتی بچی ہے' شادی کے تقریباً گیارہ سال بعد اللہ تعالیٰ نے شیخ کو عطا کی ہے' اس بچی کے ساتھ انہیں اس قدر شدید محبت و وابستگی ہے کہ دوران کام بھی اسے جدا نہیں کرتے۔ یہ بچی نشوونما پاکر اب جوانی کی حدود میں داخل ہو چکی ہے۔ شیخ نے اس کا نام روحیہ تجویز کر رکھا ہے کیونکہ شیخ کے دل میں اسے وہی مقام حاصل ہے جو جسم میں روح کو حاصل ہے۔ شیخ کی اس [illegible] عرض کیا۔ "روحیہ کا کب انتقال ہوا"؟ فرمانے لگے۔ "[illegible]" ہم نے کہا آپ نے ہمیں [illegible] اور یہ سنتے ہی شیخ کی [illegible] ان کے [illegible] جب [illegible]

حسن التوجہ کی ضرورت

https://ataunnabi.blogspot.in

انسانی کردار مفلوج ہو کر رہ گیا تھا چہار جانب کو وحشت و بربریت کے طوفانوں نے اپنی لپیٹ میں یوں دبا رکھا تھا جیسے نزع کے آخری ہچکی' یاس و نامیدی کے بادل فضائے عالم پر چھا چکے تھے۔ پھر وہ آفتاب عالم طلوع ہوا جس کی تابندگی سے شب کی سیاہی نورِ سحر میں تبدیل ہو گئی ظلم و ستم کی جگہ عدل و انصاف رحم و ہمدردی نے لے لی۔ شکنانِ لہو کی لبوں پر صلح و آشتی کا پیغام نغمہ ریز ہوا۔ تلوار کے قبضہ پر رکھنے والے ہاتھ تعلیم و اخلاق کے لیئے میدانِ عمل میں نکلے ایک مختصر سے عرصہ نے زمانہ کے غبارِ وحشت کو بارانِ رحمت میں تبدیل کر دیا۔ کانٹے پھول بن گئے اور کلیاں مسکرا اٹھیں۔:

چمن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں!
زہے وہ پھول جو گلشن بنائے صحرا کو!

ماہ ربیع الاول کی ان ہزار ہا صد مبارک ساعتوں میں انسانیت کے محسن اعظم [illegible] کا یوم ولادت مسلمانانِ عالم کے لیے جہاں انتہائی مسرت و شادمانی کا گہوارہ ہے وہاں ایک ضابطۂ حیات کا ترجمان بھی ہے اور وہ ضابطۂ حیات عدل و مساوات تنظیم و اتحاد' علم و عمل اخلاق و محبت ایسے زرّیں اصولوں سے بھی عبارت ہے جس کا دوسرا نام "اسلام" ہے۔ ذرا ماضی کی طرف نگاہ لے جائیے اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں کی زندگی جس تنگی اور عسرت سے گزری وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ان کے پاس نہ کوئی دولت تھی اور نہ ہی شاہی محلّات بنگلے اور کوٹھیاں تھیں۔ لیکن اس فقر و فاقہ میں بھی ان کو سکونِ قلب' تسکین روح' سرورِ زندگی اور راحتِ جگر کی لافانی دولت حاصل تھی۔ اس لیئے کہ وہ اس عارضی نشوونما' فانی شان و شوکت' غیر یقینی جاہ و حشمت کے مقابلہ میں دائمی مسرت ابدی کیف و مستی اور غیرفانی زندگی کو زیادہ اہمیت دیتے تھے اور

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جب ان کی پُر شوق نگاہیں جمال مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ لیتیں تو زندگی بھر کی رعنائیاں سمٹ کر ان کے دامن مراد میں پھیل جاتی ہیں اور وہ نشہ عشق و محبت سے سرشار ہو کر دنیا و مافیہا سے بے خبر اس حسن لازوال کا مشاہدہ کرتے تو نہ انہیں بھوک لگتی اور نہ ہی پیاس محسوس کرتے بلکہ دنیا کی ہر چیز بھول جاتے کیوں کہ جمال یار کو دیکھنا ہی ان کے نزدیک سب سے بڑی نعمت تھی۔

ہست قرآن در بیان ایماں سواد دیں

ہست حق را رحمۃ للعٰلمین

لیکن ان کی بدنصیبی کہ وہ حسن صورت کو دیکھ کر مکہ مکرمہ کے فرعونی مزاج رکھنے والے کفار اسلام اور [illegible] ہونے کی ایک دلیل سمجھ لیتے کیوں کہ [illegible] کے نزدیک [illegible] کے [illegible] کی آنکھوں نے [illegible] تیرہ سال تک کی [illegible] کے نزدیک [illegible] انسان خدا کا [illegible] ہے [illegible] بنا کر [illegible] ہے [illegible] پر خاتم النبیین ﷺ کی [illegible] کسی کو نبی بنا کر بھیجتا تو ضرور تھا کہ کسی [illegible] کرتے [illegible] نبی کیسے ہو سکتا ہے جو ٹوٹے پھوٹے گھر میں رہتا ہے۔ کھانے کی [illegible] کھاتا ہے، پھٹے ہوئے کپڑے زیب تن ہوتے ہیں اور دعوی کرتا ہے ساری خلائق کے نبی ہونے کا۔ اگر یہ نبی ہوتا تو اس کے پاس سونے چاندی کے خزانے ہوتے، لعل و جواہرات کے ذخیرے اور سنہری محلات ہوتے۔ جب ان کا غرور و تکبر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اور تعصب' حد سے بڑھ گیا تو پھر غیرتِ حق نے پکار کر کہا۔ میرے محبوب کی نبوت کو سونے چاندی کے خزانوں' لعل و جواہرات کے ڈھیروں ریشمی لباسوں اور سنہری محلات میں تلاش نہ کرو بلکہ میرے محبوب کی نبوت کو اگر دیکھنا ہو تو کسی یتیم کے ٹوٹے ہوئے دل میں دیکھو۔"

آہستہ آہستہ زمانے نے کروٹ بدلی تو وہی دلق پوشوں کی مقدس جماعت' فاقہ مستوں کا متبرک گروہ اور صحرانشینوں کا نورانی ٹولہ ساری دنیا کے لیے امن و سلامتی' عدل و انصاف۔ لطف و کرم کا ایک مضبوط قلعہ بن گیا اور پھر وہی تنگی و عسرت اور فقر وفاقہ کی زندگی بسر کرنے والے دنیا کے تاجدار ہوئے۔ آج دنیا کے نفس پرست اور ننگِ انسانیت حکمران اقتدار کے بھوکے سیاسی لیڈر آئے دن اعلان کرتے رہتے ہیں کہ غریبو! ہم تمہارے لئے ہیں۔ امریکہ کی نام نہاد جمہوریت اور روس کی نسل انسانی کو تباہ کر دینے والی آمریت (اشتراکیت) بھی غریبوں کی حمایت کی مدعی ہے۔ مگر یہ سب دھوکہ ہے فریب کاری ہے مکاری اور عیاری ہے ایسے اعلانات و بیانات میں صداقت کا نام تک نہیں اس لیے کہ آج تک کسی نے اس کا عملی ثبوت مہیا نہیں کیا۔ کوئی پری پیکر کار میں بیٹھ کر کوئی ہوائی جہاز میں پرواز کر کے کوئی ایر کنڈیشنڈ کوٹھیوں اور بنگلوں کی مسحور کن فضاؤں میں بدمست غریبوں سے ہمدردی کا اعلان کرتا ہے مگر غریب کے آنسوؤں نے بھیگی ہوئی پلکوں سے دیکھا تو اسے موجودہ ترقی یافتہ دور میں ہر طرف مایوسی ہی مایوسی نظر آئی۔ پھر حسرت بھرے دل سے مدینہ طیبہ کی طرف نگاہ اٹھائی تو اس نے دیکھا کائنات کا ہادی زمین و آسمان اور کون و مکان کا شہنشاہ' عرب و عجم کا تاجدار کونین کا والی ایک ٹوٹے ہوئے حجرے میں کھجور کی ایک پھٹی ہوئی چٹائی پر بیٹھا' پیٹ پر پتھر باندھے یوں دعا کر رہا ہے:

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ (مشکوٰۃ ص ۴۴۷) الٰہی مجھے مساکین میں زندہ رکھ اور مسکینی میں ہی وصال عطا فرما اور روز حشر مساکین کو میری ذات سے مشرف فرما۔ یہ سن کر حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرض گزار ہیں۔ کملی والے آقا آپ مولائے کل اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہو کر ایسی دعا فرماتے ہیں! آپ نے جواباً" فرمایا

[redacted]

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

میلاد النبی کی صبح ایک ہی پیغام سنا رہی ہے ایک ہی دعوت دے رہی ہے اور وہ یہ کہ حضور رسالت مآب ﷺ کے عطا فرمودہ عزت و شرف سے رہنا چاہتے ہو اور اقوام عالم کی امامت پر پھر فائز ہونے کے آرزو مند ہو تو چودہ سال قبل کے اس نورانی مقام کی طرف لوٹ چلو جو میلاد النبی ﷺ کی معجز نمائی کا صدقہ تھا۔

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد سے اجالا کر دے

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو'
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو

یہ نہ ساقی ہو تو مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو'
بزمِ توحید بھی دنیا بھی نہ ہو تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے
بزم ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمد کا تمہیں پاس نہیں'

دعا ہے مولی تعالی جل و علا محسن اعظم ﷺ کے صدقے ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ عدل و انصاف امن و سلامتی کا خوگر بنائے اور اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے خصوصا پاکستان کی سرزمین کو نظام مصطفیٰ اور مقام مصطفیٰ کا امین بنائے۔ (آمین ثم آمین)

بجاہِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم!!!

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

شیخ عبدالحق محدث دھلوی کی

دعا

یا اللہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

سلام رضا

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
اس خداداد شوکت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

دور نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاک گذر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

جس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

ہاتمہ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

بے حساب و عتاب و حساب و کتاب
تیرا دامن ہے اور [illegible] لاکھوں سلام

ایسے ویسوں کو جو منہ لگائیں نہیں
[illegible] لاکھوں سلام

[illegible]
[illegible]

مجھ سے خدمت کے لینے کہیں ہاں رضا
مصطفے جان رحمت پہ لاکھوں سلام

از: علی حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.in

اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ بریلوی کے جلیل القدر خلیفہ حضرت شیخ ضیاء الدین مدنی کے احوال و آثار پر جامع کتاب

ضیائے مدینہ

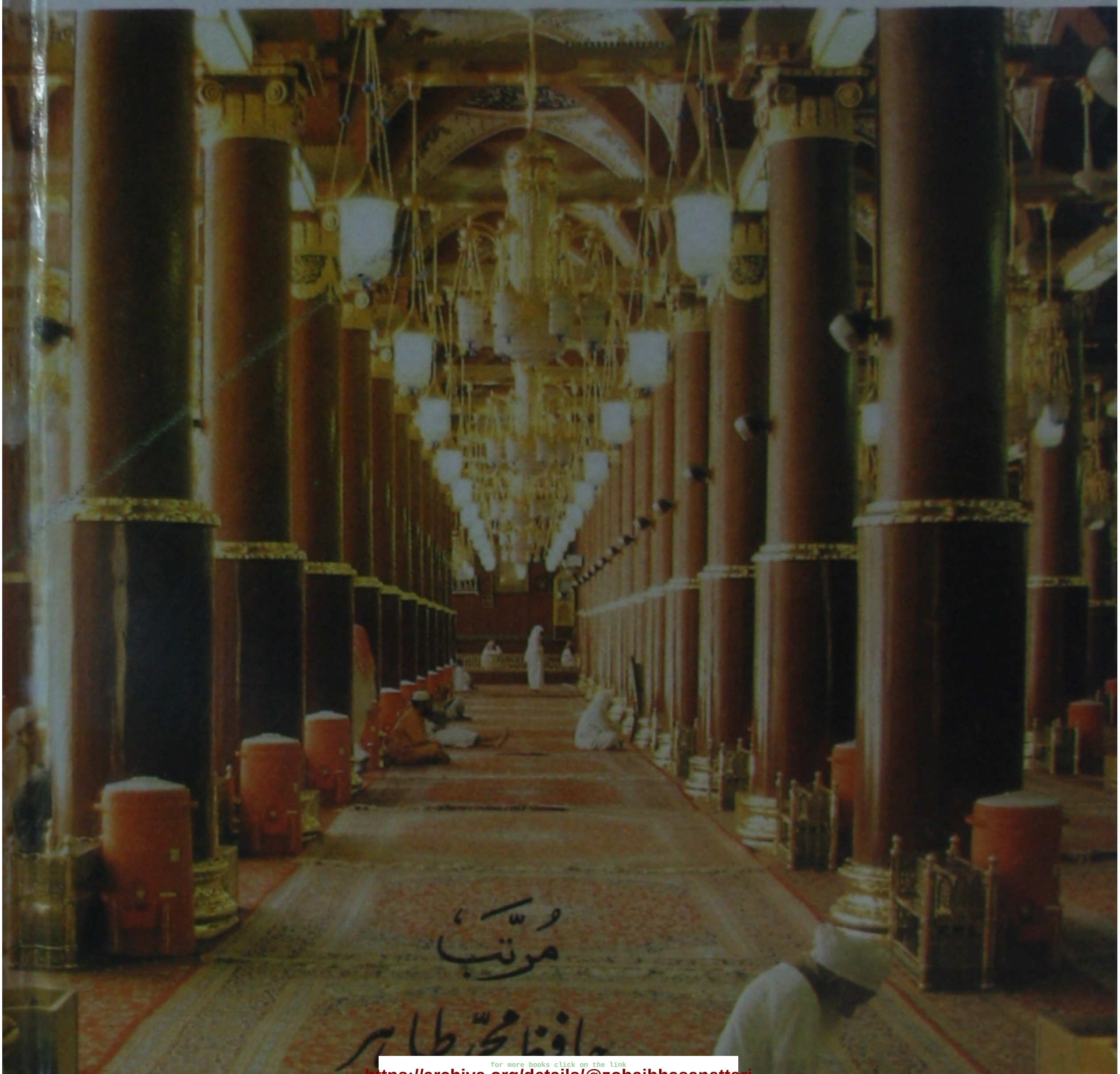

مرتب

حافظ محمد طاہر

for more books click on the link
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari